نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۳

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب.............. نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف.............. مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:.......... طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ ـ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل 0321-2045610

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
ش	
شادی کرنے سے وطن اصلی بن جاتا ہے	۳۸
شافعی امام فجر میں قنوت پڑھے تو	۳۸
شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین کرنا	۳۹
شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین نہ کرے	۴۰
شافعی کے پیچھے حنفی کا وتر پڑھنا	۴۰
شافعی مساجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنا	۴۱
شب براءت کی رات	۴۱
شبینہ	۴۱
شراب	۴۳
شرائط نماز اور جدید سائنس	۴۳
شرٹ	۴۴
شرمگاہ	۴۵
شرم نہیں آتی	۴۵
شفع	۴۶
شفق	۴۶
شفق ابیض غائب نہیں ہوتی	۴۷

عنوان	صفحہ نمبر
✦ شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے........	۴۸
✦ شکرانے کی نماز........	۴۹
✦ شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا........	۴۹
✦ شک میں ایک رکن کی مقدار گذر گیا........	۵۰
✦ شک ہوا تکبیر تحریمہ کے بارے میں........	۵۰
✦ شلوار........	۵۰
✦ شمار کرنا........	۵۱
✦ شناختی کارڈ........	۵۱
✦ شوروغل کرنا........	۵۲
✦ شوہر اور بیوی نماز پڑھیں........	۵۲
✦ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا........	۵۳
✦ شیشے میں عکس نظر آئے........	۵۴
✦ شیعہ کا جماعت میں شرکت کرنا........	۵۴
✦ شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا........	۵۴
✦ صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آجائے........	۵۶
✦ صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آ گئی........	۵۶

عنوان	صفحہ نمبر
✦ صاحبینؒ	۵۷
✦ صبح صادق	۵۷
✦ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وقفہ	۵۸
✦ صبح صادق کے بعد نفل پڑھنا	۵۹
✦ صبح کاذب	۵۹
✦ صحت کی شرائط مفقود ہو جائیں	۶۰
✦ صحت کی قضاء بیماری میں کرنا	۶۰
✦ "صدق اللہ ورسولہ" کہنا	۶۱
✦ صف اول	۶۱
✦ صف اول میں جگہ خالی ہے	۶۱
✦ صف اول میں جگہ نہیں ملی	۶۲
✦ صف اول میں زبردستی گھس جانا	۶۳
✦ صفائی ستھرائی کا راز	۶۳
✦ صف ثانی کہاں سے بنائیں	۶۴
✦ صف سے پیچھے ہو جانا	۶۵
✦ صف سیدھی کرنے کا طریقہ	۶۵
✦ صف سیدھی ہو جائے گی	۶۶

صفحہ نمبر	عنوان
٦٦	✦ صف کا خلا کیسے پر کیا جائے
٦٦	✦ صف کی ترتیب
٦٧	✦ صف کی چوڑائی کم ہو
٦٧	✦ صف کے باہر نیت نہ باندھے
٦٨	✦ صف کے جوانب کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے
٦٨	✦ صف میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا
٦٩	✦ صف میں جگہ نہ ہو
٦٩	✦ صف میں خالی جگہ نہ ہو
٦٩	✦ صف میں ذرا سرک کر بیٹھنا
٧٠	✦ صفوں کو برابر کرنے کی وجہ
٧٠	✦ صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنا
٧١	✦ صفوں میں کھڑے ہونے کا طریقہ
٧١	✦ صلوٰۃ
٧١	✦ صلوٰۃ الاوابین
٧٣	✦ صلوٰۃ التسبیح
٧٩	✦ صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح چھوٹ جائے
٨٠	✦ صلوٰۃ التسبیح کی جماعت

صفحہ نمبر	عنوان
۸۰	✦ صلوٰۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر نہ کہے..
	ض
۸۱	✦ "ض" کو "ظ" پڑھنا........
۸۱	✦ "ضالین" کو "دالین" پڑھنا........
	ط
۸۳	✦ طاقت کے موافق نماز ادا کرنا........
۸۳	✦ طریقہ علاج........
۸۷	✦ طلوع آفتاب........
۸۷	✦ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہونے کی وجہ........
۸۷	✦ طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز مکروہ ہونے کی وجہ........
۸۸	✦ طواف کرنے والے کا نمازی کے آگے سے گذرنا........
۸۹	✦ طوال مفصل........
۹۰	✦ طہارت باقی نہ رہے........
	ظ
۹۱	✦ ظہر اور فجر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے........
۹۱	✦ ظہر کا مستحب وقت........
۹۲	✦ ظہر کا وقت........

صفحہ نمبر	عنوان
۹۳	✦ ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی
۹۳	✦ ظہر کی ایک رکعت ملی
۹۳	✦ ظہر کی سنت
۹۵	✦ ظہر کی سنت رہ گئی
۹۶	✦ ظہر کی سنت سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے
۹۷	✦ ظہر کی سنت کی قضاء
۹۷	✦ ظہر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی
۹۷	✦ ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا
	[illegible]
۹۸	✦ عاجز کے پیچھے غیر عاجز کی اقتداء
۹۸	✦ عبادت کرنے والے فراموش نہ کریں
۹۸	✦ عبادات کے لئے جمع ہونے کی حکمت
۱۰۰	✦ عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا
۱۰۰	✦ عذاب سے نجات ملتی ہے
۱۰۱	✦ عذر دور ہو گیا
۱۰۱	✦ عرفات
۱۰۲	✦ عشاء سے پہلے سونا

عنوان	صفحہ نمبر
✦ عشاء کا وقت........................	۱۰۲
✦ عشاء کا وقت نہ ملے........................	۱۰۳
✦ عشاء کا وقت نہیں ملتا........................	۱۰۳
✦ عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی........................	۱۰۵
✦ عشاء کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی........................	۱۰۶
✦ عشاء کی جماعت نہیں ملی، وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں.......	۱۰۶
✦ عشاء کی جماعت ہوگئی اور تراویح شروع ہوگئی........................	۱۰۶
✦ عشاء کی سنت........................	۱۰۸
✦ عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی........................	۱۰۸
✦ عشاء کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنا........................	۱۰۸
✦ عشاء کی نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہوگیا........................	۱۰۸
✦ عشاء کی نماز سے پہلے سونا........................	۱۰۹
✦ عشاء کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی........................	۱۰۹
✦ عشاء کی نماز فاسد ہوگئی تو تراویح کا کیا ہوگا........................	۱۰۹
✦ عشاء کی نماز کی ایک رکعت ملی........................	۱۱۰
✦ عشاء کے بعد قصے کہانی سننا........................	۱۱۰
✦ عشاء کے بعد گپ شپ لگانا........................	۱۱۱

عنوان	صفحہ نمبر
✦ عشاء میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا............	۱۱۱
✦ عشق کی نماز............	۱۱۲
✦ عصر کا وقت............	۱۱۲
✦ عصر کی ایک رکعت ملی قعدہ کا کیا حکم ہے............	۱۱۴
✦ عصر کی سنت............	۱۱۴
✦ عصر کی نماز دوبارہ پڑھنا............	۱۱۴
✦ عصر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہوگئی............	۱۱۵
✦ عصر کی نماز کی ایک رکعت ملی............	۱۱۵
✦ عصر کی نماز میں سورج غروب ہوگیا............	۱۱۵
✦ عصر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا............	۱۱۶
✦ عضو خاص پر کپڑا باندھنا............	۱۱۶
✦ عضو کھل گیا............	۱۱۶
✦ عکس نظر آتا ہے............	۱۱۷
✦ عمامہ............	۱۱۷
✦ عمامہ کا پیچ............	۱۱۸
✦ عمر کا تعین............	۱۱۸
✦ عمل قلیل............	۱۱۹

عنوان	صفحہ نمبر
✦ عمل کثیر........................	۱۱۹
✦ عورت اذان نہیں دے سکتی........................	۱۲۱
✦ عورت اعتکاف کہاں کرے........................	۱۲۱
✦ عورت اقامت کے بغیر نماز پڑھے........................	۱۲۲
✦ عورت امام........................	۱۲۲
✦ عورت بلند آواز سے قرأت نہ کرے........................	۱۲۳
✦ عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟........................	۱۲۳
✦ عورت جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھے........................	۱۲۴
✦ عورت سجدہ میں کیسے جائے........................	۱۲۴
✦ عورت قرأت آہستہ کرے........................	۱۲۴
✦ عورت کا سر........................	۱۲۵
✦ عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہو جانا........................	۱۲۵
✦ عورت کی اذان........................	۱۲۶
✦ عورت کی اقتدا........................	۱۲۶
✦ عورت کی امامت........................	۱۲۶
✦ عورت مرد کی نماز میں فرق........................	۱۲۷
✦ عورت مرد کے برابر میں آجائے........................	۱۲۷

صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۸	✦ عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو
۱۲۸	✦ عورت مقتدی ہے
۱۲۹	✦ عورت نمازی کے آگے سے گذری
۱۲۹	✦ عورتوں کا بیٹھنا
۱۲۹	✦ عورتوں کا جماعت کے لئے جانا
۱۳۰	✦ عورتوں کا سجدہ
۱۳۰	✦ عورتوں کا مسجد میں آکر نماز پڑھنا
۱۳۱	✦ عورتوں کو نماز پڑھنے کا مشورہ
۱۳۲	✦ عورتوں کی امامت کرنا
۱۳۲	✦ عورتوں کی جماعت
۱۳۲	✦ عورتوں کے لئے مسجد میں جانا
۱۳۳	✦ عورتوں میں مشہور ہے
۱۳۳	✦ عورتیں اول وقت میں نماز پڑھیں
۱۳۴	✦ عورتیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھیں
۱۳۴	✦ عید الاضحیٰ
۱۳۵	✦ عید الفطر
۱۳۵	✦ عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے

صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۵	✦ عید کی نماز دوسری مرتبہ پڑھنا........................
۱۳۶	✦ عید کی نماز کی تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت..........
۱۳۷	✦ عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت مشروع نہ ہونے کی وجہ.........
۱۳۷	✦ عید کی نماز کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا........................
۱۳۸	✦ عید کی نماز میں تکبیرات زیادہ کہنے کی وجہ........................
۱۳۸	✦ عید کی نماز میں سورج کا زوال ہوگیا........................
۱۳۹	✦ عیدین........................
۱۳۹	✦ عیدین کا وقت........................
۱۴۰	✦ عیدین کی حقیقت........................
۱۴۰	✦ عیدین کی نماز........................
۱۴۰	✦ عیدین کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا........................
۱۴۱	✦ عیدین کی نماز کے بعد نفل پڑھنا........................
۱۴۱	✦ عیدین کے لئے جماعت شرط ہے........................
۱۴۱	✦ عیدین میں تکبیر زائد کہنا........................
۱۴۲	✦ عیدین میں جماعت شرط ہے........................
۱۴۲	✦ عیدین میں جہری قرأت کی وجہ........................

عنوان	صفحہ نمبر
غ	

غافل کی نماز	۱۴۳
غروب آفتاب سے غروب شفق ابیض تک وقفہ	۱۴۳
غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ	۱۴۳
غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنا	۱۴۴
غلام کی امامت	۱۴۵
غلط پڑھنے کے بعد صحیح کرلیا	۱۴۵
غلطی بتانے میں جلدی کرنا	۱۴۶
غلطی سے سہو سجدہ کرلیا	۱۴۶
غلطی سے معنی بدل جائے	۱۴۶
غلطی مان لینا	۱۴۸
''غنہ'' میں غنہ نہیں کیا	۱۴۸
غیر مسلم کے گھر میں نماز پڑھنا	۱۴۸
غیر مسلم ماہر کی حیرانگی	۱۴۸
غیر مقلد کی امامت	۱۴۹
ف	
فاتحہ ایک سانس میں پڑھنا	۱۵۱

عنوان	صفحہ نمبر
✦ فاتحہ پڑھ کر رکوع کرلیا	۱۵۱
✦ فاتحہ پڑھنا	۱۵۲
✦ فاتحہ پڑھنا بھول گیا	۱۵۳
✦ فاتحہ پڑھنے کا راز	۱۵۳
✦ فاتحہ تشہد کے بعد پڑھ لی	۱۵۴
✦ فاتحہ چھوڑ جائے	۱۵۴
✦ فاتحہ خلف الامام	۱۵۵
✦ فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی	۱۵۶
✦ فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے	۱۵۶
✦ فاتحہ سجدہ سہو کے بعد پڑھ لی	۱۵۶
✦ فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا	۱۵۶
✦ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی	۱۵۷
✦ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا	۱۵۷
✦ فاتحہ کا اکثر حصہ دوبار پڑھا	۱۵۷
✦ فاتحہ کا تکرار	۱۵۸
✦ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا	۱۵۸
✦ فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی	۱۵۸

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۹	✦ فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا....................................
۱۶۰	✦ فاتحہ کے بعد خاموش رہا....................................
۱۶۰	✦ فاتحہ کے بعد خاموش رہنا....................................
۱۶۰	✦ فاتحہ کے بعد دو آیتیں پڑھیں....................................
۱۶۱	✦ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنے کی حکمت....................................
۱۶۱	✦ فاسد....................................
۱۶۱	✦ فاسد ہونا....................................
۱۶۱	✦ فاسق اور بدعتی میں فرق....................................
۱۶۲	✦ فاسق کی اذان....................................
۱۶۳	✦ فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں....................................
۱۶۳	✦ فاسق کی امامت....................................
۱۶۴	✦ فاش غلطی....................................
۱۶۵	✦ فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے....................................
۱۶۵	✦ فجر سے پہلے دنیاوی باتیں کرنا....................................
۱۶۶	✦ فجر کا مستحب وقت....................................
۱۶۷	✦ فجر کا وقت....................................
۱۶۸	✦ فجر کی جماعت شروع ہو چکی ہے سنت پڑھے یا نہیں....................................

عنوان	صفحہ نمبر
✦ فجر کی سنت	۱۶۹
✦ فجر کی سنت جماعت کے وقت پڑھنے کی وجہ	۱۷۳
✦ فجر کی سنت رہ گئی	۱۷۴
✦ فجر کی سنت کی قضاء	۱۷۴
✦ فجر کی سنت کی قضاء کیوں لازم نہیں	۱۷۵
✦ فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لی	۱۷۶
✦ فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا	۱۷۷
✦ فجر کی نماز رمضان المبارک میں	۱۷۸
✦ فجر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی	۱۷۸
✦ فجر کی نماز میں آفتاب طلوع ہو گیا	۱۷۸
✦ فجر کی نماز میں سورج نکل آیا	۱۷۹
✦ فجر کی نماز میں قرأت کی مقدار	۱۷۹
✦ فجر کے بعد	۱۸۱
✦ فجر کے فرض میں یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی	۱۸۱
✦ فجر میں چھوٹی سورتیں پڑھنا	۱۸۲
✦ فجر میں لمبی قرأت ہونے کی وجہ	۱۸۲
✦ فدیہ ادا نہ کرنا وصیت کے باوجود	۱۸۴

عنوان	صفحہ نمبر
✦ فدیہ ایک فقیر کو دینا	۱۸۴
✦ فدیہ زندگی میں دینا	۱۸۵
✦ فدیہ سے دینی کتاب دینا	۱۸۶
✦ فدیہ طلبہ کو دینا	۱۸۶
✦ فدیہ کا مصرف	۱۸۷
✦ فدیہ کو زندگی میں دینا کیوں جائز نہیں	۱۸۷
✦ فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا	۱۸۷
✦ فدیہ کی قیمت	۱۸۸
✦ فدیہ کی وصیت	۱۸۹
✦ فدیہ میں نقد دینا	۱۸۹
✦ فدیہ نماز کا	۱۹۰
✦ فرائض نماز	۱۹۰
✦ فرائض نماز کی تعداد	۱۹۳
✦ فرش پر تصویر ہے	۱۹۴
✦ فرض	۱۹۴
✦ فرض اور سنت کے درمیان باتیں کرنا	۱۹۴
✦ فرض ترک ہو جانا	۱۹۵

عنوان	صفحہ نمبر
✦ فرض تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی.........	۱۹۵
✦ فرض چھوٹ جائے.........	۱۹۷
✦ فرض رہ گیا.........	۱۹۸
✦ فرض سنت ایک جگہ پڑھنا.........	۱۹۸
✦ فرض سے پہلے سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت.........	۱۹۸
✦ فرض فوت ہو جائے.........	۱۹۸
✦ فرض کا منکر.........	۱۹۹
✦ فرض کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا.........	۱۹۹
✦ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی.........	۱۹۹
✦ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھے.........	۲۰۰
✦ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانے کا راز.........	۲۰۰
✦ فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی.........	۲۰۱
✦ فرض کی اخیر رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا.........	۲۰۱
✦ فرض کی پہلی دو رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے.........	۲۰۲
✦ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہیں ملائی.........	۲۰۲
✦ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا.........	۲۰۳
✦ فرض کی تیسری، چوتھی رکعت میں سورت نہ پڑھے.........	۲۰۳

عنوان	صفحہ نمبر
✦ فرض کی تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا....................	۲۰۳
✦ فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملالی....................	۲۰۴
✦ فرض کی قرأت....................	۲۰۴
✦ فرض کے بعد سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت....................	۲۰۵
✦ فرض نماز پر اکتفاء کرنا....................	۲۰۶
✦ فرض نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ اسی نماز کو پڑھنا....................	۲۰۷
✦ فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے....................	۲۰۸
✦ فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی....................	۲۱۰
✦ فرض نماز کی قضاء....................	۲۱۱
✦ فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے....................	۲۱۲
✦ فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا....................	۲۱۲
✦ فرض نمازیں....................	۲۱۳
✦ فریادرسی کے لئے نماز توڑنا....................	۲۱۳
✦ فزیشن کا ردعمل....................	۲۱۴
✦ فزیوتھراپسٹ کی ہوشربائی....................	۲۱۴
✦ فضول کام کرنا....................	۲۱۵
✦ فضیلت والی صف....................	۲۱۶

عنوان	صفحہ نمبر
✦ فوت ہو گیا	۲۱۶
✦ فوجی ٹوپی	۲۱۶
✦ فیکٹری میں جمعہ کی اجازت نہ ملے تو	۲۱۷
○ ق ○	
✦ قبر	۲۱۸
✦ قبرستان	۲۱۹
✦ قبرستان کی مسجد میں جماعت کرنا	۲۱۹
✦ قبر کا نقشہ	۲۱۹
✦ قبر کے اندر تین سزائیں	۲۲۰
✦ قبر کے سامنے نماز پڑھنا	۲۲۰
✦ قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو	۲۲۰
✦ قبلہ سے پھر جانا	۲۲۰
✦ قبلہ سے سینہ پھر جانا	۲۲۱
✦ قبلہ سے سینہ پھر جائے	۲۲۲
✦ قبلہ عاجز کا	۲۲۲
✦ قبلہ کی جانب پاؤں کر کے سونا	۲۲۳
✦ قبلہ کی جانب تھوکنا	۲۲۳

عنوان	صفحہ نمبر
قبلہ کی طرف رخ نہیں کرسکتا	۲۲۴
قبہ	۲۲۴
قدم	۲۲۴
قدم کا قدم سے ملانا	۲۲۵
قدموں کے درمیان فاصلہ	۲۲۵
قرآن ختم کرنا سنت ہے	۲۲۶
قرآن دیکھ کر پڑھنا	۲۲۷
قرآن کریم شعائر الٰہی میں سے ہونے کی حکمت	۲۲۸
قرآن مجید ایک رات میں ختم کرنا	۲۲۹
قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا	۲۲۹
قرآن مجید کو فرض نماز میں بتدریج ختم کرنا	۲۳۰
قرأت	۲۳۰
قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں جانا	۲۳۴
قرأت فرض کی مقدار	۲۳۴
قرأت فرض نماز میں	۲۳۵
قرأت کیسے کرے	۲۳۶
قرأت کی غلطی درست کرلی	۲۳۷

صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۸	✦ قرأت کی غلطی کا قاعدہ کلیہ
۲۴۰	✦ قرأت کی مقدار
۲۴۱	✦ قرأت کی مقدار کیا ہونی چاہیے
۲۴۱	✦ قرأت کے بعد خاموش رہا
۲۴۲	✦ قرأت کے بعد سوچتا رہا
۲۴۲	✦ قرأت کے درمیان سے آیت رہ گئی
۲۴۲	✦ قرأت کے دوران مقتدی خاموش رہے
۲۴۲	✦ قرأت لمبی کرنا
۲۴۳	✦ قرأت مسبوق
۲۴۳	✦ قرأت میں اٹک گیا
۲۴۳	✦ قرأت میں بھول گیا
۲۴۳	✦ قرأت میں عدم ترتیب
۲۴۴	✦ قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا
۲۴۴	✦ قرأت میں غلطی کرنا
۲۴۵	✦ قرأت میں مقتدی امام کے ساتھ شریک نہ ہو
۲۴۶	✦ قرأتیں دو ہیں
۲۴۶	✦ قصار مفصل

عنوان	صفحہ نمبر
✦ قصر نماز کی وجہ........	۲۴۶
✦ قضاء........	۲۴۸
✦ قضاء ادا کرنے کی آسان صورت........	۲۴۹
✦ قضاء اقامت کی حالت میں ہوئی........	۲۴۹
✦ قضاء پڑھتے وقت نماز کی تعیین ضروری ہے........	۲۵۰
✦ قضاء کا خیال نہ رہا........	۲۵۰
✦ قضاء کرنا گناہ ہے........	۲۵۱
✦ قضاء کی تمام نمازیں پڑھنے کی وقت میں گنجائش نہیں........	۲۵۱
✦ قضاء مقرر ہونے کی وجہ........	۲۵۲
✦ قضا نماز اعلان کے ساتھ ادا کرنا........	۲۵۲
✦ قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہو جائے........	۲۵۲
✦ قضاء نماز پڑھنے کا طریقہ........	۲۵۳
✦ قضاء نماز پڑھنے کی حالت میں جماعت شروع ہوگئی........	۲۵۳
✦ قضاء نماز جماعت سے پڑھے........	۲۵۳
✦ قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا........	۲۵۳
✦ قضاء نماز کا فدیہ........	۲۵۵
✦ قضاء نماز کس وقت پڑھنا منع ہے........	۲۵۵

صفحہ نمبر	عنوان
۲۵۷	✦ قضاء نماز کی تعداد ایک ہے........................
۲۵۸	✦ قضاء نماز کی نیت........................
۲۵۹	✦ قضاء نماز کے لئے اذان دینا........................
۲۶۰	✦ قضاء نماز کے لئے اقامت کہنا........................
۲۶۰	✦ قضاء نمازوں کا فدیہ کب ادا کیا جائے........................
۲۶۱	✦ قضاء نمازوں کا کفارہ........................
۲۶۲	✦ قضاء نمازوں کی ترتیب یاد نہیں........................
۲۶۲	✦ قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو........................
۲۶۲	✦ قضاء نمازوں کی تعداد یاد نہیں........................
۲۶۳	✦ قضاء نمازوں میں تاخیر کرنا........................
۲۶۴	✦ قضاء نماز ہے تو نوافل پڑھے یا نہ پڑھے........................
۲۶۴	✦ قضاء نمازیں چھپ کر ادا کرے........................
۲۶۵	✦ قضاء ہوئی سفر میں........................
۲۶۵	✦ قضائے عمری........................
۲۶۶	✦ قضائے عمری کی ایک غلط صورت........................
۲۶۸	✦ قطرہ آتا ہے سجدہ میں........................
۲۶۸	✦ قطرہ ٹپک جائے........................

عنوان	صفحہ نمبر
✦ قطرے کا مریض	۲۶۹
✦ قعدۂ اخیرہ	۲۷۰
✦ قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو گیا	۲۷۰
✦ قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا یاد آنے پر بیٹھ گیا	۲۷۱
✦ قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا	۲۷۲
✦ قعدۂ اخیرہ کے بعد امام بھولے سے کھڑا ہو گیا	۲۷۲
✦ قعدۂ اخیرہ میں بیٹھ کر کھڑا ہو گیا	۲۷۳
✦ قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہو گیا	۲۷۵
✦ قعدۂ اخیرہ میں تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا	۲۷۶
✦ قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا	۲۷۶
✦ قعدۂ اخیرہ میں حدث اکبر ہو گیا	۲۷۶
✦ قعدۂ اخیرہ میں خاموش بیٹھا رہا	۲۷۶
✦ قعدۂ اخیرہ میں خاموش رہا	۲۷۶
✦ قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا	۲۷۷
✦ قعدۂ اخیرہ میں وضو توڑ دیا	۲۷۷
✦ قعدۂ اُولیٰ	۲۷۷
✦ قعدۂ اولیٰ بھول گیا	۲۷۸

صفحہ نمبر	عنوان
۲۷۸	✦ قعدۂ اُولیٰ چھوڑ کر امام اٹھ گیا
۲۷۸	✦ قعدۂ اولیٰ سہواً چھوڑ دیا
۲۷۹	✦ قعدۂ اُولیٰ کا حکم
۲۸۲	✦ قعدۂ اولیٰ میں تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا
۲۸۲	✦ قعدۂ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لیا
۲۸۳	✦ قعدۂ اولیٰ میں سلام پھیر دیا
۲۸۴	✦ قعدۂ اولیٰ میں مقتدی کھڑا ہو گیا
۲۸۴	✦ قعدۂ اولیٰ نہیں کیا
۲۸۴	✦ قعدہ کا فرق
۲۸۴	✦ قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ
۲۸۶	✦ "قل ھو اللّٰہ" کو تین دفعہ پڑھنا
۲۸۶	✦ قمیص
۲۸۶	✦ قمیص باریک ہے
۲۸۶	✦ قنوت نازلہ
۲۸۸	✦ قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے
۲۸۹	✦ قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ
۲۸۹	✦ قنوت نازلہ کب پڑھے

صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۰	✦ قنوت نازلہ کس کس نماز میں پڑھے
۲۹۰	✦ قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا
۲۹۱	✦ قوما
۲۹۱	✦ قومہ
۲۹۲	✦ قومہ بھول گیا
۲۹۳	✦ قومہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے کیا کہے
۲۹۳	✦ قومہ کا مسنون طریقہ
۲۹۵	✦ قومہ کرنا
۲۹۵	✦ قومہ میں دعا
۲۹۶	✦ قومہ نماز میں مقرر ہونے کی وجہ
۲۹۷	✦ قہقہہ
۲۹۷	✦ قہقہہ لگا کر ہنسا آخری قعدہ میں
۲۹۷	✦ قیام
۲۹۸	✦ قیام اور سائنس
۲۹۹	✦ قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں
۲۹۹	✦ قیامت کی تین سزائیں
۳۰۰	✦ قیام کرنے والے کی اقتداء

عنوان	صفحہ نمبر
✦ قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ............	۳۰۰
✦ قیام کی مقدار............	۳۰۰
✦ قیام کے بارے میں تفصیل............	۳۰۱
✦ قیام میں التحیات پڑھ لی............	۳۰۱
✦ قیام میں پیروں کے درمیان فاصلہ............	۳۰۱
✦ قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا............	۳۰۱
✦ قیدی جیل میں قصر کرے گا یا نہیں............	۳۰۱
✦ قیدی نے صف بنائی............	۳۰۳
ک	
✦ کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنا............	۳۰۴
✦ کاروبار بند کرنا............	۳۰۴
✦ کافر کی بنائی ہوئی صف............	۳۰۴
✦ کافر کے گھر میں نماز پڑھنا............	۳۰۵
✦ کافر مسلمان ہوا............	۳۰۵
✦ کافروں کے مستعمل کپڑے............	۳۰۵
✦ کامل انسان............	۳۰۶
✦ کامل نماز............	۳۰۷

عنوان	صفحہ نمبر
✦ کپڑا	۳۰۷
✦ کپڑا پاک نہ ہو	۳۰۸
✦ کپڑا تصویر والا	۳۰۸
✦ کپڑا چپکا ہوا ہو	۳۰۸
✦ کپڑا دستور کے خلاف پہننا	۳۰۹
✦ کپڑا سمیٹنا	۳۰۹
✦ کپڑا کم ہے	۳۱۰
✦ کپڑا لپیٹنا	۳۱۰
✦ کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے	۳۱۰
✦ کپڑا ناپاک ہے	۳۱۱
✦ کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانا	۳۱۱
✦ کپڑے اوپر کرنا	۳۱۲
✦ کتاب نماز کے بعد سنانا	۳۱۲
✦ کراہنا	۳۱۲
✦ کرتہ	۳۱۳
✦ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا	۳۱۴
✦ کرفیو کی حالت میں مسجد جانا	۳۱۹

صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۹	✦ کسوف کی حالت..........
۳۲۲	✦ کسوف کی نماز عصر کے بعد..........
۳۲۳	✦ کعبہ..........
۳۲۳	✦ کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا..........
۳۲۴	✦ کعبۃ اللہ کی تصویر..........
۳۲۵	✦ کعبۃ اللہ کی سمت پر نماز پڑھنے کی حکمت..........
۳۲۷	✦ کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا..........
۳۲۸	✦ کلام کرنا..........
۳۲۹	✦ کلام کی پانچ قسمیں..........
۳۳۳	✦ کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا..........
۳۳۴	✦ کم عمر..........
۳۳۵	✦ کن انکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنا..........
۳۳۵	✦ کندھوں سے بال بڑھا کر رکھنے والوں کی نماز..........
۳۳۶	✦ کنکری..........
۳۳۶	✦ کوٹ..........
۳۳۷	✦ کولھے پر ہاتھ رکھنا..........
۳۳۷	✦ کوما..........

عنوان	صفحہ نمبر
✦ کون سی دعا قبول ہوتی ہے	۳۳۷
✦ کھاد والی گھاس	۳۳۸
✦ کھانا	۳۳۹
✦ کھانسنا	۳۴۰
✦ کھانسی	۳۴۱
✦ کھانے کی چیز منہ سے نکال دینا	۳۴۲
✦ کھجانا	۳۴۲
✦ کھجلانا	۳۴۳
✦ کھڑا ہوسکتا ہے تھوڑی دیر کے لئے	۳۴۴
✦ کھڑا ہونے پر قادر نہیں	۳۴۵
✦ کھڑے ہونے سے بے ہوشی ہو جائے	۳۴۷
✦ کھڑے ہونے سے سر میں چکر آ جاتا ہے	۳۴۷
✦ کھڑے کھڑے تھک جائے	۳۴۷
✦ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا	۳۴۸
✦ کھنکارنا	۳۴۸
✦ کہنی	۳۴۹
✦ کہنی سجدے میں	۳۴۹

عنوان	صفحہ نمبر
✦ کہنیاں..	۳۵۰
✦ کھوپڑی کھلی رہے..	۳۵۰
✦ کھیلنا..	۳۵۰
[illegible]	
✦ گاڑی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا..	۳۵۲
✦ گانا چلانا..	۳۵۳
✦ گردن جھکا کر سلام پھیرنا..	۳۵۴
✦ گردن موڑنا..	۳۵۴
✦ گرمی دانہ..	۳۵۵
✦ گریبان کھلا رہے..	۳۵۶
✦ گلا صاف کرنا..	۳۵۶
✦ گناہ جھڑتے ہیں..	۳۵۷
✦ گناہ معاف..	۳۵۸
✦ گناہوں کی آگ بھڑکانا..	۳۵۸
✦ گٹھیا کا علاج قیام کے ذریعے..	۳۵۹
✦ گندہ دہن..	۳۶۰
✦ گوبر سے لپائی..	۳۶۱

عنوان	صفحہ نمبر
✦ گوشہ چشم	۳۶۱
✦ گولیاں چلیں	۳۶۱
✦ گونگا	۳۶۲
✦ گونگا امام	۳۶۳
✦ گونگا نماز کیسے پڑھے	۳۶۳
✦ گھاس پر نماز پڑھنا	۳۶۳
✦ گھٹیا لباس	۳۶۴
✦ گھر پر مستقل جماعت کرنا	۳۶۴
✦ گھر میں جماعت کرنا	۳۶۵
✦ گھر میں نماز پڑھنا	۳۶۶
✦ گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہونا	۳۶۷
✦ گھڑی	۳۶۷
✦ گھڑی آویزاں کرنا	۳۶۸
✦ گھڑی دیکھنا	۳۶۸
✦ گھل جانے والی چیز	۳۶۹
✦ گہن کے وقت نماز مشروع ہونے کی وجہ	۳۶۹
✦	

عنوان	صفحہ نمبر
ل	
✦ لا الہ الا اللّٰہ	۳۷۳
✦ لاحق	۳۷۴
✦ لاحق بھی مسبوق بھی	۳۷۴
✦ لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم	۳۷۶
✦ لاحق فوت شدہ نماز کیسے پڑھے	۳۷۷
✦ لا حول پڑھنا	۳۷۸
✦ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ	۳۷۸
✦ لباس	۳۷۹
✦ لباس پاک ہو	۳۸۰
✦ لباس کیسا ہو	۳۸۰
✦ لباس کی ستھرائی کا راز	۳۸۱
✦ لباس مکروہ	۳۸۱
✦ لپ اسٹک	۳۸۱
✦ لڑائی ناجائز ہے	۳۸۱
✦ لفظ زیادہ کرلیا	۳۸۲
✦ لقمہ امام کے علاوہ کسی اور کو دینا	۳۸۲

عنوان	صفحہ نمبر
✦ لقمہ بار بار دیا....................................	۳۸۳
✦ لقمہ باہر سے لینا....................................	۳۸۴
✦ لقمہ تنہاء نماز پڑھنے والے کو دینا....................................	۳۸۴
✦ لقمہ دوسرے امام کو دینا....................................	۳۸۴
✦ لقمہ دوسرے کے امام کو دینا....................................	۳۸۵
✦ لقمہ دوسرے مقتدی کو دینا....................................	۳۸۵
✦ لقمہ دینا....................................	۳۸۵
✦ لقمہ دینا (غلطی بتانا)....................................	۳۸۹
✦ لقمہ دینے والے کی نیت....................................	۳۹۰
✦ لقمہ صرف اپنے امام کو دے....................................	۳۹۰
✦ لقمہ فوراً دینا مکروہ ہے....................................	۳۹۰
✦ لقمہ کا انتظار کرنا....................................	۳۹۱
✦ لقمہ کے لئے انتظار کرنا....................................	۳۹۱
✦ لقمہ نہیں لیا....................................	۳۹۲
✦ لکھی ہوئی چیز پڑھ لے....................................	۳۹۲
✦ لکھی ہوئی چیز پڑھنا....................................	۳۹۳
✦ لنجے کی امامت....................................	۳۹۳

عنوان	صفحہ نمبر
✦ لنگرگاہ کے جہاز میں جمعہ پڑھنا	۳۹۴
✦ لنگڑا	۳۹۴
✦ لنگڑا اور جماعت	۳۹۴
✦ لنگڑے کی امامت	۳۹۵
✦ لوپ	۳۹۵
✦ لہسن کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے	۳۹۶
✦ لیٹ کر نماز پڑھنا	۳۹۶
✦ لیکوریا	۳۹۸

ش

شادی کرنے سے وطن اصلی بن جاتا ہے

شادی کرنے کے بعد دلہن رخصت ہو کر شوہر کے گھر آجائے ، اور وہاں مستقل قیام کرے اور یہ مسافت شرعی پر بھی ہوں تو سسرال میں نماز پوری پڑھے ، اسی طرح اگر والدین کے گھر کو بالکل چھوڑنے کا ارادہ نہیں کیا تو ماں باپ کے گھر آکر پوری نماز پڑھے ، البتہ درمیان میں سفر کے دوران قصر کرے۔

اور اگر شوہر سسرال آجائے اور یہ مسافت شرعی پر ہے تو قصر کرے ہاں بیوی کے ساتھ سسرال میں رہنا اختیار کرلے تو نماز پوری پڑھے۔ (۱)

شافعی امام فجر میں قنوت پڑھے تو......

اگر شافعی امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا ضروری نہیں ، کیونکہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا شوافع کے نزدیک سنت

---

(۱) (الوطن الاصلی) هو موطن ولادته او تاهله او توطنه ،(قوله الوطن الاصلی) ويسمیٰ بالاهلی ووطن الفطرة والقرار ح عن القهستانی(قوله او تاهله ای تزوجه ، قال فی شرح المنية ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينوی الاقامة به فقيل لا يصير مقيما ، وقيل يصير مقيما وهو الاوجه ولو كان له اهل ببلدتين فايتهما دخلها صار مقيما...... كما لو تاهل ببلدة واستقرت سكناله...... (قوله او توطنه) ای عزم علی القرار فيه عدم الارتحال،الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۲/ ۱۳۱ ، كتاب الصلوة، باب صلاة المسافر ،مطلب فی الوطن الاصلی ووطن الاقامة، ط: سعيد كراچی.هندية: ۱/ ۱۴۲ ، كتاب الصلوة، باب صلاة المسافر ، ط: حقانية پشاور،البحر الرائق : ۲/ ۱۳۶ ، كتاب الصلاة باب المسافر ط: سعيد كراچی.) المسافر اذا جاوز عمران مصره ...... ان كان ذلك وطنا اصليا بان كان مولده وسكن فيه او لم يكن مولده ولكنه تاهل به وجعله داراً يصير مقيما بمجرد العزم الى الوطن، قاضی خان علی هامش الهنديه : ۱/ ۱۶۵ ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه ، اس عبارت میں "كان مولده " کے بعد وسكن فيه کی قید ہے اور تاہل بہ کے ساتھ "وجعله داراً" کا اضافہ ہے اس کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

ہے فرض یا واجب نہیں، اور سنت میں امام کی موافقت کرنا ضروری نہیں ۔(۱)

شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین کرنا

اگر امام شافعی ہے، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتا ہے (رفع یدین کرتا ہے) تو حنفی مقتدیوں کے لیے ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں، کیونکہ رفع یدین کرنا شوافع کے نزدیک بھی فرض یا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت میں موافقت کرنا ضروری نہیں ۔(۲)

---

(۱) (قوله و كل زياده)الخ..... ورايت في البحر في باب الوتر عند قول الكنز : ويتبع المؤتم قانت الوتر لا الفجر ، رد المحتار : ۱/ ۴۷۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،قبيل مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا: وانه لا تجب المتابعة في السنن فعلا وكذا تركا ايضا.هندية: ۱/ ۱۱۱ كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلوٰة الوتر، ط: مكتبه حقانيه بشاور،(ويأتي المأموم بقنوت الوتر) ولو بشافعي يقنت بعد الركوع لانه مجتهد فيه (لا الفجر) لانه منسوخ (بل يقف ساكتا على الاظهر) مر سلايديه، الدر مع الرد: ۲/ ۸- ۹، (قوله لانه مجتهد فيه) قلمنا معنىٰ هذا عند قوله في آخر واجبات الصلاة و متابعة الامام يعنى في المجتهد فيه لا في المقطوع بنسخه او بعد سنيته كقنوت فجر الخ(قوله لانه منسوخ) فصار كما لو كبر خمسا في الجنازة حيث لا يتابعه في الخامسة ، شامي: ۲/ ۹، باب الوتر والنوافل ، مطلب الاقتداء بالشافعي ،ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/ ۴۷۲، باب صفة الصلاة مطلب المراد بالمجتهد فيه،ط: سعيد كراچي.

(۲)والمعنىٰ انه يجوز في المراعي بلا كراهتو في وغيره معها ثم المواضع المهملة للمراعاة ان يتوضأ من الفصد والحجامة ، والقي ، والرعاف ونحو ذلک لا فيما هو سنة عنده مكروه عندنا كرفع اليدين في الانتقالا ت ، وجهر البسملة واخفائها ، فهذا وامثاله لا يمكن فيه الخروج عن عهدة الخلاف فكلهم يتبع مذهبه ولا يمنع مشربه ردالمحتارعلى هامش الدر المختار: ۱/ ۵۶۳، كتاب الصلاة باب الامامة، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره ام لا؟ ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا وانه لا تجب المتابعة في السنن فعلا وكذا تركا، شامي: ۱/ ۴۷۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.

شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین نہ کرے

حنفی کی نماز شافعی کے پیچھے اور شافعی کی نماز حنفی کے پیچھے درست ہے ،البتہ احناف رفع یدین نہ کریں۔(۱)

شافعی کے پیچھے حنفی کا وتر پڑھنا

شافعی حضرات چونکہ وتر کی نماز دو سلاموں کے ساتھ پڑھتے ہیں ،اور حنفی مسلک میں اس طرح نماز نہیں ہوتی ،اس لئے حنفی حضرات کو چاہیے کہ وہ وتر کی نماز میں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں ، بلکہ اپنی نماز علیحدہ ادا کریں ،تراویح ان ہی کے ساتھ ادا کرلیا کریں اور وتر کے وقت علیحدہ ہو جائیں ،اور اجتماعی یا انفرادی طور پر ادا کریں۔(۲)

(۱)وكذا تركا فلا يتابعه في ترك رفع اليدين في التحريمة والثناء وتكبير الركوع والسجود، الرد المحتار شرح الدر المختار : ۱/۴۷۰، كتاب الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ، ط: سعيد كراچي، واما الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز مالم يعلم منه ما يفسد الصلاة، على اعتقاد المقتدى عليه الاجماع، انما اختلف في الكراهة آه، فقيد بالمفسد دون غيره كما ترى وفي رسالة " الاهتداء في الاقتداء" لمنلا على القارى : ذهب عامة مشايخنا الى الجواز اذا كان يحتاط في موضع الخلاف والا فلا والمعنىٰ انه يجوز في المراعي بلا كراهة وفي غيره معها ، ثم المواضع المهملة للمراعاة ان يتوضأ من الفصد والحجامة والقئ والرعاف ونحو ذلك لا فيما هو سنة عنده مكروه عندنا، كرفع اليدين في الانتقالا ت ، وجهر البسملة واخفائها، فهذا وامثاله لا يمكن فيه الخروج عن عهدة الخلاف فكلهم يتبع مذهبه ولا يمنع مشربه ،شامي: ۱/۵۶۳، باب الامامة ، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره ام لا؟، ط: سعيد و : ۱/۴۷۲، باب صفة الصلاة، مطلب المراد بالمجتهد فيه ،ط: سعيد كراچي، و: ۲/۹ باب الوتر والنوافل ،ط: سعيد كراچي. و:۲/۷ ، باب الوتر والنوافل،ط: سعيد كراچي.

(۲) وصحح الشارح الزيلعي انه لا يجوز اقتداء الحنفي بمن يسلم من الركعتين في الوتر ، وجوزه ابوبكر الرازي ويصلي معه بقية الوتر لان امامه لم يخرج بسلامه عنده وهو مجتهد فيه، كما لو اقتدىٰ بامام قد رعف واشتراط المشايخ بصحة اقتداء الحنفي في الوتر بالشافعي ان لا يفصله على الصحيح مفيد لصحته اذا لم يفصله اتفاقا ويخالفه ما ذكر في الارشاد من انه لا يجوز الاقتداء في الوتر بالشافعي باجماع اصحابنا لانه اقتداء المفترض بالمتنفل فانه يفيد عدم الصحة

شافعی مساجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنا

شافعی مساجد میں بھی جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

شب براءت کی رات

شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات کو ہماری زبان میں ''شب براءت'' کہتے ہیں اس رات میں عبادت کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے، اس لئے اس رات میں زیادہ سے زیادہ نفل نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔(۲)

شبینہ

بعض علاقوں میں نفل نمازوں میں ایک رات یا چند راتوں میں پورا قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے، اور اس کو ''شبینہ'' کہتے ہیں اور یہ مروجہ شبینہ کراہت اور مفاسد سے خالی

= فصل او وصل، فلذا قال بعد والاول اصح مشيراً إلى ان عدم الصحة انما هو عند الفصل لا مطلقا معللا بأن اعتقاد الوجوب ليس بواجب على الحنفي......فظهر بهذا أن المذهب الصحيح صحةالاقتداء بالشافعي في الوتر ان لم يسلم على رأس الركعتين ،وعدمها ان سلم والله الموافق للصواب البحر: ۲/ ۳۹ ـ ۴۰ ، باب الوتر والنوافل ،ط ،سعيد: شامي: ۲/۷ـ۸ باب الوتر والنوافل :ط:سعيد كراچي.

(۱) فتاوى رحيمية:۱۲۳/۶ ، باب الجمعة والعيدين ط دار الاشاعت كراچي.

(۲) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه .... واحياء ليلة العيدين والنصف من شعبان (قوله والنصف)أى واحياء ليلة النصف من شعبان شامي: ۲۵/۲، باب الوتر والنوافل مطلب في احياء ليالي العيدين والنصف وعشر الحجة ورمضان ط سعيد.

عن علي بن ابي طالب قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذاكانت ليلةالنصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فان الله ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول:الامن مستغفرلي فاغفرله الامسترزق فارزقه الا مبتلي فاعافيه الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر (سنن ابن ماجه .ص: ۹۹ ،باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان ط قديمي كراچي.

نہیں ہے، ایک خرابی یہ ہے کہ نفل نماز کی جماعت میں قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے، حالانکہ نفل نماز کی جماعت میں اگر مقتدی تین افراد سے زائد ہیں تو مکروہ تحریمی ہے۔(۱) البتہ تراویح کی نماز میں درست ہے، بشرطیکہ قرآن صاف اور صحت کے ساتھ پڑھا جائے، اور شہرت مقصود نہ ہو، (۲) اور مقتدی سست نہ ہوں۔(۳)

---

(۱) یکره ذلک علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعة بواحد (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء بواحد او اثنین بواحد فلا یکره و ثلاثة بواحد فیه خلاف "بحر عن الکافی" و هل یحصل بهذا الاقتداء فضیلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمه تأمل (الدر المختار مع الرد: ۲/ ۴۹، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی) (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۸۹، باب الامامة، ط: مکتبه غوثیه کراچی.

(۲) فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون، قال ابن عباس رضی الله عنهما. وغیره یعنی المنافقون الذین یصلون فی العلانیة ولا یصلون فی السراء، ولهذا قال (للمصلین) الذین هم من اهل الصلوة، وقد التزموا بها، ثم عنها ساهون ...... (عن صلاتهم ساهون) ولم یقل فی صلاتهم ساهون اما عن وقتها الاول فیؤخرونها الی آخره دائما او غالبا وأما عن ادائها بارکانه وشروطها علی المامور به واما عن الخشوع فیها والتدبر بمعانیها.... (الذین هم یرآؤن) عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم ان فی جهنم لوادیا تستعیذ جهنم من ذلک الوادی فی کل یوم اربع مائة مرة أعد ذلک للمرائین من امة محمد لحامل کتاب الله وللمتصدق فی غیر ذات الله، وللحاج الی بیت الله وللخارج فی سبیل الله، تفسیر ابن کثیر الجزء الثلاثون، سورة الماعون: ۴/ ۷۱۸ ـ ۷۱۹، ط: مکتبه دار السلام الریاض. اعلم ان اخلاص العبادة لله تعالیٰ واجب والریاء فیها وهو ان یرید بها غیر وجه الله تعالیٰ حرام بالاجماع للنصوص القطعیة وقد سمی علیه السلام الریاء الشرک الاصغر ...... لو صلی ریاء فلا اجر له وعلیه الوزر. رد المحتار شرح الدر المختار: ۶/ ۴۲۵، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی.

(۳) وقال تعالیٰ (ولا یأتون الصلوٰة الا وهم کسالیٰ ولا ینفقون الا وهم کارهون) التوبة الآیة: ۵۴، واذا قاموا الی الصلوٰة قاموا کسالیٰ یراؤن الناس ولا یذکرون الله الا قلیلا (سورة النساء، الآیة: ۱۴۲) ویکره للمقتدی ان یقعد فی التراویح فاذا اراد الامام ان یرکع یقوم، وکذا اذا غلبه النوم یکره ان یصلی مع القوم الخ، هندیة: ۱/ ۱۱۹، فصل فی التراویح، ط: رشیدیة کوئٹه.

شراب

اگر کوئی شخص شراب پی کر بے ہوش ہوگیا ہے، اس بے ہوشی اور بے عقلی کے دوران بہت ساری نمازیں فوت ہو گئی ہیں، چاہے پانچ سے زیادہ ہوں یا کم دونوں صورتوں میں ہوش میں آنے کے بعد تمام نمازوں کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا۔

کیونکہ یہاں خود بندہ کے اپنے فعل ہی سے عقل زائل ہوئی ہے، ایسی صورت میں نماز ساقط نہیں ہوتی، جیسے کوئی آدمی سو رہا ہے، تو سونے کے زمانے میں جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں، بیدار ہونے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۱)

شرائط نماز اور جدید سائنس

نماز ایک مکمل زندگی، بندگی، حیات اور ضیاء دارین ہے۔اسلام نے اس کو پڑھنے یعنی اس نماز کے عمل کو شروع کرنے سے قبل کچھ شرائط مقرر کی ہیں،

ان میں فرائض نماز، سنن نماز، مستحبات نماز، مکروہات نماز، مفسدات نماز وغیرہ احکامات اسلامی تعلیمات میں ملتے ہیں۔

یعنی جس طرح کسی بھی ورزش کو شروع کرنے سے قبل اس کی تیاری کی جاتی ہے یا اس ورزش کی معلومات کر کے پھر اس عمل کو کیا جاتا ہے۔بالکل اسی طرح چونکہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے، اس لئے اس عمل کو شروع کرنے سے قبل اس کا علم ضروری ہے۔

---

(۱) زال عقله ببنج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت: لأنه بصنع العباد كالنوم .وفي الشامية:(قوله كالنوم اى فانه لا يسقط القضاء ايضا لانه لا يمتد يوما وليلة غالبا فلا حرج في القضاء بخلاف الاغماء لانه مما يمتد عادة، بحر، الدر مع الرد: ۱۰۲/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

چونکہ نماز علاج ہے دکھی لوگوں کا اس لئے اس شفائی عمل کو شروع کرنے سے قبل جن چیزوں کا ہونا ضروری ہے وہ شرائط ہیں۔

جس طرح ایک شفائی دوائی کے لئے جڑی بوٹیاں یا کیمیکل پھر اس کی تیاری کے اوزار اور اس کے ماہرین اس کا طریقہ، بالکل یہی چیزیں نماز کا بھی حصہ ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۶)

شرٹ

نماز کی حالت میں شرٹ نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے۔(۱)

اور دونوں ہاتھ سے نکالنے اور پہننے سے عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) کل عمل یشک الناظر فی عامله انه فی الصلاة او لیس فی الصلاة فهو یسیر، الفتاویٰ التاتارخانیة: ۱/۵۸۸، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: ادارة القرآن کراچی، الدر المختار مع شرح رد المختار: ۱/۶۲۴، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره ایضا فی الصلوة (نزع القمیص) نحوه (والقلنسوة) ..... (و) کذا یکره (لبسهما) اذا کان النزع او اللبس بعمل یسیر لانه عمل اجنبی من الصلاة لا یحصل به تتمیم شئی من اعمالها، ولهٰذا کان مفسدا اذا حصل بعمل کثیر بان احتاج الی الیدین او کان مما لو رأه الناظر ظنه لیس فی الصلوة، حلبی کبیر، ص: ۳۵۶، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ..... ویفسدها کل عمل کثیر لیس من اعمالها ولا لاصلاحها... ما لا یشک بسببه الناظر من بعید فی فاعله انه لیس فیها، وفی الشامیة: ان ما یعمل عادة بالیدین کثیر، الدر مع الرد: ۱/۶۲۴ـ۶۲۵، الصلوٰة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. کل عمل لا یمکن اقامته الا بالیدین فهو کثیر حتیٰ قالوا لو شد الازار فسدت صلوته، تاتارخانیة: ۱/۵۸۷، باب ما یفسد الصلوٰة ومالا یفسد ط: ادارة القرآن کراچی.

شرمگاہ

اگر عورتوں کو بیماری کی وجہ سے شرمگاہ کے اندر دوا رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو رکھ سکتی ہے، اسی حالت میں نماز پڑھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا صحیح ہے، اگر ایسی حالت میں نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھ لے قضاء نہ کرے۔ (۱)

شرم نہیں آتی

امام غزالیؒ نے فرمایا کہ اگلے زمانے میں جمعہ کے دن صبح کے وقت اور فجر کے بعد راستے کی گلیاں بھری نظر آتی تھیں، تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے، اور سخت ازدحام ہوتا تھا، جیسے عید کے دنوں میں ہوتا ہے، پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی بدعت ہے کہ جو اسلام میں پیدا ہوئی، یہ لکھ کر امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے شرم کیوں نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنے عبادت کے دن یعنی یہود سنیچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادت خانوں اور گرجا گروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور دنیا طلب کرنے والے کتنے سویرے بازاروں میں خرید و فروخت کے لئے پہنچ جاتے ہیں، تو دین کے طلب کرنے والے کیوں پیش قدمی نہیں کرتے۔ (احیاء العلوم) (۲)

---

(۱) اذا خاف الرجل البول فحشا احليله بقطنة ولو لا القطنة يخرج منه البول ، فلا بأس به ولا ينقض حتىٰ يظهر البول على القطنة ،هندية: ۱/۱۰ ، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/۱۴۸ ، كتاب الطهارة، اركان الوضوء اربعة، ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ محموديه: ۷/۹۸ كتاب الصلوة، ط: كتب خانه مظهرى كراچي، و: ۷/۵۶۳، جامعه فاروقيه كراچي.

(۲) وكان يرى في القرن الاول سحرا وبعد الفجر الطرقات مملوءة من الناس يمشون في السرج، ويزدحمون بها الى الجامع كايام العيد حتىٰ اندرس ذلك ، فقيل اول بدعة حدثت في الاسلام ترك البكور الى الجامع ، وكيف لا يستحي المسلمون من اليهود والنصارىٰ وهم يبكرون الى البيع والكنائس يوم السبت والاحد وطلاب الدنيا كيف يبكرون الى رحاب الاسواق للبيع والشراء والربح فلم لا يسابقهم طلاب الآخرة، احياء علوم الدين : ۱/ ۲۴۱ ، الباب الخامس ،" بيان آداب الجمعة على ترتيب العادة، الرابع : البكور الى الجامع، ط: دار الخير دمشق.

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹادی، ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون سا دن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے۔

جس دن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اس کی ایسی ذلت اور ناقدری ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو ضائع کرنا سخت ناشکری ہے، جس کا وبال ہم اپنی انکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون (بہشتی گوہر)

شفع

نماز کی ہر دو رکعت کو ایک شفع کہا جاتا ہے۔(۱)

شفق

☆......امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کے مغربی کنارہ پر جو سرخی رہتی ہے اس کو شفق احمر، اور سرخی کے بعد جو سفیدی ہوتی ہے اس کو شفق ابیض کہتے ہیں۔(۲)

---

(۱) الشفع : هو خلاف الوتر ای رکعتان من الصلوٰة ، واصل الشفع ضم الشئی الی مثله ، مجموعة قواعد الفقه، التعريفات الفقهية، ص: ۳۴۰، ط: میر محمد کتب خانه کراچی. شامی: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچی. و: ۱۶/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب قوله كل شفع من النفل صلاة ليس مفردا، ط: سعيد كراچی.

(۲) (واول وقت) صلاة (المغرب اذا غربت الشمس) بالاجماع ايضا وآخر وقتها ما لم يغب الشفق ای الجزء الكائن قبيل غيبوبة الشفق من الزمان (وهو) ای المراد بالشفق هو (البياض الذی فی الافق) الكائن(بعد الحمرة)التی تكون فی الافق عند ابی حنيفة (وقالا) ای ابو يوسف و محمدوهوقول الائمة الثلاثة ورواية اسد بن عمروعن ابی ح، ايضا المراد بالشفق (هو الحمرة) نفسها لا البياض الذی بعدها ولهما ما روی الدار قطنی عن بن عمر ان النبی صلی الله عليه وسلم قال الشفق الحمرة، فاذا غاب وجبت الصلوٰة الخ، حلبی كبير، ص: ۲۲۸، فروع فی شرح الطحطاوی، الباب الخامس ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۳۶۱، كتاب الصلاة، مطلب فی الصلاة الوسطیٰ، ط: سعيد كرچی، البحر : ۱/ ۲۴۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد و : ۱/ ۲۲۶، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ''شفق'' وہ سفیدی ہے جو آسمان کے مغربی کنارہ پر سرخی کے بعد چوڑائی میں شمالاً جنوباً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے، اور اس سفیدی کے بعد لمبائی میں شرقاً غرباً صبح کاذب کی طرح جو سفیدی باقی رہ جاتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔(۱)

☆......ہمارے ملک میں روزانہ فجر اور مغرب کا وقت تقریباً برابر ہوتا ہے۔(۲)

☆......مغرب کی نماز کو شفق احمر کے اندر اور عشاء کی نماز کو شفق ابیض غائب ہونے کے بعد پڑھے۔(۳)

شفق ابیض غائب نہیں ہوتی

اگر کسی علاقے میں مغرب کے بعد پوری رات شفق ابیض غائب نہیں ہوتی بلکہ قائم رہتی ہے اور صبح صادق ہونے پر سفیدی پھیل کر مکمل روشنی ہو جاتی ہے، تو ایسے مقام میں عشاء کا وقت اور سحری کا آخری وقت اس طرح متعین کرے کہ شفق احمر غروب ہونے کے بعد عشاء کے وقت کی ابتداء سمجھیں، اور عشاء اور تراویح کی نماز شفق احمر غائب ہونے

(۱) انظر إلی الحاشية السابقة.

(۲) [تنبیہ] قدمنا قریبا ان التفاوت بین الشفقین بثلاث درج كما بين الفجرين فليحفظ، شامي: ۱/ ۳۶۱، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة، الوسطیٰ، ط: سعيد كراچي.

[فائدة] ذكر العلامة المرحوم الشيخ الكاملي في حاشيته علی رسالة الاسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامه المحقق علی آفندی الداغستاني ان التفاوت بين الفجرين وكذا بين الشفقين الاحمر والابيض انما هو بثلاث درج، شامي: ۱/ ۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچي.

(۳)

کے بعد پڑھ لیں، اور صبح صادق کی سفیدی ظاہر ہونے سے پہلے پہلے سحری بھی کر لیں، اگر تراویح کی نماز " الـم تـر کیف " کے(۱) ساتھ بیس رکعات پڑھنے کا موقع نہ ملے تو کم سے کم آٹھ رکعت ہی پڑھ لیا کریں، (۲) ہاں اگر آٹھ رکعت کا ہی موقع نہیں ملتا تو تراویح چھوڑ دیں صرف عشاء کے فرض اور وتر ہی پڑھ لیا کریں اور ادا کی نیت سے پڑھیں۔

شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے

اگر کسی علاقے میں شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے اور عشاء کا وقت ملتا نہیں، تو ایسی صورت میں مغرب کی نماز کے بعد کچھ وقفہ دے کر عشاء کے فرض اور وتر ادا کی نیت سے پڑھ لیں، پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھ لیں۔ (۳)

---

(۱) والتجنيس : واختار بعضهم سورة الاخلاص فی كل ركعة ، وبعضهم سورة الفيل: ای البداية منها ثم يعيدها ، وهذا احسن لئلا يشتغل قلبه بعدد الركعات قال فی الحلية: وعلى هذا استقر عمل أئمة اكثر المساجد فی ديارنا الا انهم يبدء ون بقرأة سورة التكاثر فی الاولیٰ والاخلاص فی الثانية، الخ، شامی: ۴۷/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح ، ط: سعيد كراچی.

(۲) (قوله وهی عشرون ركعة) هو قول الجمهور، وعليه عمل الناس شرقا وغربا وعن مالک ست وثلاثون ، وذكر فی الفتح ان مقتضى الدليل كون المسنون منها ثمانية والباقی مستحبا وتمامه فی البحر، وذكرت جوابه فيما علقته، عليه ،شامی: ۴۵/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچی. البحر: ۶۷/۲ ، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. ولا ينوی القضاء لفقد وقت الاداء، الدر مع الرد: ۳۶۳/۱، كتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء كاهل بلغار، ط: سعيد كراچی.

(۳) (وفاقد وقتهما) كبلغار ، فان فيها يطلع (الفجر قبل غروب الشفق فی اربعينية الشتاء (مكلف بهما فيقدر لهما ولا ينوی القضاء لفقد وقت الاداء ، به افتى البرهان الكبير، واختاره الكمال الخ، الدر مع الرد: ۳۶۲/۱ـ۳۶۳، كتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء كاهل بلغار، ط: سعيد كراچی.

شکرانے کی نماز

☆......جس وقت کوئی بڑی نعمت حاصل ہو یا کوئی مصیبت زائل ہو، تو کم سے کم دو رکعت شکرانے کی نماز پڑھنا بہتر ہے، اور نماز کا طریقہ وہ ہے جو عام نفل نمازوں کا ہے، اس میں کوئی فرق نہیں، اگر شکرانے کی نماز ادا نہ کر سکے تو کم سے کم شکرانے کا ایک سجدہ کر لینا چاہئے، لیکن نماز کے بعد شکرانے کا سجدہ کرنا مکروہ ہے، کیونکہ ناواقف لوگ اس کو مسنون یا واجب سمجھ کر لازم سمجھیں گے اور یہ درست نہیں۔(۱)

☆......شکرانے کی نماز کا وقت اور تعداد مقرر نہیں ہے، البتہ مکروہ اوقات میں شکرانے کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور تعداد کے اعتبار سے دو رکعت سے کم نہیں ہونی چاہئے۔

☆......نئی دلہن کے آنچل پر شکرانے کی نماز پڑھنے کا جو رواج ہے، یہ محض رسم ہے، اس کی کوئی بنیاد نہیں، باقی شکرانے کی نماز عام معمول کے مطابق پڑھنا درست ہے۔

شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا

اگر کسی پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوا، تو محض شک اور شبہ کی وجہ سے سہو سجدہ نہیں کرنا

---

(۱) وسجدة الشكر: مستحبة به يفتي لكنها تكره بعد الصلاة لان الجهلة يعتقدونها سنة او واجبة، وكل مباح يودى اليه فمكروه، الدر مع الرد: ۲/۱۱۹-۱۲۰، قبيل باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. (قوله وسجدة الشكر) .... وهي لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ مالا او ولدا او اندفعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له ان يسجد لله تعالىٰ شكراً مستقبل القبلة يحمد الله تعالىٰ فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع راسه كما فى سجدة التلاوة، .... وقيل شكراً تاما لان تمامه بصلات ركعتين كما فعل عليه الصلاة والسلام يوم الفتح، الخ، شامي: ۲/۱۱۹، باب سجود التلاوة مطلب فى سجدة الشكر، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۳۶، قبيل الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. وتمام الشكر فى صلاة ركعتين كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة كذا فى السير الكبير، الخ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۹۹-۵۰۰، فصل سجدة الشكر مكروهة عند ابى حنيفة رحمه الله، ط: قديمي كراچي.

چاہیے، اور اگر اتفاق سے غلطی سے سہو سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور آئندہ محض شک اور شبہ میں سجدہ سہو نہ کرنا چاہیے۔ (۱)

شک میں ایک رکن کی مقدار گذر گیا

اگر کسی نمازی کو نماز کی رکعت میں شک ہو گیا، اور اس شک میں ایک رکن کی مقدار (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار) وقت گذر گیا اور اس حالت میں قراءت اور تسبیح میں مشغول نہیں تھا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا، کیونکہ سوچنے کی وجہ سے دیر ہوئی، اور اگلے رکن کی ادائیگی میں تاخیر ہوگئی، اور تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (۲)

شک ہوا تکبیر تحریمہ کے بارے میں

"تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا" کے عنوان کو دیکھیں۔

شلوار

"پائجامہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) اذا ظن الامام انه علیه سهوا فسجد للسهو وتابعه المسبوق فی ذلک، ثم علم ان الامام لم یکن علیه سهو، فیه روایتان: واختلف المشایخ لاختلاف الروایتین واشهر ها ان صلاة المسبوق یفسد، وقال الامام ابو حفص الکبیر: لا یفسد والصدر الشهید اخذ به فی واقعاته وان لم یعلم الامام ان لیس علیه سهو لم یفسد صلاة المسبوق عندهم جمیعا، خلاصة الفتاوی: ۱/۱۶۳-۱۶۴، کتاب الصلاة، ما یتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، قبل الفصل السادس عشر فی السهو، ط: امجد اکیڈمی لاهور، الیقین لا یزول بالشک، الدر مع الرد: ۲/۹۵، قبیل باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

(۲) (و) اعلم انه (اذا شغله ذلک) الشک فتفکر (قدر اداء رکن ولم یشتغل حالة الشک بقراءة ولا تسبیح) ذکره فی الذخیره (وجب علیه سجود السهو، فی جمیع (صور الشک) سواء عمل بالتحری او بنی علی الاقل، "فتح" لتاخیر الرکن لکن فی السراج انه یسجد للسهو فی اخذ الاقل مطلقا، وفی غلبة الظن ان تفکر قدر رکن، الدر مع الرد: ۲/۹۳-۹۴، باب سجود السهو، قبیل باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

شمار کرنا

نماز کی حالت میں آیت، سورت یا تسبیح کا انگلیوں سے شمار کرنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں اگر انگلیوں پر شمار نہ کرے بلکہ انگلیوں کو دبا کر حساب رکھے تو مکروہ نہیں، جب کہ صلوٰۃ التسبیح میں ایک دفعہ تسبیح پڑھنے کے بعد اپنی ہاتھ کی ایک انگلی کو دبا دے، پھر دوسری تسبیح پر دوسری انگلی کو، اسی طرح تیسری، چوتھی، پانچویں کو دبا دے تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

(نوٹ) علامہ عینیؒ نے سلف سے نقل کیا ہے کہ جب ہم نیکیاں کرتے ہیں تو گنتے ہیں، لیکن جب گناہ کرتے ہیں تو گنتے نہیں۔(۲)

شناختی کارڈ

اگر تصویر والا شناختی کارڈ نمازی کی جیب میں رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز ہو جائے گی، پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور تصویر کی وجہ سے وہ گنہگار نہیں ہوگا بلکہ شناختی کارڈ کے لئے تصویر لازم کرنے کے قانون بنانے والے حکومت

(۱) وفی القنية لابعدالتسبيحات بالاصابع ان قدر أن يحفظ بالقلب والا يغمز الاصابع شامی: ۲۸/۲ باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاة التسبيح، ط:سعيد وكره تنزيها(عدالآی والسور والتسبيح باليد فی الصلاة مطلقا) ولو نفلا ،اما خارجها فلا يكره كعده بقلبه أو بغمز انامله، وعليه يحمل ما جاء من صلاة التسبيح .الدر مع الرد. ۶۵۰/۱ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب اذا تردد الحكم بين سنةوبدعة كان ترک السنة اولی:ط:سعيد.

(۲) وكان السلف يقولون تذنب ولا تحصى ، وتسبح وتحصى، البناية فی شرح الهداية: ۴۴۵/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، عد الآی والتسبيحات فی الصلاة، ط: دار الفكر بيروت، لبنان.

کے افراد گنہگار ہوں گے۔(۱)

شوروغل کرنا

نماز کے وقت شوروغل کرنا بہت بڑا گناہ ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، دل منتشر ہو جاتا ہے، قراءت اور رکعت وغیرہ بھول جاتے ہیں، خشوع اور خضوع میں خلل آتا ہے، اس لئے اس سے بچنا اور لوگوں کے لئے اس کو روکنا ضروری ہے، اگر خود روک نہیں سکتے تو حکومت کی مدد سے روکنا ضروری ہے، باقی شوروغل کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

شوہر اور بیوی نماز پڑھیں

اگر شوہر اور بیوی جماعت کے بغیر اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھیں تو اس میں کوئی کراہت نہیں، البتہ بیوی کے لئے شوہر کے دائیں بائیں برابر میں کھڑی ہو کر نماز پڑھنا

---

(۱) وان یکون فوق رأسها او بین یدیه او بحذائه... تمثال..........ولا یکره لو کانت تحت قدمیه............أو علی خاتمه بنقش غیر مستبین قال فی البحر ومفاده کراهة المستبین لاالمستتر بکیس أو صرةاو ثوب اخر..... أو کانت صغیرة لا تتبین تفاصیل اعضائها للناظر قائما: الدر مع الرد : ۱/۶۴۸ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها .مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنةأولی :ط:سعید

(۲) (قوله ورفع صوت بذکر الخ) اضطرب کلام صاحب البزازیة فی ذالک .فتارةقال :انه حرام..؛ وتارة قال انه جائز..........لانه حیث خیف الریاء أوتاذی المصلین أوالنیام ....وفی حاشیة الحموی عن الامام الشعرانی :اجمع العلماء سلفا وخلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرها الا أن یشوش جهرهم علی نائم أو مصل أو قاری الخ .... شامی : ۱/۶۶۰ باب ما یفسد الصلاةوما یکره فیها ...مطلب فی رفع الصوت بالذکر ،ط:سعید.
جب ذکر کا یہ حکم ہے تو غیر ذکر کا حکم اس سے سخت ہوگا۔

مکروہ ہے۔(۱)

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

نماز کے دوران تشہد میں "اشھد ان لا الہ" کہتے وقت صرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا جا سکتا ہے، کسی اور انگلی سے نہیں، مثلاً کسی کے ہاتھ میں شہادت کی انگلی نہیں ہے یا ہے لیکن کٹی ہوئی یا اس میں کوئی بیماری ہے تو ان صورتوں میں دائیں یا بائیں ہاتھ کی کسی اور انگلی سے اشارہ نہیں کیا جائے گا۔

اور اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ تشہد میں جب غیر اللہ کی نفی کرنے والے الفاظ "لا الہ" کہے تو شہادت کی انگلی کو اٹھایا جائے، اور جب "الا اللّٰہ" کہا جائے تو انگلی جھکا لی جائے اور نماز ختم ہونے تک ایسا ہی رہنے دیا جائے گویا کہ شہادت کی انگلی اٹھانا غیر اللہ کی الوہیت سے انکار کرنا اور اس کا جھکا لینا اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار کرنا ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله ولا يحضرن الجماعات) لقوله تعالیٰ: وقرن في بيوتكن وقال صلى الله عليه وسلم صلاتها في قعر بيتها افضل من صلاتها في صحن دارها وصلاتها في صحن دارها افضل من صلاتها في مسجدها وبيوتهن خير لهن ولانه لا يؤمن الفتنة من خروجهن، البحر: ۳۵۸/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. وقيد الاشتراك لان محاذاة المصلية لمصل ليس في صلاتها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما في فتح القدير، البحر: ۳۵۵/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) وفي الشرنبلالية عن البرهان: الصحيح انه يشير بمسبحته وحدها، يرفعها عند النفي ويضعها عند الاثبات، الدر مع الرد: ۵۰۹/۱، (قوله بمسبحته وحدها فيكره ان يشير بالمسبحتين كما في الفتح، وغيره، شامي: ۵۰۹/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها ط: سعيد كراچي. الحنفية قالوا: يشير بالسبابة من يده اليمنىٰ فقط، بحيث لو كانت مقطوعة او عليلة لم يشر بغيرها من اصابع اليمنىٰ، ولا اليسرى عند انتهائه من التشهد، بحيث يرفع سبابته عند نفي الالوهية عما سوى الله تعالیٰ بقوله: "لااله الاالله" ويضعها عند اثبات الالوهية لله وحده بقوله: "الا الله" فيكون الرفع اشارة الى النفي، والوضع الى الاثبات. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۲۶۵/۱، الاشارة بالاصبع السبابة في التشهد وكيفية السلام، ط: دار الفكر بيروت.

شیشے میں عکس نظر آئے

اگر نمازی کے سامنے الماری، کھڑکی یا دیوار میں شیشے لگے ہوئے ہیں اور اس میں نمازی کا عکس نظر آتا ہے تو نماز ہو جائے گی، کراہت بھی نہیں ہوگی، ہاں اگر اس سے نمازی کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور یکسوئی میں خلل واقع ہوتا ہے تو ایسا شیشہ لگانا مکروہ ہوگا۔(۱)

شیعہ کا جماعت میں شرکت کرنا

اگر جماعت کی نماز میں کوئی شیعہ درمیان میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو سنیوں کی نماز ہو جائے گی، لیکن آئندہ کے لئے اس شیعہ سے کہہ دیا جائے کہ وہ اپنے شیعہ مذہب سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لے ورنہ مسلمانوں کی جماعت میں نہ آیا کرے۔(۲)

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا

شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، ان کے کفریہ عقائد سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو دونوں کے نماز کے احکام میں اتنا اختلاف ہے کہ اہل سنت والجماعت کے ساتھ

---

(۱)(تتمہ) بقي في المكروهات اشياء اخر ذكرها في المنية ونور الايضاح وغيرهما منها الصلاة بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب، ولذلک كرهت بحضرة طعام تميل اليه نفسه وسياتي في كتاب الحج قبيل باب القران يكره للمصلي جعل نحو نعله خلفه لشغل قلبه شامي: ۱/ ۶۵۴، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولیٰ، ط:سعيد كراچي.

(۲) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/ ۲۲، الباب الخامس في الامامة، (باب الجماعة) ط:مكتبه امداديه ملتان.

نماز کے اتحاد کی کوئی شکل نہیں، اس لئے اہل سنت والجماعت والے اپنا امام اور اپنی مسجد الگ بنائیں۔(۱)

---

(۱) وقيده في المحيط والخلاصة والمجتبىٰ وغيرها بان لا تكون بدعته تكفره ، فان كانت تكفره ، فالصلاة خلفه لا تجوز الخ؛ البحر : ۱/ ۳۴۹، باب الامامة، قوله وكره امامة العبد والاعرابي والفاسق الخ، ط: سعيد كراچي، قال في المرغيناني : تجوز الصلاة خلف صاحب هوى وبدعة، ولا تجوز خلف الرافضي والجهمي والقدري والمشبهة ومن يقول بخلق القرآن ، هندية: ۱/ ۸۴، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره ،ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۵۱۴، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

ص

صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آجائے

اگر صاحب ترتیب آدمی کو نماز کے دوران بھولی ہوئی نماز یاد آجائے، اور وقت میں قضا نماز ادا کر کے وقتی نماز ادا کرنے کی گنجائش بھی ہے تو اس صورت میں جو فرض نماز ادا کر رہا ہے وہ فاسد ہو جائے گی، اور اس وقت پہلے بھولی ہوئی نماز کو ادا کرے پھر اس کے بعد وقتی نماز کو ادا کرے، اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں ترتیب ختم ہو جائے گی اور جو فرض نماز پڑھ رہا ہے وہ صحیح ہو جائے گی اور بھولی ہوئی نماز بعد میں پڑھ لے۔(۱)

صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آگئی

اگر صاحب ترتیب کو نماز کے دوران قضا نماز یاد آگئی، اور وقت کے اندر اندر قضا نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے، تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی اور نماز توڑ کر پہلے قضا نماز پڑھے پھر اس کے بعد وقتی نماز پڑھے، اور اگر وقت اتنا مختصر ہے کہ وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، قضا نماز پڑھ کر وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں پہلے وقتی نماز پڑھ لے پھر اس کے بعد قضا نماز پڑھے۔(۲)

(۱، ۲) ثم ضيق الوقت يعتبر عند الشروع حتىٰ لو شرع في الوقتية مع تذكر الفائتة واطال القراءة حتى ضاق الوقت لا تجوز صلاته الا ان يقطعها ويشرع فيها، ولو شرع ناسيا والمسئلة بحالها ثم تذكرها عند ضيق الوقت جازت صلاته ولا يلزمه القطع، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۲/۶۲ باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. ولا يظهر حكم الترتيب عند النسيان ما دام ناسا واذا تذكر يلزمه هندية: ۱/۱۲۳، ايضا، شامي: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. لو سقط للنسيان والضيق لم تذكر واتسع الوقت يعود اتفاقا الدر مع الرد: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

اور اگر آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد قضا نماز یاد آ گئی اور وقت میں قضا نماز پڑھ کر وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور صاحبینؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱) ابوحنیفہؒ کے مذہب میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔

صاحبینؒ

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو ایک ہی لفظ میں ''صاحبین'' کہتے ہیں، متقدمین کی اصطلاح میں شاگرد کو ''صاحب'' کہتے ہیں اور ''صاحبین'' کے معنیٰ دو شاگرد ہیں، اور یہ دونوں امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں اس لئے ان دونوں کو ''صاحبین'' کہتے ہیں۔ (۲)

صبح صادق

☆......صبح صادق اس سفیدی کو کہتے ہیں جو مشرق کی جانب جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں یعنی شمالاً جنوباً دکھائی دیتی ہے، اور جلدی جلدی دائیں بائیں بلکہ تمام آسمان پر پھیل جاتی

---

(۱)...... انهم اتفقوا في المسائل الاثنى عشرية على انه لو تذكر فائتة وهو يصلي، فان كان قبل القعود قدر التشهد بطلت اتفاقا، وان كان بعده قبل السلام بطلت عنده لا عندهما، شامي: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت،(قوله فليحرر)ط: سعيد كراچي البحر: ۲/۸۸، باب قضاء الفوائت، قبل قوله فلو صلى فرضا ذاكرا فائتة،الخ.ط: سعيد كراچي.

(۲) والصاحبان: في عرفنا الامام ابو يوسف والامام محمد رحمهما الله تعالىٰ سميا بذالك لانهما تلميذان للامام الاعظم رحمه الله تعالىٰ ،مجموعة قواعد الفقة، التعريفات الفقهية، ص: ۳۴۵،ط:مير محمد كتب خانه كراچي.

ہے، اور زمین پر روشنی ہوتی ہے۔(۱)

☆......صبح صادق شروع ہونے کا اعتبار ہے یا اس کے پھیل جانے کا اعتبار ہے اس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، دوسرے قول میں وسعت زیادہ ہے، اکثر علمائے کرام اس طرف مائل ہیں، اور پہلے قول میں احتیاط زیادہ ہے، سحری کھانے میں اس کا اعتبار کرنا زیادہ مناسب ہے، اور عشاء کی نماز کے بارے میں پہلے قول پر عمل کرے، اور فجر کی نماز میں دوسرے قول کا اعتبار کرے۔(۲)

صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وقفہ

ہمارے ملک میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) (من) اول (طلوع) الفجر الثانی) وهو البياض المنتشر المستطير لا المستطيل (الى) قبيل (طلوع ذكاء) الدرمع الرد: ۱/۳۵۹، (قوله هو البياض الخ) لحديث مسلم والترمذی واللفظ له: "لا يمنعكم من سحوركم اذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير فالمعتبر الفجر الصادق وهو الفجر المستطير في الافق: اى الذى ينتشر ضوءه في اطراف السماء لا الكاذب وهو المستطيل الذى يبدو طويلا في السماء كذنب السرحان اى الذنب ثم يعقبه ظلمة، شامی: ۱/۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد.

(۲) (قوله لانه لا خلاف في طرفيه اى الطرفين الآتيين قال في الحلية نعم في كون العبرة باول طلوعه او استطارته او انتشاره اختلاف المشايخ كما في شرح الزاهدى عن المحيط. وفي خزانة الفتاوى عن شرح السرخسى على الكافى وذكر فيها ان الاول احوط والثانى اوسع قال في البحر: والظاهر الاخير لتعريفهم الفجر الصادق به كما يأتى، ورده في النهر بان الظاهر الاول، لما في حديث جبريل الذى هو اصل الباب" ثم صلى بى الفجر" يعنى في اليوم الاول" حين بزق وحرم الطعام على الصائم" وبزق بمعنى بزغ، وهو اول طلوعه الخ، شامی: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال. ط: سعيد كراچی.

(۳) عمدة الفقه: ۲/۲۶، كتاب الصلوة، جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے، "فائدة" قبل باب الاذان، ط: اداره مجدديه ناظم آباد، كراچی.

صبح صادق کے بعد نفل پڑھنا

صبح صادق کے بعد فرض نماز سے پہلے دو رکعت فجر کی سنت یا قضاء نماز کے علاوہ کوئی نفل یا سنت پڑھنا درست نہیں، اور فجر کی فرض نماز کے بعد بھی اشراق کے وقت تک فجر کی سنت یا کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (۱)

صبح کاذب

''صبح کاذب'' اس سفیدی کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے پہلے آسمان کے درمیان میں شرقاً غرباً لمبائی میں ایک ستون کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے افق سیاہ ہوتا ہے، اس کے تھوڑی دیر بعد وہ سفیدی تاریک ہو جاتی ہے، اور اس کے نیچے سے صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

صبح کاذب کا اعتبار نہیں ہے، اور اس سے فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا اور روزہ دار پر کھانا پینا حرام نہیں ہوتا۔ (۲)

---

(۱) (وكذا) الحكم من كراهة نفل وواجب لغيره لا فرض وواجب لعينه (بعد طلوع فجر، سوى سنته يشغل الوقت به تقديرا، حتىٰ لو نوى تطوعا كان سنة الفجر بلا تعيين، الدر مع الرد: ۱/۳۷۵، (قوله لشغل الوقت به) اى بالفجر اى بصلاته، ففي العبارة استخدام اى لأن المراد بالفجر الزمن لا الصلاة ثم هذا علة لقوله وكره الخ. شامي: ۱/۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ،ط: سعيد كراچي. (وهما) اى الوقتان المذكوران (ما بعد طلوع الفجر الى ترتفع الشمس فانه يكره في هذا الوقت النوافل كلها (الا سنة الفجر)لما روى مسلم عن حفصة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين ، وفي ابى داود والترمذى واللفظ له عن ابن عمر عنه عليه السلام لا صلاة بعد الفجر الا سجدتين، حلبي كبير، ص: ۲۳۸ ـ ۲۳۹، الشرط الخامس ،ط: سهيل اكيدمي لاهور.

(۲) فالمعتبر الفجر الصادق وهو الفجر المستطير في الافق : اى الذى ينتشر ضوءه في اطراف السماء لا الكاذب وهو المستطيل الذى يبدو طويلا في السماء كذنب السرحان اى الذئب ثم يعقبه ظلمة، شامي: ۱/۳۵۹، كتاب الصلوة، مطلب في تعبده عليه الصلاة، والسلام قبل البعثة ،ط: سعيد كراچي.

صحت کی شرائط مفقود ہو جائیں

نماز کی صحت کی شرائط مفقود ہو جانے کے بعد کسی رکن کا ادا کرنا، یا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار اسی حالت میں رہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

صحت کی قضاء بیماری میں کرنا

مریض اپنی صحت کی حالت میں قضاء شدہ نماز کو اپنے مرض میں جس طرح پڑھنے پر قدرت رکھتا ہے اسی طرح ادا کرسکتا ہے، مثلاً صحت کی حالت میں نماز قضا ہوئی تھی ،اب اگر بیماری کی حالت میں کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے گا، تو عذر کی وجہ سے نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) وفي الشريعة ما يتوقف عليه وجود الشئي ولا يكون داخلا فيه ، البحر : ۱/ ۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط:سعيد كراچي. شروط الصلاة، للصلاة شروط تتوقف عليهاصحتها .فلا تصح الا بها. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة : ۱/ ۱۶۷ . شروط الصلاة.ط :دارالفكر.

الحنفيه قسموا شروط الصلوة الى قسمين: شروط وجوب ،و شروط صحة ... ... و اما شروط الصحة فهي ستة :طهارة البدن من الحدث والحبث وطهارة الثوب من الخبث، وطهارة المكان من الخبث، وستر العورة ،والنية،واستقبال القبلة .كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۶۸، شروط الصلاة،ط:دارالفكر(ويمنع)حتى انعقادها (كشف ربع عضو)قدر اداء ركن بلا صنعه .الدر مع الرد: ۱/ ۴۰۸ (قوله حتى انعقادها) اى ويمنع صحة الصلاة حتى انعقادها ، والحاصل أنه يمنع الصلاة في الابتداء ويرفعها في البقاء (قوله قدراداء ركن)أى بسنته منية قال شارحها وذالک قدر ثلاث تسبيحات الخ.....شامي : ۱/ ۴۰۸ باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد :ط: سعيد كراچي.

(۲) وان قضى في المرض فوائت الصحة قضاها كما قدر قاعدا او مؤمنا كذا في السراجية هندية: ۱/ ۱۳۸، قبيل الباب الخامس عشر في صلاة المسافر،ط: رشيديه كوئٹه.

"صدق اللّٰہ ورسولہ" کہنا

اگر کسی نمازی نے نماز کے اندر امام سے کسی آیت کو سن کر " صدق اللّٰہ ورسولہ " کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس نے قصداً جواب میں کہا، اور قصداً جواب میں کچھ کہنے کی صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

صف اول

''صف اول'' وہ ہے جو امام کے قریب ہو، موذن اقامت کے لئے امام کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے اس کے ساتھ نمازیوں کی جو صف ہے وہ صف اول ہی شمار ہوگی۔(۲)

صف اول میں جگہ خالی ہے

جماعت کی نماز ہو رہی ہے اور لوگ نیت باندھ چکے ہیں، اگر بعد میں آنے والا آدمی پہلی صف میں جگہ خالی دیکھے، تو وہ شخص صفوں کے کناروں سے جا کر خالی جگہ پر کھڑا

---

(۱) [فروع] سمع اسم الله تعالى فقال جل جلاله أو النبيﷺ فصلى عليه ، أو قراء ة الامام فقال صدق الله ورسوله،تفسد ان قصد جوابه .الدر مع الرد : ١/ ٦٢١ (قوله تفسد ان قصد جوابه) ذكر في البحر : أنه لوقال مثل ما قال المؤذن ،ان اراد جوابه تفسد وكذالو لم تكن له نية لان الظاهر أنه اراد به الاجابة الخ شامي: ١/ ٦٢١ باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام ،ط :سعيد، هندية: ١/ ٩٩ الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط:رشيديه .

(۲) ويؤخذ من تعريف الصف الاول بما هو خلف الامام أى لا خلف مقتد آخر "شامي : ١/ ٥٧٠، الصلاة ،باب .الامامة .مطلب فى الكلام على الصف الاول ،ط:سعيد كراجي.

ہوسکتا ہے۔(۱)

صف اول میں جگہ نہیں ملی

اگر پہلی صف میں جگہ نہیں ملی اور دوسری صف میں کوئی نہیں تو انتظار کرے تاکہ دوسرا نمازی آجائے، جب دوسرا نمازی آجائے تو اس کے ساتھ مل کر دوسری صف بنائے، اور اگر کوئی نمازی نہیں آیا تو پہلی صف سے ایسے آدمی کو پیچھے دوسری صف میں کھینچ لے جو مسئلہ جانتا ہو، اور اگر مسئلہ جاننے والا کوئی شخص نظر نہ آئے تو تنہا امام کے پیچھے اور صف کے بیچ میں کھڑا ہو جائے، نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) ولو وجد فرجةفي الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصير هم وفي الحديث "من سد فرجةغفرله "وصح خيار كم الينكم مناكب في الصلاة"وبهذا يعلم جهل من يستمسک عند دخول داخل بجنبه في الصف يظن انه رياء كما بسطه في البحر الدر مع الرد : ۱/۵۷۰، (قوله لتقصير هم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا وفي القنية :قام في اخر صف و بينه و بين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يا ثم المار بين يديه ،دل عليه مافي الفرد وس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم :من نظر الى فرجة في صف فليسدها بنفسه فان لم يفعل فمر مار فليتخطا على رقبته فانه لا حرمة له اى فليتخط المار على رقبته من لم يسد الفرجة. شامي : ۱/۵۷۰، باب الامامة مطلب في الكلام على الصف الاول. ط :سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۵۳_۳۵۴، باب الامامة. ط. سعيد. و : ۱/۶۱۹ ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ومتى استوى جانباه يقوم عن يمين الامام أن امكنه ،وان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتى يجئ اخر فيقفان خلفه،وان لم يجي حتى ركع الامام يختار أعلم الناس بهذه المسئلة فيجذبه ويقفان خلفه ولولم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة ،ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا خلافا لاحمد "شامي : ۱/۵۶۸، باب الامامة،ط:سعيد كراچي.

وفيه ايضا :كتاب الصلاة ،باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها ،:۱/۶۴۷ :ط: سعيد كراچي.

البحر الرائق : ۱/۶۱۷ .. كتاب الصلاة ،باب الامامة،ط:رشيدية كوئٹه.

صف اول میں زبردستی گھس جانا

جب نمازی مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادے سے آئے تو شروع ہی سے پہلی صف میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، آگے کی صفوں میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے بیٹھنا اور بعد میں دھکے بازی کر کے زبردستی پہلی صف میں گھس جانا نمازیوں کو تکلیف پہچانا ہے اور یہ حرکت نازیبا اور سخت مکروہ ہے۔(۱)

صفائی ستھرائی کا راز

☆...... بادشاہوں کے دربار میں شامل ہونے کے لئے پاک صاف لباس پہن کر پاکیزہ جگہ میں کھڑا ہونا یا بیٹھنا ضروری ہے، گندے کپڑے اور گندی جگہ میں رہنے والے کو بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں ہوتی، جیسے لباس کی صفائی اور مکان کی ستھرائی دنیا کے بادشاہوں کو پسند ہے، ایسے ہی ساری کائنات کے خالق، بادشاہوں کے بادشاہ، مالک الملک، پاک ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کو بھی پاکیزگی اور لباس کی صفائی ستھرائی، مکان اور دل کی نظافت اور پاکیزگی مدنظر ہے، کیونکہ وہ پاک ہے اور پاکی کو چاہتا ہے اور ہر قسم کی ناپاکی، گندگی اور میل کچیل سے اس کو نفرت اور کراہت ہے، اس لئے نماز میں مکان کی پاکی اور لباس کی ستھرائی ضروری اور لازمی شرائط میں سے ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا "**وثیابک فطھر والرجز فاھجر**" اپنے لباس کو پاک کر اور گندگی سے کنارہ کر۔

---

(۱): الافضل أن یقف فی الصف الاخر اذا خاف ایذاء أحد، قال علیه الصلاة والسلام: "من ترک الصف الاول مخافة أن یوذی مسلما أضعف له أجر الصف الاول" شامی: ۱/۵۶۹: الصلاة، باب الامامة، قبیل مطلب فی جواز الایثار بالقرب، ط: سعید کراچی.

☆......ناپاکی، گندگی اور میل کچیل سے شیطان کو مناسبت ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے شیطان کے ساتھ مناسبت رکھنے والی تمام چیزوں سے مکمل طور پر دور رہنا ضروری ہے، ورنہ دل نماز میں مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ (۱)(احکام اسلام عقل کی نظر میں مع اختصار ص۵۴)

صف ثانی کہاں سے بنائیں

اگر پہلی صف پوری ہوگئی تو دوسری صف امام کے پیچھے سے شروع کرنی چاہئے۔(۲)

---

(۱): كلنا نعلم ان الانسان اذا قذر الثياب والاعضاء اشمأزت منه النفوس، وتحولت عنه القلوب والعيون، وكذالك اذا أراد احد ان يقابل ملكا أو أميرا فلا بد من أن يلبس احسن الثياب وانظفها ويزيل ماعلى جسمه من الاوساخ والأدران وما في حكم هذا حتى لا يراه في حالة تبغضه اليه، واذا كان الامر كذالك مع المخلوقين بعضهم لبعض فكيف يكون حال من يقف بين يدى رب الارباب وملك الملوك؟ ان الشارع الحكيم فرض الوضوء والغسل لأجل ان يكون الانسان خاليا من الاقذار والاوساخ عند أداء الفريضة وان هناك حكمة اخرى وهي ان الملئكة في اوقات الصلاة تكره ان ترى المصلى وسخ الثياب كريه الرائحة. حكمة التشريع وفلسفته: ۱/ ۹۰ حكمة الطهارة في العبادات، ط:انصارى كتب خانه بازار كتاب فروشى كابل .وفيه ايضا :أن الصلاة خدمة الرب وتعظيمه جل جلاله ،وعم نواله،وخدمة الرب وتعظيمه بكل الممكن فرض ، ومعلوم أن القيام بين يدى الله ببدن طاهر وثوب طاهر على مكان طاهر ابلغ في التعظيم واكمل في الخدمة من القيام ببدن نجس وثوب نجس على مكان نجس كما في خدمة الملوك في الشاهد. ۱/ ۹۳.

(۲):قال عليه الصلوٰة والسلام " توسطوا الامام وسدوا الخلل " ومتىٰ استوىٰ جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه وان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتىٰ يجيئى آخر فيقفان خلفه، وان لم يجئى حتىٰ ركع الامام يختار اعلم الناس بهذا المسئلة فيجذبه ويقفان خلفه ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا خلافا لاحمد. شامى: ۱/ ۵۶۸، باب الامامة ، قبيل مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب ، ط: سعيد كراچى.

صف سے پیچھے ہو جانا

بعض جگہ طلبہ اور اساتذہ جماعت کی نماز میں ایک صف میں شریک رہتے ہیں جب امام سلام پھرتا ہے، تو جو طالب علم اپنے استاذ کے پاس ہوتا ہے وہ ادباً پیچھے کھسک کر بیٹھتا ہے، یہ جائز ہے، اسی طرح استاذ کے برابر میں بیٹھے رہنا بھی درست ہے۔(۱)

صف سیدھی کرنے کا طریقہ

صف سیدھی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تمام نمازی ٹخنے اور ایڑھیاں پیچھے سے برابر کر کے کھڑے ہو جائیں صف سیدھی ہو جائے گی آگے سے انگلیوں کو برابر کرنے کی

---

(۱) وفی حاشية الاشباه للحموی عن المضمر عن النصاب : وان سبق احد الى الصف الاول فدخل رجل اكبر منه سنا، او اهل علم ينبغي ان يتاخر ويقدمه تعظيما له، آه فهذا يفيد جواز الايثار بالقرب بلا كراهة خلافا للشافعية، اقول : وينبغي تقييد المسألة بمااذاعارض تلك القربة بما هو افضل منها كاحترام اهل العلم والاشياخ" شامی: ۵۲۹/۱ الصلوة :باب الامامة ،مطلب فی جواز الايثار بالقرب ،ط:سعید.

(قوله وقيل يستحب كسر الصفوف) ليزول الا شتباه عن الداخل المعاين للكل في الصلاة البعيد عن الامام ،وذكره في البدائع والذخيرةعن محمد، ونص في المحيط على انه السنة كما في الحلية وهذامعنی قوله في المنية: والاحسن أن يتطوع في مكان اخر .قال في الحلية واحسن من ذلک كله ان يتطوع في منزله ان لم يخف مانعا .شامی: ۵۳۱/۱، باب الامامة مطلب فيما لو زاد على العدد الوارد في التسبيح عقب الصلاة: ط:سعید،وحق الاستاذ على التلميذ واحد على السواء.وهو لايفتح الكلام قبله .ولا يجلس مكانه وان غاب ،ولا يرد عليه كلامه ،ولا يتقدم عليه في مشيه.شامی :۷۵۲/۲ كتاب الخنثى ،مسائل شتى:ط:سعید.

ضرورت نہیں ہے۔(۱)

صف سیدھی ہو جائے گی

☆......اگر جماعت کی نماز میں ٹخنہ ٹخنے کی سیدھ میں اور مونڈھا مونڈھے کی سیدھ میں ہوتو اس سے صف سیدھی ہو جائے گی۔

☆......ٹخنے اور ایڑھیاں برابر کر کے کھڑے ہوں، آگے سے انگلیوں کو برابر کرنے کی ضرورت نہیں ہے(۲)

صف کا خلا کیسے پر کیا جائے

☆......اگر کوئی شخص کسی صف سے وضو ٹوٹنے کی وجہ سے لوگوں کو چیرتا ہوا نکل گیا، تو پچھلی صف والوں پر واجب ہے کہ از خود آگے بڑھ کر اس خلا کو پُر کریں، اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو بعد میں آنے والا شخص صف کے سامنے سے گذر کر یہاں کھڑا ہو، اگر صف کے سامنے سے گذرنے کی جگہ نہ ہو تو صف چیر کر یہاں آئے اور خلا پُر کرے۔(۳)

☆......صف کا خلا پُر کرنے کے لئے نمازی کے سامنے سے گذرنا جائز ہے۔(۴)

صف کی ترتیب

اگر امام کے ساتھ مرد، بچے، عورتیں اور مخنث سب جمع ہیں تو صف بنانے کی ترتیب یہ ہے کہ آگے مردوں کی صف بنے، پھر ان کے پیچھے بچوں کی صف بنے، پھر ان

---

(۱): ویسووا مناکبهم الخ..... الدر مع الرد : ١/٥٦٨ باب الامامة ،مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش منها ،ط:سعيد .وان تفاوتت الاقدام صغرا و كبرا فالعبرة بالساق والكعب . البحر . ١/٣٥٣ باب الامامة قوله ويقف الواحد عن يمينه. ط: سعيد

(۲): ایضا.

(۳): "صف اول میں جگہ خالی ہے" کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۴): أيضا.

کے پیچھے مخنثوں کی صف بنے، پھران کے بعد عورتوں کی صف بنے۔(۱)

صف کی چوڑائی کم ہو

اگر مصلے یا صف کی چوڑائی اتنی کم ہے کہ اس پر سجدہ نہیں ہوسکتا، تو جس طرح چاہیں کریں خواہ پیر مصلے اور صف پر ہوں اور سجدہ فرش پر ہو، یا پیر نیچے ہو اور سجدہ صف پر ہو ، دونوں صورتیں صحیح ہیں، البتہ فرش کا پاک ہونا ضروری ہے، تا کہ سجدہ یا پیر ناپاک جگہ پر نہ ہو۔(۲)

صف کے باہر نیت نہ باندھے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز کے لیے ایسے وقت آیا کہ امام رکوع میں ہے اور سب سے پچھلی صف میں کوئی جگہ خالی ہے، تو صف میں کھڑے ہو کر نیت باندھے، صف کے باہر اکیلے کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ نہ کہے، خواہ اس میں رکعت جاتی رہے، صف سے باہر کھڑا ہو کر نیت باندھ لینا مکروہ ہے، اور اگر پچھلی صف میں جگہ نہیں بلکہ کسی اور صف میں جگہ خالی ہے تب بھی صف میں کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے، صف سے باہر اکیلا کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ نہ کہے، ہاں اگر صفوں میں جگہ خالی نہیں تو صف کے پیچھے ہی تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لے۔(۳)

---

(۱):(ویصف)....(الرجال)....(ثم الصبیان)....(ثم الخناثی ثم النساء):....درالمختار مع الدر: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة. ط:سعید، البحر الرائق: ۱/ ۶۱۶ــ ۶۱۷، ط :رشیدیه ، و ۱/ ۳۵۳. ط:سعید. فتح القدیر : ۱/ ۳۱۱، ط:رشیدیه .هندیة ، ۱/ ۸۸۔ ۸۹ رشیدیه ،الباب الخامس ،فی الامامة ،الفصل الخامس :فی مقام الامام و المأموم.

(۲):"ولا باس بالصلاة علی الطنافس واللبود وسائر الفرش اذاکان المفروش رقیقا وعلی الارض وعلی ماأنبته الارض أفضل "حلبی کبیر ۳۶۰. کراهیة الصلاة،فروع فی الخلاصة. ط:سهیل اکیڈمی ،لاهور.

(۳):الحنفیة ـــ قالوا:اذاجاء الی الصلاة أحد فوجد الامام راکعا ،فان کان فی الصف الاخیر فرجة فلا یکبر للاحرام خارج الصف ،بل یحرم فیه ،ولو فاتته الرکعة ،ویکره له ان یحرم خارج الصف ،اما اذا لم یکن فی الصف الاخیر فرجة ،فان کان فی غیره من الصفوف ،لا حری فرج لا یکبر خارجها ایضا ،وان لم یکن بهافرج کبر خلف الصفوف الخ.... کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة . ۱/ ۴۳۳: کتاب الصلاة، کیف یقف المأموم مع امامه ،ط: دارالفکر.

صف کے جوانب کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے

☆......صف اول میں بھی دائیں بائیں اور امام کے برابر پیچھے کھڑے ہونے کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے، جو شخص امام کے بالکل پیچھے کھڑا ہوتا ہے اس پر رحمت زیادہ نازل ہوتی ہے اور اس کو ثواب زیادہ ملتا ہے، پھر اس کے بعد دوسرے درجے میں امام کے دائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے، پھر اس کے بعد تیسرے درجے میں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے۔(۱)

☆......اگر امام کے پیچھے صف میں جگہ نہیں تو اس میں زبردستی گھس کر دوسرے نمازیوں کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں اس لئے ایسی صورت میں جہاں جگہ مل جائے وہیں کھڑا ہو جائے۔(۲)

☆......صف کی دائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب بائیں جانب کھڑے ہونے سے زیادہ ہے تاہم اگر دائیں طرف آدمی زیادہ ہو تو بائیں طرف ہونا ضروری ہے تاکہ صف کا دونوں جانب کا توازن برابر ہو اور یہ سنت ہے۔(۳)

صف میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

''پاؤں پھیلا کر بیٹھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) روی فی الأخبار ان اللّٰہ تعالی اذا انزل الرحمة علی الجماعة ینزلها اولا علی الامام. ثم تتجاوزعنه الی من بحذائه فی الصف الاول؛ثم الی المیامن ،ثم الی المیاسر،ثم الی الصف الثانی وروی عنه علیه السلام انه قال یکتب للذی خلف الامام بحذائه مائة صلاة وللذی فی الجانب الایمن خمسة وسبعون صلاة وللذی فی الجانب الایسر خمسون صلوة؛ وللذی فی سائر الصفوف خمسه وعشرون صلوة. البحر الرائق ،باب الامامة ص۶۱۹ ط،رشیدیة ،وص: ۳۵۳ط،سعید. شامی: ۱/ ۵۶۹، باب الامامة مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب ،ط: سعید.

(۲)(تنبیه) قال فی المعراج: الافضل ان یقف فی الصف الآخر اذا خاف ایذاء احد قال علیه الصلاة والسلام "من ترک الصف الاول مخافة ان یوذی مسلما اضعف له اجر الصف الاول"، وبه اخذا ابو حنیفةومحمد ، وفی کراهة ترک الصف الاول مع امکانه خلاف اه ای لو ترکه مع عدم خوف الایذاء وهذا لو قبل الشروع فلو شرعوا وفی الصف الاول فرجة له خرق الصفوف ، شامی: ۱/ ۵۶۹ ،باب الامامة،مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب،ط:سعید کراچی.

(۳)انظر الحاشیة رقم : ۱ السابق، ورقم ۱ اللاحق علی الصفحة الآتیة.

صف میں جگہ نہ ہو

اگر ''صف'' میں جگہ نہیں تو امام کے رکوع کرنے تک انتظار کرے، اگر کوئی آجائے تو اس کے ساتھ امام کی سیدھ میں صف کے پیچھے کھڑا ہو جائے، اور اگر کوئی نہ آئے تو تنہا ہی امام کی سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔ (۱)

صف میں خالی جگہ نہ ہو

جماعت کی نماز میں مقتدیوں کو مل کر کھڑا ہونا چاہئے، درمیان میں خالی جگہ چھوڑنا درست نہیں، اگر درمیان میں خالی جگہ ہے تو اس کو پُر کرنا لازم ہے۔ (۲)

صف میں ذرا سرک کر بیٹھنا

جماعت کی نماز میں امام کے سلام کے بعد بعض مقتدی صف سے آگے پیچھے ذرا سرک کر قبلہ رو بیٹھ کر تسبیح پوری کر کے امام کے ساتھ دعا میں شرکت کر کے فارغ ہو جاتے ہیں، یہ جائز ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۳)

---

(۱) ومتي استوى جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه، وان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتيٰ يجيء آخر فيقفان خلفه..... ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا، شامي: ۱/ ۵۶۸، باب الامامة قبيل مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط:سعيد كراچي. وفيه ايضا : كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، : ۱/ ۶۴۷، ط:سعيد كراچي. البحر الرائق ،كتاب الصلاة، باب الامامة : ۱/ ۶۱۷، ط:رشيديه كوئٹه. وينبغي ان يكملوا ما يلي الامام من الصفوف ثم ما يلي ما يليه وهلم جرا واذا استوىٰ جانبا الامام فانه يقوم الجائي عن يمينه وان ترجح اليمين، فانه يقوم عن يساره، وان وجد في الصف فرجة سدها والا فينتظر حتيٰ يجئي آخر الخ،البحر : ۱/ ۳۵۳، باب الامامة، قوله: ويصف الرجال ثم الصبيان، الخ،ط: سعيد كراچي.

(۲) عن ابن عمر انه صلي الله عليه وسلم قال اقيموا الصفوف ، وحاذوا بين المناكبوسدوا الخلل ولينوا بايديكم اخوانكم لا تذروا فرجات للشيطان من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله..... وجد في الصف الاول فرجة دون الثاني فله ان يصلي في الصف الاول،ويخرق الثاني، لانه لا حرمة له لتقصيرهم حيث لم يسدوا الصف الاول ،البحر الرائق : ۱/ ۶۱۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط:رشيديه كوئٹه. وص: ۱/ ۳۵۳ـ ۳۵۴، ط: سعيد كراچي.

(۳) ''صف سے پیچھے ہو جانا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

صفوں کو برابر کرنے کی وجہ

مرد حضرات کے لئے فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا قریب قریب واجب ہے اور اس کا ثواب بھی زیادہ ہے، اور اس سے قوم میں وحدت پیدا ہوتی ہے، پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم سب کے پاؤں بھی برابر ہوں اور صف سیدھی ہو، اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ گویا کہ پوری دنیا کے تمام انسان ایک ہی انسان کے حکم میں ہے ایک کی عادت اطوار دوسرے میں سرایت کر سکیں، اور آپس میں وہ امتیاز جس میں خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے باقی نہ رہے۔ (احکام اسلام ص ٦٨)(١)

صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنا

صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نماز تو ہو جاتی ہے مگر سنت کے خلاف کرنے کی وجہ سے مکروہ ہوگا، اس لئے صفوں کو متصل کرنا چاہئیے اور

(١): وأيضا فمراد الله من نصب هذه الامة أن تكون كلمة الله هي العليا وأن لا يكون في الارض دين أعلى من الاسلام ولا يتصور ذالك الا بأن يكون سنتهم أن يجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وباديهم وصغرهم وكبير هم لما هو أعظم شعائره وأشهر طاعاته، فلهذه المعاني انصرفت العناية التشريعية الى شرع المجمعة والجماعات، والترغيب فيها وتغليظ النهى عن تركها. (حجة الله البالغة، صلاة الجماعة: ٢/٢٥ ط: صديقية) فمنها الاجتماع ووجود المسلمين في صف واحد وراء امام واحد............. وهناك حكمة أخرى وهي: ان صلاة الجماعة من شأنها ان تجمع المسلمين ولو لم تكن بينهم معرفة، فاذا ما اجتمع المسلمون في صف واحد وراء الامام ويستقبلون القبلة التي في استقبالها معنى الوحدة والاتحاد حصل بينهم التعارف والتوادد والتآخي وما هو سبب في تآلف القلوب، ذلك التالف الذي عليه سعادة الحياة الحقيقية. حكمة التشريع وفلسفته. ١/١٣١-١٣٢: حكمة صلاة الجماعة. ط: انصاري كتب خانه بازار كتاب فروشي كابل الفتوحات المكية. ١/٤٥١. فصل بل وصل في الصفوف وصل فيمن صلى خلف الصف وحده. ط: دار صادر بيروت۔ وأما حكمة مشروعيتها فقد ذكر في ذالك وجوه: احدها قيام نظام الالفة بين المصلين لهذه الحكمة شرعت المساجد في المحال لتحصيل التعاهد باللقاء في اوقات الصلوات بين الجيران، ثانيها دفع حصر النفس ان تشتغل بهذه العبادة وحدها الخ. البحر ١/٣٤٦ باب الامامة. ط: سعيد.

درمیان میں خالی جگہ نہیں چھوڑنی چاہیئے ۔(۱)

صفوں میں کھڑے ہونے کا طریقہ

لوگوں کو چاہیئے کہ جب جماعت کی نماز کے لئے صفوں میں کھڑے ہوں تو جم کر کھڑے ہوں ،اور خالی جگہ کو پُر کریں ،اور ان کے مونڈھے صفوں میں برابر اور ایک دوسرے سے ملے رہیں ۔(۲)

صلوٰۃ

''صلوٰۃ'' کے معنیٰ دعا کے ہیں ،اور شریعت کی اصطلاح میں ''صلوٰۃ'' اس خاص عبادت کا نام ہے جو ارکان وشرائط کے ساتھ چند مخصوص اقوال وافعال کی صورت میں ادا کی جاتی ہے ،جس کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے ہوتی ہے اور اختتام سلام پر ہوتا ہے ،فارسی ،اردو اور بنگلہ زبان میں اس کو نماز کہتے ہیں ۔(۳)

صلوٰۃ الاوابین

☆......عام طور پر مغرب کی نماز کے بعد جو نوافل ادا کی جاتی ہے ان کو ''صلوٰۃ الاوابین'' کہتے ہیں ،یہ کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں ،اور بہتر یہ

---

(۱). کقیامه فی صف خلف صف فیه فرجة.الدر مع الرد: ۱/۵۷۰.(قوله کقیامه فی صف) هل الکراهة فیه تنزیهیة او تحریمیة و یرشد الی الثانی قوله علیه الصلاة و السلام و من قطعه قطعه الله :(رد المختار ۱/۵۷۰) باب الامامة مطلب فی الکلام علی الصف الاول ط:سعید و ان وجد فی الصف الاول فرجة دون الصف الثانی یخرق الصف الثانی هندیة ۱/۸۹. الباب الخامس فی الامامة ؛الفصل الخامس فی بیان مقام الامام ولماموم؛ط،رشیدیه ،البحر الرائق : ۱/۳۵۳،.: ۱/۲۱۸ - ۲۱۹. باب الامامة .ط. رشیدیه کوئٹه.

(۲) قال:واذا قاموا فی الصفوف تراصوا وسووا بین مناکبهم؛ لقوله علیه الصلاة والسلام "تراصوا والصقوا المناکب بالمناکب (المحیط البرهانی ۲/۲۰۲ کتاب الصلاة ،الفصل السابع، فی بیان مقام الامام والمأموم ،ط:ادارة القران ،وینبغی أن یأمرهم بأن یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا مناکبهم (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۸) کتاب الصلاة.باب الامامة ،ط:سعید البحر الرائق ۲۱۸ــ۲۱۹ ط رشیدیه و ۱/۳۵۳ ط سعید سنن ابی داود ۱/۱۰۶ کتاب الصلاة،باب تسویة الصفوف .ط:رحمانیه.

(۳)هی لغة الدعاء وشرعا الافعال المخصوصة من القیام والقراءة والرکوع والسجود ،(البحر الرائق: ۱/۴۲۳ کتاب الصلاة ،ط ،رشیدیه ۱/۲۴۴ .ط:سعید .وهی فی اللغةعباره عن الدعاء وفی الشرع عبارة عن الارکان المعهودة والافعال المخصوصة،(العنایة شرح الهدایة) ۱/۱۸۱.

ہے کہ مغرب کی دو سنت موکدہ کے علاوہ چھ رکعتیں پڑھی جائیں، تاہم اگر وقت کم ہے تو سنت موکدہ کے بعد دو دو کر کے مزید چار رکعات پڑھ لی جائیں تب بھی انشاء اللہ اوابین کی نماز کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔(۱)

☆......حدیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی''۔(۲)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ''جس شخص نے مغرب کے بعد بیس

=ط: دارالکتب العلمیه، تبیین الحقائق، کتاب الصلاة ۱/۲۱۳ ط سعید، مظاهر حق ۱/۱۰۵.
معنی الصلاة فی اللغة: الدعاء بخیر، قال تعالی: "وصل علیهم" أی ادع لهم، وانزل رحمتک علیهم، ومعناها فی اصطلاح الفقهاء: اقوال وافعال مفتتحة بالتکبیر، مختتمة بالتسلیم بشرائط مخصوصة، وهذا التعریف یشمل کل صلاة مفتتحة بتکبیرة الاحرام ومختتمة بالسلام. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة ۱/۱۷۵ تعریف الصلاة. ط: دارالفکر.

(۱): قال رحمه الله۔ والسّت بعد المغرب لما روی عن ابن عمر أنه علیه الصلاة والسلام قال: "من صلی بعد المغرب ست رکعات کتب من الاوابین وتلا قوله تعالی "فانه کان للأوبین غفورا" تبیین الحقائق ۱/۴۳۰ باب الوتر والنوافل، ط: سعید، هندیة ۱/۱۱۲ الباب التاسع فی النوافل ط: رشیدیة، بدائع الصنائع: ۱/۱۳۸. کتاب الصلوة، فصل فی صلوة المسنونة، ط، دار احیاء التراث العربی، ۱/۲۸۵، ط: سعید (و ست بعد المغرب) لیکتب من الاوابین (بتسلیمة) او ثنتین او ثلاث والاول ادوم واشق، وهل تحسب المؤکد فمن المستحب و یؤدی الکل بتسلیمة واحدة، اختار الکمال، الدر مع الرد ۲/۱۳ (قوله و هل تحسب المؤکد) ای فی الاربع بعد الظهر وبعد العشاء و الست بعدالمغرب (قوله اختار الکمال) نعم اذکر الکمال فی فتح القدیر انه وقع اختلاف بین اهل عصره فی ان الاربع المستحبة هل هی اربع مستقلة غیر رکعتی الراتبة اوار بع بهما؟ و علی الثانی هل تؤدی معهما بتسلیمة واحدة اولا فقال جماعة لا، واختار هو انه اذا صلی اربعا بتسلیمة اوتسلیمتین وقع عن السنة و المندوب، وحقق ذالک بما لا مزید علیه و اقره فی شرح المنیه والبحر والنهر شامی ۲/۱۳ باب الوتر و النوافل، مطلب فی السنن و النوافل، ط: سعید.

(۲) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتی عشرة سنه (جامع الترمذی ۱/۹۸، ابواب الصلوة، باب ما جاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب ابن ماجه ص/۸۱، باب ما جاء فی الست الرکعات بعد المغرب ط: قدیمی.

رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا''۔(۱)

علمائے کرام اور بزرگان دین اس نماز کو بڑے اہتمام سے پڑھتے تھے، ہم سب کو بھی اس کا اہتمام کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطاء فرمائیں، آمین۔

☆......اوابین کی نماز مستحب ہے۔(۲)

صلوٰۃ التسبیح

☆......''صلوٰۃ التسبیح'' کی نماز مستحب ہے،(۳) اور اس کا ایک خاص طریقہ ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو بڑے اہتمام کے ساتھ سکھایا تھا، اور یہ فرمایا تھا کہ اس نماز کو پڑھنے سے اگلے، پچھلے، نئے پرانے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر آپ سے ہو سکے تو اس نماز کو ہر روز ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی استطاعت نہیں تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو سال میں ایک مرتبہ

---

(۱) عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صلی بعد المغرب عشرین رکعة بنی الله له بیتا فی الجنة ، ترمذی: ۱/۹۸ ، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب، ط: قدیمی کراچی. ،سنن ابن ماجه،ص: ۹۸ ، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة بین المغرب والعشاء، ط: قدیمی کراچی.

(۲) (قوله وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعدها والست بعد المغرب)... واما الستة بعد المغرب فلما روی ابن عمر رضی الله عنهما انه صلی الله علیه وسلم قال من صلی بعد المغرب ست رکعات کتب من الاوابین وتلا قوله تعالیٰ: انه کان للاوابین غفورا ، البحر: ۲/۵۰ ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی، بدائع الصنائع: ۱/۲۸۵ ، فصل فی الصلاة المسنونة، ط: سعید کراچی.

(۳)ونص علی استحبابها من الشافعية ابو حامد والمحاملی والجوینی وابنه امام الحرمین والغزالی القاضی حسین والبغوی والمستولی وزاهر بن احمد السرخسی والرویانی وغیرهم ومن الحنفية صاحب القنية وصاحب الحاوی القدسی وصاحب الحلية وصاحب البحر وغیرهم (معارف السنن ۱/۲۸٦ ،باب ماجاء فی صلاة التسبیح ط؛دار التصنیف بنوری تاون.

پڑھ لیا کریں ورنہ تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ (ترمذی)(۱)

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر تمہارے گناہ ''عالج'' کی ریت کے برابر ہوں تب بھی اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں گے''۔

''عالج'' ایک جگہ کا نام ہے جو ریتیلے علاقے میں واقع تھی جہاں ریت بہت ہوتی تھی۔(۲)

☆......بزرگان دین اور اولیاء کرام اس نماز کا خاص اہتمام کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جیسے عظیم محدث روزانہ ظہر کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان یہ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی داودؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص جنت میں جانا چاہے وہ ''صلوۃ التسبیح'' کا اہتمام کرے۔

حضرت ابوعثمان خیریؒ فرماتے ہیں کہ ''مصیبتوں اور غموں سے نجات کے لئے میں نے صلوۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا۔

☆......بعض محققین کا قول ہے کہ اس قدر فضیلت معلوم ہوجانے کے بعد پھر

---

(۱) عن ابی رافع قال قال رسول لله صلی الله علیه وسلم للعباس یاعم الااصلک الااحبوک الاانفعک قال بلی یارسول الله قال یاعم! صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعة بفاتحة الکتاب وسورة فاذا انقضت القراءة فقل: الله أکبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشر مرة قبل ان ترکع ثم ارکع فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا ثم اسجد، فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا قبل ان تقوم فذالک خمس وسبعون فی کل رکعة وهی ثلاث مائة فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرها الله لک قال یا رسول الله ومن یستطیع أن یقولها فی یوم قال ان لم تستطع ان تقولها فی یوم فقلها فی جمعة فان لم تستطع ان تقولها فی جمعة فقلها فی شهر فلم یزل یقول له حتی قال فقلها فی سنة ،جامع الترمذی ۱/۱۰۹ ابواب الوتر ،باب ماجاء فی صلوة التسبیح :ط:قدیمی، ردالمختار ۲/۲۷ باب الوتر والنوافل ،مطلب فی صلاة التسبیح :ط:سعید سنن ابی داود ص ۹۹ .ط:قدیمی، باب ما جاء فی صلاة التسبیح. ،ط: قدیمی کراچی.

(۲) عالج ....واسم موضع به رمل کثیر ،معارف السنن ،باب ماجاء فی صلاة التسبیح: ۴/۲۹۳، ط: دار التصنیف بنوری تاون.

بھی اگر کوئی شخص اس نماز کو نہ پڑھے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دین کی کوئی عزت نہیں کرتا۔(۱)

☆......حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اس نماز کے لئے کوئی خاص سورت بھی آپ کو یاد ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں، **الھکم التکاثر، والعصر، قل یا أیھاالکفرون**، اور **"قل ھو اللّٰہ احد"**.(۲)

☆......نماز کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت نفل صلوٰۃ التسبیح کی نیت سے پڑھے، باقی تمام ارکان عام نمازوں کی طرح ہیں، البتہ اس نماز کے دوران ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ **"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ"** اگر اس کے ساتھ **"وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"** بھی ملالے تو اور بھی اچھا ہے۔(۳)

طریقہ یہ ہے:

۱......نیت: چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نماز پڑھ رہا ہوں "اللّٰہ اکبر" پھر ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے اور حسب معمول ثناء پڑھے، ثناء یہ ہے **"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"** پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے **"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ"** پھر **اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** اور **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت

---

(۱) قال البیھقی کان عبد اللہ ابن المبارک یصلیھا وتداولھا الصالحون بعضھم عن بعض....... فکان یصلیھا بالظھر بین الا ذان والاقامة وقال عبد العزیز بن ابی داود. وھو اقدم من ابن المبارک من أرادالجنة فعلیه بصلاۃ التسبیح وقال ابو عثمان الحیری الزاھد :مارأیت للشدائد والغموم مثل صلاۃ التسبیح ....وقال بعض المحققین: بعظیم فضلھا لا بترکھا الا متھاون بالدین معارف السنن ج۴/۲۸۶ ،باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح ط: دار التصنیف بنوری تاون، رد المحتار ج۲ ص/۲۷، کتاب الصلاۃ،باب الوتر والنوافل ... مطلب فی صلاۃالتسبیح ط:سعید کراچی.

(۲)قیل لا بن عباس:ھل تعلم لھذہ الصلوۃ سورۃ قال التکاثر والعصروالکافرون والاخلاص.رد المختار: ۲/۲۷،کتاب الصلاۃ .باب الوتر والنوافل ط:سعید. معارف السنن :۴/۲۹۱ ، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح ط:دار التصنیف بنوری تاون ،ھندیة ۱/۱۱۳ کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل،ط:رشیدیة.

(۳)وھی اربع بتسلیمة او تسلیمتین ،یقول فیھا ثلثمائة مرۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وفی روایة زیادۃ " ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" یقول ذلک فی کل رکعة خمسة و سبعین مرۃ، رد المحتار: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل ،مطلب فی صلاۃ التسبیح، ط: سعید

پڑھے، (۱) پھر مذکورہ بالا تسبیح دس مرتبہ پڑھے، پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کر رکوع میں جائے۔

۲......رکوع میں جانے کے بعد حسب معمول تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" پڑھے پھر دس مرتبہ مذکورہ بالا تسبیح پڑھے اس کے بعد رکوع سے اٹھے۔

۳......رکوع سے اٹھتے ہوئے پہلے حسب معمول "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے اور کھڑا ہو کر "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہے پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۴......پھر "اللّٰہ اکبر" کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور پہلے حسب معمول "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" تین مرتبہ پڑھے پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے اس کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر سجدے سے اٹھے۔

۵......سجدے سے اٹھ کر بیٹھے، اور بیٹھے بیٹھے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے، پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کر دوسرے سجدے میں جائے۔

۶......دوسرے سجدے میں جا کر حسب معمول پہلے "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" تین مرتبہ پڑھے، پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۷......پھر اس کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر سجدے سے اٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

اس طرح ایک رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ یہ تسبیحات پڑھی گئیں اسی طرح

=کراچی. هندية: ۱/۱۱۳، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئته.

(۱)....سالت عبد الله بن المبارک عن الصلوة التی يسبح فيها قال يكبر ثم يقول سبحانک اللّٰهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا اله غيرک ثم يقول خمس عشرة مرة "سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر" ثم يتعوذ ويقرأ بسم الله الرحمٰن الرحيم وفاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يركع فيقولها عشراً ثم يرفع رأسه فيقولها عشرا ثم يسجد فيقولها عشراً ثم يرفع رأسه ويقولها عشراً ثم يسجد الثانية فيقولها عشرا يصلي اربع ركعات على هذ فذلک خمس وسبعون تسبيحة في كل ركعة يبدأ في كل ركعة بخمس عشرة تسبيحة ثم يقرأ ثم يسبح عشراً فان صلى ليلا فاحب الى ان يسلم في كل ركعتين وان صلى نهارا فان شاء سلم وان شاء لم يسلم،ترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ماجاء في صلاة التسبيح، ط: قديمي.

باقی تین رکعتیں بھی پڑھ لے۔ یوں چار رکعتوں میں کل تین سو تسبیحات ہو جائیں گی، دوسری اور چوتھی رکعت کے قعدے میں یہ تسبیحات التحیات پڑھنے کے بعد پڑھے۔

پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع اور قومے میں اور دونوں سجدوں اور ان کے درمیان میں دس دس دفعہ اسی تسبیح کو پڑھے۔

☆......حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ایک اور طریقہ بھی ثابت ہے۔

وہ طریقہ یہ ہے کہ ”نیت باندھنے کے بعد ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، اور دوسری سورت کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے اسی تسبیحات کو پندرہ مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدے تک دس دس مرتبہ پڑھتا رہے اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر بھی دس مرتبہ تسبیح پڑھے پھر اس کے بعد " اللہ اکبر " کہہ کر سیدھے کھڑے ہو جائے“۔ دوسری اور چوتھی رکعات میں التحیات کے بعد اسی تسبیح کو دس دفعہ پڑھے۔(۱)

---

(۱) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلیٰ یا رسول اللہ قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب و سورۃ، فاذا انقضت القراءۃ فقل اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ خمس عشرۃ مرۃ قبل ان ترکع ثم ارکع فقلھا عشراً ثم ارفع راسک فقلھا عشراً ثم اسجد فقلھا عشراً ثم ارفع راسک فقلھا عشرا ثم اسجد فقلھا عشراً ثم ارفع راسک فقلھا عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس و سبعون فی کل رکعۃ وھی ثلاث مائۃ فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا اللہ لک، ترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح، ط: قدیمی، شامی: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ التسبیح، ط: سعید کراچی. حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی قال ابو وھب قال سالت عبداللہ بن المبارک عن الصلوٰۃ التی یسبح فیھا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحن اللہ والحمدللہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولھا عشرا ثم یرفع رأسہ فیقولھا عشرا ثم یسجد فیقولھا عشرا ثم یرفع رأسہ ویقولھا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولھا عشرا یصلی اربع رکعات علی ھٰذا فذلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا فان صلی لیلا فاحب الی ان یسلم فی کل رکعتین وان صلی نھارا فان شاء سلم وان شاء لم یسلم، جامع الترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح، ط: قدیمی.

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ ان دونوں طریقوں سے صلوٰۃ التسبیح پڑھنی چاہئے، کبھی پہلے طریقے سے کبھی دوسرے طریقے سے۔(۱)

☆...... چونکہ صلوٰۃ التسبیح میں تسبیحات ایک خاص عدد کے لحاظ سے پڑھی جاتی ہیں اس لئے تسبیحوں کو گننے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر گنتی کی طرف خیال رہے گا تو خشوع وخضوع میں خلل آئے گا، اس لئے اگر تسبیحات کی تعداد خود بخود یاد رہتی ہے تو انگلیوں پر نہ گنے لیکن اگر کسی کو بھول ہو جاتی ہے تو انگلیوں پر گننا جائز ہے۔(۲)

اور گننے کا طریقہ یہ ہے کہ جب تسبیح ایک دفعہ پڑھ لے تو اپنے ہاتھ کی ایک انگلی کو دبادے پھر دوسری کو، اسی طرح تیسری کو چوتھی اور پانچویں کو، جب چھٹا عدد پورا ہو جائے تو دوسرے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں یکے بعد دیگرے اسی طرح دبائے، اس طرح پورے دس عدد ہو جائیں گے اور اگر پندرہ مرتبہ پڑھنا ہے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں ڈھیلی کر کے پھر دبادے، پندرہ عدد پورے ہو جائیں گے، انگلیوں کے پوروں پر نہ گننا چاہیئے۔

☆......اگر کوئی شخص صرف اپنے خیال میں عدد یاد رکھ سکے، بشرطیکہ پورا خیال

---

(۱) فبعد الثناء خمسة عشر، ثم بعد القراءة وفي ركوعه، والرفع منه، وكل من السجدتين، وفي الجلسة بينهما عشرا عشرا بعد تسبيح الركوع والسجود، وهذه الكيفية هي التي رواها الترمذي في جامعه عن عبد الله ابن المبارك احد اصحاب ابي حنيفة الذي شاركه في العلم والزهد والورع وعليها اقتصر في القنية. وقال انها المختار من الروايتين والرواية الثانية: ان يقتصر في القيام على خمسة عشر مرة بعد القراءة؛ والعشرة الباقية ياتي بها بعد الرفع من السجدة الثانية؛ واقتصر عليها في الحاوي القدسي والحلية والبحر. وحديثها اشهر؛ لكن قال في شرح المنية؛ ان الصفة التي ذكرها ابن المبارك هي التي ذكرها في مختصر القدوري وهي الموافقة لمذهبنا لعدم الاحتياج فيها الى جلسة الاستراحة اذهي مكروهة عندنا ;قلت: ولعله اختارها في القنية لهذا؛ لكن علمت ان ثبوت حديثها يثبتها وان كان فيها ذلك فالذي ينبغي فعل هذه مرة وهذه مرة شامي: ۲/ ۲۷، باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح: ط سعيد كراچي.

(۲) وفي القنية لا يعد التسبيحات بالاصابع ان قدر أن يحفظ بالقلب والا يغمز الاصابع. ردالمختار: ۲/ ۲۸، باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح، ط: سعيد تبيين الحقائق ۱/ ۱۵۴، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها: ط: سعيد، البحر ۲/ ۵۱ كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته: و ۲/ ۲۹ (قوله وعد الاى والتسبيح) ط: سعيد كراچي.

اسی طرف نہ ہو جائے تو اور بھی بہتر ہے۔(۱)

☆......اگر کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضاء کر لے، اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر پوری ہو جائیں گی، البتہ بہتر یہ ہے کہ رکوع کی بھولی ہوئی تسبیحات قومے میں قضاء نہ کرے بلکہ سجدے میں جا کر قضاء کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی ہوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضا نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں قضا کرے۔(۲)

صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح چھوٹ جائے

☆......اگر صلوٰۃ التسبیح کی نماز میں کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضا کر لے، بشرطیکہ یہ دوسرا مقام ایسا نہ ہو جس میں دوگنی تسبیحیں پڑھنے سے اس کے بڑھ جانے کا خوف ہو، اور اس کا بڑھ جانا پہلے مقام سے منع ہو، مثلاً قومے کو کسی رکوع سے بڑھا دینا منع ہے، اس لئے رکوع میں بھولی ہوئی تسبیحات قومے میں قضا نہ کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی ہوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضا نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں جا کر قضا کرے۔(۳)

---

(۱) ومراعاة سنة التسبيح ممكنة أيضابان يحفظ بقلبه ويضم الانامل في موضعها،لأن المكروه هو العد بالأصابع وبسبحة يمسكها بيده دون الغمزبها والحفظ بقلبه، تبيين الحقائق: ۱/ ۴۱۵ باب مايفسد الصلاةوما يكره فيها. ط:سعيد، البحر الرائق ،كتاب الصلاة.باب مايفسدالصلاة وما يكره فيها : ۲/ ۵۱ ط رشيدية:و ۲/ ۲۹ ط سعيد شامی ۲/۲۸ مطلب في صلاة التسبيح،ط سعيد .

(۲)قلت: واستفيد انه ليس له الرجوع الى المحل الذى سها فيه وهوظاهر ؛وينبغي كما قال بعض الشافعية ان ياتي بما ترك فيما يليه ان كان غير قصير فتسبيح الاعتدال ياتى به في السجود ؛اما تسبيح الركوع فياتى به في السجود ايضا لا في الاعتدال لانه قصير ؛قلت: وكذا تسبيح السجدة الاولى ياتي به في الثانية لا في الجلسة لان تطويلها غير مشروع عندنا (رد المحتار ج ۲ ص/ ۲۷ باب الوتر والنوافل ؛مطلب في صلا ة التسبيح ط:سعيد

(۳) ايضاً.

☆......اگر صلوۃ التسبیح پوری پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ تسبیحات تین سو سے کم پڑھی گئی ہیں، تو اس کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو لازم نہیں آتا، کیونکہ واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور تسبیحات واجب نہیں بلکہ سنت ہیں، اور سنت ترک ہو جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں آتا، اس صورت میں یہ نفل نماز ہو جائے گی اس سے صلوۃ التسبیح کا ثواب نہیں ملے گا۔(۱)

صلوۃ التسبیح کی جماعت

صلوۃ التسبیح نفلی نماز ہے، اس کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، لہذا یہ نماز تنہا پڑھنی چاہیئے۔(۲)

صلوۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر نہ کہے

صلوۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر کہنا ثابت نہیں۔(۳)

---

(۱) وقیل لابن المبارک ان سها فی هذه الصلاة هل یسبح فی سجدتی السهو عشرا عشرا قال لا انما هی ثلثمائة تسبیحة انتهی (حلبی کبیر ص/ ۴۳۲؛صلاۃ التسبیح ط: سهیل اکیڈمی) ترمذی ج ا ص/ ۱۰۱ ابواب الوتر،باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح ط:قدیمی کراچی؛رد المحتار ج ۲ ص/ ۲۷ ؛باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاةالتسبیح ط سعید کراچی.

(۲) واعلم ان النفل بالجماعة علی سبیل التداعی مکروه ؛حلبی کبیر ص ۴۳۲؛تتمات من النوافل ط:سهیل اکیڈمی، الدر المختار مع رد المحتار : ۱/ ۵۵۲، باب الامامة ط:سعید، البحر الرائق ۱/ ۶۰۴ ؛باب الامامة ط:رشیدیة(ولایصلی الوتر و)لا(التطوع بجماعة خارج رمضان) أی یکره ذالک علی سبیل التداعی؛ بان یقتدی اربعة بواحد کما فی الدرر الدر مع الرد: ۲/ ۴۸، : ۲/ ۴۹، قبیل باب ادراک الفریضة ؛ط: سعید کراچی.(قوله اربعقبواحد) اما اقتداء واحد بواحد أواثنین بواحد فلا یکره وثلاثة بواحد فیه خلاف بحر عن الکافی وهل یحصل بهذا الاقتداء فضیلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمه، تامل شامی ۲/ ۴۹ قبیل باب ادراک الفریضة ط:سعید کراچی.

(۳) احسن الفتاوی : ۳/ ۴۹۱، باب الوتر والنوافل ؛ط:سعید .

ض

''ض'' کو ''ظ'' پڑھنا

نماز میں ''ض'' کو قصداً ''ظ'' پڑھنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے، کیونکہ ایک قول کے مطابق اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، بلکہ محیط برہانی میں ہے کہ ہمیشہ جان بوجھ کر ''ض'' کو ''ظ'' پڑھنا کفر ہے۔(۱)

ہاں اگر کوئی شخص ''ض'' کو اس کے مخرج سے نکالنے کی کوشش کے باوجود وہ ''ظاء'' یا ''دال'' کی مشابہت کے ساتھ ادا ہو جائے تو نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

''ضالین'' کو ''دالین'' پڑھنا

''ض'' کو اس کے مخرج سے پڑھنا چاہیے، جو شخص ''ضاد'' کو اس کے مخرج سے صحیح ادا کرنے پر قادر ہے، اگر وہ ''ضاد'' کی جگہ ''دال'' پڑھے گا تو اس کی نماز نہیں ہوگی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

---

(۱)ان یکون مع مخالفة فی المعنی، نحو ان یاتی بالظاء مکان الصاد أو الضادمکان الظاء. فالقیاس ان تفسد صلا ته ؛وهو قول عامة المشائخ رحمهم اللّٰہتعالیٰ؛ واستحسن بعض مشایخنا رحمهم الله وقالوا بعدم الفساد للضرورة فی حق العامة خصوصا للعجم (المحیط البرهانی ج ۲ ص/ ۲۲۱: کتاب الصلاة الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات والسنن ط: ادارة القرآن)فتاوی قاضیخان: ۱/ ۱۴۱ـ۱۴۳ . فصل فی القراء ة فی القرآن ط :رشید یه .تاتارخانیة : ۱/ ۳۶۵، نوع اخر فی زلة القاری ؛الفصل الاول فی ذکر حرف مکان حرف ط: ادارة القران . وفی المحیط سئل الامام الفضلی عمن یقرأ الظاء المعجمة مکان الضاد المعجمة .اویقرأ اصحاب الجنة مکان اصحاب النار اوعلی العکس فقال لایجوز امامته ولو تعمد یکفر قلت اما کون تعمده کفرا فلا کلام فیه اذا لم یکن فیه لغتان ففی ضنین الخلاف، شرح فقه الاکبر: ۱/ ۱۶۷ ، فصل ؛فی القراء ة والصلاة ط:قدیمی کتب خانه کراچی .

(۲) الا ما یشق تمیز ه کا لضاد والظاء فاکثر هم لم یفسد ها الدر مع الرد : ۱/ ۶۳۳ ، (قوله الا مایشق الخ) قال فی الخانیة والخلاصة :الاصل فیما اذا ذکر حرفا مکان حرف وغیر المعنی ان امکن الفصل بینهما بلامشقة تفسد والایمکن الابمشقة کا لظاء مع الضاد المعجمتین والصاد مع السین المهملتین والطاء مع التاء قال اکثرهم : لاتفسد. آه، وفی خزانة الاکمل قال القاضی ابو عاصم: ان تعمد ذلک تفسد؛ وان جری علی لسانه او لا یعرف التمیز لاتفسد وهو

اور جو شخص ''ضاد'' کو اس کے مخرج سے صحیح طور پر ادا کرنے پر قادر نہیں وہ جس طرح بھی ادا کر کے نماز پڑھے گا نماز ہو جائے گی۔(۱)

=المختار .حلية :وفي البزازية : وهو اعدل الاقاويل ؛وهو المختار ؛شامي : ۱/ ۶۳۳، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب اذا قرأ تعالى جد ؛بدون الف لا تفسد ط:سعيد كراچي.

(۱) وان ذكر حرفامكان حرف وغير المعنى ،فان أمكن الفصل بين الحرفين من غير مشقة كالطاء مع الصاد تفسدصلاته عند الكل وان كان لا يمكن الفصل بين الحرفين الا بمشقة كالظاء مع الضاد والصاد مع السين، والطاء مع التاء، اختلف المشايخ فيه قال اكثرهم لا تفسد صلاته..... ولو قرأ الظالين بالظاء أو بالذال،لاتفسد صلاته ولو قرأ الد الين بالدال تفسد صلاته (فتاوى قاضيخان: ۱/ ۱۴۱ـ ۱۴۳ فصل في القراءة في القرآن الخ،رشيديه)، تاتارخانية: ۱/ ۳۶۵،نوع آخر في زلة القاري،الفصل الاول في ذكرحرف مكان حرف ،ط:ادارةالقران، شامي: ۱/ ۶۳۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب اذاقرأتعالى جد بدون الف لا تفسد، ط:سعيد كراچي حلبى كبير ص ۴۷۶ فصل فى بيان احكام زلة القارى،ط: سهيل اكيڈمی.

ط

طاقت کے موافق نماز ادا کرنا

جس قدر طاقت ہے اسی کے موافق نماز ادا کرنا ضروری ہے، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہوتو بیٹھ کر، اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہوتو لیٹ کر نماز ادا کرنا صحیح ہے۔(۱)

طریقہ علاج

علامہ اقبال میڈیکل کالج/سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ علاج نفسیاتی ودماغی امراض میں ایک مطالعاتی پروگرام بنایا گیا یہ تجرباتی پروگرام تقریباً آٹھ نو ماہ (جنوری 1985 تا ستمبر 1985) تک جاری رہا۔

مریضوں کو ملی جلی جماعتوں میں تقسیم کیا گیا پہلی جماعت کو ''علاج بالتہجد'' جماعت'' (مطالعاتی پروگرام) قرار دیا گیا اور دوسری کو ''جزوی محرومی خواب جماعت'' (نگران جماعت) کا نام دیا گیا، مریضوں کی کل تعداد چونسٹھ (۶۴) تھی اور دونوں جماعتوں کے ارکان کو عمر، جنس، تعلیم اور معاشرتی رتبے کی مناسبت سے گروپوں میں تقسیم کیا گیا، ہر جماعت میں مریضوں کی مجموعی تعداد (۳۲) تھی جن میں بیس (۲۰) مرد اور بارہ (۱۲) عورتیں شامل تھیں۔

یہ ڈپریشن کے ایسے دقت طلب مریض تھے جو عرصہ دراز تک مختلف دوائیاں بغیر کسی استفادہ کے استعمال کر چکے تھے، تجربے کے دوران تمام دوائیاں بند کردی گئیں، دونوں گروپوں کے لئے سحر خیزی (۲ تا ۴ بجے) لازمی قرار دی گئی۔

مطالعاتی جماعت کو مصروفیت کے طور پر ذکر، عبادت، تلاوت، تہجد اور مندرجہ

---

(۱)" باب صلاة المريض" تعذر عليه القيام أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع ويسجد ومؤميا ان تعذر وجعل سجوده اخفض ولا يرفع الى وجهه شيأ يسجد عليه فان فعل وهو يخفض رأسه صح والا لا وان تعذر القعود اوما مستلقيا أو على جنبه والأخرت، كنز. البحر: ۱۱۲/۲۔ ۱۱۵/۲ ط: سعيد، شامي: ۹۵/۲۔ ۱۰۱، باب صلاة المريض، ط: سعيد. هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية. بدائع: ۱۰۶/۱ ـ ۱۰۷ فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد.

ذیل قرآنی آیات کا سو سو دفعہ ورد کرنے کی ہدایت کی گئی۔

۱.....اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

۲.....وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ

مریضوں کو ہدایت کی گئی کہ اس دوران نرم دلی کے ساتھ ان اذکار پر توجہ مرکوز کریں اور دلی آمادگی اور پوری سنجیدگی کے ساتھ خدا کی قربت کو محسوس کرنے کی کوشش کریں، نگران جماعت یا کنٹرول گروپ کے لئے بھی دو گھنٹے کے لئے جاگتے رہنا ضروری تھا اور انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ یہ وقت فارغ بیٹھنے کی بجائے گھر کے چھوٹے موٹے کام یا پڑھائی جیسی مصروفیات میں صرف کریں۔

دوران علاج مریضوں کو جانچ قبل از علاج کیفیت کے ساتھ موازنے کے طور پر کی گئی۔ یہ جانچ ہفتے میں دو بار ہوتی رہی اور علاج شروع ہونے کے چار ہفتے بعد مریضوں کو HAMILTON DEPRESSION RATING SCALE پر موضوعی اور معروضی دونوں سطحوں پر جانچا گیا۔ حتمی رپورٹ کی بنیاد معالجین (دماغی ونفسیاتی) کے مریض کے ساتھ انٹرویو اور مریض کے ڈپیریشن کی شدت کی پیمائش کی گئی۔ حتمی نتائج میں یہ نوٹ کیا گیا کہ مطالعاتی جماعت کے ڈپیریشن میں نگران جماعت کی نسبت واضح کمی ہوئی۔ حتمی نتائج کی تفصیل وتوضیح یہ ہے۔

(نتائج Results)

چار ہفتے علاج کے بعد	صحت یاب	غیر متاثر	کل
مطالعاتی جماعت	۲۵	۷	۳۲
نگران جماعت	۵	۲۷	۳۲
کل	۳۰	۳۴	۶۴

آیئے مطالعاتی جماعت پر ایک نظر ڈالیں۔ ۳۲ مریضوں میں ۲۵ یعنی ۷۸ فیصد

(۱۵مرد اور ۱۰ عورتوں) نے اپنی بیماری سے نجات حاصل کی جبکہ ۷ مریض یعنی ۲۱.۹ فیصد (۵مرد اور ۲عورتیں) کوئی بھی مثبت نتیجہ برآمد نہ کر سکے۔

دوسری طرف نگران جماعت میں ۳۲ میں سے صرف ۵ مرض سے نجات حاصل کر سکے جبکہ ۲۷ مریض (۸۴.۳ فیصد) (۱۶مرد اور ۱۱عورتیں) کوئی بھی مثبت نتیجہ دکھانے میں ناکام رہے۔ یہ نتائج (اعداد وشمار) اہم ہونے کے ساتھ ساتھ زیر بحث مفروضے Hypothesis کو بھی ثابت کرتے ہیں، یعنی مطالعاتی جماعت جس کے ارکان دلجمعی سے ذکر الٰہی، تہجد اور تلاوت آیات کرتے رہے مثبت نتائج دکھانے میں کامیاب رہے۔ نگران جماعت کے نگران جو صرف جاگتے رہے اور صرف گھریلو کام کاج میں مصروف رہے بہتر نتائج نہ دکھا سکے۔

صلوٰۃ تہجد ایک مسلمان کے لئے دینی اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات قرآنی باور کروا رہی ہے۔

ومن اللیل فتهجد به نافلة لک

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد بھی پڑھ لیا کر (جو) آپ کے حق میں زائد چیز ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل ۷۹)

یہ مریضوں کے لئے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کراتی ہے اور اس پر عمل بحیثیت ''علاج برائے مژگان'' بشرطیکہ دلجمعی، لگن اور عقیدت اور محبت سے کیا جائے تو یقیناً خوش آئند ہوگا اور بیماری کے مضر اثرات کم کرتے کرتے زندگی پر خوشگوار اثر مرتب کرے گا۔ کیونکہ یہ حضرات ذکر الٰہی سے اندرونی چین اور اطمینان قلب حاصل کر لیتے ہیں۔

قرآن کریم کی دوسری آیت سرچشمہ صحت کی رہنمائی کرتی ہے:

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمومنين

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے حق میں شفاء

اور رحمت ہیں۔ (سورۂ بنی اسرائیل ۸۲)

یہاں یہ بات خاص طور پر توجہ طلب ہے کہ مسلمانوں کا ایمان بلکہ یقین ہے کہ مصیبت من جانب اللہ ہی ہے اور جب ہم سچے دل اور خلوص نیت سے غلطیوں کا اعتراف کر کے معافی کے طالب ہونگے اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں گے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں مغفرت بھی کرائے گی اور اپنی رحمت سے ہماری مشکلات اور مصائب کو دور بھی کر دے گا۔

علاج بالتہجد ایک نفسیاتی طریقہ علاج ہے جس کی تعلیمات قرآن سے ماخوذ ہیں اور بحیثیت تقابل یہ مغربی طریقہ علاج کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ ایک مسلمان کا یہ یقین کامل ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کا ایک ادنیٰ غلام ہے اور زندگی اور موت صرف اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اسے زندگی کے گوناگوں ہنگاموں میں بہت سے مسائل سے یکسر نجات دے دیتا ہے۔

یہ مذہبی طریقہ علاج جو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آیات قرآنی سے مستعار لیا گیا ہے واقعتاً بہت سی دوسری نفسیاتی اور غیر نفسیاتی تکالیف کا منہ توڑ جواب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی بیماری لا علاج نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی سے ثابت ہے: لکل داء دواء

اللہ تعالیٰ نے مریض کے لئے شفا عطا فرمائی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جن کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا یعنی سرطان اور ایڈز وغیرہ لیکن مندرجہ بالا حدیث کے آئینے میں یہ بات سو فیصد وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ بیماریاں بھی لا علاج نہیں لہٰذا نفسیاتی بیماریوں کا بہترین علاج سکون قلب میں مضمر ہے جو ذکر الٰہی اور نماز کے ذریعے ممکن ہے تا کہ روحانی اور نفسیاتی صفائی و پاکیزگی کا موجب بنے۔ درحقیقت ہم کسی بھی

بیماری کی احتیاط اور روک تھام کے لئے اسلام کے صراط مستقیم پر ثابت قدم رہ کر سرخرو ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ آیات قرآنی، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (بحوالہ ماہنامہ اشراق، ڈاکٹر شریف چوہدری)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۳-۵۷)

طلوع آفتاب

سورج طلوع ہونے کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں، اگر نماز کے دوران سورج طلوع ہو جائے تو اس نماز کو وہیں ختم کر دے، اور سورج طلوع ہونے کے بعد جب دس پندرہ منٹ ہو جائے تو اس نماز کو قضاء پڑھے، (۱) اور جب وقت تنگ ہو جائے تو اپنی نماز تنہا پڑھے، جماعت کا انتظار نہ کرے تا کہ نماز قضاء نہ ہو۔ (۲)

طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہونے کی وجہ

''مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز مکروہ ہونے کی وجہ

طلوع، غروب اور زوال کے اوقات میں کفار سورج کی پرستش کرتے ہیں اس

---

(۱) ثلاثة أوقات لا يصح فيها شيء من الفرائض والواجبات التي لزمت في الذمة قبل دخولها) أي الاوقات المكروهة اولها (عند طلوع الشمس الى أن ترتفع) وتبيض قدر رمح أو رمحين..... واذا اشرقت الشمس وهوفي صلاة الفجر (بطلت)....الخ حاشيه الطحطاوى على المراقي، ص:۱۸۵-۱۸۶ فصل في الاوقات المكروهة ط:قديمي. ولو طلعت الشمس والمصلي في خلال أي أثناء صلاة الفجر تفسد صلاةالفجر لعروض النقصان على ما وجب بالسبب الكامل " شرائط الصلاة حلبي كبير ص ۲۴۶ .الشرط الخامس، ط:سهيل ص ۲۱۶، ط:نعمانيه، كوئته، وكذافي البحر الرائق. كتاب الصلاة: ۱/ ۲۴۹-۲۵۰، ط:سعيد.

(۲) عن ابي ذر قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: يا اباذر امراء يكونون بعدي يميتون الصلاة فصل الصلاة لوقتها .. . الحديث. وفي رواية عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له: يا علي ثلاث لاتؤخرها: الصلاة اذا انت. الحديث، اخرج الترمذي الاول في باب ماجاء في تعجيل الصلاة اذا اخرها الامام والثاني في باب ماجاء في الوقت الاول من الفضل: ۱/ ۴۳؛ ط:قديمي كراچي.

لئے ان اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے تاکہ کافر کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔(۱)

طواف کرنے والے کا نمازی کے آگے سے گذرنا

کعبۃ اللہ کے طواف کرنے والوں کے لئے طواف کے دوران نمازیوں کے آگے سے گذرنا جائز ہے، اسی طرح مقام ابراہیم کے پیچھے نمازی کے آگے سے گذرنا جائز ہے،

(۱) ثلاثة اوقات من تلک الخمسة يكره فيها الفرض والتطوع .... ولقول عليه السلام : ان الشمس تطلع بين قرني الشيطان فاذا ارتفعت فارقها ثم اذاستوت قارنها فاذا زالت فارقها واذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها ونهى عن الصلاة فى تلك الساعات رواه مالك فى الموطا كتاب القران باب النهى عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر ؛ص/ ۲۰۱۔۲۰۲. ط:نورمحمد كراتشى) والنسائى (كتاب المواقيت .الساعات التى نهى عن الصلاة فيها : ج ۱ ص/ ۹۵ .ط:قديمى) وهذا يفيد ان المنع بسبب ما اتصل با لوقت من استلزام فعل الاركان فى التشبه بعبادة الكفار ......اه،حلبى كبير، ص:۲۳۶۔۲۳۷ .الاوقات المكروهة ط:سهيل ص:۲۰۷،ط:نعمانية كو ئته وكذا فى البحر: ۲۴۹/۱ . كتاب الصلاة : ط؛سعيد. الصحيح الذى عليه المحققون انه لانقصان فى ذالک الجزء نفسه بل فى الاداء فيه لما فيه من التشبه بعبدة الشمس. شامى: ۳۷۲/۱، كتاب الصلاة،مطلب يشترط العلم بدخول الوقت: ط سعيد. ورد ان المشركين كانوا يودو ن لمعبوداتهم الصلاة فى هذه الاوقات التى تكره فيها الصلاة،فالشارع الحكيم اراد ان يودب نفوسنا ويزيدفى كمالها بعدم تشبهها باهل الشرک فى عباداتهم،حتى يكره للانسان ان يصلى وامامه صورة مجسمة فرارا من الفتنة والتشبه بالوثنين.....روى عن النبى صلى الله عليه وسلم،نهى عن الصلاة عند طلوع الشمس،وقال انها تطلع بين قرنى الشطان يز ينها فى عين من يعبد ها حتى يسجد لها فاذا ارتفعت فارقها؛ فاذا كانت عند قائم الظهير ة قا رنها ؛فاذا غربت فارقها فلا تصلو افى هذه الاوقات فالنبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة فى هذه الاوقات من غير فصل، فهو على العموم والاطلاق ؛ونبه على معنى النهى وهو طلوع الشمس بين قرنى الشيطان وذلک لان عبد ة الشمس يعبدون الشمس و يسجدو ن لها عند الطلو ع تحية لها،وعند الزوال لاستتمام علوهاوعند الغروب وداعا فيجئ الشيطان فيجعل الشمس بين قر نيه ليقع سجودهم نحوا لشمس له، فنهى النبى صلى الله عليه وسلم عن الصلاة فى هذه الاوقات لئلا يقع التشبه بعبدة الشمس وهذا المعنى يعم المصلين اجمعين اه بد ائع بتصرف، حكمة التشر يع و فلسفته: ۱۳۰/۱۔۱۳۱ . الحكمةفى ان الصلاة تكر ه فى بعض الاوقات ط: انصارى كتب خانه بازا ر كتاب فرو شى كابل؛ وا نظر؛ الفتوحات المكية ج ۱ ص/ ۳۹۷ فصل بل وصل فى الاوقات المنهى عن الصلاة فيها ط: دار صادر بيروت فيه من العجائبات، مشكوٰة: ۹۴/۱ باب اوقات النهى،الفصل الاول،ط: قديمى كتب خانه كر اچى.

اور مطاف میں نماز پڑھنے والوں کے لئے سترہ رکھنا ضروری نہیں۔(۱)

طوال مفصل

''طوال مفصل'' لمبی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ ''سورۂ حجرات'' سے ''سورۂ بروج'' تک ہیں اور یہ سورتیں فجر اور ظہر کی نماز میں پڑھنا مستحب ہے اگر مقتدیوں کو گرانی نہ ہو۔(۲)

☆...... فجر اور ظہر کے وقت فرض نمازوں میں سورہ فاتحہ کے بعد طوال مفصل کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنا بہتر ہے، بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، اگر سفر یا ضرورت کی حالت ہے یا وقت کی تنگی ہے تو جو بھی سورت چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱)[تنبیہ]: ذکر فی حاشیة المدنی لا یمنع المار داخل الکعبة و خلف المقام وحاشیة المطاف؛ لما روی احمد وابو داود عن المطلب بن ابی وداعة انه رأی النبی صلی الله علیه وسلم یصلی مما یلی باب بنی سهم و الناس یمر ون بین یدیه ولیس بینهما سترة وهو محمول علی الطائفین فیما یظهر؛ لان الطواف صلاة؛ فصار کمن بین یدیه صفوف من المصلین.... رد المحتار: ۱/ ۶۳۵، ۶۳۶، کتاب الصلاة؛ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید: الحنفیة. قالوا: یجوز لمن یطوف با لبیت ان یمر بین یدی المصلی وکذالک یجوز المرور بین یدی المصلی داخل الکعبة، وخلف مقام ابراهیم علیه السلام وان لم یکن بین المصلی والمار سترة. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۳. حکم المرور بین یدی المصلی؛ ط: دار الفکر.

(۲،۳) سنتها حالة الاضطرار فی السفر وهو ان یدخله خوف أوعجلة فی سیره أن یقرأ بفاتحة الکتاب وأی سورة شاء وحالة الاضطرار فی الحضر وهو ضیق الوقت أو الخوف علی نفس أو مال أن یقرأ قدر مالا یفوته الوقت اوالا من کذافی الزاهدی .... واستحسنوا فی الحضر طوال المفصل فی الفجر والظهر... وطوال المفصل من الحجرات الی البروج ... ولایثقل علی القوم ولکن یخفف بعد أن یکون علی التمام والاستحباب. هندیة: ۱/ ۷۷۔ ۷۸. کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الرابع ط: رشیدیه کذا فی الرد: ۱/ ۵۳۹۔ ۵۴۱. فصل فی القراءة ط: سعید. وفیه: (قوله فی الفجر والظهر) قال فی النهر: هذا مخالف لما فی منیة المصلی من أن الظهر کالعصر لکن الاکثر علی ما علیه المصنف و کذا فی حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۶۲۔۳۶۳. فصل فی بیان سننها ط: قدیمی کراچی.

طہارت باقی نہ رہے

اگر نماز کے دوران طہارت باقی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) البتہ بعض صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی ہے جن کو ہم دوسری جگہ پر ذکر کریں گے۔

---

(۱) ...... وهي ستة(طهارة بدنه)أي جسده لدخول الاطراف في الجسد دون البدن فليحفظ(من حدث) بنوعيه وقدمه لانه اغلظ (و خبث) مانع كذلك (وثوبه)الخ الدر مع الرد ۱ / ۴۰۲، باب شروط الصلاة،ط سعيد كراچي. فتجتمع في الطهارة والسترو ا لاستقبال، فإنها من حيث اشتراط وجودها في ابتداء الصلاةشرط انعقاد ومن حيث اشتراط دوامها ايضا شرط دوام ومن حيث اشتراط وجودها في حالة البقاء شرط بقاء الخ شامي: ۱ / ۴۰۱،باب شروط الصلاة ط:سعيد كراچي.

ظ

ظہر اور فجر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے

''فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر کا مستحب وقت

☆......ظہر کی نماز گرمی کے موسم میں گرمی کی تیزی کم ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے اور تاخیر کی حد یہ ہے کہ ایک مثل سے پہلے پہلے پڑھ لی جائے، اور سردی کے موسم میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے، اور یہ تاخیر اور جلدی کا حکم اکیلے نماز پڑھنے والے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے سب کے لئے یکساں ہے، لیکن اگر کہیں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت پر ہوتی ہے تو مستحب وقت کے لئے جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

☆......موسم ربیع سردی کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں، اور بعض

---

(۱) (قوله وظهر الصيف) أى ندب تاخيره لرواية البخارى كان اذا اشتد البرد بكر بالصلاة واذا اشتد الحرّ ابرد بالصلاة ..... وحده أن يصلى قبل المثل أطلقه فأفاد انه لا فرق بين أن يصلى بجماعة أولا و بين أن يكون فى بلاد حارة أو لا وبين ان يكون فى شدة الحرأول...... (قوله وتعجيل ظهر الشتاء) وندب تعجيل ظهر الشتاء..... و الذى يظهر أن الربيع ملحق بالشتاء فى هذا الحكم والخريف ملحق با لصيف فيه البحر: ۱/ ۲۴۷-۲۴۸، كتاب الصلاة. ط: سعيد (قوله والمستحب تعجيل ظهر شتاء يلحق به الربيع) قاله فى البحر بحثا وقال لم اره وتعقبه فى الامداد بما فى مجمع الروايات من انه كذلك فى الربيع و الخريف يعجل بها اذازالت الشمس...... شامى: ۱/ ۳۶۹، كتاب الصلاة ط: سعيد حلبى كبير ص: ۲۰۴ - ۲۰۶. كتاب الصلاة، الشرط الخامس وقت الصلاة ط: نعمانية كوئته.

کے نزدیک خریف اور ربیع دونوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

ظہر کا وقت

۱......ظہر کا وقت سورج کے زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور جب تک ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے سوا دوگنا نہ ہو جائے ظہر کا وقت باقی رہتا ہے، مگر احتیاط اور بہتر یہ ہے کہ ایک مثل کے اندر اندر ظہر کی نماز پڑھ لی جائے، اور دو مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھی جائے۔(۳)

۲...... جمعہ کی نماز کا وقت بھی ظہر کا وقت ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں کے موسم میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے، اور سردیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۴)

---

(۱) ایضاً.

(۳) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفيء ... قالوا: الاحتياط أن يصلي الظهر قبل صيرورة الظل مثله و يصلي العصر حين يصير مثليه ليكون الصلاتان في وقتيهما بيقين. هندية، ۱/ ۵۱ كتاب الصلاة الباب الاول في المواقيت، الفصل الأول. ط: رشيديه؛ بدائع الصنائع: ۱/ ۱۲۲ كتاب الصلاة فصل في شرائط الاركان ومنها الوقت. ط: سعيد وكذا في رد المحتار: ۱/ ۳۵۹. كتاب الصلاة ط: سعيد حلبي كبير، ص: ۱۹۹. كتاب الصلاة؛ الشرط الخامس وقت الصلاة ط: نعمانيه كوئٹه.

(۴) وأما الوقت فمن شرائط الجمعة وهو وقت الظهر حتى لا يجوز تقديمه على زوال الشمس ... الخ بدائع الصنائع: ۱/ ۲۶۸. كتاب الصلاة؛ فصل في بيان شرائط الجمعة ط: سعيد حلبي كبير ص: ۴۷۷. فصل في صلاة الجمعة، الشرط الثالث ط: نعمانيه كوئٹه. ص: ۵۵۴. ط: سهيل نیز پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر ۱ اور ۲ دیکھیں۔

۳......اصلی سایہ کو چھوڑ کر ہر چیز کا سایہ جب دو مثل ہو جاتا ہے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی

اگر کسی امام نے ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی ہے، تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ظہر کی آخری رکعتوں میں اگر چہ قرأت واجب نہیں ہے لیکن اگر قراءت کرے گا تو آہستہ کرنا واجب ہے، اور واجب کے خلاف کرنے کی صورت میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

عصر کا بھی یہی حکم ہے۔(۳)

ظہر کی ایک رکعت ملی

''چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر کی سنت

☆......ظہر کے وقت فرض نماز سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے اور فرض نماز

(۱) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفيىء.هندية: ۱/ ۵۱. كتاب الصلاة الباب الاول فى المواقيت .الفصل الاول :ط:رشيدية رد المحتار: ۱/ ۳۵۹. كتاب الصلاة ط:سعيدحلبي كبير ص:۱۹۹. كتاب الصلاة الشرط الخامس؛ ط:نعمانية كو ئته و ص:۲۲۷.ط:سهيل اكيڈمي.

(۲،۳) والاسرار يجب على الامام والمنفرد فيما يسر به وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والاخريان من العشاء، الخ. رد المحتار: ۱/ ۴۶۹، كتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا من باب سجود السهو:(قوله والجهر فيما يخافت فيه للامام)...... والجهر فيما يخافت لكل مصل وعكسه للامام، رد المحتار: ۲/ ۸۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو،ط:سعيد كراچي، حلبي كبير ص: ۳۹۵، فصل فى سجود السهو، ط: نعمانية كوئته.وص ۴۵۷:ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

کے بعد دو رکعت پڑھنا سنت موکدہ ہے(۱)۔

☆......اگر کسی وجہ سے فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت ادا نہیں کر سکا اور پہلے فرض نماز پڑھ لی، جیسا کہ جماعت کے وقت کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں فرض نماز پڑھنے کے بعد ظہر کے وقت کے اندر اندر چار رکعت سنت موکدہ کو بھی پڑھ لے، باقی فرض کے بعد کی دو سنت موکدہ سے پہلے چار رکعت سنت کو پڑھے یا دو رکعت سنت موکدہ پڑھنے کے بعد پھر چار رکعت سنت موکدہ کو پڑھے دونوں کا اختیار ہے، سہولت کے مطابق پڑھ سکتا ہے، تقدیم وتاخیر سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اور اگر ظہر کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت داخل ہو گیا تو اس وقت یا بعد میں کبھی بھی اس سنت کی قضاء نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر ظہر کی نماز قضاء ہوگئی تو بعد میں صرف ظہر کی فرض نماز کی قضاء کرے

(۱)وسن مؤكدا (اربع قبل الظهر..... بتسليمة) فلو بتسليمتين لم تنب عن السنة...... (وركعتين قبل الصبح وبعد الظهر، الدر مع الرد: ۱۲/۲-۱۳ كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

وتحته في الشامية لما عن عائشة رضي الله عنها، كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل الظهر اربعا وبعدها ركعتين، الحديث رواه، مسلم: ۲۵۲/۱، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچي. وابوداود: ۱۸۵/۱، ابواب التطوع وركعاة السنة، ط: حقانيه كراچي، هندية: ۱۱۲/۱، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئته.

(۲) واما الاربع قبل الظهر اذا فاتته وحدها بان شرع في صلاة الامام ولم يشتغل بالاربع فعامتهم على انه يقضيها بعد الفراغ من الظهر مادام الوقت باقيا وهو الصحيح هكذا في المحيط، وفي الحقائق: يقدم الركعتين عنهما وقال محمدؒ: يقدم الاربع وعليه الفتوى كذا في السراج الوهاج" هندية: ۱۱۲/۱، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل: ط: رشيدية. ردالمختار: ۵۸/۲-۵۹: باب ادراک الفريضة ط: سعيد، حلبي كبير ص: ۳۹۹. فصل في النوافل، قبيل تراويح: ط: سهيل (قوله وبه يفتى) اقول: وعليه المتون، لكن رجح في الفتح تقديم الركعتين، قال في الامداد: وفي الفتاوى العتابي أنه المختار، وفي المبسوط شيخ الاسلام أنه الاصح لحديث عائشة "أنه عليه الصلاة والسلام كان اذا فاتته الاربع قبل الظهر يصليهن بعد الركعتين وهو قول أبي حنيفةؒ، وكذافي الجامع قاضي خان الخ. والحديث قال الترمذي حسن غريب شامي: ۵۹/۲، باب ادراک الفريضة ط: سعيد كراچي.

سنت کی قضاء نہ کرے کیونکہ وقت گذر جانے کے بعد فجر کی سنت کے علاوہ کسی اور سنت کی قضاء درست نہیں ۔(۱)

ظہر کی سنت رہ گئی

اگر ظہر کے وقت مسجد میں آنے کے بعد دیکھا کہ جماعت کی نماز شروع ہو گئی، اور یہ شخص جماعت میں شامل ہو گیا، اور سنت نہیں پڑھ سکا، تو فرض نماز کے بعد پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھے پھر اس کے بعد چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھے، یہ صورت زیادہ بہتر ہے تا کہ بعد والی سنت بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹے، اور اگر کسی نے فرض نماز کے بعد پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھ لی تب بھی درست ہو جائے گی ۔(۲)

واضح رہے کہ ظہر کی سنت فرض نماز کے بعد ادا کرنے کی عادت بنانا گناہ ہے، اس لئے سنت کے مطابق سنت مؤکدہ کو فرض نماز سے پہلے ادا کرنے کی کوشش کرے، اور نماز کے لئے تیاری اس طرح کرے کہ سنت مؤکدہ ادا کرنے کے بعد تکبیر اولیٰ کے ساتھ

(۱) والسنن اذا فاتت عن وقتها لم يقضها الا ركعتي الفجر اذا فاتتا مع الفرض يقضيهما بعد طلوع الشمس الي وقت الزوال ثم يسقط هكذا في المحيط السرخسي" هندية ۱/۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل ط: رشيدية حلبى كبير ص: ۳۴۴-۳۴۵ فصل في النوافل، ط نعمانية ص: ۳۹۷، ط سهيل، شامي: ۲/۵۸، باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش، (قوله في وقته) ط: سعيد كراچي .

(۲) ومن حضر وكان الامام في صلاة الفرض اقتدى به ولا يشغل عنه بالمسجد...... الافي الفجر...... وقضى السنة التي قبل الظهر في الصحيح في وقته قبل صلاة شفعه...... وفي فتاوى العتابي: المختار تقديم الثنتين على الاربع ،وفي مبسوط شيخ الاسلام، وهو الأصح لحديث عائشة رضى الله عنها أنه عليه الصلاة والسلام كان اذا فاتته الاربع قبل الظهر يصليهن بعد الركعتين" مراقي الفلاح ،ص ۲۵۱-۲۵۳،باب ادراک الفريضة، ط: قديمي والاولى تقديم الركعتين لأن الاربع فاتت عن الموضع المسنون فلا تفوت الركعتان أيضا عن موضعهما قصدا بلا ضرورة" فتح القدير، باب ادراک الفريضة: ۱/۳۱۵،ط: داراحياء التراث العربي .شامي ۲/۵۸-۵۹، باب ادراک الفريضة: ط: سعيد كراچي.

جماعت پڑھ سکے۔(۱)

(نوٹ) فجر اور عصر کی فرض نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا منع ہے،(۲) ظہر کی فرض نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا منع نہیں ہے،اس لئے اگر ظہر کے وقت نماز سے پہلے والی سنت رہ گئی تو فرض کے بعد پڑھ لیا کرے۔(۳)

ظہر کی سنت سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد پابندی سے چار رکعتیں پڑھتا رہے،اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔(۴)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی چار رکعتیں پڑھنے کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،(۵) یعنی یہ نماز اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقبول ہوتی ہے،اور اس قبولیت کی وجہ سے اس نمازی پر رحمت کے انوار نازل ہوتے ہیں۔

---

(۱) وفي القنية :اختلف في آكد السنن بعد سنة الفجر ،فقيل الاربع قبل الظهر والركعتان بعده والركعتان المغرب كلها سواء والاصح ان الاربع قبل الظهر آكد الخ. وهكذا صححه في العناية والنهايه لأن فيها وعيدا معروفا .قال عليه الصلاة والسلام : من ترك أربعا قبل الظهر لم تنله شفاعتي البحر الرائق :۲/۴۹،باب الوتر والنوافل ط:سعيد كراچي.

(۲) (وكره نفل) قصدا ولو تحية مسجد (وكل ماكان واجبا)لالعينه بل (لغيره)..... بعد صلاة فجر وصلاة عصر الدرمع الرد : ۱/۳۷۴۔۳۷۵، كتاب الصلاة : ط:سعيد ؛الطحطاوى على مراقي الفلاح، ص:۱۸۸ ــ ۱۸۹ ،فصل في الاوقات المكروهة ط:قديمي هندية : ۱/۵۳، كتاب الصلاة الباب الاول في المواقيت الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لاتجوز فيه الصلاة وتكره فيها ط حقا نيه پشاور.

(۳) پچھلے صفحہ امیں حاشیہ نمبر(۱) اور صفحہ ۱امیں(۱) اور (۲) ملاحظہ کیجئے۔

(۴) عن ام حبيبة قالت: سمعت رسول اللهصلى اللهعليه وسلم يقول :من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله على النار رواه الترمذى في الصلاة باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر ۱/۹۸ط: قديمي كراچي.

(۵) عن ابى ايوب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال : أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن ابواب السمـــاء أخرجه ابو داود فى ابواب التطوع وركعات السنةباب الاربع قبل الظهروبعدها: ۱/۱۸۷ ،حقانيه ملتان. و ۱/۱۸۰ ط: مير محمد.

ظہر کی سنت کی قضاء

اگر ظہر کے فرض سے پہلے کی چار رکعت سنت موکدہ فرض نماز سے پہلے ادا نہیں کی گئی تو فرض نماز کے بعد پڑھنا ضروری ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ظہر کی فرض نماز کے بعد بھی ظہر کا وقت باقی ہے اور وقت کی سنت نماز وقت کے اندر پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

ظہر کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

''چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) واما الاربع قبل الظهر اذا فاتته وحدها بأن شرع في صلاة الامام ولم يشتغل بالاربع فعامتهم على أنه يقضيها بعد الفراغ من الظهر مادام الوقت باقيا وهو الصحيح ،هكذا في المحيط "هندية: ۱/۱۱۲ ،كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل :ط؛رشيدية، ردالمختار: ۲/۵۸-۵۹ باب ادراك الفريضة ط: سعيد كراچي.

ع

عاجز کے پیچھے غیر عاجز کی اقتداء

اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھانے والے عاجز امام کی اقتداء میں رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھنے والے مقتدی کی نماز درست نہیں۔(۱)

عبادت کرنے والے فراموش نہ کریں

وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مساجد میں جمع ہوتے ہیں، انہیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ وہ باہم دینی اعتبار سے بھائی بھائی ہیں لہٰذا بڑوں پر لازم ہے کہ چھوٹوں پر رحم کریں، اور چھوٹوں پر لازم ہے کہ بڑوں کی عزت کریں، جو امیر ہیں وہ غریبوں کی حاجت روائی کریں، اور جو قوی ہیں وہ کمزوروں کی مدد کریں، اور صحت مند تندرست آدمی بیماروں کی تیمارداری کریں، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل ہو:

المسلم اخو المسلم لایظلمه ولایسلمه ومن کان فی حاجة اخیه کان اللّٰه فی حاجته ، ومن فرج عن مسلم کربة من کرب الدنیا فرج اللّٰه عنه کربة من کربات یو م القیامة ومن ستر مسلماستره اللّٰه یوم القیامة.(۲)

عبادات کے لئے جمع ہونے کی حکمت

قرب وجوار کے لوگوں کا ہر روز پانچ مرتبہ ایک جگہ میں جمع ہونا اور پھر شانہ سے

---

(۱)(قوله وغیر مؤم بمؤم) أی فسد اقتداء من یقدر علی الرکوع والسجود بمن لا یقدر علیهما بالعذر بقوة حال المقتدی، قید به؛ لأن اقتداء المؤمی بالمؤمی صحیح للمماثلة. البحر ۱/ ۳۶۰ باب الامامة، ط: سعید. ولا قادر علی رکوع وسجود بعاجز عنهما لبناء القوی علی الضعیف. شامی: ۱/ ۵۷۹ باب الامامة .ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۵۱۲، فصل فی الامامة ط: سهیل. وص: ۴۴۴، ط: نعمانیة.

(۲) فالمؤمنون الذین یجتمعون لعبادةرب واحد لا ینبغی لهم ان ینسوأنهم اخوة یجب أن یرحم کبیرهم صغیرهم ویوقر صغیرهم کبیرهم، ویواسی غنیهم فقیرهم،ویعین قویهم ضعیفهم ،ویعود

شانہ جوڑ کر اور پاؤں سے پاؤں ملا کر ایک ہی سچے معبود کے سامنے کھڑا ہونا قومی اتفاق کی کیسی بڑی تدبیر ہے، پھر ساتویں دن جمعہ کو آس پاس کے چھوٹے قریوں اور بستیوں کے لوگ غسل کر کے صاف ستھرا ہو کر ایک بڑی مسجد میں اکٹھے ہوا کریں، اور ایک عالم قوم کی دینی اور اخروی ضرورت پر موقع کی مناسبت سے حمد ونعت کے بعد دلنشین انداز میں تقریر کرے۔

اور عیدین میں سال میں دو مرتبہ شہر کے دور دراز علاقے سے ایک بڑے میدان میں جمع ہو جائیں، اور بڑی جماعت بن کر دنیا کو اسلام کے سورج کی چمک دمک دکھایا کریں۔

اور ساری دنیا کی بچھڑی ہوئی متفرق امتیں عمر بھر میں ایک مرتبہ اس پاک زمین میں جمع ہو جائیں، جہاں سے سب سے پہلے توحید کا نور چمکا، اور پوری دنیا کو ہدایت کے نور سے منور کیا، اور وہاں مٹی اور پتھر کی نہیں بلکہ رب الارباب سب کے معبود رب العالمین جس نے عرب کی مقدس زمین سے توحید کا عظیم الشان واعظ، بے نظیر ہادی نکالا، اس کی حمد وثناء کریں، اسی طرح مختلف جماعتیں ہر سال اللہ کے گھر بیت اللہ کو دیکھ کر ایک نیا جوش اور تازہ ایمان دل میں پیدا کیا کریں۔(۱)

=صحیحهم مریضهم ،عملا بقول الرسول ﷺ "المسلم أخو المسلم الخ......" کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة ۱/۱۷۵ قبیل "تعریف الصلاة "ط:دار الفکر. والحدیث مذکور فی المشکاة ص: ۴۲۲، کتاب الآداب ،باب الشفقة والرحمة علی الخلق ،الفصل الأول ،ط:قدیمی کراچی.

(۱) ففی الاجتماع لاداء الصلاة بصفوف متراصة متساویة، تعارف بین الناس یقرب بین القلوب المتنافرة، ویزیل منها الضغائن والاحقاد، وذلک من أجل عوامل الوحدة التی امر الله تعالی بها فی کتابه العزیز فقال "واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا" وفی الاجتماع لاداء الصلاة تذکیر بالاخوة التی قال عنها "انما المؤمنون اخوة" الخ...... کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۵، قبیل "تعریف الصلاة" ط:دار الفکر،بیروت. اعلم أنه لا شئ انفع من

عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا

امام صاحب سے عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا جائز نہیں کیونکہ عداوت جماعت ترک کرنے کا عذر نہیں۔(۱)

عذاب سے نجات ملتی ہے

حضرت دانیال علیہ السلام اپنے زمانہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعریف کررہے تھے، اور یہ فرمارہے تھے کہ وہ امت ایسی نماز پڑھے گی کہ نوح علیہ السلام کی قوم ایسی نماز پڑھ لیتی تو ہرگز طوفان میں غرق نہ ہوتی، اور اگر ہود علیہ السلام کی قوم ایسی

=غائلة الرسوم من أن يجعل شئ من الطاعات رسما فاشيا يودى على رؤوس الخامل والنبيه ويستوى فيه الحاضر والباد ويجرى فيه التفاخر والتباهى حتى تدخل في الارتفاقات الضرورية التي لا يمكن لهم ان يتركوها ولا ان يهملوها لتصير موبداً لعبادة الله والسنة تدعوا الى الحق، ويكون الذى يخاف منه الضرر هو الذى يجلبهم الى الحق ولا شيء من الطاعات أتم شانا ولا اعظم برهانا من الصلاة فوجب اشاعتها فيما بينهم والاجتماع لها وموافقة الناس فيها، وايضا فالملة تجمع ناسا علماء يقتدى بهم..... فلا جتماع المسلمين راغبين في الله راجين راهبين منه مسلمين وجوههم اليه. خاصية عجيبة فى نزول البركات وتدلى الرحمة كمابينا فى الاستسقاء، والحج، وايضا فمراد الله من نصب هذه الامة ان تكون كلمة الله هي العليا وأن لا يكون في الارض دين أعلى من الاسلام ولايتصور ذلك الابان يكون سنتهم ان يجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وباديهم وصغيرهم وكبيرهم لماهو اعظم شعائره واشهر طاعاته فلهذه المعاني انصرفت العناية التشريعية الى شرع الجمعة والجماعات، والترغيب فيها وتغليظ النهي عن تركها، والاشاعة اشاعتان: اشاعة فى الحي. واشاعة في المدينة، والاشاعة في الحي تيسر في كل وقت صلاة، والاشاعة في المدينة لا تيسر الاغب طائفة من الزمان كالاسبوع، أما الاولى فهى الجماعة الخ، حجة الله البالغة ۲/ ۲۵، الجماعة، ط: كتب خانه رشيدية دهلى. و: ۲/ ۶۲-۶۴، ط: قديمى كراچى.

(۱) "الثانى فى الاعذار التى تبيح التخلف عن الجماعة فمنها المرض الذى يبيح التيمم وكونه مقطوع اليد والرجل من خلاف او مفلوجا أو مستخفيا من سلطان أو غريم وهو معسر ولا يستطيع المشى..... ومنها المطر والطين والبرد الشديد والظلمة الشديدة..... حلبى كبير، ص: ۵۰۹. كتاب الصلاة، فصل فى الامامة ط: سهيل. وص: ۴۳۹، "الثانى"، ط: نعمانية كوئته. هندية: ۱/ ۸۳. كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة ط: رشيدية كوئته.

نماز پڑھ لیتی تو کبھی بھی آندھی کے طوفان میں گرفتار ہو کر ہلاک نہ ہوتی۔(۱)

حضرت دانیال علیہ السلام کا مطلب یہ ہے کہ اگر چہ ہلاک شدہ قومیں ایمان نہیں لائی تھیں، لیکن اگر وہ ظاہری طور پر بھی نماز پڑھ لیتیں تو دنیا میں ہلاک نہ ہوتیں، کیونکہ نمازوں کی خاص تاثیر یہ ہے کہ جو شخص اس کا پابند ہوگا، اگر چہ کافر کیوں نہ ہو، اس قسم کے دنیاوی عذاب میں مبتلا نہیں ہوگا۔ البتہ آخرت میں اس قسم کی نماز اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ (روح البیان)

عذر دور ہو گیا

''معذور نماز کی حالت میں قادر ہو جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عرفات

☆......عرفات میں مسجد نمرہ میں حکومت کی جانب سے مقرر کردہ امام کی اقتداء میں جو ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان کے درمیان نفل اور سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور بعد میں بھی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ عصر کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے۔(۲)

☆......اور اگر عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے ادا نہیں کی بلکہ اپنے اپنے خیمے میں ادا کر رہے ہیں اس صورت میں ظہر کی نماز اذان،

(۱) وروی سعید عن قتـــــادة أن دانیال علیه السلام نعت أمة محمد ﷺ فقال: یصلون صلاة لو صلاها قوم نوح ما أغرقوا، ولو صلاها قوم عاد ما أرسلت علیهم الریح العقیم، ولو صلاها قوم ثمود ما أخذتهم الصیحة، ثم قال قتادة: علیکم بالصلاة فإنها خلق للمؤمنین حسن، تنبیه الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین، ص: ۳۱۰، ۱۵۶ ــ باب الصلوات الخمس، رقم: ۳۸۰.

(۲) ویکره التنفل بین الجمعین فی جمع عرفة ولو بسنة الظهر، مراقی الفلاح، ص: ۱۹۰، کتاب الصلاة، فصل فی الاوقات المکروهة، ط: قدیمی. وکره نفل قصدا ... بعد صلاة فجر وصلاة عصر ولو المجموعة بعرفة... وبین صلاتی الجمع بعرفة، الدر مع الرد: ۳۷۵/۱، ۳۷۸ ط: سعید.

اقامت، سنت اور نوافل کے ساتھ ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ عصر کے وقت میں پڑھیں، اور اس صورت میں عصر سے پہلے سنت اور نفل پڑھنا منع نہیں ہے۔(۱)

عشاء سے پہلے سونا

عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے، نماز پڑھ کر سونا چاہیئے، لیکن اگر کوئی شخص مرض یا سفر کی وجہ سے بہت تھکا ماندہ ہو یا کوئی اور ضرورت لاحق ہو، اور کسی کو کہدے کہ مجھ کو نماز کے وقت جگا دینا یا الارم لگا کر رکھا ہے تو اس کو سونا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

عشاء کا وقت

۱......عشاء کا وقت شفق کی سپیدی غائب ہوجانے کے بعد شروع ہوتا ہے، اور جب تک صبح صادق نہیں ہوتی باقی رہتا ہے۔(۳)

۲......عشاء کی نماز ایک تہائی رات گذر جانے کے بعد آدھی رات ہونے سے پہلے پہلے پڑھنا مستحب ہے، اور آدھی رات گذر جانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ

=(قوله ثم صلى بعدالزوال الظهر والعصر بأذان وأقامتين بشرط الامام والاحرام...وأشار بذكر العصر بعد الظهر الى انه لايصلى سنةالظهر البعدية وهو الصحيح كمافي التصحيح فبا لاولى ان لا يتنفل بينهما فلو فعل كره، البحر: ۲/۳۳۶. كتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعيد.

(۱)ايضاً.

(۲) عن ابى برزة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها رواه الستة فى كتبهم ،البخارى فى كتاب مواقيت الصلاة ، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۱/۸۰،ط:قديمى .قال الطحاوى: انما كره النوم قبلها لمن خشى عليه فوت وقتها أو فوت الجماعة فيها وأما من وكل نفسه الى من يوقظه فيباح له النوم ، شامى : ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة،ط:سعيد.

(۳)ووقت العشاء والوتر من غروب الشفق الى الصبح كذا فى الكافى ،هندية: ۱/۵۱،الباب الاول فى المواقيت،ط:رشيدية (و) ابتداء وقت صلاة (العشاء والوتر منه)أى من غروب الشفق على الاختلاف الذى تقدم (الى) قبيل طلوع (الصبح) الصادق لاجماع السلف، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۱۷۸، كتاب الصلاة، ط: قديمى. رد المحتار: ۱/۳۶۱. كتاب الصلاة ،ط: سعيد.

ہے۔(۱)

۳......جس رات آسمان میں بادل ہوں اس رات عشاء کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

عشاء کا وقت نہ ملے

قطب شمالی میں ایک ملک صقالیہ کا ایک نہایت ٹھنڈا شہر ہے جو شمال کے انتہاء میں ہے وہاں چھوٹی راتوں والے دنوں میں ۲۳ گھنٹے کا دن ہوتا ہے، اور تقریباً ایک گھنٹہ کے لئے سورج غروب ہوتا ہے، اور شفق غائب ہونے سے پہلے یا شفق غروب ہوتے ہی فوراً فجر طلوع ہو جاتی ہے، اس لئے یہاں کے لوگوں کو عشاء اور وتر کا وقت ملتا نہیں، ایسے لوگ اندازہ کر کے عشاء اور وتر کی نماز ادا کی نیت سے پڑھ لیں یعنی سورج غروب ہونے کے بعد دوسرے دنوں میں جتنا وقت گذرنے کے بعد عشاء اور وتر کا وقت ہوتا تھا اتنا وقت گذرنے کے بعد عشاء اور وتر کی نماز پڑھ لیں یا قریب کے شہروں پر جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے، اس پر قیاس کر کے عشاء کی نماز پڑھ لیں۔(۳)

عشاء کا وقت نہیں ملتا

لندن جیسے علاقے میں ۲۲ مئی سے ۲۱ جولائی تک ان دو ماہ کی راتیں صرف

(۱)وتاخیر صلاۃ العشاء الی ما قبل ثلث اللیل مستحب .... وتاخیرھا الی ما بعد ہ ای بعد ثلث اللیل الی نصف اللیل مباح...وتاخیرھا الی ما بعدہ ای بعد نصف اللیل الی طلوع الفجر مکروہ اذا کان بغیر بعذر.حلبی کبیر ، ص:۲۰۵، ۲۰۶، الشرط الخامس، ط:نعمانیۃ کوئٹہ وص:۲۳۴.ط: سھیل.

(۲) (و) یستحب تعجیلہ: أی العشاء فی وقت الغیم فی ظاھر الروایۃ لما فی التأخیر من تقلیل الجماعۃ لمظنۃ المطر و الظلمۃ . مراقی الفلاح، ص:۱۸۴، کتاب الصلاۃ ط: قدیمی. حلبی کبیر، ص:۲۰۶، الشرط الخامس الوقت ط: نعمانیۃ وص:۲۳۵. ط: سھیل .

(۳)(وفاقد وقتھما) کبلغار ؛فان فیھا یطلع الفجر قبل غروب الشفق فی ار بعینیۃ الشتاء (مکلف بھما فیقدر لھما)ولا ینوی القضاء لفقدوقت الاداء،بہ افتی البرھان الکبیر. واختارہ الکمال الخ، الدرمع الرد: ۱/ ۳۶۲، ۳۶۳، کتاب الصلاۃ ،مطلب فی فاقد وقت العشاء کاھل بلغار،ط: سعید.

ساڑھے چار گھنٹے کی ہوتی ہیں، ان راتوں میں شفق غروب نہیں ہوتا، اس لئے ان کو عشاء کا وقت نہیں ملتا، لیکن اس کے باوجود وہاں کے رہنے والوں پر عشاء کی نماز پڑھنا فرض ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کے تمام مسلمانوں پر پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی ہے، ان کو ہر جگہ اور ہر وقت پڑھنا فرض ہے جیسا کہ دجال والی حدیث میں وارد ہے کہ ایک دن سال کے برابر ہوگا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس وقت نماز کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اس دن میں سال بھر کی نمازیں پانچوں وقت کا اندازہ کر کے پڑھو" یعنی ہر (۲۴) گھنٹے میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کرو۔ (۱)

اور وقت کا اندازہ کر کے پڑھنے کی چند صورتیں ہیں:

۱...... جب ایسے علاقے میں عشاء کا وقت ملتا تھا اور عشاء کی نماز پڑھی جاتی تھی، مغرب کے بعد اتنے فاصلہ پر عشاء کی نماز پڑھی جائے۔

۲...... یا گردونواح میں جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے، اور عشاء کی نماز اس کے

---

(۱) ولا یرتاب متامل فی ثبوت الفرق بین عدم محل الفرض وبین عدم سببه الجعلی الذی جعل علامة علی الوجوب الخفی الثابت فی نفس الامر وجواز تعدد المعرفات للشیء فانتفاء الوقت انتفاء المعرف وانتفاء الدلیل علی الشیء لایستلزم انتفائه، لجواز دلیل اخر وقد وجد وهو ما تواطأت علیه اخبار الاسراء من فرض الله تعالی الصلوات خمسا بعد ما أمر أولاً بخمسین ثم استقر الامر علی الخمس شرعا عاما لأهل الافاق لا تفصیل بین قطر وقطر وما روی أنه صلی الله علیه وسلم ذکر الدجال قلنا: ما لبثه فی الارض؟ قال: اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم، قلنا: یا رسول الله! فذلک الیوم الذی کسنة أتکفینا فیه صلاة یوم؟ قال: لا اقدروا له، رواه مسلم، شامی: ۱/ ۳۶۳، ۳۶۴، کتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء کاهل بلغار، ط: سعید. وفیه ایضا: (قوله حدیث الدجال)..........قال الرملی فی شرح المنهاج: ویجری ذلک فیما لو مکثت الشمس عند قوم مدة .اه. ح. قال فی امداد الفتاح قلت: وکذلک یقدر لجمیع الآجال کالصوم والزکاة والحج والعدة وآجال البیع والسلم والاجارة وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الاربعة بحسب مایکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الائمة الشافعیة ونحن نقول بمثله اذا اصل التقدیر مقول به اجماعا فی الصلوات. شامی: ۱/ ۳۶۵، کتاب الصلاة قبیل مطلب فی طلوع الشمس مغربها ط: سعید.

وقت پر ادا ہوتی ہے، تو یہاں بھی اس حساب سے پڑھی جائے مثلاً گرد و نواح میں مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت ہوتا ہے تو مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

۳......یا صبح صادق ہونے کے بعد عشاء اور وتر کی نماز ادا کی نیت (۱) سے پڑھے، پھر فجر کے وقت فجر کی نماز پڑھے، کیونکہ فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ جس کو عشاء کا وقت نہ ملے اس پر بھی عشاء اور وتر کی نماز فرض ہے، وہ ان دونوں نمازوں کو اندازہ کر کے پڑھے۔

۴......اگر آفتاب طلوع ہونے سے پہلے عشاء پڑھ نہ سکا تو آفتاب طلوع ہونے کے بعد پہلے عشاء اور وتر پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔ اور یہ اذان اور اقامت سے جماعت کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں باقی وتر کی جماعت صرف رمضان میں کریں، غیر رمضان میں نہ کریں۔

عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

اگر کسی امام نے عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی ہے، تو اس پر سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ عشاء کی آخری رکعتوں میں قرأت پڑھنا واجب نہیں، تاہم اگر کوئی امام قرأت پڑھے گا تو آہستہ پڑھنا واجب ہے، جب واجب کے خلاف کیا تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

---

(۱) عشاء اور وتر قضاء کی نیت سے نہ پڑھے بلکہ ادا کی نیت سے پڑھے کیونکہ قضاء وہ ہے جس کا وقت ملے اور فوت ہو جائے، یہاں تو عشاء کا وقت ہی نہیں تو پھر قضاء کا مسئلہ ہی نہیں۔

اور مغرب کی آخری رکعت کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

عشاء کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی

اگر عشاء کی فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہیں ملائی اور رکوع کرلیا تو آخری دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے ، اگر امام ہے تو بلند آواز سے قرأت کرے اور اگر امام نہیں ہے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

عشاء کی جماعت نہیں ملی ، وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے یا نہیں

''وتر کی جماعت میں شامل ہونا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی جماعت ہوگئی اور تراویح شروع ہوگئی

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت آیا کہ عشاء کی نماز ہوگئی، اور تراویح کی نماز شروع ہوگئی، تو وہ پہلے خود عشاء کی فرض اور سنت پڑھ لے، پھر اس کے بعد تراویح کی جماعت میں شریک ہوجائے ، اگر تراویح کی دو رکعت بھی امام کے ساتھ مل گئی تو وتر کی نماز

---

(۱)و یجب الاسرار...فیما بعد أولی العشائین الثالثة من المغرب وهی والرابعة من العشاء مراقی الفلاح ،ص:۲۵۳ .فصل فی بیان واجب الصلاة،ط:قدیمی ولو جهر الامام فیما یخافت أو خافت فیما یجهر قدر ما تجوز به الصلاة یجب سجود السهو علیه. حلبی کبیر، ص:۴۵۵. فصل فی سجود السهو، ط:سهیل.و ص:۳۹۵.ط: نعمانیه کوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۴۶۹. کتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة ط: سعید، وباب سجود السهو: ۲/ ۸۱.ط: سعید.

(۲)ومن قرأ فی العشاء فی الاولیین السورة ولم یقرأ بفاتحة الکتاب لم یعد فی الاخریین وان قرأ الفاتحة ولم یزد علیهاقرأ فی الاخریین الفاتحة والسورة وجهر، هکذا فی الهدایة ،وتحتها فی العنایة:وکذا السورة معهاحتی لو ترک احداهما ساهیا کان علیه سجودالسهو قضاها فی الشفع الثانی أولم یقض "باب صفة الصلاة"فصل فی القراءة ،العنایة: ۱/ ۲۸۶ ـ ۲۸۷،ط:داراحیاء التراث العربی.هندیة: ۱/ ۱۲۶،کتاب الصلاة،الباب الثانی عشر فی سجود السهو،ط:رشیدیة کوئٹه.حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص:۲۵۴،۲۵۵،کتاب الصلاة،فصل فی بیان واجب الصلاة، ط:قدیمی، الدر مع الرد : ۱/ ۵۳۵.باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة،ط: سعید.

بھی امام کے ساتھ پڑھ لے، پھر اس کے بعد درمیان میں تراویح کی جو رکعتیں رہ گئی ہیں وہ پڑھے۔(۱)

☆......اور اگر عشاء کی نماز پڑھتے پڑھتے تراویح ختم ہوگئی اور امام نے وتر کی نماز شروع کردی، یا امام کے ساتھ دو رکعت تراویح بھی نہیں ملی تو اس صورت میں امام کے ساتھ وتر کی جماعت میں شامل ہونا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ نماز خود ہی ترتیب سے پڑھ لے۔(۲)

---

(۱)والصحیح أن وقتها ما بعد العشاء الی طلوع الفجر قبل الوتر وبعده ...... واذا فاتته ترویحة اوترویحتان فلو اشتغل بها یفوته الوتر بالجماعة یشتغل بالوتر ثم یصلي مافاته من التراویح. هندیة: ۱/۱۱۷، کتاب الصلاة، فصل فی التراویح ،ط:رشیدیة. الدرالمختارمع الرد: ۲/۴۴، باب الوتر والنوافل. ط:سعید. حلبی کبیر،ص: ۳۵۰، کتاب الصلاة،فصل فی النوافل،صلاة التراویح، ط:نعمانیة کوئٹہ. و ص :۴۰۴ ،ط:سهیل (ولو ترکواالجماعةفی الفرض لم یصلوا التراویح جماعة)لانهاتبع فمصلیه وحده یصلیهامعه (ولولم یصلها)أی التراویح (بالامام) اوصلاهامع غیره (له أن یصلي الوترمعه)بقی لو ترکهاالکل هل یصلون الوتر بجماعة ؟ فلیراجع الدر مع الرد: ۲/۴۸،(قوله لأنهاتبع)ای لان جماعتها تبع لجماعة الفرض فا نها لم تقم الا بجماعة الفرض فلو اقیمت بجماعة وحدها کانت مخالفة للوارد فیها فلم تکن مشروعة ، اما لو صلیت بجماعة الفرض وکان رجل قد صلی الفرض وحده فله ان یصلیها مع ذلک الامام ؛لان جماعتهم مشروعة فله الدخول فیها معهم لعدم المحذور ،هذا ما ظهر لی فی وجهه ،وبه ظهر ان التعلیل المذکور لا یشمل المصلی وحده فظهر صحة التفریع بقوله فمصلیه وحده الخ فا فهم (قوله بقی الخ) الذی یظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراویح وان کان الوتر نفسه اصلا فی ذاته لان سنة الجماعة فی الوتر انما عرفت با لاثر تابعة للتراویح علی أنهم اختلفوا فی افضلیة صلا تها با لجماعة بعد الترا ویح .شامي: ۲/۴۸.باب الوتر والنوافل،مبحث صلاة التراویح،ط: سعید. صلی العشاء وحده فله ان یصلي التراویح مع الامام ،ولو ترکوا الجماعة فی الفرض لیس لهم ان یصلوا التراویح بجماعة واذا صلی معه شیئا من التراویح او لم یدرک شیئا ،منها او صلاها مع غیره له ان یصلي الوتر معه الخ. هندیة : ۱/۱۱۷ . فصل فی التراویح ط: رشیدیة.

(۲)اذا لم یصل الفرض مع الامام فعن عین الائمة الکرابیسی أنه لایتبعه فی التراویح ولا فی الوتر وکذا اذا لم یتابعه فی التراویح لا یتابعه فی الوتر، حلبی کبیر،ص: ۴۱۰، فصل فی التراویح، تنبیه، ط:سهیل اکیڈمی لاهور، رد المحتار : ۲/۴۸. کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید، انظر الحاشیة السابقة ایضاً.

عشاء کی سنت

عشاء کے وقت فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہے، اور فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت زائدہ یعنی مستحب ہیں۔(۱)

عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی

''فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنا

آدھی رات گذرنے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا درست ہے، مگر عذر کے بغیر اتنی تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(۲)

عشاء کی نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہوگیا

اگر کسی نے عشاء کی فرض سنت اور وتر کی نماز ادا کرلی، پھر اس کے بعد عشاء کی جماعت میں شامل ہوگیا، تو جماعت میں شامل ہوکر جو نماز ادا کی ہے وہ نفل ہوجائے گی، اور

---

(۱) وسن موکدا ....رکعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء ....ویستحب أربع قبل العصر ،وقبل العشاء وبعدها بتسليمة. الدرالمختار مع الرد: ۲/ ۱۲-۱۳ ،باب الوتر والنوافل ، ط:سعید. وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعدها،هندية: ۱/ ۱۱۲ ،الباب التاسع فی النوافل،ط: رشیدیة. بدائع الصنائع: ۱/ ۶۳۶، کتاب الصلاة، فصل في الصلاة المسنونة. ط:رشيدية كوئته. و: ۱/ ۲۸۴،ط:سعید.

(۲) وتأخيرها الى ما بعده ای بعد نصف الليل الى طلوع الفجر مكروه اذا كان بغير عذر"حلبی كبير، ص:۲۳۵،الشرط الخامس الوقت، ط:سهيل. و۲۰۶، ط:نعمانية كوئته. ومثله فی الطحطاوی على مراقی الفلاح ،ص:۱۸۴ ، کتاب الصلاة،ط:قديمي. ردالمحتار: ۱/ ۳۶۸، کتاب الصلاة، ط:سعید.

اس کا ثواب ملے گا، اور جو سنت اور وتر پڑھ لی ہے، اس کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

عشاء کی نماز سے پہلے سونا

عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے، کیونکہ اس سے عشاء اور فجر کی نماز پر اثر پڑسکتا ہے۔(۲)

عشاء کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی نماز فاسد ہوگئی تو تراویح کا کیا ہوگا

اگر عشاء اور تراویح کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو

---

(۱) ..... (ثم اقتدی) بالامام (متنفلا، ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة) الدر مع الرد: ۲/۵۳، (قوله ثم اقتدی متنفلاً) ای ان شاء، وهو الفضل واورد ان التنفل بجماعة مکروه خارج رمضان، واجیب بنعم اذا کان الامام والقوم متطوعین، اما اذا ادی الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله علیه الصلاة والسلام للرجلین " اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما صلاة قوم فصلیا معهم واجعلا صلاتکما معهم سبحة "ای نافلة (قوله ویدرک بذلک فضیلة الجماعة) الظاهر ان المراد انه یحصل بذلک الاقتداء فضیلة الجماعة التی هی المضاعفة بخمس أوسبع وعشرین درجة فما لو کان صلی الفریضة مقتدیا لان هذه جماعة مشروعة ایضا اما لاستدراک ما فات او لئلا یصیر مخالفا للجماعة ولکن الظاهر ان هذه المضاعفة مضاعفة ثواب النفل لا الفرض ،شامی: ۲/۵۳، باب ادراک الفریضة ، مطلب صلاة رکعة واحدة باطلة،ط: سعید کراچی.

(۲) عن ابی برزة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یکره النوم قبل العشاء والحدیث بعدها رواه الستة فی کتبهم ،البخاری. فی کتاب مواقیت الصلاة، باب مایکره من النوم قبل العشاء: ۱/۸۰، ط:قدیمی کراچی. قال الطحاوی: انما کره النوم قبلها لمن خشی علیه فوت وقتها او فوت الجماعة فیها ، واما من وکل لنفسه من یوقظه فی وقتها فیباح له النوم، الطحطاوی علی المراقی،ص:۱۸۳ ، کتاب الصلاة، ط: قدیمی کراچی. رد المحتار: ۱/۳۶۸، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنے کے بعد تراویح کی نماز بھی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

عشاء کی نماز کی ایک رکعت ملی

''چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کے بعد قصے کہانی سننا

☆......عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے کیونکہ تاخیر سے سونے کی وجہ سے صبح کی نماز یا جماعت فوت ہو جاتی ہے، اور تہجد پڑھنا بھی نصیب نہیں ہوتا ہے، البتہ ضروری باتیں، اور قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف، ذکر، دینی مسائل اور نیک لوگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، ہر آدمی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ سونے سے پہلے دن کا اعمال نامہ عبادت پر ختم ہو، اسی طرح فجر کی نماز سے پہلے اللہ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ دنیاوی باتیں وغیرہ کرنا مکروہ ہے تاکہ اعمال نامہ کی ابتداء عبادت سے ہو۔(۲)

---

(۱) والصحيح ان وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده حتى لو تبين أن العشاء صلاهابلا طهارة دون التراويح والوتر أعاد التراويح مع العشاء دون الوتر لأنهاتبع للعشاء. هندية: ۱۱۵/۱ ،فصل في التراويح، ط:رشيدية. بدائع الصنائع : ۶۴۴/۱ ،كتاب الصلاة، فصل فى مقدارالتراويح :ط:رشيدية.و: ۲۸۸/۱ ،ط:سعيد، حلبى كبير،ص: ۳۵۰، فصل فى النوافل، صلاة التراويح ،ط،نعمانية كوئته و ص :۴۰۳،ط:سهيل.

(۲) عن أبى برزة أن رسول الله ﷺ كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها ،رواه الستة فى كتبهم .البخارى فى كتاب مواقيت الصلاة ، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۸۰/۱ ،ط: قديمى . قال الزيلعي:وانما كره الحديث بعدها لانه ربما يؤدى الى اللغو أو الى تفويت الصبح أو قيام الليل لمن له عادة به، واذا كان لحاجة مهمة فلا بأس ، وكذاقراءة القرآن والذكر وحكايات الصالحين والفقة والحديث مع الضيف آه.... والمعنى فيه أن يكون اختتام الصحيفة بالعبادة ،كما جعل ابتداء ها بها ليمحى مابينهما من الزلات،ولذا كره الكلام قبل صلاة الفجر ..... الخ شامى : ۳۶۸/۱ ، كتاب الصلاة، مطلب فى طلوع الشمس من مغربها. ط:سعيد.

☆......عشاء کے بعد بھی ڈرامہ اور فلم وغیرہ دیکھنا ناجائز اور حرام ہے ایسے لوگوں کا نامۂ اعمال گناہوں پر ختم ہوتا ہے، اور یہ بہت ہی بڑے نقصان کی بات ہے، اگر ایسی حالت میں موت آجائے گی تو کیا حال ہوگا۔؟!(١)

عشاء کے بعد گپ شپ لگانا

عشاء کی نماز کے بعد گپ شپ لگانا اور غیر ضروری گفتگو کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے تہجد پڑھنا مشکل ہوتا ہے، اور فجر کی جماعت نکل جاتی ہے۔(٢)

عشاء میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

''چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

=وإنما كره الحديث بعدها لأنه ربما يؤدى الى سهر يفوت به والصبح ،وربما يوقع في كلام لغو ،فلا ينبغى اليقظة به أو لانه يفوت به قيام الليل لمن له به عادة، طحطاوى على المراقى. ص:١٨٤ . كتاب الصلاة،ط: قديمى.

(١)انظر الى الحاشية السابقة.

(٢) [تنبيه] اشرنا الى ان علة استحباب التاخير في العشاء هي قطع السمر المنهى عنه وهو الكلام بعدها، قال في البرهان: ويكره النوم قبلها والحديث بعدها لنهي النبي صلى الله عليه وسلم عنهما الا حديثا في خير،لقوله صلى الله عليه وسلم " لا سمر بعد الصلاة" يعني العشاء الاخيرة" إلا لاحد رجلين: مصل او مسافر"وفي رواية " او عرس...... وقال الزيلعي : وانما كره الحديث بعدها لانه ربما يؤدى الى اللغو او الى تفويت الصبح او قيام الليل لمن له عادة به، واذا كان لحاجة مهمة فلا باس ، وكذا قرأة القرآن والذكر وحكايات الصالحين والفقه والحديث مع الضيف " آه. والمعنى فيه ان يكون اختتام الصحيفة بالعبادة كما جعل ابتداء ها بها ليمحى ما بينهما من الزلات ، ولذا كره الكلام قبل صلاة الفجر وتمامه في الامداد...... شامي: ٣٦٨/١. كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، تحت (قوله اما اليه فمباح) ط: سعيد كراچي وانظر الى الحاشية السابقة ايضاً.

عشق کی نماز

''نمازِ عشق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کا وقت

۱.....عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ، اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔(۱)

۲.....عصر کا مستحب وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج میں زردی نہ آجائے اور اس کی روشنی ایسی کم ہوجائے کہ نظر اس پر ٹھہرنے لگے، اس کے بعد مکروہ وقت شروع ہوجاتا ہے۔(۲)

۳.....عصر کی نماز ہر زمانہ میں خواہ گرمی ہو یا سردی دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے مگر اتنی دیر کرنا کہ سورج کی ٹکیہ سُرخ ہوجائے اور دھوپ کمزور اور پیلی پیلی ہوجائے اور اس پر نظر ٹھہرنے لگے مکروہ ہے اور دیر کر کے پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ مستحب وقت کے دو حصے

---

(۱) وفی الدر المختار: (ووقت الظهر من زواله) ای میل ذکاء عن کبد السماء (الی بلوغ الظل مثلیه)...... (ووقت العصر منه الی) قبیل (الغروب) وفی الشامیة: (قوله منه) ای من بلوغ الظل مثلیه علی روایة المتن، شامی: ۱/۳۵۹-۳۶۰، کتاب الصلاة، مطلب فی تعبده علیه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعید کراچی. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۸۳، کتاب الصلاة، وقت العصر، ط: دار الفکر، بیروت، (قوله والعصر منه الی الغروب) ای وقت العصر من بلوغ الظل مثلیه سوی الفئی الی غروب الشمس الخ، البحر: ۱/۲۴۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۵۱، الباب الاول فی المواقیت وما یتصل بها......الفصل الاول فی اوقات الصلاة، ط: رشیدیة.

(۲) انظر الی الحاشیة التالیة.

کئے جائیں اور دوسرے حصے کے شروع میں ادا کریں۔(۱)

۴......جس دن آسمان میں بادل ہوں اس دن عصر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے موجودہ زمانہ میں چونکہ گھڑی کی وجہ سے صحیح وقت کا علم ہوتا ہے لہٰذا جلدی پڑھنا ضروری نہیں بلکہ متعینہ وقت پر پڑھنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) والمستحب) للرجل.....(و) تاخير (عصر) صيفا وشتاء توسعة للنوافل (ما لم يتغير ذكاء) بأن لا تحار العين فيها في الاصح...... (و) اخر العصر الى اصفرار ذكاء...... (كره). الدر المختار،(قوله توسعة للنوافل) اى لكراهتها بعد صلاة العصر،وقال الامام الطحاوى بعد ذكره ما روى في التاخير والتعجيل لم نجد في هذه الآثار مما صحت الاما يدل على تاخير العصر ولم نجد ما يدل منها على التعجيل الا ما عارضه غيره فاستحببنا التاخير، ولو خلينا النظر لكان تعجيل الصلوات كلها افضل ولكن اتباع ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مما تواترت به الاخبار اولى ،وقد روى عن اصحابه ما يدل عليه ثم ساق ذلك وتمامه فى الحلية(قوله فى الاصح) صححه فى الهداية وغيرها ، وفى الظهيرية ان امكنه اطالة النظر فقد تغيرت وعليه الفتوىٰ. وفي النصاب وغيره : وبه نأخذ، وهو قول ائمتنا الثلاثة ومشايخ بلخ وغيرهم كذا فى الفتاوىٰ الصوفية، وفيها وينبغى ان لا يؤخر تاخيراً لا يمكن المسبوق قضاء ما فاته، آه، وقيل حد التغير ان يبقى للغروب اقل من رمح، وقيل ان يتغير الشعاع على الحيطان كما فى الجوهرة، ابن عبد الرزاق ، شامي: ۱/۳۶۷۔۳۶۸، كتاب الصلاة، مطلب فى طلوع الشمس من مغربها ،ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۲، الفصل الثالث، في بيان الاوقات التى لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. (قوله والعصر مالم تتغير) .... واراد بالتغير ان تكون الشمس بحال لا تحار فيها العيون على الصحيح، فان تاخيرها اليه مكروه لا الفعل لانه ما مور بها منهى عن تركها فلا يكون الفعل مكروها. البحر: ۱/۲۴۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ويستحب تاخير صلاة العصر صيفا و شتاء ..... ويستحب تعجيله اى العصر في يوم الغيم مع تيقن دخولها خشية الوقت المكروه) وفى الخلاصة من آخر الايمان ان كان عندهم حساب يعرفون به الشتاء والصيف فهو على حسابهم. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح،ص: ۱۸۲۔ ۱۸۳، كتاب الصلاة، ط: قديمى كراچي.

عصر کی ایک رکعت ملی قعدہ کا کیا حکم ہے

اگر کسی کو عصر کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملی، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ کر ''التحیات'' پڑھنا لازم ہوگا، اور پھر دو رکعت پڑھ کر آخر میں بیٹھ کر نماز کو مکمل کرے گا۔ خلاصہ یہ کہ امام کے سلام کے بعد ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرے گا، پھر دو رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کرے گا۔ (۱)

عصر کی سنت

عصر کے وقت کوئی سنت مؤکدہ نہیں، ہاں عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت زائدہ یعنی مستحب ہے۔ (۲)

عصر کی نماز دوبارہ پڑھنا

ایک دفعہ عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد دوبارہ اسی وقت عصر کی نماز تنہا یا جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ نفل نماز ہوگی، اور عصر کی فرض نماز پڑھنے

---

(۱) ولو ادرک مع الامام رکعة فی ذوات الاربع فقام الی القضاء قضی رکعة یقرأ فیها بفاتحة الکتاب وسورة ویتشهد، ثم یقوم فیقضی رکعة اخریٰ یقرأ فیها بفاتحة الکتاب وسورة. بدائع الصنائع: ۱/۵۶۷، کیفیة قضاء الصلوات، حکم المسبوق، ط: رشیدیة و: ۱/۲۴۹، ط: سعید کراچی. (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لکراهتها، مفتاح السعادة (فیما یقضیه) ای بعد متابعته لامامه، فلو قبلها فالاظهر الفساد ویقضی اول صلاته فی حق قراءة وآخرها فی حق تشهد فمدرک رکعة من غیر فجر یأتی برکعتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶۔۵۹۷، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعید کراچی.

(۲) ویستحب اربع قبل العصر، وقبل العشاء وبعدها بتسلیمة وان شاء رکعتین، الدر مع الرد: ۲/۱۳، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۶۳۶، کتاب الصلاة، فصل فی الصلاة المسنونة، ط: رشیدیه کوئٹه، : ۱/۲۸۴، ط: سعید، هندیة: ۱/۱۱۲، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة.

کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

عصر کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کی نماز کی ایک رکعت ملی

''چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کی نماز میں سورج غروب ہوگیا

اگر عصر کی نماز کے دوران سورج غروب ہوگیا تو اس دن کی عصر کی نماز صحیح ہوجائے گی، مگر جان بوجھ کر اتنی تاخیر کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا، اس لئے قصداً اتنی تاخیر نہ کرے۔

اور اگر سابقہ فوت شدہ نماز ادا کرتے وقت سورج غروب ہوگیا تو وہ نماز باطل ہوجائے گی، بعد میں دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) اذا صلى منفردا ، ثم اعاد صلاته مع امام جماعة جاز له ذلك ، وكانت صلاته الثانية نفلا ، وانما تجوز اذا كان امامه يصلي فرضا لا نفلا لان صلاة النافلة خلف الفرض غير مكروهة، وانما المكروه صلاة نفل خلف نفل اذا كانت الجماعة اكثر من ثلاثة كما تقدم فان صلوا جماعة ثم اعادوا الصلاة ثانيا بجماعتهم كره ان كانوا اكثر من ثلاثة والا فلا يكره اذا اعادوها بغير اذان فان اعادوها باذان كرهت مطلقا ومتى علم ان صلاة الثانية تكون نفلا اعطيت حكم الصلاة النافلة في الاوقات المكروهة فلا تجوز اعادة صلاة العصر، لان النفل ممنوع بعد العصر، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۳۳۵-۳۳۶، اعادة صلاة الجماعة، مباحث الامام في الصلاة، ط: دار الفكر، هندية: ۱/۱۲۰، الباب العاشر في ادراك الفريضة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) والتاخير الى التغير مكروه تحريما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :" تلك صلاة المنافقين ثلاثا يجلس احدكم حتىٰ لو اصفرت الشمس وكانت بين قرني الشيطان ينقر كنقر الديك لا يذكر الله الا قليلا، حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح، ص: ۱۸۳، كتاب الصلاة ، ط: قديمي وفيه ايضا في الاوقات المكروهة ، ص: ۱۸۶-۱۸۷ ،ط:قديمي. ويصح اداء ما وجب فيها اى الاوقات الثلاثة لكن مع الكراهة...... كما صح عصر اليوم بادائه عند الغروب لبقاء سببه وهو الجزء المتصل به الاداء من الوقت مع الكراهة للتاخير المنهي عنه لا لذات الوقت بخلاف عصر مضى للزومه كاملا بخروج وقته فلا يودى في ناقص، شامي: ۱/۳۷۲، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچي.

عصر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

''چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عضو خاص پر کپڑا باندھنا

پیشاب کا قطرہ نکلنے کے خوف سے عضو خاص پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری صورت اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے۔(۱)

عضو کھل گیا

مرد اور عورت کے جسم کے وہ اعضاء (۲) جن کو نماز میں کپڑے سے چھپانا ضروری ہے اگر ان میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز کے اندر تین مرتبہ ''سبحان اللّٰہ'' کہنے کی مقدار تک کھلا رہے گا تو نماز باطل ہو جائے گی، اگر کھولتے ہی فوراً ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں، نماز بدستور برقرار رہے گی۔(۳)

---

(۱)اذا خاف الرجل خروج البول فحشا احليله بقطنة، ولو لا القطنة يخرج منه البول فلا بأس به، ولا ينتقض وضوء ه حتى يظهر البول على القطنة ، كذا في فتاوىٰ قاضيخان،، هندية: ۱/ ۱۰، الفصل الخامس في نواقض الوضوء ،ط: رشيديه كوئته. شامي: ۱/ ۱۴۸، اركان الوضوء اربعة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف ، اذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۰، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ط: سعيد، و: ۱/ ۲۰،ط: رشيدية كوئته. [فروع] يستحب للرجل ان يحتشي ان رابه الشيطان ،ويجب ان كان لا ينقطع الا به اقدر ما يصلي ،الدر مع الرد: ۱/ ۱۵۰، قبل مطلب في ابحاث الغسل ، ط:سعيد كراچي.

(۲)اعضاء: جسم کے حصے کو کہتے ہیں۔

(۳)وان انكشف عضوهو عورة في الصلاة، فستر من غير لبث لا يضره ذلك الانكشاف ولا يفسد ص ...... وان ادى معه اى مع الانكشاف ركنا كالقيام ان كان فيه او الركوع او غيرهما يفسد ذلك الانكشاف صلاته وان لم يؤد مع الانكشاف ركنا ولكن مكث مقدار ما اى زمن يؤدى فيه ركنا بسنة وذلك مقدار ثلاث تسبيحات فلم يستر ذلك العضو فسدت صلاته عند ابي يوسف خلافا لمحمد، حلبي كبير،ص: ۱۸۹، كتاب الصلاة، شرائط الصلاة، الشرط الثالث، ط: نعمانية كوئته،وص: ۲۱۵،ط:سهيل. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص: ۳۳۷، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي وفي حاشية الطحطاوي عليه: " وهذا مذهب الثاني وهو المختار كما في الدر، هندية: : ۱/ ۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول في الطهارة و ستر العورة، ط: رشيديه كوئته. شامي: ۱/ ۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة، الخ، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

عکس نظر آتا ہے

بعض مسجدوں میں شیشے کی کھڑکیاں اور دروازے ہوتے ہیں کہ جن میں نمازی کو اپنا عکس نظر آتا ہے، اگر اس سے نمازی کی توجہ منتشر ہو تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں۔ (۱)

عمامہ

☆ ...... عمامہ کی بڑی فضیلت ہے، عمامہ پہن کر نماز پڑھنے سے عام نماز میں پچیس اور جمعہ کی نماز میں ستر گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ (۲)

(۱) [تتمه] بقي في المكروهات اشياء اخر ذكرها في المنية ونور الايضاح وغيرهما منها الصلاة، بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب ولذلك كرهت بحضرة طعام تميل اليه نفسه، وسيأتي في كتاب الحج قبيل باب القران يكره للمصلي جعل نعله خلفه لشغل قلبه، شامي: ۱/ ۶۵۴، باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولىٰ ،ط: سعيد كراجي. (قوله لانه يلهي المصلي) اى فيخل بخشوعه من النظر الى موضع سجوده ونحوه، وقد صرح في البدائع في مستحبات الصلاة، انه ينبغي الخشوع فيها، ويكون منتهى بصره الى موضع سجوده الخ، وكذا صرح في الاشباه ان الخشوع في الصلاة مستحب، والظاهر من هذا ان الكراهة هنا تنزيهية فافهم، شامي: ۱/ ۶۵۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب كلمة لا بأس دليل على ان المستحب غيره لأن البأس الشدة، ط: سعيد كراجي.

(تنبیہ): شیشے میں دکھائی دینے والی صورتیں تصویر نہیں بلکہ سایہ کی طرح عکس ہیں اور یہ حرام نہیں ہے، محمد انعام الحق۔

(۲) عن جابر رفعه: ركعتان بعمامة خير من سبعين ركعة بلا عمامة، مسند الفردوس للديلمي، وروى ابن عساكر عن ابن عمر مرفوعا صلاة تطوع او فريضة بعمامة تعدل خمسا و عشرين صلاة بلا عمامة، وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة، فهذا كله يدل على فضيلة العمامة مطلقا، الخ، مرقاة المفاتيح: ۸/ ۲۵۰، كتاب اللباس، الفصل الثاني حكم العمامة والقلنسوة، ط: مكتبه امداديه ملتان، المدخل: ۱/ ۱۲۵ والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب ازار و قميص و عمامة، حلبي كبير ،مكروهات الصلاة، ص: ۳۰۳، ط: نعمانية كوئٹه.

☆......اور عمامہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے لیکن ثواب کم ملتا ہے۔(۱)

☆......اگر نماز پڑھتے ہوئے عمامہ گر جائے، تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لے، لیکن اگر اس کو پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے۔(۲)

عمامہ کا پیچ

عمامے کے پیچ پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

عمر کا تعین

ورزشی نظام میں ہر عمر کے لئے علیحدہ ورزشیں ہیں بڑوں کے لئے علیحدہ چھوٹوں

---

(۱)قال الامام المحقق فی الهدی: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس العمامة فوق القلنسوة ويلبس القلنسوة بغير عمامة، ويلبس العمامة بغير قلنسوة وكان اذا اعتم ارخى طرف عمامته بين كتفيه كما فى حديث عمرو بن حريث، غذاء الالباب: ۲۴۲/۲، للشيخ محمد السفاريني، مطبوعه موسسة قرطبة، مرقاة المفاتيح: ۲۵۰/۸، كتاب اللباس، الفصل الثاني، حكم العمامة والقلنسوة، ط: مكتبه امداديه ملتان ولا بأس بلبس القلانس، الدر مع الرد: ۷۵۵/۶، (قوله وصح انه عليه الصلاة والسلام لبسها) كذا فى بعض النسخ، ومثله فى الدر المنتقى: اى لبس القلانس، وقد عزاه المصنف والزيلعي الى الذخيرة، وفى بعض النسخ: وصح انه حرم لبسها اى قلانس الحرير والذهب تأمل، شامى: ۷۵۵/۶، مسائل شتىٰ قبل كتاب الفرائض، ط: سعيد كراچى، وشامى: ۲۰۸/۴، ط: سعيد.

(۲)ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل الا اذا احتاجت لتكوير او عمل كثير، الدر المختار مع الرد: ۶۴۱/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۳۵۲، مكروهات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، و ص: ۳۰۹، ط: نعمانيه كوئٹه.

(۳) ويكره ان يسجد على كور عمامته كذا فى الذخيرة. هندية: ۱۰۸/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۳۰۵، مكروهات الصلاة، ط: نعمانيه كوئٹه. ص: ۳۵۱، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

کے لئے علیحدہ حتی کہ عورتوں اور مردوں کے لئے ورزشی نظام منفرد ہیں۔لیکن نماز ایک ایسی ورزش ہے جو ہر عمر اور ہر جنس کے لئے یکساں موزوں اور فائدہ مند ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۴۰)

عمل قلیل

"عمل قلیل" وہ فعل ہے جس کو نماز پڑھنے والا زیادہ فعل نہ سمجھے۔(۱)

عمل کثیر

۱......عمل کثیر :یعنی نماز میں وہ کام جس کو نماز پڑھنے والا زیادہ کام سمجھے خواہ دونوں ہاتھوں سے کیا جائے یا ایک ہاتھ سے،خواہ دیکھنے والا اس فعل یا کام کے کرنے والے کو نماز میں سمجھے یا نہ سمجھے اگر خود نماز پڑھنے والا اس کو زیادہ سمجھتا ہے تو وہ عمل کثیر ہے۔(۲)

۲......"عمل کثیر" کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ عمل کثیر وہ فعل ہے جس کے کرنے میں دونوں ہاتھوں کی ضرورت پڑے جیسے عمامہ کا باندھنا یا دونوں ہاتھ سے ٹوپی پہننا۔(۳)

(۱، ۲) و الثاني ان يفوض الى رأى المبتلى به وهو المصلي فان استكثره كان كثيرا وان استقله كان قليلاً وهذا اقرب الاقوال الى رأى ابي حنيفة رحمه الله، هندية: ۱/۱۰۳، كتاب الصلاة، الباب السابع ،الفصل الاول ، ط: رشيدية كوئته،رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي. ولكن هذا غير مضبوط ، وتفويض مثله الى رأى العوام مما لا ينبغي، حلبي كبير، ص: ۲۸۲، مفسدات الصلاة، ط: نعمانيةوص: : ۳۴۲، ط: سهيل اكيلمي لاهور.

(۳)واختلفوا في القلة والكثرة قال بعضهم : كل ما يقام باليدين فهو كثير وما يقام بيد واحدة فهو يسير مما لم يتكرر، قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۲۸، فصل فيما يفسد الصلاة ،ط: رشيديه كوئته. ما يقام باليدين عادة كثير وان فعله بيد وحدة كالتعمم ولبس القميص وشد السراويل ...... الخ، هندية: ۱/۱۰۳، كتاب الصلاة، الباب السابع الفصل الاول، ط: رشيديه كوئته. رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: سعيدكراچي. وفيه ايضا: وضعفه في البحر بانه قاصر عن افادة ما لا يعمل باليد كالمضغ والتقبيل.

۳......"عمل کثیر" کی ایک تعریف یہ ہے کہ دیکھنے والے نمازی کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ وہ شخص نماز میں نہیں ہے۔(۱)

ان تینوں تعریفوں میں سے تیسری تعریف کے مطابق فتویٰ دینا زیادہ مناسب ہے۔(۲)

☆......"عمل کثیر" سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، ہاں اگر عمل کثیر کے افعال نماز کی جنس میں سے ہیں، یا نماز کی اصلاح کی غرض سے عمل کثیر کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً کسی نمازی نے ایک رکعت میں دو رکوع یا تین سجدے کر لئے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ رکوع اور سجدہ وغیرہ نماز کی جنس سے ہیں۔

اسی طرح اگر نماز کی اصلاح کی غرض سے عمل کثیر کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً نماز کی حالت میں کسی نمازی کا وضو ٹوٹ گیا، اور وہ وضو کرنے کے لئے چلا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اگرچہ چلنا، پھرنا، وضو کرنا عمل کثیر ہے، مگر چونکہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا ہے تو معاف ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اسی طرح اگر عورت نے نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ درست کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے۔

اسی طرح اگر مرد نے رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے شلوار، پائے جامہ یا قمیص درست کیا ہے، تو معاف ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے

(۱، ۲) الثالث انه لو نظر اليه ناظر من بعيد ان كان لا يشك انه في غير الصلاة فهو كثير مفسد وان شك فليس بمفسد وهذا هو الاصح، هندية: ۱۰۳/۱، الصلاة، الباب السابع، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئته، وفي الرد: صححه في البدائع، وتابعه الزيلعي والولوالجي، وفي المحيط: انه الاحسن، وقال الصدر الشهيد انه الصواب وفي الخانية، والخلاصة، انه اختيار العامة، وقال المحيط وغيره: رواه الثلجي عن اصحابنا حلية، شامي: ۶۲۴/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

لئے ہے۔(۱)

عورت اذان نہیں دے سکتی

عورت اذان نہیں دے سکتی، لہٰذا اذان دینے کی ضرورت ہو تو مرد حضرات اذان دیا کریں۔(۲)

عورت اعتکاف کہاں کرے

☆......عورت مسجد میں اعتکاف نہ کرے، بلکہ گھر کی کسی خاص جگہ میں اعتکاف کرے اور گھر میں نماز کے لئے کوئی جگہ خاص نہیں تو اعتکاف کے لئے گھر میں کسی جگہ کو مقرر

(۱) ویفسدها (کل عمل کثیر) لیس من اعمالها ولا لاصلاحها، الدر مع الرد: ۶۲۴/۱، (قوله لیس من اعمالها) احتراز عما لو زاد رکوعا او سجودا مثلا فانه عمل کثیر غیر مفسد لکونه منها غیر انه یرفض، لان هذا سبیل ما دون الرکعة، قلت: والظاهر الاستغناء عن هذا القید علی تعریف العمل الکثیر بما ذکره المصنف تامل، (قوله ولا لاصلاحها) خرج به الوضوء والمشی لسبق الحدث فانهما لا یفسدانها، الخ، شامی: ۶۲۴/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره اذان جنب واقامته ...... واذان امرأة، الدر المختار مع الرد: ۳۹۲/۱، باب الاذان، ط: سعید کراچی. " وکره اذان المرأة فیعادندبا، کذا فی الکافی، هندیة: ۵۴/۱، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول، ط: رشیدیه کوئٹه. واما الذی یرجع الی صفات المؤذن فانواع ایضا (منها) ان یکون رجلا، فیکره اذان المرأة باتفاق الروایات لانها ان رفعت صوتها فقد ارتکبت معصیة، وان خفضت فقد ترکت سنة الجهر ولان اذان النساء لم یکن فی السلف فکان من المحدثات وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم کل محدثة بدعة، ولو اذنت للقوم اجزأهم حتیٰ لا تعاد لحصول المقصود وهو الاعلام، وروی عن ابی حنیفة انه یستحب الاعادة، بدائع الصنائع: ۱۵۰/۱، فصل فی بیان سنن الاذان، ط: سعید کراچی.، وص: ۳۷۲/۱، ط: رشیدیه کوئٹه، ومن هذا لم یجز ان تؤذن المرأة. شامی: ۴۰۶/۱، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة، ط: سعید کراچی.

کر لے۔(۱)

☆......اگر عورت رمضان المبارک میں عمرہ کے لئے جاتی ہے اور وہ مکۃ المکرمہ یا مدینہ منورہ میں اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں اعتکاف نہ کرے بلکہ اپنی رہائش یا ہوٹل میں جگہ مخصوص کر کے اعتکاف کرے۔(۲)

عورت اقامت کے بغیر نماز پڑھے

عورت اکیلی نماز پڑھے یا جماعت کے ساتھ دونوں صورتوں میں اقامت کے بغیر نماز پڑھے۔(۳)

عورت امام

عورت عورتوں کی امام بن سکتی ہے (لیکن مکروہ ہے)، بالغ اور نابالغ مردوں کی امام نہیں بن سکتی، اس لئے مرد کی اقتدا خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔(۴)

(۱، ۲)والمرأة تعتكف في مسجد بيتها إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل...... ولو لم يكن في بيتها مسجد تجعل موضعا منه مسجداً فتعتكف فيه، هندية: ۱/ ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ۲/ ۴۴۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

(۳) وليس على النساء اذان ولا اقامة فان صلين بجماعة يصلين بغير اذان واقامة وان صلين بهما جازت صلاتهن مع الاساءة، هندية: ۱/ ۵۳، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان، الفصل الاول في صفته و احوال المؤذن، ط: رشيديه كوئٹه، وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس على النساء اذان ولا اقامة، ولانه ليس عليهن الجماعة، فلا يكون عليهن الاذان والاقامة الخ، بدائع: ۱/ ۱۵۲، فصل في بيان محل وجوب الاذان، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۳۷۶، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا في الهداية، ويكره امامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الا في صلاة الجنازة هكذا في النهاية، فان فعلن وقفت الامام وسطهن وبقيامها

عورت بلند آواز سے قرأت نہ کرے

عورتوں کو نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے کی اجازت نہیں ہے، دن کی نماز ہو یا رات کی، عورتوں کو ہر حال میں آہستہ قرأت کرنی چاہیئے۔(۱)

عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟

جب بچی کی عمر سات سال ہو جاتی ہے تو والدین کے لئے بچی کو وضو اور نماز کا طریقہ وغیرہ سکھانا لازم ہو جاتا ہے، اور سات سال کی عمر ہونے کے بعد بچی کو نماز کے لئے حکم دینا اور اس سے نماز پڑھوانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے، اگر ماں باپ یہ ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو گنہگار رہوں گے اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۲)

=وسطهن لاتزول الكراهة ..... الخ، هندية: ۱/۸۵، كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئٹه. (ولا يصح اقتداء رجل بامرأة(قوله ولا يصح اقتداء الخ)المراد بالمرأة الانثى الشامل للبالغة وغيرها.............. اقول: والحاصل ان كلاً من الامام والمقتدى اما ذكر او انثى او خنثىٰ، وكل منهما اما بالغ او غيره فالذكر البالغ تصح امامته للكل ولا يصح اقتداؤه الا بمثله، والانثىٰ البالغة تصح امامتها للانثى مطلقافقط مع الكراهة...... واما غير البالغ، فان كان ذكراً تصح امامته لمثله من ذكر وانثىٰ وخنثىٰ، ويصح اقتداؤه بالذكر مطلقافقط، وان كان انثىٰ تصح امامتها لمثلها فقط، الخ، شامي: ۱/۵۷۷، باب الامامة، قبل " مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده " ط: سعيد كراچي.

(۱)ولا تجهر فى الجهرية بل لوقيل بالفسادبجهرهالامكن بناء على ان صوتهاعورة، ردالمحتار: ۱/۵۰۳، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. و شامي: ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر وفرقوا بينهم فى المضاجع، ابو داود: ۱/۷۷ ـ ۷۸، كتاب الصلاة، باب متىٰ يؤمر الغلام بالصلاة، ط: حقانيه ملتان، (قوله قلت الخ) مراده من هذين النقلين بيان ان الصبي ينبغي ان يؤمر بجميع المأمورات وينهى عن جميع المنهيات، آه، اقول: وقد صرح فى احكام الصغار بانه يؤمر بالغسل اذا جامع وباعادة ما صلاه بلا وضوء لا لو افسد الصوم لمشقته عليه، شامي: ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اور جس وقت عورت کے جوان ہونے کا وقت معلوم ہو اس وقت سے نماز فرض ہو جاتی ہے،(۱) اور اگر جوان ہونے کا وقت معلوم نہ ہو، اور اس کی کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو تو اس صورت میں پندرہ سال کی عمر میں جوان ہونے کا حکم دیا جائے گا اس وقت سے نماز ادا کرنا لازم ہوگا، اگر اس کے بعد نماز نہیں پڑھے گی اس کی قضاء لازم ہوگی۔

اور جوان ہونے کی علامت یہ ہے کہ ماہواری کا سلسلہ جاری ہو یا احتلام ہو، یا حمل ٹھہر جائے، یا منی خارج ہو، یعنی کریم (Cream) نما مادہ خارج ہو۔(۲)

عورت جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھے

''خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت سجدہ میں کیسے جائے

''سجدہ میں عورت کیسے جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت قرأت آہستہ کرے

عورتوں کو کسی وقت بھی نماز کی قرأت بلند آواز سے کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو

---

(۱) (هي فرض عين على كل مكلف ...... ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثى او عبدا، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۵۱ـ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲)(بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال) والاصل هو الانزال والجارية بالاحتلام والحيض والحبل) ولم يذكر الانزال صريحا لانه قلما يعلم منها (فان لم يوجد فيهما) شئ (فحتىٰ يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتىٰ)لقصر اعمار اهل زماننا. الدر مع الرد: ۶/ ۱۵۳، (قوله بالاحتلام) قال في المعدن: الاحتلام جعل اسما لما يراه النائم من الجماع، فيحدث معه انزال المني غالبا فغلب لفظ الاحتلام في هذا دون غيره من انواع المنام لكثرة الاستعمال.........(قوله والاصل هو الانزال) فان الاحتلام لا يعتبر الا معه، والاحبال لا يتاتى الا به، شامي: ۶/ ۱۵۳، كتاب الحجر، فصل بلوغ الغلام بالاحتلام ،الخ، ط: سعيد كراچی، المني: هو الماء الابيض الغليظ الدافق الذى يتكون منه الولد، ويذهب منه الشهوة، وينكسر بخروجه الذكر، قال النسفي هو النطفة، مجموعة قواعد الفقه، التعريفات الفقهية، ص: ۵۱۲، ط: مير محمد كتب خانه.

ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنی چاہیئے۔(۱)

عورت کا سر

اگر نماز کے دوران عورت کے سر کا چوتھائی حصہ کھلا رہے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہو جانا

وہ عورت جس کی طرف انسانی نفس مائل ہوتا ہے جماعت کی نماز میں مرد کے برابر آجائے یا اس کے آگے ہو اور ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار تک رہی یعنی مرد کی پنڈلیوں یا ٹخنوں کے برابر میں ہو تو مرد کی نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر عورت مرد کی پنڈلی اور ٹخنے کے پیچھے ہو تو نماز صحیح ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) ولا تجهر في الجهرية، بل لو قيل بالفساد بجهرها لامكن بناء على ان صوتها عورة، ردالمحتار: ۱/۵۰۴، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. و شامي: ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي.

(۲)" والحكم في الشعر المسترسل من المرأة الحرة والرأس منها...... كالحكم في الساق فاى عضو من هذه الاعضاء انكشف ربعه قدر اداء ركن لا تجوز الصلاة عندهما خلافا لابي يوسف، حلبي كبير، ص: ۲۱۳، الشرط الثالث، ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وص: ۱۸۷، ط: نعمانية كوئته. رد المحتار: ۱/۴۰۵-۴۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي.

(۳) و (يفسدها) محاذاة المشتهاة بساقها، وكعبها في الاصح، ولو محرما له او زوجة اشتهيت، ...... في اداء ركن عند محمد او قدره عند ابي يوسف في صلاة ولو بالايماء مطلقة...... مشتركة تحريمة، باقتدائهما بامام أو اقتدائها به في مكان متحد ...... بلا حائل ...... الخ، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۳۲۹، ۳۳۰، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۱/۵۷۲-۵۷۵، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي. الحنفية قالوا: اذا صلت المرأة المشتهاة بجنب الرجل او أمامه وهي ماٴمومة، بطلت صلاتها، بشروط تسعة، الاول: ان تكون المرأة مشتهاة، فاذا كانت صغيرة لا تشتهى فانه لا يضر، الثاني: ان تحاذي المرأة رجلا من المصلين بساقها وكعبها، فانه يصح، الثالث ان تحاذيه في اداء ركن اوقدر ركن، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۲، مبطلات الصلاة، اذا صلت المرأة جنب الرجل او أمامه وهي مقتدية، ويعبر عن ذلك بالمحاذات ط: دار الفكر، بيروت.

عورت کی اذان

عورت کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اگر عورت نے اذان دی تو اذان دوبارہ دینی چاہیئے، اگر دوبارہ اذان نہیں دی گئی، اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

عورت کی اقتدا

☆......عورت کی اقتداء بالغ مرد کے پیچھے درست ہے، مرد کی اقتداء عورت کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

☆......بالغ عورت کی اقتدا نابالغ مرد کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

عورت کی امامت

عورت مرد کی امامت نہیں کر سکتی، اگر کوئی مرد عورت کی اقتداء میں نماز پڑھے گا تو

---

(۱) ویکره اذان جنب ...... و اذان امرأة ...... ویعاد اذان جنب ندبا، وقیل وجوبا ......وكذا يعاد أذان امرأة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۹۲، باب الاذان مطلب في المؤذن اذا كان غير محتسب، ط: سعيد كراچي، وفي فتح القدير: (قوله وكذالك المرأة تؤذن معناه يستحب ان يعاد ليقع على وجه السنة) فحاصله انه يكره اذان جماعة ويعاد اذان الصبى الذى لا يعقل والمرأة......... لعدم الاعتماد على اذان هؤلاء فلا يلتفت اليهم ..... الخ، باب الاذان: ۱/ ۲۲۰، ط: دا راحياء التراث العربي، هندية: ۱/ ۵۴، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ۱/ ۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي، بدائع: ۱/ ۱۵۰، فصل في بيان سنن الاذان، ط: سعيد كراچي.

(۲) امامة الرجل للمرأة جائزة اذا نوى الامام امامتها ولم يكن في الخلوة ...... ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة، هندية ۱/ ۸۵، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث ط: رشيدية ردالمحتار: ۱/ ۵۷۷، كتاب الصلاة، باب الامامة: ط: سعيد.

(۳) ولا يصح اقتداء البالغ بغير البالغ في الفرض وغيره هو الصحيح "حلبى كبير، ص: ۵۱۲، فصل في الامامة، الخامس فيمن لا يصح الاقتداء به في حق البعض، ط: سهيل. وص: ۴۴۴، ط: نعمانيه كوئٹه، ردالمحتار: ۱/ ۵۷۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد.

مرد کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور عورت عورت کی امامت کرسکتی ہے لیکن مکروہ ہے، اس لئے خواتین اکیلی اکیلی تنہا نماز پڑھیں، جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں۔(۱)

عورت مرد کی نماز میں فرق

''نماز میں فرق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت مرد کے برابر میں آجائے

اگر عاقل بالغ عورت جماعت کی نماز میں مرد کے برابر میں کھڑی ہوجائے اور دونوں ایک ہی نماز کے تحریمہ میں شریک ہوں، دونوں کے درمیان میں کوئی حائل نہ ہو، اور عورت پاگل، حیض اور نفاس والی بھی نہ ہو، اور ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار میں مرد کے برابر میں ہو، دونوں ایک ہی امام کے مقتدی ہوں، اور امام نے عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو، یا عورت مقتدی ہو اور مرد نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو، تو ایسی صورت میں مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی، مرد پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) "ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا في الهداية ويكره امامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الافي صلاة الجنازة هكذافي النهاية،فان فعلن وقفت الامام وسطن وبقيامها وسطهن لا تزول الكراهة....." الخ هندية: ۱/۸۵،كتاب الصلاة،الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث.ط:رشيدية، ردالمحتار: ۱/۵۶۷،باب الامامة،ط:سعيد،بدائع الصنائع: ۱/۳۸۷، كتاب الصلاة،فصل في بيان من يصلح الامامة في الجملة،ط:رشيدية كوئٹه، و: ۱/۵۷،ط:سعيد.

(۲) "لو حاضت امرأة او صبية مشتهاة تعقل الصلاة رجلا أو تقدمت عليه قدر ركن وصلاتهما مطلقة مشتركة تحريمة واداء واتحد المكان والجهة بلا حائل ونويت امامتها فسدت صلاة الرجل "حلبي كبير،ص: ۵۲۱،فصل في الامامة، السادس في الموقف،ط:سهيل، وص: ۴۴۹، ط:نعمانية كوئٹه. هندية: ۱/۸۹،كتاب الصلاة،الباب الخامس في الامامة ، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم. ط:رشيدية،رد المحتار: ۱/۵۷۲-۵۷۵، باب الامامة،ط:سعيد، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۹، ۳۳۰،باب مايفسد الصلاة ط: قديمي. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۲۹۶ مبطلات الصلاة ،ط :دارالفكر ''عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہوجانا'' کی تخریج کو دیکھیں۔

عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو

☆......عورتیں جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی نہ ہوں ورنہ اس سے مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

☆......اگر عورتیں محرمات میں سے ہیں، تب بھی جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی نہ ہوں ورنہ مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی۔(۲)

☆......اگر انفرادی نماز میں عورت مرد کے برابر میں کھڑی ہوجائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔لیکن مکروہ ہوگی اس لئے عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو۔(۳)

عورت مقتدی ہے

اگر مقتدی عورت ہے تو اس کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو، خواہ عورت ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں دونوں صورتوں میں امام کے پیچھے کھڑی ہوں۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۲) (ومحاذات المشتهاة..... ولو محرما له أو زوجة اشتهيت ولو ماضيا كعجوز شوهاء) أطلق فيها فعمت الحرة والامة والاجنبية والزوجة والعجوز الشوهاء "مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۳۲۹، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ،ط: قديمی. ردالمحتار ۱/۳۷۳، باب الامامة، ط: سعيد.

(۳) الخامس كون الصلاة مشتركة من حيث التحريمة بأن تبنى المرأة تحريمتها على تحريمة الرجل أو يبنيا تحريمتهما على تحريمة ثالث فلا تفسد المحاذاة فيما اذا صليا صلاة واحدة منفردين أو مقتديا أحدهما بامام ولم يقتد به الآخر "حلبی کبیر، ص: ۵۲۲ ـ ۵۲۳. شروط المحاذات، ط: سهيل اكيڈمی. ردالمحتار: ۱/۵۷۳، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد، وقيد بالاشتراک لان محاذاة المصلية لمصل ليس فی صلاتها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما فی فتح القدير البحر: ۱/۳۵۵ باب الامامة ،ط، سعيد.

(۴) (قوله ويقف الواحد عن يمينه والاثنان خلفه).... واحترز به عن المرأة فانها لا تكون الا خلفه، البحر : ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. وفی الطحطاوی علی المراقی : اما الواحدة فتتأخر الا اذا اقتدت بمثلها ،حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح ،ص: ۳۰۵، باب الامامة، فصل فی بيان الاحق بالامامة، وترتيب الصفوف ،ط: قديمی كراچی.

عورت نمازی کے آگے سے گذری

اگر نمازی کے آگے سے عورت گذر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

عورتوں کا بیٹھنا

عورتوں کو پہلے اور دوسرے قعدے میں بائیں سرین (کولھے) کے بل بیٹھنا چاہیئے اور دونوں پیر دائیں طرف نکال دینے چاہئیں، اس طرح کہ دائیں ران بائیں ران پر آجائے اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر آجائے۔(۲)

عورتوں کا جماعت کے لئے جانا

موجودہ زمانہ میں بلکہ بہت پہلے سے عورتوں کا جماعت میں شریک ہونے کے لئے مسجد اور عیدگاہ میں جانا مکروہ ہے، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے ہی میں یہ ممنوع ہو چکا تھا۔(۳)

---

(۱) و اما الثالث وهو مرور المار في موضع سجود المصلي فانما لا يفسد ها عند عامة العلماء سواء كان المار امرأة او حمارا او كلبا اوغيرها، البحر الرائق: ۲/۵، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۳۴، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وليس تورك المرأة بأن تجلس على اليتها وتضع الفخذ على الفخذ وتخرج رجلها من تحت وركها اليمنى لانه استرلها، حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح، ص: ۲۷۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. هندية: ۱/۷۵، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۳) ويكره حضور هن الجماعة) لو لجمعة وعيد ووعظ (مطلقا) ولو عجوزا ليلا (على المذهب) المفتى به لفساد الزمان، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس، ط: ماجدية.

عورتوں کا سجدہ

خواتین سجدے میں دونوں کہنیاں زمین پر بچھا کر رکھیں، اور دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال دیں، اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔(۱)

عورتوں کا مسجد میں آ کر نماز پڑھنا

عورتوں کے لئے جہاں تک ممکن ہو، مخفی مقام پر چھپ کر نماز پڑھنے میں زیادہ فضلیت اور زیادہ ثواب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک خاتون کمرہ میں نماز پڑھے یہ صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور کمرہ کے اندر چھوٹی کوٹھری میں نماز پڑھے یہ کمرہ کی نماز سے بہتر ہے۔(۲)

ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھنے کے بجائے اکیلے نماز

– کوئٹہ. البحر الرائق: ۱/۳۵۸، بب الامامة، ط: سعید کراچی. عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: صلوة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها، وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها، ابو داؤد: ۱/۹۱، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، ان عائشة رضی اللہ عنها زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت، لو ادرک رسول اللہ ﷺ ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعه نساء بنی اسرائیل، ابو داود: ۱/۹۱، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، (قوله ولا یحضرن الجماعات) لقوله تعالیٰ وقرن فی بیوتکن الخ، البحر: ۱/۳۵۸، باب الامامة، ط: سعید کراچی. مسلم: ۱/۱۸۳، باب خروج النساء الی المساجد.

(۱) واما المرأة فانها تنخفض ای تتطامن وتتسفل فی السجود وتلزق بطنها بفخذیها وتضم ضبعیها، حلبی کبیر، ص: ۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وص: ۲۸۰، ط: نعمانیه کوئٹه، هندیة: ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. شامی: ۱/۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الحاشیة السابقة رقم ۳ فی الصفحة الماضیة.

پڑھنے میں پچیس درجہ ثواب زیادہ ملتا ہے۔(مسند الفردوس)(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں خواتین کو مسجد میں حاضر ہونے اور نماز پڑھنے کی اجازت تھی، کیونکہ خود رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، دینی تعلیمات کا سلسلہ جاری تھا، نئے نئے احکام نازل ہورہے تھے، وہ مقدس دور تھا اس کو ''خیر القرون'' کا دور فرمایا گیا، یہ دور ختم ہونے لگا تو خرابیاں پیدا ہونے لگیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع فرمایا، اس کی شکایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی گئی، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حالت دیکھتے جو حضرت عمرؓ نے دیکھی ہے تو عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔(۲)

ان وجوہات کی بنا پر عورتوں کے لئے مسجد میں جانا مکروہ ہے، اور یہ حکم عام ہے حرم شریف ہو یا مسجد نبوی ہو، پاکستان ہو یا سعودی عرب ہو، سب کے لئے یہی حکم ہے، البتہ حرمین کا مسئلہ محبت کا درجہ باقی ہے اس لئے منع نہ کیا جائے۔

عورتوں کو نماز پڑھنے کا مشورہ

واشنگٹن کا ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ یقین جانیں عورتوں کو اگر پتہ چل جائے کہ نماز میں لمبے سجدے کی وجہ سے چہرہ کس قدر تر وتازہ اور خوبصورت ہو جاتا ہے، تو وہ سجدے سے سر ہی نہ اٹھائیں، اور کریموں سے ان کی جان چھوٹ جائے۔(خطبات فقیر: ۱/ ۲۰۰)

مزید ''سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

---

(۱) صلاۃ المرأۃ وحدها تفضل علی صلاتها فی الجمع بخمس وعشرین درجة، کنز العمال: ۱۲/ ۴۱۶، رقم الحدیث[۴۵۱۸۷] فرع فی خروج النساء للصلاۃ، ط: موسسة الرسالة.

(۲) ان عائشة رضی اللہ عنها زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل، (ابو داود: ۱/ ۹۴، باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد، ط: مکتبه رحمانیه لاهور، نیز ''عورتوں کا جماعت کے لئے جانا'' کے عنوان تحت تخریج دیکھیں۔

عورتوں کی امامت کرنا

اگر مقتدیوں میں کوئی مرد یا کوئی محرم عورت نہ ہو، تو مرد کے لئے صرف اجنبی عورتوں کی امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر مقتدیوں میں کوئی مرد یا ماں بہن یا بیوی جیسی محرم موجود ہے تو پھر امامت مکروہ نہیں۔(۱)

عورتوں کی جماعت

☆......عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، عورتوں کو جماعت کے بغیر تنہا نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملتا ہے، تاہم اگر عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہی ہیں، مقتدی اور امام دونوں عورت ہیں تو امام عورت کو مقتدی عورتوں کے درمیان میں کھڑا ہونا چاہیئے، آگے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں، خواہ مقتدی ایک ہو یا ایک سے زائد ہو ہر صورت میں امام عورت بیچ میں کھڑی ہوگی۔(۲)

☆......تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا عورتوں کو چاہیئے کہ گھر میں پردہ کے ساتھ اکیلے میں نماز پڑھیں جماعت نہ کریں اس میں ثواب زیادہ ہے۔(۳)

اور تنہا عورتوں کی جماعت سے مراد امام اور مقتدی دونوں عورت ہیں۔

عورتوں کے لئے مسجد میں جانا

☆......موجودہ دور میں فتنہ فساد کی وجہ سے عورتوں کے لئے مسجد میں جانا

---

(۱) تکرہ امامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كاخته او زوجته او امته اما اذا كان معهن واحد ممن ذكر او امهن في المسجد لا يكره، الدر مع الرد: ۱/ ۵۶۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲، ۳) عنوان ''عورت کی امامت'' کا حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

اور جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔(۱)

☆......تاہم اگر عورت جماعت میں شریک ہوجائے تو مرد اور بچوں سے پچھلی صف میں کھڑی ہو۔(۲)

عورتوں میں مشہور ہے

عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے نماز نہ پڑھیں، یہ بات غلط ہے، جب بھی نماز کا وقت ہوجائے عورتوں کے لئے نماز پڑھنا جائز ہے۔(۳)

عورتیں اول وقت میں نماز پڑھیں

عورتوں کو فجر کی نماز جلدی یعنی اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے، اور باقی تمام

(۱) ویکره حضورهن الجماعةولو لجمعة وعيد ووعظ مطلقا ولو عجوزا ليلا على المذهب المفتى به لفساد الزمان،الدرمع الرد: ۵۶۶/۱، باب الامامة:ط:سعيد،مراقي الفلاح،ص:۳۰۴، باب الامامة فصل في بيان الاحق بالامامة ط،قديمي ،هندية: ۸۹/۱، الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس،ط:ماجديه، بدائع الصنائع: ۱۵۵/۱، كتاب الصلاة ،صلاة الجماعة،فصل في بيان من تجب عليه الجماعة،ط: سعيد. و: ۳۸۵/۱، فصل في بيان من يصلح للامامة في الجملة: ۳۸۸/۱ ط:رشيدية كوئٹه، بدائع: ۲۷۵/۱، فصل في صلاة العيدين، فصل واما شرائط وجوبها ،ط،سعيد.

(۲) " ويصف الرجال ..... ثم يصف الصبيان ..... ثم الخناثي..... ثم يصف النساء ان حضرن والا فهن ممنوعات عن حضور الجماعات ، حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۳۰۶-۳۰۸ باب الامامة ، فصل في بيان الاحق بالامامة، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۵۶۸/۱-۵۷۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۳)يستحب الاسفار وهو التاخير للاضاءة بالفجر ..... للرجال الا في مزدلفة للحاج، فان التغليس لهم افضل لواجب الوقوف بعده بها كما هو في حق النساء دائما لانه اقرب للستر وفي غير الفجر الانتظار الى فراغ الرجال عن الجماعة، مراقي الفلاح،ص: ۱۸۰-۱۸۲، كتاب الصلاة، ط: قديمي وتحته في الطحطاوي: وقيل : الافضل لهن الانتظار في كل الصلوات مطلقا كما في النهر عن القنية، رد المحتار: ۳۶۶/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. الافضل للمرأة في الفجر الغلس وفي غيرها الانتظار الى فراغ الرجال عن الجماعة، البحر : ۲۴۷/۱، كتاب الصلاة، قوله وندب تاخير الفجر، ط: سعيد كراچي.

نمازیں مسجد میں جماعت ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

عورتیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھیں

عورتوں کے لئے فجر کی نماز ہمیشہ کے لئے اندھیرے یں پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

عید الاضحیٰ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ''عید الاضحیٰ'' کہتے ہیں، اور یہ اسلام میں خوشی اور عید کا دن ہے اس دن میں شکریہ کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کے لئے صحت اور وجوب کی جو شرائط ہیں، خطبہ کے علاوہ بالکل وہی تمام شرائط، عید کی نماز کے لئے بھی ہیں، جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے، اور عید کی نماز میں خطبہ شرط نہیں ہے، جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے، لیکن عید کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح سننا واجب ہے، اور جمعہ کا خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عید کا خطبہ عید کی نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔(۳)

(۱، ۲) پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر (۳) ملاحظہ کیجئے۔

(۳) وهي واجبة ... تجب صلاة العيد على كل من تجب عليه صلاة الجمعة كذا في الهداية ويشترط للعيد ما يشترط للجمعة الا الخطبة كذا في الخلاصة فانها سنة بعد الصلاة، وتجوز الصلاة بدونها،هندية: ۱/ ۱۴۹ - ۱۵۰ كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته. سمي العيد بهذا الاسم لان لله تعالىٰ فيه عوائد الاحسان اى انواع الاحسان العائدة على عباده في كل عام منها الفطر بعد المنع عن الطعام وصدقة الفطر واتمام الحج بطواف الزيارة ولحوم الاضاحي وغير ذلك، ولان العادة فيه الفرح والسرور والنشاط والحبور غالبا بسبب ذلك. رد المحتار: ۲/ ۱۶۵، باب العيدين ط: سعيد كراچي. وكذا يجب الاستماع لسائر الخطب كخطبة نكاح وخطبة عيد وختم على المعتمد. الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۹، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۶۱۱، كتاب الصلاة، فصل في صلاة العيدين ط: رشيدية كوئته.

عید الفطر

شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو ''عید الفطر'' کہتے ہیں، اور یہ اسلام میں عید اور خوشی کا دن ہے اس دن میں شکریہ کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کے لئے صحت اور وجوب کی جو شرائط ہیں، خطبہ کے علاوہ بالکل وہی تمام شرائط عید کی نماز کے لئے بھی ہیں، جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے اور عید کی نماز میں خطبہ شرط نہیں ہے، جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے، لیکن عید کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح سننا واجب ہے، اور جمعہ کا خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عید کا خطبہ عید کی نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔(۱)

عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے

عید کی نماز کی پہلی رکعت میں تیسری تکبیر کے وقت دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھانے کے بعد باندھ لے، ہاتھ چھوڑ کر پھر باندھنا کسی سے ثابت نہیں۔(۲)

عید کی نماز دوسری مرتبہ پڑھنا

☆.....عید کی نماز ایک ہی جگہ پر دو مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے، اگر دوسری جماعت کی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) '' قوله : ولذا یرسل یدیه ای فی اثناء التکبیرات ویضعهما بعد الثالثة کما فی شرح المنیة لان الوضع سنة قیام طویل فیه ذکر مسنون، رد المحتار: ۱۷۵/۲، باب العیدین، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۵۰، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر الرائق: ۱۶۲/۲، باب العیدین، ط: سعید کراچی. تحت سرته (عقیب التحریمة بلا مهلة) لانه سنة القیام فی ظاهر المذهب، وعند محمد سنة القراءة فیرسل حال الثناء وعندهما یعتمد فی کل قیام فیه ذکر مسنون کحالة الثناء والقنوت، وصلاة الجنازة ویرسل بین تکبیرات العیدین اذ لیس فیه ذکر مسنون، مراقی الفلاح حاشیة الطحطاوی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی کراچی.

ضرورت ہو تو کسی اور جگہ پر اس کا انتظام کریں (۱) اور دوسری جماعت میں دوسرا امام ہونا ضروری ہے، جس نے پہلی مرتبہ نماز ادا کر لی ہے اور بحیثیت امام نماز پڑھائی ہے وہ دوسری جماعت میں امام نہیں بن سکتا۔ (۲)

☆.....اگر کوشش کے باوجود دوسری جماعت کے لئے دوسری جگہ میسر نہ ہوئی، اور نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں اسی جگہ پر دوسری جماعت کی اجازت ہوگی، مگر دوسری جماعت میں امام دوسرا ہونا ضروری ہے، پہلا امام دوسری جماعت کا امام نہیں بن سکتا۔ (۳)

عید کی نماز کی تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت

عیدین کی نماز کی تکبیروں میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ ہم نے تیری کبریائی، عظمت اور جلال کے سامنے اپنی بڑائی اور عظمت کو چھوڑ

---

(۱) وتجوز اقامة صلاة العيد فی موضعين ،هندية: ۱/ ۱۵۰، الباب السابع عشر فی صلاة العيدين ،ط: رشيدية كوئٹه، تؤدى بمصر، فتاویٰ رحيميه : ۶/ ۱۵۰، باب الجمعة والعيدين، ط: دار الاشاعت کراچی، ایک عید گاہ میں عید کی نماز دوبارہ پڑھنے سے نماز صحیح تو ہو جائے گی، مگر جن عوارض کی وجہ سے مسجد میں جماعت ثانیہ مکروہ ہے وہ یہاں بھی ہیں، الخ، احسن الفتاویٰ: ۴/ ۱۳۵، باب الجمعة والعيدين ، ط: سعيد كراچی. (ولا يصليها وحده ان فاتت مع الامام) ولو بالافساد اتفاقا فی الاصح كما فی تيمم البحر، وفيها يلغز :ای رجل أفسد صلاة واجبة عليه ولا قضاء (و) لو امكنه الذهاب الی امام آخر فعل لانها (تؤدى بمصر) واحد (بمواضع) كثيرة (اتفاقا) الدر مع الرد: ۲/ ۱۷۵، ۱۷۶، باب العيدين، مطلب امر الخليفة لا يبقىٰ بعد موته. ط: سعيد كراچی.

(۲)والامام لو صلاها مع الجماعة، وفاتت بعض الناس لا يقضيها من فاتته خرج الوقت او لم يخرج، هندية: ۱/ ۱۵۱، الباب السابع عشر فی صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) فتاویٰ رحيميه : ۶/ ۱۵۳، باب الجمعة، والعيدين، ط: دار الاشاعت کراچی.

دیا، ہر قسم کی بزرگی اور بلندیوں کا تو ہی مالک ہے۔ (احکام اسلام ص ۸۱)(۱)

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت مشروع نہ ہونے کی وجہ

عید کے دن لوگوں کو عید کی نماز پڑھنے کے لئے بلانے کی چیزیں کثرت سے موجود ہیں اور تکبیر وتحمید اور تہلیل جو کہ عید کے دن میں مشروع ہیں وہ بھی اسی غرض کے لئے ہیں تا کہ غافل لوگوں کو اطلاع ہو جائے، اس لئے اذان اور اقامت کا حکم ساقط ہوا، کیونکہ اذان اور اقامت اعلان اور اطلاع کے لئے ہوتی ہیں، تا کہ غافل ہوشیار ہو جائیں، اور یہ بات عید کے دن میں پہلے ہی سے موجود ہے۔ (فتوحات مکیہ......احکام اسلام ص ۸۱)(۲)

عید کی نماز کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا

اگر غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کے لئے جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھنے کے لئے جگہ کا انتظام نہیں ہے تو کوئی حجرہ یا ہال کرایہ پر لے کر جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔(۳)

---

(۱) اقول: السر فی ذلک ان رفع الیدین فعل تعظیمی ینبه النفس علی ترک الاشغال المنافیة للصلاة، والدخول فی حیز المناجاة، فشرع ابتداء کل فعل من التعظیمات الثلاث به لتتنبه النفس لثمرة ذلک الفعل مستأنفا، وهو من الهیآت، حجة الله البالغة، : ۱۰/۲، اذکار الصلاة، وهیآتها المندوب الیها، ط: کتب خانه رشدیه دهلی، واما الرفع الایدی فیها، فاشارة الی انه ما بایدینا شئی مما ینسب الینا من ذلک الخ الفتوحات المکیة : ۵۱۹/۱، وصل فی فصل التکبیر فی صلاة العیدین، ط: دار صادر بیروت.

(۲) ولما توفرت الدواعی علی الخروج فی هذا الیوم الی المصلی من الصغیر والکبیر، وما شرع من الذکر المستصحب للخارجین سقط حکم الاذان والاقامة لانهما للاعلام لینبه الغافلین والتهیؤ هنا حاصل، فحضور القلب مع الله یغنی عن اعلام الملک بلمته التی هی بمنزلة الاذان والاقامة للاسماع الخ، الفتوحات المکیة: ۵۱۸/۱، فصل فی فصل صلاة العیدین حکما واعتبارا، فصول ما اجمع علیه اکثر العلماء، ط: دار صادر بیروت.

(۳) فتاوی رحیمیه: ۱۶۹/۶، باب الجمعة والعیدین، نماز عید کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا، ط: دار الاشاعت کراچی.

عید کی نماز میں تکبیرات زیادہ کہنے کی وجہ

چونکہ عید کے دن کھانے پینے، پہننے اور لہو لعب میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کی بزرگی و جلال اور عظمت کو بھول جانے کا قوی اندیشہ تھا لہٰذا ایسے لوگوں کی تنبیہ کے لئے عیدین کی نماز میں زیادہ تکبیرات شامل کی گئی ہیں، تاکہ یہ بات ذہن میں رہے کہ ''اے خدا! تمام کبر و عظمت تیرا حق ہے، ہم سب ہیچ ہیں''۔ (فتوحات مکیہ، احکام اسلام ص ۸۱)(۱)

عید کی نماز میں سورج کا زوال ہو گیا

اگر عید کی نماز کے دوران سورج کا زوال ہو گیا، تو عید کی نماز باطل ہو جائے گی،

---

(۱) زيادة التكبير في صلاة العيدين على التكبير المعلوم في الصلوات تؤذن بامر زائد يعطيه اسم العيد فانه من العودة فيعاد التكبير لانها صلاة عيد فيعاد كبرياء الحق تعالى قبل القراءة لتكون المناجاة عن تعظيم مقرر مؤكد، لان التكرار تاكيد للتثبيت في نفس الموكد من اجله مراعاة لاسم العيد اذ كان للاسماء حكم ومرتبة عظمىٰ فان بها شرف آدم على الملائكة فاسم العيد اعطى اعادة التكبير، لان الحكم له في هذا الموطن وبعد القراءة في مذهب من يراه لاجل الركوع في صلاة العيد وسبب ذلك ان العيد لما كان يوم فرح و زينة و سرور واستولت فيه النفوس على طلب حظوظها من النعيم، وايدها الشرع في ذلك بتحريم الصوم فيه، وشرع لهم اللعب في هذا اليوم والزينة وفي هذا اليوم لعبت الاحابشة في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو واقف ينظر اليهم وعائشة رضي الله عنها خلفه صلى الله عليه وسلم، وفي هذا اليوم دخل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مغنيتان فغنتا في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم، ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسمع، ولما اراد ابو بكر الصديق رضي الله عنه حين دخل ان يغير عليهما قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهما يا ابا بكر فانه يوم عيد فلما كان هذا اليوم يوم حظوظ النفوس شرع الله تضاعف التكبير في الصلاة ليتمكن من قلوب عباده ما ينبغي للحق من الكبرياء والعظمة لئلا تشغلهم حظوظ النفوس عن مراعاة حقه تعالىٰ بما يكون عليهم من اداء الفرائض في اثناء النهار اعني صلاة الظهر والعصر وباقي الصلوات قال الله تعالىٰ "ولذكر الله اكبر" يعني في الحكم الخ الفتوحات المكية: ۱/۵۱۸-۵۱۹، وصل في فصل التكبير في صلاة العيدين، وصل في اعتبار هذا الفصل، ط: دار صادر بيروت.

اور اس کی قضاء بھی نہیں۔(۱)

عیدین

عورتوں پر عیدین کی نماز واجب نہیں، اس لئے خواتین عید کی نماز کے لئے عیدگاہ یا مسجد میں نہ جائیں اور گھر میں بھی عید کی نماز نہ پڑھیں۔(۲)

عیدین کا وقت

عیدین کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد جب پندرہ منٹ ہو جاتا ہے

اور اشراق کا وقت ہو جاتا ہے تو شروع ہوتا ہے، اور سورج زوال ہونے تک باقی رہتا ہے،

---

(۱)(ویفسدها...... زوالها ای الشمس في صلاة العيدين) لفوات شرطها وهو وقت الضحى، طحطاوی على مراقي الفلاح، ص: ۳۲۶۔۳۲۸، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي، ردالمحتار: ۲۱۰/۱، باب الاستخلاف، المسائل الاثناء عشرية، ط: سعيد كراچي، وباب العيدين: ۱۷۱/۲۔۱۷۲، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۰/۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۲)(قوله وشرط وجوبها) الاقامة والذكورة والصحة والحرية الخ)فلا تجب على مسافر ولا على امرأة.......... لان المسافر يحرج في الحضور وكذا المريض والاعمىٰ والعبد مشغول بخدمة المولىٰ والمرأة بخدمة الزوج ، فعذروا دفعا للحرج والضرر ، البحر : ۱۵۱/۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچي... ولذا لا تجب على المرأة الخ، شامي: ۱۵۴/۲، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي. (تجب صلاتها) في الأصح(على من تجب عليه الجمعة بشرائطها) المتقدمة، الدر مع الرد: ۱۶۶/۱، باب العيدين، ط: سعيد كراچي، والسادس (الجماعة) واقلها ثلاثة رجال ، الدر مع الرد: ۱۵۱/۲ (قوله واقلها ثلاثة رجال) .... واحترز بالرجال عن النساء والصبيان فان الجمعة لا تصح بهم وحدهم لعدم صلاحيتهم للامامة فيها بحال ، شامي: ۱۵۱/۲ ، باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب ، قال الله تعالىٰ: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم ، ط: سعيد كراچي. البحر : ۱۵۰/۲ ، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچي. (ويكره حضور هن الجماعة) ولو لجمعة وعيد ووعظ (مطلقا) ولو عجوزا ليلا) على المذهب المفتىٰ به لفساد الزمان الخ، الدر مع الرد: ۵۶۶/۱، باب الامامة ، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي، ط: سعيد كراچي.

عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی اور عیدالفطر کی نماز دیر سے پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

عیدین کی حقیقت

''جماعت کی حقیقت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عیدین کی نماز

اگر عیدین کی نماز میں سہو سجدہ لازم ہو تو سجدۂ سہو کرنا ضروری نہیں ہے اس کے بغیر بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

عیدین کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا

☆......عید کے دن عیدین کی نماز سے پہلے گھر، مسجد اور عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) ووقتها من الارتفاع قدر رمح فلا تصح قبله بل تكون نفلا محرما الى الزوال باسقاط الغاية، الدر المختار: وفي الرد: يندب تعجيل الاضحى لتعجيل الاضاحي وتاخير الفطر ليودى الفطرة كما في البحر، باب العيدين: ۲/ ۱۷۱، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۶۰، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح، ص: ۵۳۲، باب صلاة العيدين، ط: قديمي كراچي.

(۲) السهو في الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد الا ان مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلا يقع الناس في فتنة كذا في المضمرات ناقلا عن المحيط، هنديه: ۱/ ۱۲۸، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، رد المحتار: ۲/ ۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويكره التنفل قبل صلاة العيد في المصلى اتفاقا وفي البيت عند عامتهم وهو الاصح لان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج فصلى بهم العيد لم يصل قبلها ولا بعدها متفق عليه ويكره التنفل بعدها اى بعد صلاة العيد في المصلى فقط فلا يكره في البيت على اختيار الجمهور، مراقي الفلاح، وتحته في الطحطاوى، سواء من تجب عليه صلاة العيد، وغيره حتىٰ يكره للنساء ان يصلين الضحىٰ يوم العيد قبل صلاة الامام، حاشية الطحطاوى على المراقي ص: ۵۳۱۔ ۵۳۲، باب صلاة العيدين، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۲/ ۱۶۷۔ ۱۶۸، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۶۰، باب صلاة العيدين، ط: سعيد كراچي.

☆......عید کے دن عیدین کی نماز سے پہلے عورتوں کے لئے بھی گھر میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ عیدین کی نماز کے بعد عورتوں کے لئے گھر میں نفل نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۱)

عیدین کی نماز کے بعد نفل پڑھنا

عید کے دن عیدین کی نماز کے بعد مسجد اور عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ مرد اور عورت دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

عیدین کے لئے جماعت شرط ہے

عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے،(۳) جماعت کے بغیر اکیلے میں عید کی نماز پڑھنے سے عید کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اگر کسی کو عید کی نماز نہیں ملی تو اس کا متبادل نہیں ہے لہٰذا عید کی نماز میں سستی نہ کرے۔(۴)

عیدین میں تکبیر زائد کہنا

عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) (قوله تجب صلاة العيدين على من تجب عليه الجمعة بشرائطها سوى الخطبة) افاد ان جميع شرائط الجمعة وجوبا وصحة شرائط للعيد الا الخطبة، البحر الرائق: ۱۵۸/۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱۵۰/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه، رد المحتار: ۱۶۶/۲، باب العيدين ط: سعيد كراچي.

(۴) والامام لو صلاها مع الجماعة وفاتت بعض الناس لا يقضيها من فاتته خرج الوقت او لم يخرج هكذا في التبيين، هندية: ۱۵۲/۱ الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه، رد المحتار: ۱۷۵/۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. وفي البحر: (قوله ولم تقض ان فاتت مع الامام) لان الصلاة، بهذه الصفة لم تعرف قربة الا بشرائط لا تتم بالمنفرد فمراده نفي صلاته وحده، الخ، باب العيدين، : ۱۶۳/۲، ط: سعيد كراچي.

سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے مسلسل تین تکبیریں کہنا، اور دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں کہنا واجب ہے۔ (۱)

عیدین میں جماعت شرط ہے

عیدین کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر انفرادی طور پر عیدین کی نماز پڑھنے سے عیدین کی نماز صحیح نہیں ہوگی، عیدین کی نماز فوت ہونے کی صورت میں اس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں۔ (۲)

عیدین میں جہری قرأت کی وجہ

''جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ويصلي الامام ركعتين فيكبر تكبيرة الافتتاح ثم يستفتح ثم يكبر ثلاثا ثم يقرأ جهرا ثم يكبر تكبيرة الركوع فاذا قام الى الثانية قرأ ثم كبر ثلاثا وركع بالرابعة فتكون التكبيرات الزوائد ستا ثلاثا في الاولىٰ وثلاثا في الاخرى...... وتكبيرات العيد واجبة. هندية: ۱/۱۵۰، ۱۵۱، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/۱۷۲ - ۱۷۴، كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۲) ''عیدین کے لئے جماعت شرط ہے'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

غ

غافل کی نماز

جو شخص نماز تو پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا دل اللہ سے غافل ہے، اور نفسانی خواہشات اور جسمانی لذات میں لگا ہوا ہو، اس کی نماز سے فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن اس سے اصل مقصد حاصل نہ ہوگا۔(۱)

غروب آفتاب سے غروب شفق ابیض تک وقفہ

ہمارے ملک میں آفتاب غروب ہونے سے شفق ابیض غروب ہونے تک کا وقفہ کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ تک ہوتا ہے۔(۲)

غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وينبغي ان يعرف الناس ان الغرض الحقيقي من الصلاة انما هو اشعار القلب بعظمة الاله الخالق حتىٰ يكون منه على وجل فيأتمر بامره م وينتهي عما نهاه عنه ،وفي ذلك الخير كله للنوع الا نساني لان من يفعل الصالحات ويجتنب السيئات لا يصدر عنه للناس الا المنفعة والخير اما الذى ياتي بالصلاة قلبه غافل عن ربه مشغول لشهواته النفسانية وملاذه الجسمانية ، فان صلاته وان اسقطت عنه الفرض عند بعض الائمة ، ولكنها في الحقيقة لم تثمر الثمرة المطلوبة منها انما الصلاة الكاملة هي التي قال الله في شانها " قد افلح المومنون الذين هم في صلاتهم خاشعون" كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۲۔ ۱۷۳ ، كتاب الصلاة، حكمة مشروعتها، ط: دار الفكر بيروت.

(۲)[فائدة] ذكر العلامة المرحوم الشيخ الكاملي في حاشيته على رسالة الاسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامة المحقق علي آفندي الداغستاني ان التفاوت بين الفجرين وكذا بين الشفقين الاحمر والابيض انما هو بثلاث درج ، شامي: ۱/ ۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة،والسلام قبل البعثة،وص: ۱/ ۳۶۱،[تنبيه]مطلب في الصلاة، الوسطىٰ ، ط:سعيد كراچي. عمدة الفقه، ۱/ ۲۶ ، جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے ط: ادارہ مجددیہ، کراچی۔

غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنا

☆......غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، مگر جان بوجھ کر مجبوری کے بغیر غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مالک سے اجازت حاصل کرلی جائے تاکہ کراہت ختم ہو جائے، اور ایسی صورت میں مالک کو بھی اجازت دیدینی چاہیئے کہ یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس کی جگہ پر مسجد بن گئی اور صدقہ جاریہ کا سبب بن گیا، اور موت کے بعد آرام سے رہنے کا سبب بن گیا۔(۱)

اور لوگوں کو چاہیئے کہ کسی کی شخصی زمین پر مسجد بنانے سے پہلے مالک سے اجازت لیں، اجازت کے بغیر کسی کی شخصی زمین پر مسجد ہرگز نہ بنائیں ورنہ اجازت کے بغیر بنانے والا گنہگار ہوگا۔(۲)

☆......ہاں اگر حکومت کسی جگہ پر ضرورت کے مطابق مسجد نہیں بنائی اور وہاں کے لوگوں کے لئے مسجد کی ضرورت ہے تو ایسی صورت میں وہاں کے لوگوں کے لئے حکومت کی ایسی جگہ پر مسجد بنانے کی اجازت ہوگی جو جگہ کسی منصوبہ میں داخل اور شامل

(۱، ۲)" وتكره في ارض الغير بلا رضاه واذا ابتلى بالصلاة في أرض الغير و ليست مزروعة أو الطريق ان كانت لمسلم صلى فيها وان كانت لكافر صلى في الطريق مراقي الفلاح وتحته في الطحطاوي: (قوله صلى فيها) لان الظاهر أنه يرضى بها لأنه ينال أجراً من غير اكتساب منه كتاب الصلاة فصل في المكروهات، ص: ۳۵۸ ط: قديمي. الصلاة في أرض مغصوبة جائزة ولكن يعاقب بظلمه فما كان بينه وبين الله تعالى يثاب وما كان بينه وبين العباد يعاقب كذا في مختار الفتوى. هندية: ۱/ ۱۰۹. كتاب الصلاة الباب السابع الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره فيها ط: رشيديه وفي الواقعات : بنى مسجدا على سور المدينة لا ينبغي أن يصلى فيه لأنه حق العامة فلم يخلص لله تعالى كالمبني في أرض مغصوبة ۱ ھ، رد المحتار: ۱/ ۳۸۱، كتاب الصلاة مطلب في الصلاة في الأرض المغصوبة ودخول البساتين وبناء المسجد في أرض الغصب ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۵۳۰. فصل في أحكام المسجد. ط :نعمانية كوئته.

نہیں ہے۔(۱)

غلام کی امامت

غلام کوامام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر غلام عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

اور غلام کوامام بنانا اس لئے مکروہ ہے کہ اکثر غلام کو آقا کی خدمت میں مصروف ہونے کی وجہ سے دینی علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا۔(۲)

غلط پڑھنے کے بعد صحیح کرلیا

اگر نماز میں قرأت کے دوران ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے لیکن اس نے پھر اسی رکعت میں اس کی تصحیح کرلی تو نماز صحیح ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر اسی رکعت میں غلطی کی اصلاح نہیں کی تو نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا

---

(۱)ووقف مسجد للمسلمين واجب على الامام من بيت المال والا فعلى المسلمين. الدر المختار وفي الرد: (قوله ووقف مسجد) اى فى كل بلدة على الظاهر (قوله والا) اى وان لم يفعل الامام فعلى المسلمين كتاب الايمان مطلب في أحكام النذر: ۳/۷۳۶. ط: سعيد. وفي البحر: وفي الخانية؛ طريق للعامة وهي واسع فبنى فيه أهل المحلة مسجدا للعامة ولا يضر ذلك بالطريق قالوا لاباس به وهكذا روى عن أبي حنيفة ومحمد لان الطريق للمسلمين والمسجد لهم أيضا، كتاب الوقف فصل في أحكام المساجد: ۴/۲۵۵. ط: سعيد. هندية: ۲/۴۵۶. كتاب الوقف، الباب الحادى عشر في المسجد ط؛ رشيدية كوئٹه.

(۲)(قوله كره امامة العبد والاعرابى والفاسق والمبتدع والاعمى وولد الزنا)...... وأما الكراهة فمبنية على قلة رغبة الناس فى الاقتداء بهؤلاء فيؤدى الى تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيرا للأجر ولان العبد لا يتفرغ للتعلم .. وينبغي أن يكون كذلك في العبد وولدالزنا اذا كان أفضل القوم فلاكراهة اذالم يكونا محتقرين لعدم العلة للكراهة. البحرائق ج ١ ص/ ۳۴۸، ۳۴۹. كتاب الصلاة باب الامامة رد المحتار ج ١ ص/ ۵۵۹ باب الامامة ط: سعيد.

لازم ہے۔(۱)

غلطی بتانے میں جلدی کرنا

اگر امام قرأت میں اٹک جائے یا کوئی آیت بھول جائے، تو مقتدی کے لئے فوری طور پر غلطی بتانا مکروہ ہے، بلکہ کچھ انتظار کر کے غلطی بتانا چاہیئے۔(۲)

غلطی سے سہو سجدہ کرلیا

''شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غلطی سے معنی بدل جائے

☆......اگر قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہونے سے معنی اس طرح بدل گیا کہ اس کا اعتقاد رکھنا کفر ہے، خواہ وہ عبارت قرآن مجید کی دوسری جگہ موجود ہو یا نہ ہو، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

☆......اگر قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہونے سے معنی بدل گیا، لیکن اس کا اعتقاد رکھنا کفر

---

(۱) ذکر فی الفوائد: لو قرأ فی الصلاۃ بخطأ فاحش ثم رجع وقرأ صحیحا قال عندی صلاتہ جائزۃ.ھندیۃ : ۸۲/۱ .کتاب الصلاۃ الباب الخامس فی صفۃ الصلاۃ،الفصل الخامس فی زلۃ القارئ:ط رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) ویکرہ للمقتدی أن یعجل بالفتح لأن الامام ربما یتذکر فیکون التلقین من غیر حاجۃ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:باب ما یفسد الصلاۃ، ص:۳۳۴.ط: قدیمی) ویکرہ للمقتدی ان یفتح علی امامہ من ساعتہ (البحر الرائق: کتاب الصلاۃ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا:۱۰/۲ .رشیدیۃ):۶/۲ .ط: سعید رد المحتار مطلب المواضع التی لا یجب فیھا رد السلام: ۶۲۳/۱ ،ط:سعید).

(۳) وان غیر المعنی تغیرا فاحشا بان قرأ "وعصی ادم ربہ" بنصب المیم رفع الرب وما أشبہ ذلک مما لو تعمد بہ یکفر اذا قرأ خطا فسدت صلاتہ الخ(ھندیۃ: الفصل الخامس فی زلۃ القاری: ۸۱/۱. رشیدیۃ)شامی: کتاب الصلاۃ: مطلب مسائل زلۃ القاری: ۶۳۱/۱)ط: سعید.

نہیں، لیکن وہ عبارت پورے قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

☆...... معنی میں تغیر آ گیا ہے، اور وہ معنی وہاں مناسب نہیں، اگر چہ وہ لفظ قرآن مجید میں ہے، نماز فاسد ہوجائے گی۔(اس میں احتیاط ہے)۔(۲)

☆...... غلطی کی وجہ سے معنی میں تغیر آ گیا ہے یعنی لفظ بے معنی ہو گیا ہے، جیسے "السرائر" کی جگہ پر "السرائل" پڑھ لیا ہے تو نماز فاسد ہوجائے گی، (۳) اور اگر غلطی کی وجہ سے معنی میں بہت زیادہ تغیر نہ آیا یعنی اس جیسا لفظ قرآن مجید کی دوسری جگہ پر موجود ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) فان لم یکن مثله فی القران والمعنی بعید متغیر تغیرا فاحشا یفسد أیضا کهذا الغبار مکان هذا الغراب، وکذا اذا لم یکن مثله فی القرآن رد المحتار: ۱/ ۶۳۱. کتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القاری، ط: سعید،هندیة: ۱/ ۸۰، کتاب الصلاة: الفصل الخامس فی زلة القاری،ط: رشیدیة.

(۲) وان کان مثله فی القران والمعنی بعید ولم یکن متغیرا فاحشا تفسد أیضا عند أبی حنیفة ومحمد وهو الاحوط الخ. رد المحتار: ۱/ ۶۳۱. کتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القاری ط:سعید. عالمگیریة: ۱/ ۸۰، کتاب الصلاة الفصل الخامس فی زلة القاری،رشیدیة. فالأولی الأخذ فیه بقول المتقدمین لانضباط قواعدهم، وکون قولهم احوط. شامی : ۱/ ۶۳۱. مطلب مسائل زلة القاری ط: سعید کراچی.

(۳) وکذا اذالم یکن مثله فی القران ولا معنی له کالسرائل باللام مکان السرائر الخ ردالمحتار: ۱/ ۶۳۱. کتاب الصلاة مطلب مسائل زلة القاری ط:سعید کراچی.

(۴) وان کان مثله فی القران والمعنی بعید ولم یکن متغیرا فاحشا تفسد أیضا...... وقال بعض المشائخ: لا تفسد لعموم البلوی وهو قول أبی یوسف ...... فالمعتبر فی عدم الفساد عند عدم تغیر المعنی کثیرا وجود المثل فی القران عنده والموافقة فی المعنی عندهما(رد المحتار: ۱/ ۶۳۱. کتاب الصلاة مطلب مسائل زلة القاری ط:سعید). فتاوی هندیة: ۱/ ۸۰. کتاب الصلاة الفصل الخامس فی زلة القاری رشیدیة .

غلطی مان لینا

اگر نماز پڑھنے والا نماز کے دوران کسی اور کی بتائی ہوئی غلطی کو مان لے گا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ کیونکہ اس نے نماز پڑھتے ہوئے کسی باہر کے آدمی کے حکم کی تعمیل کی۔(۱)

''غنہ'' میں غنہ نہیں کیا

جس جگہ پر میم اور نون کو غنہ کر کے پڑھا جاتا ہے، اس جگہ پر میم اور نون میں غنہ نہ کر کے ظاہر کرنا غلط ہے، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، تاہم جو لوگ تجوید سے واقف ہیں ان کے لئے جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

غیر مسلم کے گھر میں نماز پڑھنا

''کافر کے گھر میں نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم ماہر کی حیرانگی

ایک صاحب (اے ارقمر) اپنے یورپ کے سفر نامہ میں لکھتے ہیں کہ میں نماز پڑھ

---

(۱)(قوله وكذا الأخذ) اى أخذ المصلي غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا ..... او أخذ الامام بفتح من ليس في صلاته. رد المحتار: ۱/۶۲۲ كتاب الصلاة، مطلب المواضع التي لايجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۰ ، كتاب الصلاة باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: رشيديه كوئته، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، : ۱/۳۵۱، باب ما يفسد الصلاة،ط: المكتبة الغوثية، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص: ۳۳۴، باب مايفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲)وفي التاتارخانية عن الحاوي: حكي عن الصفار انه كان يقول الخطأ اذا دخل في الحروف لايفسد، لان فيه بلوىٰ عامة الناس لانهم لا يقيمون الحروف الا بمشقة، شامي: ۱/۶۳۳، مطلب مسائل زلة القا ِى،ط: سعيد كراچي.

رہا تھا اور ایک انگریز مجھے کچھ دیر کھڑا دیکھتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کہنے لگا کہ یہ ورزش کا طریقہ تم نے میری کتاب سے سیکھا ہے کیونکہ میں نے بھی اسی طریقے سے ورزش کرنے کا طریقہ بتایا ہے جو شخص اسی طریقہ سے ورزش کرے گا وہ کبھی بھی طویل پیچیدہ اور سنسنی خیز امراض میں مبتلا نہ ہوگا۔

پھر اس ماہر نے وضاحت کی کہ اگر کھڑا آدمی فوراً سجدے ن. ررش میں چلا جائے تو اس سے اعصاب اور دل پر بُرا اثر ہوتا ہے اس لئے میں نے اپنی کتاب میں یہ بات خاص طور پر تحریر کی ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ورزش کی جائے جس میں ہاتھ بندھے ہوئے ہوں (یعنی قیام) پھر جھک کر ہاتھوں اور کمر کی ورزش کی جائے یعنی (رکوع) اور پھر سر کو زمین سے لگا کر ورزش کی جائے (یعنی سجدہ) یہ ورزش صرف ماہرین ہی کرا سکتے ہیں۔

جب اس نے یہ بات کہی تو نمازی صاحب فرمانے لگے میں مسلمان ہوں اور میرے اسلام نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے آپ کی کتاب ہرگز نہیں پڑھی اور ایسا عمل دن میں کم از کم پانچ بار کرتا ہوں۔

اس بات کے سنتے ہی وہ انگریز ماہر حیران رہ گیا اور ان صاحب سے مزید اسلامی معلومات لینے لگا۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۴۲)

غیر مقلد کی امامت

اگر غیر مقلد امام کے بارے میں یہ یقین ہے کہ نماز کے ارکان وشرائط میں دوسرے مذاہب کی رعایت کرتا ہے، تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، اور اگر رعایت نہ کرنے کا یقین ہو تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اور جس امام کا حال معلوم نہیں ہے اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

---

(۱) (وصح الاقتداء فیه) ففی غیره اولیٰ ان لم یتحقق منه ما یفسدها فی اعتقاده فی الاصح کما بسطه

آج کل کے اکثر غیر مقلدین صرف یہی نہیں کہ دوسرے مذاہب کی رعایت کا خیال نہیں کرتے، بلکہ دوسرے مذاہب کو غلط سمجھتے ہیں، اور قصداً ان کے خلاف کرتے ہیں اور خلاف کرنے کو ثواب سمجھتے ہیں، اس لئے ان کی اقتداء سے جہاں تک ممکن ہو احتراز کرنا چاہئے، مگر ضرورت کے وقت ان کی اقتداء میں نماز پڑھ لے، جماعت نہ چھوڑے۔(۱)

یہ تفصیل اس وقت ہے جب امام کا عقیدہ صحیح ہو، اگر اس کا عقیدہ فاسد ہے، مقلدین کو مشرک جانتا ہے، اور ائمۂ کرام کو گالی دیتا ہے، ان کو بُرا بھلا کہتا ہے، تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

= في البحر، بشافعي) (قوله كما بسطه في البحر) حيث ذكر ان الحاصل انه ان علم الاحتياط منه في مذهبنا فلا كراهة في الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم يعلم شيئا كره، شامي: ۲/۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فحاصله ان صاحب الهداية جوز الاقتداء بالشافعي بشرط ان لا يعلم المقتدى منه ما يمنع صحة صلاته في راى المقتدى كالفصد ونحوه، وعدد مواضع عدم صحة الاقتداء به الخ، البحر الرائق: ۲/۴۵، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.: ۱/۸۱، ط: رشيدية كوئته.

(۱) واما الصلاة خلف الشافعية فحاصل ما في المجتبىٰ انه اذا كان مراعيا للشرائط والاركان عندنا فالاقتداء به صحيح على الاصح ويكره، والا فلا يصح اصلا..... ولا خصوصية للشافعية، بل الصلاة خلف كل مخالف للمذهب كذلک، البحر الرائق: ۱/۶۱۳، باب الامامة، ط: مكتبه رشيدية كوئته: ۱/۳۵۱، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۵۶۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

فان قلت: فما الافضلية ان يصلي خلف هولاء او الانفراد؟ قيل اما في حق الفاسق فالصلاة خلفه اولىٰ لما ذكر في الفتاوىٰ كما قدمناه، واما الآخرون فيمكن ان يكون الانفراد اولىٰ لجهلهم بشروط الصلاة، ويمكن ان يكون على قياس الصلاة خلف الفاسق، والافضل ان يصلي خلف غيرهم آه فالحاصل انه يكره لهولاء التقدم ويكره الاقتداء بهم كراهة تنزيهية، فان امكن الصلاة خلف غيرهم والا فالاقتداء اولىٰ من الانفراد، البحر الرائق: ۱/۳۴۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۵۶۳، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه، هل يكره ام لا؟ ط: سعيد كراچي.

وفي الفتاوىٰ: لو صلى خلف فاسق او مبتدع ينال فضل الجماعة لكن لا ينال كما ينال خلف تقي ورع، لقوله ﷺ من صلى خلف عالم تقي فكانما صلى خلف نبي، البحر: ۱/۳۴۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ف

فاتحہ ایک سانس میں پڑھنا

امام کے لئے فرض نمازوں میں ایک ہی سانس میں پوری سورۂ فاتحہ پڑھنے کی عادت بنالینا ناپسندیدہ اور مکروہ تنزیہی ہے، بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی عادت بنالینی چاہئے تاکہ ترتیل اور معانی میں تدبر کے ساتھ پڑھ سکے(۱) (اور سورۂ فاتحہ کی ہر آیت کو الگ الگ پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر آیت کا الگ الگ جواب ملے)۔(۲)

فاتحہ پڑھ کر رکوع کرلیا

اگر کوئی شخص فرض نماز کی شروع کی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت یا واجب، سنت اور نفل نماز کی کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور اس کو رکوع میں یا رکوع کے بعد سجدہ سے پہلے یاد نہیں آیا بلکہ اس کے بعد یاد آیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب

---

(۱) ...... ثم يرتل سورة الفاتحة وسورة من القرآن ترتيلا يمد الحروف ويقف على رؤوس الآى، الخ، حجة الله البالغة : ۲/۹، اذكار الصلاة، وهيآتها المندوب اليها ط: كتب خانه رشيديه دهلي، ورتل القرآن ترتيلا، سوره المزمل: آيت رقم ۴ وفي الحجة : يقرأ في الفرض بالترسل حرفا حرفا وفي التراويح بين بين وفي النفل ليلا له ان يسرع بعد ان يقرأ كما يفهم،الدرالمختار مع الرد: ۱/۵۴۱،كتاب الصلاة،مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية: ط: سعيد كراچي. التاتارخانية : ۱/۵۲۴،كتاب الصلاة، الفرائض، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) وعن ابي هريرة رضي الله عنه......... فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: قال الله تعالىٰ قسمت الصلاة بيني وبين عبدى نصفين ولعبدى ما سأل فاذا قال العبد الحمد لله رب العالمين، قال الله تعالىٰ حمدني عبدى واذا قال الرحمٰن الرحيم قال الله تعالىٰ اثنى على عبدى واذا قال ملك يوم الدين قال مجدني عبدى واذاقال اياك نعبد وايا ك نستعين قال هذا بيني وبين عبدى ولعبدى ما سأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال هذا لعبد ى ولعبدى ما سأل ، مشكوٰة المصابيح: ۷۸، باب القراءة في الصلاة، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير ۳۰۶ صفة الصلاة،ط:سهيل اكيڈمي.

ہوگا، اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔(۱)

فاتحہ پڑھنا

☆......امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے فرض نمازوں کی دو رکعتوں میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

مقتدی کے لئے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھنے کی اجازت نہیں، مقتدی امام کے پیچھے خاموش رہیں گے اگر امام کی قرأت سنائی دے تو سنیں اور خاموش رہیں، اور اگر امام کی قرأت سنائی نہ دے تو صرف خاموش رہیں یہ اللہ کا حکم ہے۔(۳)

(۱) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة او ما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار او آية طويلة في الاوليين بعد الفاتحة .... وفي جميع ركعات النفل والوتر هندية: ۷۱/۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته.(واعادتها بتركه عمدا) اى ما دام الوقت باقيا وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتىٰ خرج الوقت تسقط مع النقصان، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۲۴۷، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: قديمى كراچى.ولو قرأ الفاتحة وحدها وترك السورة يجب عليه سجود السهو، وكذا لو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة كذا في التبيين ولو قرأ الفاتحة وآيتين فخرّ راكعا ساهيا ثم تذكر عادوأتم ثلاث آيات، وعليه سجود السهو، فتاوىٰ هندية: ۱۲۶/۱، كتاب الصلاة، الباب الثاني، في سجود السهو، ط: رشيديه كوئته.البحر: ۱۶۶/۲،ط:رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوى على المراقى ص: ۲۵۰، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى.

(۲) ولها واجبات وهي: قراءة فاتحة الكتاب وضم سورة الخ، الدر المختار مع الرد: ۴۵۶/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. ثم الفاتحة واجبة في الاوليين من الفرض وفي جميع ركعات النفل وفي الوتر والعيدين ،البحر الرائق: ۲۹۶/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط:سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱۶۰/۱، فصل في بيان واجبات الاصلية في الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۷۱/۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۳) المؤتم لا يقرأ مطلقا،ولا الفاتحة سرا فان قرأ كره تحريما، الدر المختارمع الرد: ۵۴۴/۱، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچى.بدائع الصنائع:فصل في اركان الصلاة: ۱۱۰/۱، ط:سعيد كراچى. البحر الرائق: ۵۹۹/۱، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته. "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون" الاعراف: ۲۰۴.

☆......فرض کے علاوہ باقی نمازوں کی سب رکعتوں میں ایک ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

فاتحہ پڑھنا بھول گیا

''فاتحہ چھوڑ جائے'' کا عنوان دیکھیں۔

فاتحہ پڑھنے کا راز

سورۂ فاتحہ جامع دعا ہے، اس لئے اس کو نماز میں پڑھنا ضروری ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی تعلیم کے لئے سورۂ فاتحہ نازل فرمائی کہ ہماری حمد وثناء اس طرح کیا کرتے ہیں، اور اس طرح خاص ہم سے مدد اور استعانت چاہتے ہیں، اور خاص ہمارے لئے عبادت کا اقرار کیا کرتے ہیں، اور اس طرح وہ راستہ جو ہر قسم کی بہتری کا جامع ہے مانگا کرتے ہیں، اور ان لوگوں کے طریقے سے جن پر ہم ناراض ہیں اور جو گمراہ ہیں پناہ مانگا کرتے ہیں، اور بہتر دعا وہ ہوتی ہے جو جامع ہوتی ہے۔

فاتحہ میں شروع میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، اور اس کی عام تربیت، اور اس کی عام اور خاص رحمت، اور اس کی مالکیت اور جزا وسزا کے اختیار کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا مانگی جاتی ہے۔(احکام اسلام ص ۶۰)(۲)

---

(۱) ولها واجبات وهي قراءة فاتحة الكتاب ......(و) في جميع ركعات النفل لان كل شفع منه صلاة، وكل الوتر، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۹ كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۹۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) واذا تعين التوقيت فلا احق من الفاتحة لانها دعاء جامع انزله الله تعالى على السنة عبادة، يعلمه كيف يحمدون الله ويثنون عليه ويقرون له بتوحيد العبادة والاستعانة وكيف يسالونه الطريقة الجامعة لأنواع الخير ويتعوذون به من طريقة المغضوب عليهم والضالين، واحسن الدعاء اجمعه، حجة الله البالغة، : ۲/۵، الامور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيدية دهلي.

فاتحہ تشہد کے بعد پڑھ لی

اگر تشہد کے بعد بھولے سے سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

فاتحہ چھوڑ جائے

☆......اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی صرف کوئی سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا تو اس کو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے اور سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے، کیونکہ رکوع ادا کرنے میں تاخیر بھی ہوگئی اور رکوع کا تکرار بھی ہوگیا، ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔(۲)

☆......اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت کو سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کی بات رکوع یا رکوع کے بعد یاد نہیں آئی بلکہ دوسری رکعت میں یاد آئی تو اس صورت میں دوسری

---

(۱) وان بدأ بالتشهد ثم بالقراءة فلا سهو عليه كذا في محيط السرخسي ، فتاویٰ عالمگیریة: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. وان قرأ القرآن بعدقراءة التشهد في العقدة الاخيرة لا سهو عليه لانه محل الثناء والدعاء والقرآن يشمل عليهما، حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۷۷، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وفي الخلاصة اذا ركع ولم يقرأ السورة رفع رأسه وقرأ السورة، وأعاد الركوع وعليه السهو، فتاویٰ عالمگیریة. ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۷۶، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس في القراءة والأذكار، ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص: ۴۶۱، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۵۸، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

رکعت میں سورۂ فاتحہ دوبارہ نہ پڑھے ورنہ ایک رکعت میں دومرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا لازم آئے گا، اور سورۂ فاتحہ کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں ہے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے، نماز ہوجائے گی۔(۱)

فاتحہ خلف الامام

حنفی مسلک میں امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا بعد کی سورت، جائز نہیں ہے،(۲) لیکن اگر غلطی سے کوئی شخص پڑھ لے تو اس کی نماز ہوجاتی ہے، فاسد نہیں ہوتی۔(۳)

---

(۱) ولو ترک الفاتحة في الاولين لا يكررها في الاخريين عندهم ويسجدللسهو لان قراء ة الفاتحة في الشفع الثاني مشروعة نفلا..... واذا كررها خالف المشروع، حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/۳۴۷ كتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: المكتبة الغوثية و ص۲۵۵ ط: قديمی كراچی. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی ۱/۴۶۰ باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچی.

(۲) المؤتم لا يقرأ مطلقا ولا الفاتحة سرا فان قرأ كره تحريما. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل في القراءة ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/۱۱۰، فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۱/۵۹۹، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (والمؤتم لا يقرأ مطلقا) ولا الفاتحة..... (فان قرأ كره تحريما) وتصح في الاصح، الخ، الدر مع الرد: ۱/۵۴۴، باب صفة الصلاة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد كراچی.
ان الآية: نزلت في الصلاة وهی قوله تعالیٰ "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون" [الاعراف: ۲۰۴] وهو قول اكثر اهل التفسير، ومنهم من قال نزلت في الخطبة، قال في الكافي: ولا تنافي بينهما فانما امروا بهما فيها لما فيها من قراء ة القرآن البحر: ۱/۳۴۳، قبيل باب الامامة، ط: سعيد كراچی. و ۱/۶۰۰، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/۲۹۷، فصل في القراء ة ط: رشيدية كوئٹه.

فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی

اگر کسی نے فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت، یا واجب، سنت اور نفل کی کسی بھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کو دو مرتبہ پڑھ لیا، یا اکثر حصہ دو مرتبہ پڑھ لیا، تو ان دونوں صورتوں میں سہو سجدہ واجب ہوگا (۱)، اور اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے

سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے، اگر سورت کا کوئی جملہ بھی سورۂ فاتحہ سے پہلے پڑھا گیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (۳)

فاتحہ سہو سجدہ کے بعد پڑھ لی

''سجدہ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی'' کا عنوان دیکھیں۔

فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا تو سہو سجدہ واجب نہیں

(۱) قوله وكذا ترك تكريرها الخ: فلو قرأها في ركعة من الاولين مرتين وجب سجود السهو، لتأخير الواجب وهو السورة...... وكذا لو قرأ اكثرها ثم أعادها، ردالمحتار: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى: ۱/ ۳۴۷، فصل فى بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية و ص: ۲۴۹، ط: قديمى كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۶۰، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، و ص: ۳۹۷، ط: نعمانية كوئٹه. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وقيد بالاولين لان الاقتصار على مرة فى الاخرين ليس بواجب حتىٰ لا يلزمه سجود السهو بتكرار الفاتحة فيهما سهوا الخ، رد المحتار: باب صفة الصلاة،: ۱/ ۴۶۱، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۶۰، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۷۶، كتاب الصلاة، جنس فى القراءة والأذكار، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكذا لو قرأ حرفا من السورة قبل الفاتحة ساهيا يلزمه السهو، الخ: خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۷۶

ہوگا، نماز ہوجائے گی۔(۱)

فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ سے پہلے دوسری سورت پڑھ لی، اور اسی وقت اس کو خیال آیا کہ سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس صورت میں یاد آنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے پھر اس کے بعد سورت پڑھے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے، کیونکہ دوسری سورت کو سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب ہے، اور واجب کے خلاف ہونے کی صورت میں سہو سجدہ واجب ہوتا ہے۔(۲)

فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور تھوڑا سا بھول گیا پڑھ نہ سکا، تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

فاتحہ کا اکثر حصہ دوبار پڑھا

''فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلوة، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوي: ۱/ ۳۳۹، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار. ط: المكتبة الغوثية، ص: ۲۴۹، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۱) لو تشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو وبعدها يلزمه، حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ص: ۳۹۷، ط: نعمانية، هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/ ۹۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) (قوله على كل السورة) حتى قالوا لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو، رد المحتار: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۷۲، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوي على مرقي الفلاح: ۱/ ۳۳۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، وص ۲۴۹ ط: قديمي كراچي.

(۳) وان قرأ اكثر الفاتحة ونسي الباقي لا سهو عليه هندية: ۱/ ۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۷۲، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱/ ۳۳۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، وص: ۲۴۸ ط: قديمي كراچي.

فاتحہ کا تکرار

فرض نماز کی پہلی دو رکعت اور فرائض کے علاوہ باقی نمازوں کی کسی بھی رَکعت میں سورۂ فاتحہ کو ایک رکعت میں دو مرتبہ پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ اور سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ بھول گیا نہ پڑھ سکا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا۔ اور یہ حکم فرض کی شروع کی دو رکعت اور واجب، سنت اور نوافل کی ہر رکعت کا ہے۔

اور اگر فرض کی آخری دو رکعت یا ایک رکعت میں ایسا ہوا ہے تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی

☆......اگر کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی، اور بھول کر دوسری

(۱) ولو كررها في الاولين يجب عليه سجود السهو، بخلاف ما لو اعادها بعد السورة او كررها في الاخريين كذا في التبيين. هندية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئته. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۳۹۷، مكتبه نعمانيه كوئته. البحر الرائق: ۲/۹۷، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) اذا ترك الفاتحة في الاوليين او احداهما يلزمه السهو...... وان بقي الاكثر كان عليه السهو اماما كان او منفردا ......وان تركها في الاخريين لا يجب ان كان في الفرض وان كان في النفل او الوتر وجب عليه، فتاوىٰ عالمگيري: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، البحر الرائق: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۷۵، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئته.

کوئی سورت شروع کردی، پھر یاد آیا تو سورت چھوڑ کر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر اس کے بعد کوئی سورت ملائے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۱)

☆......اسی طرح اگر سورۂ فاتحہ چھوڑ کر مکمل کوئی سورت پڑھ لی یا رکوع میں چلا گیا، یا رکوع سے بھی اٹھ گیا تو ان سب صورتوں میں کھڑے ہوکر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے پھر سورت ملائے پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا تو اس پر سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) (قوله على كل السورة) حتىٰ قالوا لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو، رد المحتار: ۴۶۰/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱۷۶/۱، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۳۳۹/۱، كتاب الصلوة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، ص: ۲۴۹، ط: قديمي كراچي.

(۲) وكذالك اذا تذكر بعد الفراغ من السورة او في الركوع او بعد ما رفع رأسه من الركوع فانه يأتي بالفاتحة ثم يعيد السورة ثم يسجد للسهو وفي الخلاصة اذا ركع ولم يقرأ السورة رفع رأسه وقرأ السورة واعاد الركوع وعليه السهو، هندية: ۱۲۶/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۹۴/۲ باب سجود السهو، ط: سعيد، خلاصة الفتاوىٰ: ۱۷۶/۱، كتاب الصلوة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ولو تشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو عليه وبعدها يلزمه سجود السهو، وهو الاصح لان بعد الفاتحة محل قراءة السورة فاذا تشهد فيه فقد أخر الواجب، الخ، هندية: ۱۲۷/۱، كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۳۹۷، ط: نعمانية كوئٹه، البحر: ۹۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد.

فاتحہ کے بعد خاموش رہا

کسی نے سورۂ فاتحہ پڑھی، اور چپ ہوگیا، اور ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنے کے برابر وقت تک خاموش کھڑا رہا، اس کے بعد کوئی سورت ملائی تو اس پر سجدہ سہو لازم ہے۔(۱)

فاتحہ کے بعد خاموش رہنا

سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانے سے پہلے دیر تک خاموش رہنے کی صورت میں، سورت ملانے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوگا۔(۲)

فاتحہ کے بعد دو آیتیں پڑھیں

''دو آیتیں پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنے کی حکمت

انسان کا خاصہ اور عادت یہ ہے کہ اس کے دل پر کسی واعظ کی نصیحت کا اثر ایک ہی

---

(۱) وتفکره عمدا حتیٰ شغله عن رکن، الدر مع الرد: ۲/۸۰، باب سجود السهو، ط: سعید کراچي. واعلم انه (اذاشغله ذلک) الشک، فتفکر (قدر اداء رکن ولم یشتغل حالة الشک بقراءة ولا تسبیح) ذکره في الذخیرة) وجب علیه سجود السهو، الخ، وفي الشامیة: ثم الاصل في التفکر انه ان منعه عن اداء رکن کقراءة آیة او ثلاث أو رکوع او سجود او عن اداء واجب کالقعود یلزمه السهو لا ستلزام ذلک ترک الواجب وهو الاتیان بالرکن او الواجب في محله وان لم یمنعه عن شئي من ذلک بان کان یؤدي الارکان ویتفکر لا یلزمه السهو، الخ، شامي: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعید کراچي. بدائع: ۱/۱۶۴، فصل واما بیان سبب الوجوب، ط: سعید کراچي.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

بار میں کچھ نہیں پڑتا، اور دنیا کی چیزوں میں دل لگانے سے دل میں جو زنگ لگتا ہے وہ بھی ایک دفعہ وعظ ونصیحت سے دور نہیں ہوتا، جیسا کہ لوہے وغیرہ میں زنگ لگنے کے بعد ایک دفعہ پالش کرنے سے نہ زنگ دور ہوتا ہے اور نہ ہی روشن اور چمکدار ہوتا ہے بلکہ بار بار پالش کرنا پڑتا ہے پھر جاکے چمکدار ہو جاتا ہے، اسی طرح سورۂ فاتحہ میں بھی بڑی بڑی روحانی بیماریوں کے زنگ کی پالش ہے، اس لئے ایک ہی نماز میں اس سورت کو متعدد بار پڑھا جاتا ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۲)

فاسد

''فاسد'' معنی خراب ہونا یعنی نماز صحیح نہ ہونا، جو نماز فاسد ہوتی ہے اس کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

فاسد ہونا

فاسد ہونے کا مطلب ہے ختم ہونا، ٹوٹ جانا، یعنی اس کام کو دوبارہ کرنا ضروری ہے مثلاً اگر وضو فاسد ہے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے، اور اگر نماز فاسد ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

فاسق اور بدعتی میں فرق

فاسق اور بدعتی میں فرق یہ ہے کہ فاسق گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور بدعتی گناہ

---

(۱) والفساد والبطلان في العبادات واحد، فقداريد بكل منهما خروج العبادة عن كونها عبادة بسبب فوات بعض الفرائض، حلبي كبير، ص: ۳۷۶، فصل فيما يفسد الصلوٰة، ط: نعمانيه، و ص: ۴۳۴، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامي: ۱/ ۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ايضاً.

کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے، اس لئے بدعتی کا مرتبہ فاسق سے بھی بدتر ہے۔(۱)

فاسق کی اذان

فسق کی اذان مکروہ ہے، البتہ دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے، اگر کسی علاقے میں نیک، صالح اور پرہیزگار آدمی موجود ہے تو فاسق آدمی کو اذان نہیں دینی چاہیے، ہاں اگر کسی علاقے میں فاسق کے علاوہ پرہیزگار آدمی نہیں تو اس صورت میں فاسق آدمی اذان دے سکتا ہے۔(۲)

---

(۱)ویکره تقدیم المبتدع أیضا لانه فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بأنه فاسق ویخاف ویستغفر بخلاف المبتدع الخ حلبی کبیر ص/۵۱۴، فصل فی الامامة. ط: سهیل اکیڈمی بأنها ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول ﷺ من علم أو عمل او حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما (رد المحتار: ۱/۵۶۰، باب الامامة مطلب البدعة خمسة أقسام. ط:سعید،البحر الرائق: ۱/۶۱۱، باب الامامة. ط: رشیدیة: ۱/۳۴۹. ط:سعید، أخرج الرافعي: عمل قلیل فی سنة خیر من عمل کثیر فی بدعة و الطبراني: من وقر صاحب بدعة فقد أعان علی هدم الاسلام، والبیهقی وابن أبی عاصم في السنة: أبی اللهأن یقبل عمل صاحب بدعة حتی یتوب من بدعته، الصواعق المحرقة في الرد علی أهل البدع و الزندقة لابن حجر الهیتمی، ص: ۴،ط :کتب خانه مجیدیه ملتان ،وروی عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان ابلیس قال اهلکتهم بالذنوب فأهلکونی بالاستغفار ،فلما رأیت ذالک اهلکتهم بالاهواء فهم یحسبون أنهم مهتدون فلا یستغفرون .رواه ابن ابی عاصم وغیره، الترغیب والترهیب: ۱/۴۵ الترهیب من ترک السنة وارتکاب البدع والاهواء، خطبةالکتاب ومقدمته.

(۲) ویکره اذان الفاسق ولا یعاد " هندیة : ۱/۵۴،کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان ،الفصل الاول فی صفته وأحوال المؤذن ،ط،حقانیة ملتان، رد المحتار : ۱/۳۹۳-۳۹۴ کتاب الصلاة، باب الاذان ،ط .سعید، البحر الرائق : ۱/۲۶۴،کتاب الصلاة باب الاذان ،ط:سعید.

فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں

فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اور اس کے بعد تین دن تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین باغیوں کی اقتداء میں نماز پڑھتے رہے، کسی سے اعادہ ثابت نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "صلوا کل خلف بر و فاجر" میں بھی اعادہ کا ذکر نہیں اور فقہاء کرام نے بھی اعادہ کا حکم نہیں دیا۔ نیز یہ کہ نماز کی ماہیت اور اجزاء میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس لئے دوبارہ پڑھنا واجب نہیں۔ (۱)

فاسق کی امامت

فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، (۲) ہاں اگر حاضرین میں سارے فاسق ہیں کوئی بھی شخص متقی، پرہیزگار نہیں تو اس صورت میں فاسق کی امامت فاسقوں کے لئے

---

(۱) (قوله وكره امامة العبد والاعرابي والفاسق ...) بيان للشيئين الصحة والكراهة أما الصحة فمبنية على وجود الاهلية للصلاة مع اداء الاركان وهما موجودان من غير نقص في الشرائط والاركان ومن السنة حديث "صلوا خلف كل بر وفاجر "وفي صحيح البخاري "أن ابن عمر كان يصلي خلف الحجاج "وكفى به فاسقا كما قاله الشافعي "البحر الرائق : ۱/۳۴۸ كتاب الصلاة، باب الامامة ط:سعيد "(كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها) ....ان مرادهم بالواجب والسنة التي تعاد بتركها ما كان من ماهية الصلاة واجزائها "(رد المحتار ۱/۴۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة ،مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها ،ط،سعيد.

(۲) وكره امامة العبد والاعرابي والفاسق الخ .... البحر ۱/۳۴۸ باب الامامة ومن كراهة تقديم الفاسق على ما يأتي ان العالم اولى بالتقدم اذا كان يجتنب الفواحش وان كان غيره اورع منه، حلبي كبير ص۵۱۳ فصل في الامامة ،ط:سهيل وص: ۴۴۲ ط،نعمانية ...وفيه اشارة الى انهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم الخ حلبي كبير ص ۵۱۳ فصل في الامامة ،ط: سهيل و: ص ۴۴۲ ،ط،نعمانية.

مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

اور جو کام شریعت میں منع ہے اگر کوئی شخص وہ کام کرتا ہے تو وہ فاسق ہے مثلاً شراب پینا، چغلخوری کرنا، اور غیبت کرنا منع ہے، اب اگر کوئی شخص شراب پیتا ہے، چغلخوری کرتا ہے یا غیبت کرتا ہے، تو وہ فاسق ہے۔(۲)

اور فاسق گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اس لئے توبہ نصیب ہونے کی اُمید ہے۔(۳)

فاش غلطی

اگر نماز کی قرأت میں فاش غلطی ہوگئی، یعنی جس سے معنی اور مفہوم بدل جائے تو

(۱) وینبغي ان یکون محل کراهة الاقتداء بهم عند وجود غیرهم والافلا کراهة کما لا یخفی، البحر الرائق: ۱/۶۱۱ کتاب الصلاۃ، باب الامامة، ط، رشیدیة و ص: ۱/۳۴۹ ط: سعید ردالمحتار: ۱/۵۶۰ کتاب الصلاۃ، باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد ط: سعید، حلبی کبیر ص: ۵۱۴ فصل في الامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر، والزاني وآکل الربا ونحو ذالک، شامي: ۱/۵۶۰ کتاب الصلاۃ، باب الامامة ط: سعید، والفسق لغة خروج عن الاستقامة... وشرعا خروج عن طاعة الله تعالى بارتکاب کبیرة ...... وذالک کنمام، ومراء وشارب خمر الخ حاشیه الطحطاوی علی المراقي: ص: ۱۶۵ باب الامامة فصل في بیان الاحق بالامامة، ط: قدیمي کتب خانه کراچي، وهو اعم من الکفر، والفسق، یقع بالقلیل من الذنوب وبالکثیر لکن تعورف فیما کان کثیرا واکثر مایقال الفاسق لمن التزم حکم الشرع واقر به ثم أخل بجمیع احکامه او ببعضه. مفردات القران للراغب ص: ۳۸۷ ط، مصطفی البابي الحلبي مصر وکذافي تاج العروس ۷/۴۸ ط: دار لیبیا للنشر والتوزیع علی مطابع دار صادر بیروت.

(۳) المبتدع .... وهو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق ویخاف ویستغفر بخلاف المبتدع حلبی کبیر ص ۵۱۴ باب الامامة ط: سهیل اکیڈمی، الابداع في مضار الابتداع ص: ۳۳ ط المکتبة العلمیه بالمدینه المنورة، طبع خامس، الترغیب والترهیب ۱/۳۰ فصل الترهیب من ترک السنة وارتکاب البدع، ط، دارالکتب العلمیة بیروت لبنان.

نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے

فجر کی سنت قضاء ہونے کی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کرنا ضروری نہیں بہتر ہے، اور ظہر کی سنت اگر فرض سے پہلے ادا نہ کر سکا تو فرض کے بعد پڑھنا ضروری ہے، دونوں میں فرق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد فجر کا وقت باقی نہیں رہتا ہے اور ظہر کے فرض پڑھنے کے بعد بھی ظہر کا وقت باقی رہتا ہے اس لئے ظہر کی سنت پڑھنا ضروری ہے اور فجر کی سنت پڑھنا ضروری نہیں۔(۲)

فجر سے پہلے دنیاوی باتیں کرنا

فجر کی نماز سے پہلے ذکر الہی، قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ دنیاوی باتیں وغیرہ

---

(۱) (الاصل فيه) أى فى الزلل والخطاء (انه ان لم يكن مثله) اى مثل ذالک اللفظ (فى القرآن والمعنى) اى والحال فى ان معنى ذالک اللفظ (بعيد) من معنى لفظ القرآن (متغير) معنى لفظ القرآن به (تغيرا فاحشا) قويا بحيث لا مناسبة بين المعنيين اصلا (تفسد صلوته) ايضا (كما اذا قرأ هذا الغبار مكان) قوله هذا الغراب (وكذا اذا لم يكن مثله فى القرآن ولا معنى له) ...... تغيرا فا حشا تفسد) حلبى كبير، ص: ۴۷۲. كتاب الصلاة، فصل فى زلة القارى ط: سهيل اكيڈمى لاهور. وان تغيرا لمعنى نحو أن يقرأ" ان الابرار لفى جحيم وان الفجار لفى نعيم" فا كثر المشايخ على أنها تفسد وهو الصحيح هكذا فى الظهيرية ،هندية: ۱/ ۸۰. كتاب الصلاة، فصل زلة القارى ط: حقانيه. شامى : ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة باب الاستخلاف ط: سعيد.

(۲) (ولا يقضيها الا بطريق التبعية) لقضاء (فرضها قبل الزوال لا بعده فى الاصح) لورود الخبر بقضائها فى الوقت المهمل بخلاف القياس فغيره عليه لا يقاس (بخلاف سنة الظهر) وكذاا لجمعة (فانه) ان خاف فوت ركعة (يتركها) ويقتدى (ثم يأتى بها) على انها سنة (فى وقته) اى الظهر قال فى الشامية(قوله الا بطريق التبعية)واما بعد طلوع الشمس فكذالک عندهما ،وقال محمد:احب الىّ ان يقضيها الى الزوال، كما فى الدرر، قيل :هذا قريب من الاتفاق... قوله فى وقت المهمل هو ما ليس وقت فريضة وهو ما بعد طلوع الشمس الى الزوال. شامى : ۲/ ۵۷، ۵۸. باب ادراک الفريضة ط: سعيد، مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص: ۴۵۳. باب ادراک الفريضة ط: قديمى. فتح القدير : ۱/ ۴۷۵، ۴۷۶. باب ادراک الفريضة ط: دار الفكر.

کرنا مکروہ ہے تاکہ ''اعمال نامہ'' کی ابتداء عبادت سے ہو۔(۱)

فجر کا مستحب وقت

۱......مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اتنا وقت باقی ہو کہ اگر سنت کے مطابق نماز ادا کی جائے، اور اس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جائے، اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر کسی وجہ سے نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اس میں پڑھ سکیں۔(۲)

---

(۱)يكره الكلام بعد انشقاق الفجر الى ان يصلي الا بخير ، وبعدالصلاة، لا بأس به وبالمشي في حاجته ، وقيل يكره الى الشمس وقيل الى ارتفاعها ،فتح القدير: ۱/ ۱۳۹، باب المواقيت فصل في اوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: دار الفكر الطبعة الثانية، "... والمعنىٰ فيه ان يكون اختتام الصحيفة بالعبادة كما جعل ابتدائها بها ليمحىٰ ما بينهما من الزلات ،ولذا كره الكلام قبل صلاة، الفجر،رد المحتار: ۱/ ۳۶۸، كتاب الصلاة، ،ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي،ص:۱۸۵، كتاب الصلاة،ط: قديمي كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۸، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) "(ويستحب الاسفار) وهو التأخير للاضاءة (بالفجر) بحيث لو ظهر فسادها اعادها بقراءة مسنونة قبل طلوع الشمس ....سفراو حضراً (للرجال)..... الخ ، مراقي الفلاح مع الطحطاوي،ص:۱۸۰، ۱۸۲، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچي. (ويستحب في) صلاة (الفجر الاسفار) بها بان تصلي في وقت ظهور النور وانكشاف الظلمة والغلس بحيث يرى الراى موقع نبله)(عندنا) لقوله عليه الصلاة والسلام اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر ، رواه الترمذي،و قال حديث حسن ..... وروى الطحاوي .... عن ابراهيم قال ماجتمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم على شئي مثل ما اجتمعوا على التنوير بالفجر ، الخ، حلبي كبير، ص:۲۳۲، الشرط الخامس الوقت ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۳۶۶، كتاب الصلاة ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۵۱ ، ۵۲، كتاب الصلا ة، الباب الاول في المواقيت ، الفصل الثاني في بيان فضيلة الاوقات ،ط: حقانيه ملتان.

۲.....عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حج کے دوران مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔ اور عورتوں کے لئے باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب مرد حضرات جماعت سے فارغ ہو جائیں تب پڑھیں۔(۱)

فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے یعنی اس سے لحظہ بھر پہلے تک وقت باقی رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

''نوٹ'': رات کے آخری حصے میں سب سے پہلے مشرق کنارے پر آسمان کے درمیان ایک سپیدی ظاہر ہوتی ہے، مگر یہ سپیدی قائم نہیں رہتی بلکہ تھوڑی دیر کے بعد غائب ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے اس کو صبح کاذب کہتے ہیں اس کے تھوڑی دیر بعد ایک سپیدی آسمان کے مشرقی کناروں پر ظاہر ہوتی ہے اور وہ باقی رہتی ہے، اور اس روشنی میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا رہتا ہے اس کو صبح صادق کہتے ہیں اور اسی سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) والاسفار بالفجر مستحب سفراوحضراً (للرجال) الا فی مزدلفة للحاج فان التغلیس لهم افضل لواجب الوقوف بعده بها کماهو فی حق النساء دائما لانه اقرب للستر وفی غیر الفجر الانتظار الی فراغ الرجال عن الجماعة، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۱۸۲، کتاب الصلاة، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۱/۳۶۶، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۴۷، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) (اول وقت الفجر) ای صلوة الفجر (اذا طلع الفجر الثانی هو) ای الفجر الثانی (البیاض) ای النور (المستطیر) ای المنتشر (فی الافق) ای فی نواحی السماء (فبطلوع الفجر الاول) المسمی بالفجر الکاذب (وهو البیاض المستطیل) ای الذی یبدو طولا ممتدا الی جهة الفوق...... (وآخر وقتها قبیل طلوع الشمس) ای الجزء الکائن قبیل طلوع الشمس عن الزمان

فجر کی جماعت شروع ہو چکی ہے سنت پڑھے یا نہیں

☆......اگر فجر کی نماز شروع ہو چکی ہے، اور کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت آئے کہ اس نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں، اگر اس کو اسی وقت سنت پڑھنے کے بعد جماعت کی ایک رکعت ملنے کی امید ہو تو پھر الگ جگہ پر سنتیں پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے بلکہ ایک قول کے مطابق اگر سنت پڑھنے کے بعد سلام سے پہلے پہلے التحیات میں شامل ہونے کا یقین ہے تو الگ جگہ پر سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے (۱) اور اگر سلام سے پہلے پہلے امام کے ساتھ شامل ہونے کا یقین نہیں تو سنت نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہو جائے پھر اسی دن اشراق کے وقت سے لیکر زوال سے پہلے پہلے کسی بھی وقت قضاء کی نیت سے پڑھ لے، اور اگر زوال تک نہیں پڑھا تو بعد میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۲)

– کبیر، ص: ۲۲٦، الشرط الخامس فروع في شرح الطحطاوی، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ووقت الفجر من الصبح الصادق وهو البياض المنتشر في الافق الي طلوع الشمس الخ، هنديه: ۱/۱ ٥، كتاب الصلاة، باب في المواقيت ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۳۵۹/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲۴۴/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۱) بخلاف سنة الفجر فانه يجوز اداؤها اذا علم انه يدركه في التشهد عندهما وعندمحمد اذا علم انه يدرک الركعة واما اذا لم يعلم انه يدركه لو صلاها فانه يتركها ويقتدی، حلبي كبير، ص: ۳۹۷، فصل في النوافل، ط: سعيد كراچي. البحر الرئق: ۷۳/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۵٦/۲، كتاب الصلاة، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲)" (قوله ولا يقضيها الا بطريق التبعة الخ) .... واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح، واما بعد طلوع الشمس فكذا لک عندهما، وقال محمد: احب الي ان يقضيها الي الزوال كما في الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق، ... الخ، رد المحتار: ۵۷/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۹۷، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۲۸۷/۲ ـ ۲۸۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا؟ ط: سعيد كراچي. "... فلا قضاء لها قبل الشمس: ولا بعد الزوال اتفاقا، مراقي الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۵۳، كتاب الصلاة، باب ادراک الفريضة، ط: قديمي كراچي.

☆......صبح کی سنتیں امام کے عین پیچھے ادا کرنا سخت مکروہ ہے۔(۱)

☆......اگر یہ ڈر ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائے گی تو جماعت نہیں ملے گی، تو ایسی حالت میں صرف نماز کے فرائض اور واجبات پر اختصار کر کے سنن و مستحبات کو چھوڑ سکتا ہے۔(۲)

فجر کی سنت

☆......فجر کے وقت فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت موکدہ ہیں ان کی تاکید تمام سنن موکدہ سے زیادہ ہے، یہاں تک کہ بعض روایات میں امام صاحب سے ان دو رکعتوں کے بارے میں واجب ہونا منقول ہے۔(۳)

---

(۱) واشدها كراهة ان يصليها مخالطا للصف مخالفا للجماعة والذي يلي ذلك خلف الصف من غير حائل ومثله في النهاية والمعراج، شامي: ۲/۵۶، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي، وتكره في موضعين الاول ان يصليها مخالطا للصف مخالفا للجماعة، الثاني ان يكون خلف الصف من غير حائل بينه وبين الصف والاول اشد كراهة من الثاني، البحر الرائق: ۲/۴۷، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۲/ ۴۱۶، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۳۴۳، فصل في النوافل، ط: نعمانية كوئٹه.

(۲)[تنبيه] قال في القنية لو خاف انه لو صلى سنة الفجر بوجهها تفوته الجماعة، ولو اقتصر فيها بالفاتحة و تسبيحة في الركوع والسجود يدركها فله ان يقتصر عليها لان ترك السنة جائز لادراك الجماعة، فسنة السنة اولىٰ وعن القاضي الزرنجري : لو خاف ان يفوته الركعتان يصلي السنة ويترك الثناء والتعوذ وسنة القراءة ويقتصر على آية واحدة ليكون جمعا بينهما، رد المحتار : ۲/۵۷، كتاب الصلاة باب ادراك الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش ط: سعيد كراچي.

(۳) "سن سنة موكدة منها ركعتان قبل صلاة الفجر وهي اقوى السنن .... وروى المرغيناني عن ابي حنيفة رحمه الله انها واجبة ، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۳۸۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان النوفل ، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق: ۲/۴۷-۴۸ ، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. رد المحتار: ۲/۱۲ ، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ،ط: سعيد كراچي.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ فجر کی سنتیں نہ چھوڑو، چاہے تم کو گھوڑے کچل ڈالیں(۱) یعنی جان جانے کا ڈر ہو تب بھی فجر کی دو رکعت سنت کو نہ چھوڑو، اس سے مراد صرف تاکید اور ترغیب ہے، ورنہ جان جانے کے ڈر سے فرض بھی چھوڑنا جائز ہے۔(۲)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک فجر کی سنتیں تمام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔(۳)

☆......فجر کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت ہیں، یہ تمام سنتوں میں سب سے زیادہ ضروری سنتیں ہیں، مجبوری کے بغیر ان کا بیٹھ کر پڑھنا، یا کسی عذر کے بغیر سواری کے اوپر ادا کرنا جائز نہیں ہے،(۴) ان کا وقت وہی ہے جو فجر کی نماز کا وقت ہے۔(۵)

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا تدعوهما وان طردتكم الخيل"، سنن ابی داؤد: ۱/ ۱۷۹، كتاب الصلاة، باب ركعتي الفجر، في تخفيفهما، ط: ايچ ايم سعيد كراچي.

(۲) الحاصل ان المصلي متىٰ سمع احداً يستغيث وان لم يقصده بالنداء او كان اجنبيا وان لم يعلم ما حل به او علم وكان له قدرة على اغاثته وتخليصه وجب اغاثته وقطع الصلاة فرضا كانت او غيره، رد المحتار: ۲/ ۵۱، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها، جامع الترمذي: ۱/ ۹۵، ابواب الصلاة، باب ما جاء في ركعتي الفجر من الفضل، ط: سعيد كراچي. وفي رواية لمسلم: لهما احب الي من الدنيا جميعا.

(۴) وقد ذكروا ما يدل على وجوبها، قال في الخلاصة: اجمعوا ان ركعتي الفجر قاعدا من غير عذر لا يجوز كذا روى الحسن عن ابي حنيفة، اھ البحر الرائق: ۲/ ۴۷، باب الوتر والنوافل، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۳۸۷، كتاب الصلاة، فصل في بيان النوافل، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۲/ ۱۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۵) (سن سنة مؤكدة منها ركعتان قبل صلاة الفجر) والافضل في سنة الفجر اداؤها في اول الوقت مع التخفيف، مراقي الفلاح، مع الطحطاوي، ص: ۳۸۷-۳۸۸، باب الوتر والنوافل، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

☆......اگر اتفاق سے فجر کی فرض اور سنت دونوں قضاء ہوگئیں تو اس دن زوال سے پہلے پہلے سنت اور فرض دونوں کی قضاء کرے۔(۱)

☆......اگر اسی دن فجر کی نماز زوال ہونے سے پہلے پڑھی جارہی ہے تو قضاء کی نیت سے پہلے فجر کی سنت ادا کرے، پھر فجر کی فرض نماز پڑھے۔(۲)

☆......اور اگر زوال کے بعد فجر کی نماز پڑھی جارہی ہے تو صرف قضاء کی نیت سے فجر کی فرض نماز پڑھے، سنت کی قضاء نہ کرے۔(۳)

☆......اور اگر پہلے کی پرانی نمازوں کی قضاء کر رہا ہے، تو صرف قضاء کی نیت سے فجر کی فرض نماز ادا کرے، سنت نہ پڑھے۔(۴) اور فجر کی سنت فوت ہوجانا بہت بڑا

---

(۱) ولا یقضیها الا بطریق التبعیة قوله ولا یقضیها الا بطریق التبعیة ای لا یقضی سنة الفجر الا اذا فاتت مع الفجر فیقضیها تبعا لقضائه قبل الزوال شامی: ۲/۵۷، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. وانما تقضی تبعا له وهو یصلی بالجماعة او وحده الی وقت الزوال ،فتح القدیر ص:۷۱۴، باب ادراک الفریضة، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع:ص: ۲۴۳، فصل ان السنة اذا فاتت هل تقضی ام لا ، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، حلبی کبیر،ص:۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) ولا یقضیها الا بطریق التبعیة لقضاء فرضها(قبل الزوال) قوله لقضائها) متعلق بالتبعیة واشار بتقدیر المضاف الی ان التبعیة فی القضاء فقط ، فلیس المراد انها تقضی بعده تبعا له بل تقضی قبله تبعا لقضائه. شامی: ۲/۵۷ ، ۵۸، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۲۸۷ ، فصل ان السنه اذا فاتت عن وقتها هل تقضی ام لا؟ البحر الرائق: ۲/۴۷، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۳) واذ ازالت الشمس یقضی الفرض ولا یقضی السنة تاتارخانیة: ۱/۶۴۳، کتاب الصلاة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده،ط: ادارة القرآن کراچی. شامی:۲/۵۸، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۴۱۷، باب ادراک الفریضه، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) وسائر النوافل اذا فاتت عن وقتها لا تقضی بالاجماع سواء فاتت مع الفرض او بدون الفرض هذا هو المذکور فی ظاهر الروایة، تاتارخانیة: ۱/۶۴۴، کتاب الصلاة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده ط: ادارة القرآن کراچی.شامی : ۲/۵۸،باب ادراک الفریضة،ط:سعید، المحیط البرهانی : ۲/۲۳۵،کتاب الصلاة ، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده،ط:ادارة القرآن. انظر الحاشیة السابقة ایضا.

نقصان ہے، گویا اس کے گھر بار اور بال بچے سب ہلاک ہو جانے کا جتنا نقصان ہے، فجر کی سنت فوت ہونے کا نقصان اس سے زیادہ ہے۔

☆......اگر فجر کی فرض نماز کی جماعت میں امام کے ساتھ ''التحیات'' میں بھی شامل ہونے کی امید ہو تو فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے، اور سنت کو نہ چھوڑے، کیونکہ تمام سنتوں میں فجر کی سنت کی تاکید سب سے زیادہ آئی ہے اس لئے اگر سنت پڑھنے کے لئے علیحدہ جگہ ہے تو فجر کی سنت کو چھوڑنا صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ جماعت کے دوران سنت کو الگ پڑھنا منع نہیں ہے۔(۱)

باقی ایسی صورت میں جماعت کے برابر میں کھڑا ہو کر سنت نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازہ کے پاس یا علیحدہ جگہ میں سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

اور اگر سنت پڑھنے کے لئے الگ جگہ نہیں ہے تو اگر جماعت مسجد کے اندر ہو رہی ہے تو سنت باہر پڑھے، اور اگر جماعت باہر صحن میں ہو رہی ہے تو سنت اندر ہال میں پڑھے۔

اور اگر ایسی سہولت بھی نہیں تو مجبوراً پیچھے کی صفوں میں سنت پڑھے، اور اس کے

---

(۱) بخلاف سنة الفجر فانه يجوز اداؤها اذا علم انه يدركه في التشهد عندهما وعند محمد اذا علم انه يدرك الركعة الثانية، حلبی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهيل اكيڈمی لاهو، وفي الشامي: (واذا خاف فوت ركعتي (الفجر لاشتغاله بسنتها تركها) لكون الجماعة اكمل (والا) بان رجاء ادراك ركعة في ظاهر المذهب، وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلاني تبعا للبحر، (قوله وقيل التشهد) اى اذا رجا ادراك الامام في التشهد لا يتركها بل يصليها وان علم ان تفوته الركعتان معه، شامی: ۵۶/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۷۳/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۵۱، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة ط: قديمی كراچي.

بعد جماعت میں شامل ہو جائے ۔(۱)

فجر کی سنت جماعت کے وقت پڑھنے کی وجہ

جن لوگوں نے فجر کی سنت نہیں پڑھی ہے ان لوگوں کے لئے فجر کی فرض نماز کی جماعت شروع ہونے کے بعد بھی فجر کی سنت پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ بعض حدیثوں میں فجر کی سنت کی بہت تاکید آئی ہے اور صحابہ کرام کا عمل بھی ایسا رہا ہے کہ فجر کی فرض نماز شروع ہونے کے بعد انہوں نے فجر کی سنت پڑھی ہے اور سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہوئے ہیں، چنانچہ وہ آثار، حدیث کی کتابوں میں منقول ہیں اس لئے ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

اور صحابۂ کرام کے آثار سے ایسا ثابت ہے کہ صبح کی فرض نماز کی قرأت کی آواز آتی تھی اور وہ ایک طرف ہو کر سنتیں پڑھتے تھے، اس لئے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ایسا حکم دیا ہے کہ علیحدہ ہو کر صبح کی سنتیں پڑھ لے، پھر جماعت میں شریک ہو جائے، تاکہ سنت پڑھنے اور جماعت میں شامل ہونے کی دو فضیلتیں حاصل ہو جائیں ۔(۲)

---

(۱) ثم السنة) المؤكدة التي يكره خلافها (في سنة الفجر) وكذا في سائر السنن (هو ان لا يا تي مخالطاً للصف) بعد شروع القوم في الفريضة ولا خلف الصف من غير حائل (وان يأتي بها امافي بيته) وهو الافضل (او عند باب المسجد) ان امكنه ذالک بان كان ثمة موضع يليق للصلوة (وان لم يمكنه) ذالک (ففي المسجد الخارج) ان كانوا يصلون في الداخل او في الداخل ان كانوا في الخارج ،ان كان هناک مسجد ان صيفي وشتوی(و ان كان المسجد واحداً فخلف اسطوانة ونحوذالک) كا لعمود و الشجرة وما اشبهها في كونها حائلا والاتيان بها خلف الصف من غير حائل مكروه و مخالطا للصف كما يفعله كثير من الجهال اشد كراهة لما فيه مخالفة الجماعة (حلبي كبير، ص: ۳۹۶. فصل في النوافل ط: سهيل)، شامي: ۲/ ۵۶ - ۵۷ باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق : ۲/ ۷۳. باب ادراک الفريضة ط: سعيد كراچي.

(۲) الاصل في هذا أن تكبيرة الافتتاح لها فضيلة عظيمة قال النبي ﷺ (تكبيرة الافتتاح خير من الدنيا وما فيها)و كذالک سنة الفجر لها فضيلة عظيمة قال عليه الصلوة والسلام (ركعتا الفجر

فجر کی سنت رہ گئی

اگر کوئی شخص فجر کی سنت پڑھے بغیر جماعت میں شامل ہو گیا، تو وہ فرض سے فارغ ہونے کے بعد اسی وقت سنت نہ پڑھے بلکہ آفتاب طلوع ہونے کے بعد جب دس پندرہ منٹ ہو جائیں تو قضاء کی نیت سے پڑھے کیونکہ فجر کے فرض کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے سنت کی قضاء پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

فجر کی سنت کی قضاء

☆......فجر کی سنت کی مستقل قضاء نہیں ہے، البتہ اگر کسی وجہ سے فجر کی نماز قضاء

= خير من الدنيا وما فيها) والمراد سنة الفجر وقال عليه الصلوة والسلام في ركعتي الفجر (صلوهما فإن فيهما الرغائب) ومهما أمكن الجمع بين الفضيلتين لا تترك أحدهما فاذا كان يدرك ركعة من الفجر مع الامام امكنه احراز الفضيلتين .... وقد صح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى حي من احياء العرب، يصلح بينهم بشئ بلغه منهم واستخلف عبدالرحمن بن عوف فلما رجع وجده في الصلوٰة فدخل منزله وصلى ركعتي الفجر ثم خرج وصلى معه وعبد الله بن مسعود دخل المسجد فوجد الامام في صلوٰة الفجر فقام خلف سارية وصلى ركعتي الفجر ثم صلى مع الامام ، المحيط البرهاني: ۲/۲۳۸۔ ۲۳۹، كتاب الصلوٰة، فصل في التطوع قبل الفرض وبعده ، ط: ادارة القرآن كراچي. واصل هذا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا اقيمت فلا صلوة الا المكتوبة وانما خص سنة الفجر عن هذا بالاثار وروى عن الصحابة رضي الله عنهم انهم صلوهما بعدالشروع ، ولقوله عليه السلام صلو هما وان طردتكم الخيل وقوله عليه السلام ركعة الفجر خير من الدنيا و مافيها، ،فتح القدير: ۱/۴۱۴ــ ۴۱۵، باب ادراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير ص: ۳۸۳، فصل في النوافل ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/۱۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۱) واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح واما بعدطلوع الشمس فكذالك عندهما،وقال محمد:احب الى ان يقضيها الى الزوال كما في الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق، رد المحتار: ۲/۵۷، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۷۴، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.بدائع الصنائع ۱/۲۸۷ : ۲۸۸، فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعيد كراچي.

ہوگئی ہے تو اس دن زوال سے پہلے پہلے فجر کے فرض کے ساتھ سنت کی بھی قضاء کرے، مثلاً کوئی شخص سوتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو اسی دن اشراق کے وقت سے زوال سے پہلے پہلے قضاء کی نیت سے پہلے سنت پڑھے پھر فرض پڑھے۔ اور اگر زوال ہوگیا تو فرض کی قضاء کرے سنت کی نہیں، کیونکہ زوال کے بعد فجر کی سنت کی قضاء نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے صرف فجر کی فرض پڑھ لی سنت نہیں پڑھی، تو اس صورت میں بھی امام محمدؒ کے قول کے مطابق اسی دن اشراق کے بعد زوال سے پہلے پہلے قضاء کی نیت سے دو رکعت سنت پڑھ لے، اور اگر زوال تک نہیں پڑھی تو بعد میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۲)

فجر کی سنت کی قضاء کیوں لازم نہیں

اگر فجر کی دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے ادا نہیں کی گئی اور سنت پڑھنے سے پہلے فجر کی فرض نماز پڑھ لی تو آفتاب طلوع ہونے تک سنت نہیں پڑھ سکتا البتہ سورج طلوع ہونے کے بعد جب اس دن اشراق کا وقت ہوگا، اس وقت سے زوال تک قضاء کی نیت

(۱) والشرع انما ورد في قضاء ركعتي الفجر عند فوتها مع الفرض قبل الزوال كما في غداة ليلة التعريس ولم يرد في قضائها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبي كبير، ص:۳۹۷، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۵۷/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۵۳، باب ادراک الفريضة، ط: قديمي كراچي. البحر: ۷۴/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد.

(۲) وقال محمد احب الي ان اقضيها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبي كبير، ص: ۳۹۷، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۵۷/۲ باب ادراک الفريضة، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱ - ۲۸۸. فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعيد كراچي" واذا زالت الشمس يقضي الفرض ولا يقضي السنة، تاتارخانية: ۶۴۳/۱، كتاب الصلوٰة، فصل في التطوع قبل الفرض وبعده، ط: ادارة القرآن كراچي.

سے اس سنت کو پڑھنے کی اجازت ہوگی۔

واضح رہے کہ سورج نکلنے کے بعد سنت کی قضاء پڑھے تو بہتر ہے لازم نہیں ہے، اس کی وجہ یہ کہ سورج نکلنے کے بعد فجر کا وقت باقی نہیں رہتا اور سنت ادا کرنا لازم نہیں ہوتا۔(۱)

فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کی بجائے چار رکعت پڑھ لی، پس اگر دو رکعت پر بیٹھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو کر مزید دو رکعت پڑھ لی، تو اس کی فجر کی نماز ہو جائے گی اور آخری دو رکعت نفل ہو جائیں گی، البتہ اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، اور اس طرح چار رکعت پڑھنے والا گنہگار بھی نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح واما بعد طلوع الشمس فكذالك عندهما وقال محمد احب الى ان يقضيها الى الزوال كما في الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق لان قوله احب الى دليل على انه لولم يفعل لا لوم عليه، وقالا : لا يقضى، وان قضى فلا بأس به كذا في الخبازية، شامي: ۵۷/۲، باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة الخ، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۷۴/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱ - ۲۸۸، فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۵۳، باب ادراک الفريضة، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۹۷، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) (وان قعد الجلوس الاخير قدر التشهد ثم قام ...... فان سجد ...... لم يبطل فرضه لوجود الجلوس الاخير (وضم) استحبابا وقيل وجوبا اليها اى الى الزائدة ركعة اخرى في المختار لتصير الزائدتان له نافلة...، وسجد للسهو لتأخير سلامه، وفي السيد عن النهر ينبغي ان يكون محل الخلاف ما اذا لم يكن وقت كراهة فان كان لم يندب ولم يجب، وهل يكره، الاصح لا، وعليه الفتوىٰ، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي، رد المحتار: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۰۴/۲ - ۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱۲۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: حقانية ملتان.

واضح رہے کہ فجر میں نماز پڑھنے کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن بھول کر یا کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھنے کی صورت میں مکروہ نہیں ہے، اور پڑھنے والا بھی گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا

فجر کی فرض نماز شریعت کے مطابق ایک دفعہ پڑھنے کے بعد اسی وقت دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ ایک دفعہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی صورت میں نفل ہوگا، اور فجر کی نماز کے بعد اشراق کے وقت تک کوئی نفل پڑھنا منع ہے(۲) ہاں اگر فجر کی نماز فاسد ہوگئی، یا دوبارہ پڑھنا لازم ہوگیا تو اس صورت میں دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) (قوله وضم سادسة) ...... اطلق في الضم فشمل ما اذا كان في وقت مكروه كما بعد الفجر والعصر لان التطوع انما يكره فيهما اذا كان عن اختيار اما اذا لم يكن عن اختيار فلا وعليه الاعتماد، وكذا في الخانية، وهو الصحيح، كذا في التبيين، وعليه الفتوى، كذا في المجتبى، البحر الرائق: ۲/۱۰۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: حقانية ملتان، رد المحتار: ۲/۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي.

(۲) والفرض بعد اتمامه لا يحتمل الانتقاض، ولا يدخل في صلاة الامام لان التنفل بعد صلاة الفجر مكروه، بدائع الصنائع: ۱/۲۴۱، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يكره منها تحت عنوان: فضل الجماعة، ط: دار الكتب العربية، قيد بالفائتة لان غير الفائتة لا يقضي......وقال بعضهم لا يكره، لكنه لا يقضي بعد صلاة الفجر ولا بعد صلاة العصر، الخ، البحر الرائق: ۲/۸۰، باب قضاء الفوائت ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/۵۵، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۳) المفسد هنا قسمان: ما يوجب القضاء فقط، او مع الكفارة. شامي: ۲/۳۹۴، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ط: سعيد كراچي. قوله الفساد والبطلان في العبادات سيان ايضا: ۲/۲۹۴، واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد في رأى مقتد (بطلت فيلزم اعادتها) الدر مع الرد: ۱/۵۹۱، باب الامامة قبيل مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعيد كراچي.

فجر کی نماز رمضان المبارک میں

رمضان المبارک میں فجر کی نماز ابتدائی وقت میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ سب لوگ سحری سے فارغ ہوکر فوراً جماعت میں شرکت کرسکیں، اور جماعت بڑی ہو، ورنہ تاخیر کی صورت میں لوگ سوجائیں گے، اور جماعت سے محروم ہوجائیں گے، ایک عظیم نقصان اٹھائیں گے۔(۱)

فجر کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

"فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

فجر کی نماز میں آفتاب طلوع ہوگیا

اگر فجر کی نماز کے دوران سورج طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہوگئی، اس صورت

---

(۱) عن قتادة عن انس ان زيد بن ثابت حدثه انهم تسحروا مع النبى صلى الله عليه وسلم ثم قاموا الى الصلاة قلت كم بينهما قال قدر خمسين او ستين يعنى آية (بخارى: ۱/۸۱، كتاب الصلاة، باب وقت الفجر، ط: قديمى كراچى، قال الشعرانىؒ فى الميزان: وفى رواية اخرى لاحمد ان الاعتبار بحال المصلين فان شق عليهم التغليس كان الاسفار افضل، وان اجتمعوا كان التغليس افضل، وقال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ فى رد المحتار: "نعم، ذكر شراح الهداية، وغيرهم فى باب التيمم ان اداء الصلوة في اول الوقت افضل، الا اذا تضمن التاخير فضيلة لا تحصل بدونه كتكثير جماعة، فتح الملهم: ۲/۲۷۹-۲۸۰، كتاب المساجد باب استحباب التبكير بالصبح ط: دار العلوم كراچى. فلو اجتمع الناس اليوم ايضا فى التغليس لقلنا به ايضا كما فى "مبسوط السرخسى" فى باب التيمم انه يستحب التغليس فى الفجر والتعجيل فى الظهر اذا اجتمع الناس... وقال رحمه الله بعده، ولعل هذا التغليس فى رمضان خاصة وهكذا ينبغى عندنا اذا اجتمع الناس وعليه العمل في دار العلوم ديوبند من عهد الاكابر، فيض البارى: ۲/۱۳۶، كتاب مواقيت الصلاة، وقت الفجر، ط: مطبعة حجازى بالقاهرة، الطبعة الاولىٰ

(نوٹ: بیروت کے نسخے میں (ولعل هذا التغليس) کے بعد والی عبارت موجود نہیں ہے۔)

میں سورج طلوع ہونے کے بعد جب اشراق کا وقت ہوگا یعنی طلوع کے بعد تقریباً پندرہ منٹ گذر جائیں تو پھر صبح کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

فجر کی نماز میں سورج نکل آیا

اگر فجر کی نماز کے دوران سورج نکل آیا تو نماز باطل ہو جائے گی، (۲) اس نماز کو سورج نکلنے کے بعد جب مکروہ وقت ختم ہو جائے گا تو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

فجر کی نماز میں قرأت کی مقدار

☆......اگر کوئی عذر نہیں تو امام اور تنہا پڑھنے والے کے لئے فجر کی نماز میں ''سورۂ حجرات'' سے ''سورۂ بروج'' تک کی سورتوں میں سے ایک ایک سورت ایک ایک رکعت

---

(۱) انظر الی الحاشیة التالیة.

(۲) او طلعت الشمس في الفجر (قوله او طلعت الشمس في الفجر) يعني طلوعها مفسد، فتح القدير: ۱/۳۳۵، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۱/۳۷۵، باب الحدث في الصلوة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۶۰۹، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

(۳) عن عقبة بن عامر الجهني قال: ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتىٰ ترتفع، وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف للغروب حتىٰ تغرب، ترمذی: ۱/۲۰۰، ابواب الجنائز، باب ما جاء في كراهية الصلوة، على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها، ط: قديمي كراچي. (لا تجوز الصلاة، عند طلوع الشمس) ...... ويجب قطعه وقضاؤه في غير مكروه في ظاهر الرواية، فتح القدير: ۱/۲۰۲، كتاب الصلاة، فصل في الاوقات التي تكره فيها الصلوة، ط: رشيدية شامي: ۱/۳۷۰ـ۳۷۱ كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

میں پڑھنی چاہئے، یہ مسنون ہے۔(۱)

☆......یا کسی جگہ سے درمیانی درجہ کی کم سے کم چالیس آیتیں پڑھے، یہ کم سے کم ہے۔(۲)

☆......متوسط درجہ یہ ہے کہ پچاس سے ساٹھ آیات تک پڑھے۔(۳)

☆......بہتر یہ ہے کہ سو آیات تک پڑھے۔(۴)

☆......اس سلسلے میں امام اور مقتدیوں کی ہمت اور شوق کا لحاظ رکھنا چاہئے البتہ اگر وقت کی تنگی، یا کسی اور ضرورت یا عذر کی بناء پر کم قرأت کرنی پڑے تو کر سکتا ہے، ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل

(۱)(ویسن فی الحضر) لامام ومنفرد ، ذکره الحلبی، والناس عنه غافلون (طوال المفصل) من الحجرات الی آخر البروج(فی الفجر والظهر) قال فی الشامیة: فان کان فی امنة وقرار یقرأ فی الفجر نحو سورة البروج وانشقت لانه یمکنه مرعاة السنة مع التخفیف، شامی: ۱/ ۵۳۹ ـ ۵۴۰ باب فی صفة الصلوٰة فصل فی القراء ة ،ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۲۹۴، باب صفة الصلوٰة فصل فی القراء ة ط: رشیدیة کوئٹہ، البحر الرائق: ۱/ ۳۳۹، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲،۳،۴) والمنقول فی الجامع الصغیر انه یقرأ فی الفجر فی الرکعتین سوی الفاتحة اربعین او خمسین او ستین آیة واقتصر فی الاصل علی الاربعین ، وروی الحسن فی المجرد ما بین ستین الی مائة وردت الاخبار بذلک کله عنه صلی الله علیه وسلم ثم قالوا یعمل بالروایات کلها بقدر الامکان واختلفوا فی کیفیة العمل به فقیل ما فی المجرد من المائة محمل علی الراغبین وما فی الاصل محمل الکسالی او الضعفاء وما فی الجامع الصغیر من الستین محمل الاوساط .... قال فی فتح القدیر الأولیٰ ان یجعل هذا محمل اختلاف فعله علیه الصلوٰة والسلام بخلاف القول الاول فانه لا یجوز فعله علیه لانه لم یکونوا کسالیٰ فیجعل قاعدة لفعل الائمة فی زماننا ، ویعلم منه انه لا ینقص فی الحضر عن الاربعین وان کانوا کسالیٰ لان الکسالی الی محملها اهـ فالحاصل انه لا ینقص عن الاربعین فی الرکعتین فی الفجر علی کل حال علی جمیع الاقوال ، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۰، کتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، فصل اذا اراد الدخول فی الصلوٰة ،ط: سعید کراچی. فتح القدیر : ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلوٰة، فصل فی القراء ة، ط: رشیدیة کوئٹہ. شامی: ۱/ ۵۴۰ ـ ۵۴۱ ،باب صفة الصلاة، فصل فی القراء ة ط: سعید کراچی.

اعوذ برب الناس" سے پڑھائی ہے۔(۱)

فجر کے بعد

فجر کی نماز کے بعد اپنی ضروریات کے لئے چلنے پھرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض کے نزدیک طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک، اور بعض کے نزدیک آفتاب کے بلند ہونے تک بلا ضرورت بات چیت کرنا مکروہ ہے۔(۲)

فجر کے فرض میں یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی

فجر کی فرض نماز شروع کرنے کے بعد یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی ہے تو ایسی حالت

(۱) واختار في البدائع عدم التقدير، وانه يختلف بالوقت والقوم والامام (قوله واختار في البدائع عدم التقدير الخ) وعمل الناس اليوم على ما اختاره في البدائع ،رملي، والظاهر ان المراد عدم التقدير بمقدار معين لكل احد وفي كل وقت، كما يفيده تمام العبارة، بل تارة يقتصر على ادنىٰ ما ورد كاقصر سورة من طوال المفصل في الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضيق وقت او نحوه من الاعذار، " لانه عليه الصلوة والسلام قرأ في الفجر بالمعوذتين لما سمع بكاء صبي خشية ان يشق على امه وتارة يقرأ اكثر ما ورد اذا لم يمل القوم ، فليس المراد الغاء الوارد ولو بلا عذر، ولذا قال في البحر عن البدائع: والجملة فيه انه ينبغي للامام ان يقرأ مقدار ما يخف على القوم ولا يثقل عليهم بعد ان يكون على التمام وهٰكذا في الخلاصة، آه، شامي: ۱/ ۵۴۱، باب صفة الصلوٰة، فصل في القراءة ،ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۰، باب صفة الصلوٰة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة،ط:سعيد كراچي.فتح القدير: ۱/ ۲۹۱ ،باب صفة الصلوٰة، فصل في القراءة ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) تتمه ...... كراهة الكلام بعد الفجر الى ان يصلي الابخير، وفي ابطال السنة اذ فصل به كلام، ولا بأس بالمشي لحاجة بعد الصلوة وقيل يكره الى طلوع الشمس وقيل الى ارتفاعها ، آه، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۰۳، كتاب الصلوٰة ، فصل في الاوقات المكروهة ،ط: قديمي كراچي، وفي نسخة ۱۹۱ ط:قديمي. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۸۱، كتاب الصلوٰة، مطلب في الصلوة في الارض المغصوبة،ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/ ۲۰۹، قبيل باب الاذان ط: رشيدية و ص: ۲۳۹، ط: دار الفكر، بيروت، الطبعة الثانية.

میں سنت کے لئے فرض نہ توڑے بلکہ فرض نماز پوری کرے اور سورج طلوع ہونے کے بعد جب اشراق کا وقت ہوجائے اس وقت سے زوال تک قضاء کی نیت سے دورکعت سنت پڑھ لے۔(۱)

فجر میں چھوٹی سورتیں پڑھنا

اگر اتفاق سے فجر کا وقت کم ہے، سورج طلوع ہونے کا وقت قریب ہے، تو چھوٹی سورتیں پڑھنا درست ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں "قُل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" پڑھی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر فجر کا وقت تھوڑا ہے یا سفر کی وجہ سے جلدی ہے تو فجر کی نماز میں چھوٹی سورتیں پڑھنا درست ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

فجر میں لمبی قرأت ہونے کی وجہ

رات میں دل کو زبان سے اور زبان کو کان سے پوری موافقت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ فجر کی نماز میں سب نمازوں سے زیادہ لمبی قرأت پڑھنا سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) وقال محمد احب الی ان اقضیها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۵۷/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱-۲۸۸، فصل فی بیان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضی ام لا؟، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۵۴، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) بل تارة یقتصر علی ادنی ما ورد کاقصر سورة من طوال المفصل فی الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضیق الوقت او نحوه من الاعذار، "لانه علیه الصلوة والسلام قرأ فی الفجر المعوذتین لما سمع بکاء صبی خشیة ان یشق علی امه، شامی: ۵۴۱/۱، باب صفة الصلوة، فصل فی القراءة ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۳۳۰/۱، باب صفة الصلوة فصل واذا اراد الدخول فی الصلوة، ط: سعید کراچی. فتح القدیر ۲۹۱/۱ باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ط: رشیدیة.

فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو آیت تک پڑھتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں سورۂ بقرہ، اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سورۂ نمل اور سورۂ ہود اور سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ یونس وغیرہ لمبی سورتیں پڑھا کرتے تھے،(۱) کیونکہ نیند سے جاگنے کے وقت دل کو فراغت ہوتی ہے اور فائدہ کی بات یہ ہے کہ پہلے پہلے جو آواز کان سے گذر کر دل پر پڑے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، جس میں انسان کے لئے سراسر بھلائی، برکت اور خیر وخوبی بھری پڑی ہے، اور اس وقت وہ کلام دل میں کسی قسم کی مزاحمت کے بغیر مؤثر ہوتا ہے، اور دل میں خوب جم جاتا ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۴)(۲)

---

(۱) والآثار قد اختلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعنه انه كان يقرأ في الفجر من ستين آية الى مائة، وعن بعض الصحابة رضي الله عنهم انه قال: تلقيت من في رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة "ق" والذاريات، لكثرة ما كان يقرأ بهما في صلاة الفجر...... وروى عنه عليه السلام انه قرأ في الفجر سورة المزمل، والمدثر ،وعنه عليه السلام انه قرأ في الركعة الاولىٰ الم السجدة، وفي الثانية هل اتى على الانسان وعن ابي بكر الصديق رضي الله عنه انه قرأفي الركعة الاولىٰ فاتحة البقرة وفي الثانية خاتمتهاوعن عمر رضي الله عنه أنه قرأفي الركعة الاولى سورةالنمل وفي الركعة الثانية سورة بني اسرائيل، المحيط البرهاني: ۲/ ۴۳، كتاب الصلوٰة فصل في القراءة ،ط: ادارةالقرآن كراچي. تاتارخانية: ۱/ ۴۴۹، كتاب الصلوة ،الفرائض، فصل في القراءة ،ط: ادارة القرآن كراچي. وكذا في البدائع، ۱/ ۴۷۸ ـ ۴۷۹، كتاب الصلوٰة، فصل القدر المستحب في القراءة ط: دار احياء التراث العربي بيروت،لبنان.

(۲) والسر في مخافتة الظهر والعصر ان النهار مظنة الصخب واللغط في الاسواق والدور واما غيرهما فوقت هدو الاصوات والجهر اقرب الى تذكر القوم واتعاظهم ،حجة الله البالغة: ۲/ ۹، ويقرأ في الفجر ستين آية الى مائة تداركا لقلة ركعاته بطول قراء ته ولان رين الاشغال المعاشية لم يستحكم بعد ، فيغتنم الفرصة لتدبر القرآن الخ، حجة الله البالغة: ۲/ ۹، اذكار الصلاة، وهيآتها المندوب اليها،ط: كتب خانه رشيدية دهلي،بينا في موضع آخر حكمة قراء ة الفاتحة في الصلاة، ومجمل ذلك ان الانسان يحمد ويشكر مولاه ويمجده ويقدسه ، ولما كانت الاذان تتلذذ بسماع كلام الله لحلاوة معناه وعذوبة لفظه وجمال اسلوبه وترتيبه،ولماكان النهار مظنةالضوضاء والاصوات التي تؤلم الاذان جعلت القراء ة في صلاة النهار سرية، حتىٰ لا يمتزج صوت تلاوة

فدیہ ادا نہ کرنا وصیت کے باوجود

''وصیت کے باوجود فدیہ نہیں دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فدیہ ایک فقیر کو دینا

نماز، روزہ کے کل فدیہ کی رقم یا اشیاء صرف ایک فقیر اور محتاج کو دینا بھی درست ہے اور کسی بھی مسلمان فقیر وغریب کو دینا جائز ہے۔(۱)

-القرآن اللذيذ المعنىٰ و اللفظ بتلك الاصوات و الالفاظ البشرية،فيمتنع التاثير القلبي المطلوب، ولما كان الليل مظنة الهدؤ و السكون اوجب الشارع الجهر في صلاته لعدم امتزاج اى صوت وأىّ كلام بكلام الله عز وجل فيكون الصوت في هذه الحالة حلوا لذيذا موثر التاثير المطلوب للقلب، وبما ان الانسان لا يميل بطبعه الى الكثرة في كل شئى حبب الشارع الينا الاطالة في صلاة الليل ليكون الانس والفرا والحبور عظيما واللذة كاملة بالقرب من رب العالمين، ذلك القرب الذى اوضحنا معناه في غير هذا الموضع.

ولما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل في صلاة الليل ويقرأ فيها كثيرا كان ابو بكر رضى الله عنه يطيل في صلوة الليل ويقرأ فيها بالبقرة، وعمر بن الخطاب رضى الله عنه يقرأ بالنحل وهود ويونس وبنى اسرائيل ونحوها من السور التى تقاربها الخ،حكمة التشريع وفلسفته: ۱/۱۲۳ - ۱۲۴، حكمة القراء ة الجهرية والسرية في الصلاة، ط: انصارى كتب خانه، بازار كتاب فروشي كابل.

(۱) ولو اعطاه الكل جاز ،الدر مع الرد: ۲/۷۴، (قوله جاز) اى بخلاف كفارة اليمين والظهار والافطار ، شامى: ۲/۷۴، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل ط: سعيد كراچى.ولو دفع جملة الى فقير واحد جاز، هندية: ۱/۱۲۵، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت ، قبيل الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. بخلاف فدية الصلاة، فانه يجوز اعطاء فدية صلوات لواحد، شامى: ۱/۷۳، ط: سعيد كراچى. اذا ادى الكل الى مسكين واحد يجوز كما يجوز في صدقة الفطر ولا يعتبر عذر المساكين ،فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: ۲/۱۸، فصل في الكفارة، ط: رشيدية كوئٹه.

فدیہ زندگی میں دینا

بوڑھے کمزور اور زندگی کے آخری اسٹیج میں پہونچنے والے لوگوں کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں زندگی میں ہی روزہ کا فدیہ دینا تو جائز ہے لیکن ایسے لوگوں کے لئے زندگی میں نمازوں کا فدیہ دینا درست نہیں ہے، اگر بالفرض کوئی زندگی میں نماز کا فدیہ دے گا تو فدیہ ادا نہیں ہوگا، کیونکہ نماز میں یہ وسعت ہے کہ اگر کھڑے ہو کر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے، اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر سر کے اشارے سے پڑھ سکتا ہے، اس لئے نماز کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں ہے۔(۱)

ہاں اگر کسی نے فدیہ دینے کی وصیت کی اور ترکہ میں مال بھی چھوڑا ہے، اور ایک تہائی مال سے فدیہ بھی ادا ہو سکتا ہے تو اس کے مرنے کے بعد وارثوں کے لئے اس کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہوگا۔(۲)

---

(۱)(قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح)............ وفي القنية : ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم......بخلاف الشيخ الفاني فإنه تحقق عجزه قبل الموت عن أداء الصوم وقضائه فيفدى في حياته ولا يتحقق عجزه عن الصلاته لانه يصلي بما قدر ولو مؤميا برأسه شامي: ۲/۷۴. باب قضاء الفوائت مطلب في بطلان الوصية با لختمات والتهاليل. ط:سعيد. وفي اليتيمة سئل الحسن بن على عن الفدية عن الصلوات في مرض الموت هل تجوز؟ فقال:لا......عن الشيخ الفاني هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كما تجب عليه عن الصوم وهو حي فقال لا كذا في التاتار خانية .هندية: ۱/ ۱۲۵ . ط:ماجدية قبيل الباب الثاني عشر في سجود السهو.

(۲) يعطي عنه وليه......أو وارثه فيلزمه ذلك من الثلث ان أوصى ، شامي ۲/ ۷۴. باب قضاء الفوائت مطلب في بطلان الوصية الخ ط: سعيد) عليه صلوات فائتة فأوصى بان تعطى كفارة صلواته يعطى......من ثلث ماله هندية : ۱/ ۱۲۵ .قبيل الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: ماجديه.

فدیہ سے دینی کتاب دینا

فدیہ کی رقم سے دینی کتابیں خرید کر غریب طلباء اور علماء کو مالک بنا کر دینا جائز ہے، اس سے بھی فدیہ ادا ہو جائے گا، اور دین کی خدمت بھی ہو جائے گی۔

البتہ فدیہ کی رقم سے کتابیں خرید کر کسی ادارے میں وقف کرنا جائز نہیں ہے، اس سے فدیہ ادا نہیں ہوگا۔(۱)

فدیہ طلبہ کو دینا

فدیہ کی رقم دینی مدارس کے غریب طلبہ کو دینا جائز ہے، اور یہ بہترین مصارف میں سے ہے۔(۲)

---

(۱) (یعطی لکل صلاۃ نصف صاع من بر) کا لفطرۃ الدر مع الرد: ۷۲/۲. (قولہ نصف صاع من بر) ای أو من دقیقہ او سویقہ أو صاع تمر أو زبیب او شعیر او قیمتہ وھی افضل عندنا لإسراعھا بسد حاجۃ الفقیر شامی: ۷۲/۲. باب قضاء الفوائت مطلب فی اسقاط الصلاۃ عن المیت ط: سعید (قولہ أی مصرف الزکاۃ والعشر)...... وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبۃ کما فی القھستانی. شامی: ۳۳۹/۲. باب المصرف ط: سعید وبشرط ان یکون الصرف (تملیکا) لا اباحۃ کما مر (لا) یصرف (الی بناء) نحو (مسجد و) .... لعدم التملیک وھو الرکن الدر مع الرد: ۳۴۴/۲۔ ۳۴۵. باب المصرف ط: سعید (قولہ و قیل طلبۃ العلم) کذافی الظھیریۃ و المرغینانی واستبعدہ السروجی بان الأیۃ نزلت ولیس ھناک قوم یقال لھم طلبۃ علم قال فی الشر نبلا لیۃ: واستبعادہ بعید لان طلب العلم لیس الا استفادۃ الاحکام وھل یبلغ طالب رتبۃ من لازم صحبۃ النبی ﷺ لتلقی الاحکام عنہ کا صحاب الصفۃ فا لتفسیر بطالب العلم وجیہ خصوصا وقد قال فی البدائع فی سبیل اللہ جمیع القرب فید خل فیہ کل من سعی فی طاعۃ اللہ وسبیل الخیرات اذا کان محتاجا. شامی: ۳۴۳/۲. باب المصرف ط: سعید

(۲) ایضا.

فدیہ کا مصرف

فدیہ کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ اور صدقۂ فطر کا مصرف ہے، اور زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو زیادہ حاجت مند ہیں، جیسے مقروض وغیرہ، اور اگر دینی مدارس کے غریب طلبہ کو دیا جائے تو یہ بھی اچھا مصرف ہے،(۱) اور اگر فدیہ کی رقم ڈرافٹ یا منی آڈر وغیرہ کے ذریعہ کسی اور جگہ بھیجی جا رہی ہے تو اس کی فیس اور چارج کی رقم فدیہ کی رقم سے دینا جائز نہیں ہوگا (۲) بلکہ وہ رقم الگ دینا لازم ہوگا تا کہ فدیہ کی پوری رقم مستحق لوگوں کو ملے۔

فدیہ کو زندگی میں دینا کیوں جائز نہیں

''فدیہ زندگی میں دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا

اپنے وقت پر نماز ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے،(۳) اور فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا جائز نہیں ہے، نیز یہ کہ بے نمازی کے انتقال کے بعد ورثاء فدیہ ادا کریں گے یہ یقینی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ وصیت نہ کرنے کی صورت میں وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا ضروری بھی نہیں ہے، وصیت کی صورت میں اگر ایک تہائی ترکہ سے فدیہ ادا ہو جائے تو وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا لازم تو ہوگا (۴) لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کبیرہ گناہ کے مرتکب ہونے کی وجہ

---

(۱) ایضا.

(۲) یہ مسلم ہے کہ فیس کی رقم فقراء کو نہیں ملتی اس لئے فیس کی رقم فدیہ میں شمار نہیں ہوگی اس لئے کہ فدیہ میں تملیک ضروری ہے۔

(۳) .... اذا لتاخیر بلا عذر کبیرۃ لا تزول بالقضاء بل بالتوبۃ، الدر مع الرد: ۶۲/۲، (قولہ لاتزول بالقضاء) وانما یزول اثم الترک، فلا یعاقب علیھا اذا قضاھا ،واثم التاخیر باق، قولہ بل بالتوبۃ) ای بعد القضاء،اما بدونہ فالتاخیر باق، فلم تصح التوبۃ منہ لان من شروطھا الا قلاع عن المعصیۃ کما لا یخفی فافھم، شامی: ۶۲/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید : ۳۵۲/۱، کتاب الصلاۃ،ط: سعید.

(۴) (ولو مات وعلیہ صلوات فائتۃ ، واوصی بالکفارۃ، یعطی لکل صلاۃ نصف صاع من بر) کالفطرۃ،(وکذا حکم الوتر والصوم ، وانما یعطی من ثلث مالہ) الدر مع الرد: ۷۲/۲، ۔۷۳، (قولہ یعطی) ای یعطی عنہ ولیہ: ای من لہ ولایۃ التصرف فی مالہ بوصایۃ اووراثۃ فیلزمہ ذلک

سے سخت عذاب ہوگا، باقی اللہ معاف کرسکتا ہے، اگر معاف کردے گا تو نجات مل جائے گی۔(۱)

فدیہ کی قیمت

مردہ آدمی کی نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کی طرح دوکلو گندم/آٹا یا اس کی قیمت ہے اوراس دن کی قیمت کا اعتبار ہے جس دن فدیہ ادا کرے گا، اس دن کی قیمت کا اعتبار نہیں جس دن نماز قضاء ہوئی تھی۔

اور وتر کی نماز کے ساتھ ایک دن کے چھ فدیے یا اس کی قیمت ہے اور یہ فدیہ ایک ہی محتاج کو ایک ساتھ دینا یا الگ الگ کر کے الگ الگ محتاج کو دینا دونوں صورتیں جائز ہیں۔(۲)

–من الثلث ان اوصیٰ، والا فلا یلزم الولی ذلک لانها عبادة فلا بد من الاختیار ، فاذا لم یوص فات الشرط فیسقط فی حق احکام الدنیا للتعذر .... ثم اعلم انه اذا اوصی بفدیة الصوم یحکم بالجواز قطعا لانه منصوص علیه واما اذا لم یوص فتطوع بها الوارث فقد قال محمد فی الزیادات انه یجزیه ان شاء الله تعالیٰ فعلق الاجزاء بالمشیئة لعدم النص وکذا علقه بالمشیئة فیما اذا اوصیٰ بفدیة الصلاة لانهم الحقوها بالصوم احتیاطا لاحتمال کون النص فیه معلولا بالعجز فتشمل العلة الصلاة، وان لم یکن معلولا تکون الفدیة برا مبتدأ یصلح ماحیا للسیئات ، فکان فیها شبهة الخ، شامی: ۲/ ۷۲، باب قضاء الفوائت ، مطلب فی اسقاط الصلاة عن المیت، ط: سعید کراچی.

(۱) ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء، وانظر الحاشیة رقم:۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) (ولو مات وعلیه صلوات فائتة واوصی بالکفارة یعطی لکل صلاة نصف صاع من بر) کالفطرة (وکذا حکم الوتر) الدر مع الرد،(قوله نصف صاع من بر) ای او من دقیقه او سویقة، او صاع تمر او زبیب او شعیر او قیمته، وهی افضل عندنا لاسراعها بسد حاجة الفقیر، شامی: ۲/ ۷۲ ، ۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/ ۱۲۵ ، قبیل الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة وکوئته. قاضی خان علی هامش الهندیة: ۱/ ۱۱۴ ، فصل فی الترتیب وقضاء المتروکات ،ط: رشیدیة کوئته. مزید"فدیہ ایک فقیر کو دینا" کی تخریج کو دیکھیں۔

فدیہ کی وصیت

اگر میت نے فوت شدہ نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی، اور وہ ترکہ میں مال وجائیداد بھی چھوڑ کر گیا ہے، تو وارثوں کے لئے ترکہ کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ سے جتنا فدیہ ادا ہو سکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا واجب ہے، اس سے زائد سے فدیہ ادا کرنے کے لئے وارثوں کی رضامندی ضروری ہے، اگر تمام ورثاء عاقل وبالغ ہیں اور سب خوشی سے فدیہ ادا کردیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی، تو اس صورت میں وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ البتہ اگر تمام ورثاء عاقل وبالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی یا انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، امید ہے کہ میت کا بوجھ اتر جائے گا اور اس کو عذاب سے نجات ملے گی۔ (۱)

فدیہ میں نقد دینا

فدیہ میں نقد رقم دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز اپنی پسند کے مطابق خرید سکے، اور سب ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ (۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۴ تحت عنوان "فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا"

(۲) الدقیق اولیٰ من البر والدراهم اولیٰ من الدقیق لدفع الحاجة ...... وذکر فی الفتاویٰ ان اداء القیمة افضل من عین المنصوص علیه وعلیه الفتویٰ، هندیة: ۱۹۲/۱، الباب الثامن فی صدقة الفطر ط: ماجدیه (قوله نصف صاع من بر) ای او من دقیقه او سویقه، او صاع تمر او زبیب او شعیر او قیمته، وهی افضل عندنا لاسرعها بسد حاجة الفقیر، شامی: ۷۲/۲-۷۳، باب قضاء الفوائت، مطلب فی اسقاط الصلاة عن المیت، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲۵۵/۲، باب صدقة الفطر، ط: سعید کراچی.

فدیہ نماز کا

''نمازوں کا فدیہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فرائض نماز

نماز کے فرائض چھ ہیں، ان میں سے پانچ نماز کے رکن ہیں، یعنی وہ نماز کے جزء ہیں، نماز ان سے مرکب ہے، اور چھٹا فرض (یعنی نماز کو اپنے فعل سے مکمل کرنا) رکن نہیں۔

۱......قیام (کھڑا ہونا) یعنی جو لوگ کھڑے ہونے پر قادر ہیں، ان کے لئے اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں اس قدر قرأت کی جاسکے جو فرض ہے۔(۱)

کھڑے ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں۔(۲)

قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے، ان کے سوا اور نمازوں میں فرض نہیں ہے۔(۳)

جو شخص قیام پر قادر نہیں اس پر قیام فرض نہیں ہے۔(۴)

(۱۔۲) "(ومنها القيام) بحيث لو مديديه لا ينال ركبتيه ومفروضه وواجبه ومسنونه و مندوبه بقدر القراءة فيه في فرض وملحق به.........(لقادر عليه وعلى السجود «الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۴۴۔ ۴۴۵، باب صفة الصلاة، مبحث القيام ،ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح:ص: ۲۲۴، باب شروط الصلاة واركانها ط: قديمي كراچي.

(۳) "(ويفترض القيام) على قادر عليه... فلو تعسر عليه القيام...... لا يلزمه. حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۲۲۴، باب شروط الصلاة، واركانها ط: قديمي كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۴۵،باب صفة الصلاة، مبحث القيام ،ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

۲......قرأت: یعنی نماز میں قرآن شریف میں سے کچھ پڑھنا فرض ہے، نماز میں کم سے کم قرآن مجید کی ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہو جیسے "ثُمَّ نَظَرَ" اور اگر ایک ہی لفظ ہو جیسے "مُدْهَامَّتَانِ" یا ایک حرف ہو جیسے صٓ، قٓ، وغیرہ یا دو حرف ہوں جیسے "حٰمٓ" وغیرہ یا کئی حروف ہوں جیسے "الٓمٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ" وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایسی ایک آیت پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

۳......رکوع: ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کی حد یہ ہے کہ اس قدر جھک جائے جس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ سکیں، اور صرف جھک جانا ہی فرض ہے کچھ دیر تک جھکا ہوا رہنا فرض نہیں۔(۲)

۴......سجدہ: ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، ایک سجدہ قرآن کریم سے اور دوسرا

(۱) ومنها القراءة وفرضها عند ابی حنیفة رحمه الله یتادی بآیة واحدة وان کانت قصیرة کذا فی المحیط...... ثم عنده اذا قرأ آیة قصیرة هی کلمات او کلمتان نحو قوله تعالیٰ "ثم قتل کیف قدر وثم نظر" یجوز بلا خلاف بین المشایخ فلو قرأ آیة هی کلمة واحدة "کمدهامتان" او آیة هی حرف "کصاد، نون، قاف ...... الاصح انه لا یجوز ...... هندیة: ۶۹/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: ماجدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۲۷۸، فرائض الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی ۵۳۷/۱ باب صفة الصلاة فصل فی القراءة ط: سعید...... او حر فان حٰمٓ طٰسٓ او حروف "حٰمٓ عٓسٓقٓ، کٓهٰیٰعٓصٓ، فقد اختلف المشایخ، والاصح انه لا تجوز به الصلاة، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۲۲۵-۲۲۶، باب شروط الصلوٰة وارکانها ط: قدیمی کراچی.

(۲) ومنها الرکوع وقدر الواجب من الرکوع ما یتناوله الاسم بعد ان یبلغ حده وهو ان یکون بحیث اذا مد یدیه نال رکبتیه، هندیة: ۷۰/۱، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: ماجدیة کوئٹه. والرابعه من الفرائض الرکوع وهو ای الرکوع المفروض طاطاة الراس ای خفضه لکن مع انحناء الظهر لانه هو المفهوم من موضوع اللغة فیصدق علیه قوله تعالیٰ: ارکعوا، حلبی کبیر، ص: ۲۷۹، فرائض الصلوٰة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، رد المحتار: ۴۴۷/۱، باب صفة الصلاة، مطلب الرکوع والسجود، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲۹۳/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

سجدہ احادیث اور اجماع سے ثابت ہے۔(۱)

۵...... قعدہ اخیرہ: یعنی نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں اور اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات مکمل پڑھی جاسکے، اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہیں۔(۲)

۶...... نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا، یعنی نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہے مثلاً "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کہنا۔(۳)

خلاصہ: ۱۔قیام ۲۔قرأت ۳۔رکوع ۴۔سجدہ ۵۔قعدہ اخیرہ ۶۔نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا۔

---

(۱) (قوله والركوع والسجود) لقوله تعالىٰ واركعوا واسجدوا، وللاجماع على فرضيتهما وركنيتهما...... والمراد من السجود السجدتان، فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع وكونه مثنىٰ في كل ركعة بالسنة والاجماع، البحر الرائق: ۱/۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، رد المحتار: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، مطلب الركوع والسجود، ط: سعيد كراچي، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۲۳۴، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمي كراچي.

(۲) والسادسة من الفرائض القعدة الاخيرة التي تكون في آخر الصلاة سواء تقدمها قعدة او لا كما في الثنائية وقدر المفروض في القعدة هو القعود مقدار ادنىٰ قراءة التشهد .... والمراد من التشهد التحيات الى عبده ورسوله هو الصحيح، حلبي كبير، ص: ۲۸۹، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، رد المحتار: ۱/۴۴۸، باب صفة الصلاة، مبحث القعود الاخير، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۲۹۹۔ ۳۰۰، كتاب الصلاة، القعدة الاخيرة، ط: رشيدية كوئته. وص: ۱/۱۱۳، فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) (والخروج بصنعه) اى الخروج من الصلاة قصدا من المصلي بقول او عمل ينافي الصلاة بعد تمامها فرض سواء كان ذلک قوله" السلام عليكم ورحمة الله" البحر الرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. رد المحتار: ۱/۴۴۸۔ ۴۴۹، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه ط: سعيد كراچي.

فرائض نماز کی تعداد

نماز کے فرائض کی تعداد میں اختلاف ہے:

البحر الرائق(۱) اور شامی(۲) میں سات، عالمگیری(۳) اور ہدایہ (۴) میں چھ، اور کبیری میں آٹھ فرائض کا ذکر ہے،(۵) ان میں سے چھ فرائض پر ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے اور دو فرائض کے بارے میں اختلاف ہے، جن چھ فرائض پر اتفاق ہے وہ یہ ہیں:

(۱) تکبیر افتتاح رتکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیر میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

اور جن دو فرائض میں اختلاف ہے وہ یہ ہیں:

۱...... **خروج بصنع المصلی**: یعنی نمازی کا قصداً نماز کے منافی فعل کے ذریعہ نماز سے نکلنا، یہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک فرض ہے، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہے۔

۲......تعدیل ارکان: یعنی ہر رکن کی ادائیگی کے وقت اطمینان حاصل کرنا۔(۶)

---

(۱) البحر الرائق: ۱/ ۲۹۰-۲۹۴، باب صفة الصلاة. ط:سعید کراچی.

(۲) رد المحتار: ۱/ ۴۴۲-۴۴۹، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) " الفصل الاول في فرائض الصلاة، وهي ست، هندية: ۱/ ۶۸، الباب الرابع في صفة الصلاة،الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴)" فرائض الصلاة، ستة، هداية: ۱/ ۱۸۱، باب صفة الصلاة، ط: مكتبة البشرىٰ، كراچی. و ص: ۹۸ ط: مكتبة شركة علمية ملتان.

(۵) (واما فرائض الصلوة،) اى اركانها التى توجد ماهيتها بمجموعها (فثمان) فرائض (منها ست) فرائض(على الوفاق بين ائمتنا (ومنها ثنتان) فريضتان لكن (على الخلاف) بينهم، حلبي كبير،ص: ۲۵۶، فرائض الصلاة،ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۶) واما فرائض الصلاة، اى اركانها التى توجد ماهيتها بمجموعها (فثمان فرائض (منها ست) فرائض (على الوفاق) بين ائمتنا (ومنها ثنتان) فريضتان، لكن (على الخلاف،) بينهم(وهي اى الفرائض الست المتفق عليها (تكبيرة الافتتاح، ......(والقيام والقراء ة والركوع والسجود

فرش پر تصویر ہے

اگر فرش پر جاندار کی تصویر ہے تو اس پر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی، البتہ تصویر پر سجدہ کرنا مکروہ ہے اور مسجد میں ایسی صف یا فرش بچھانا صحیح نہیں۔(۱)

فرض

فرض اس فعل یا کام کو کہا جاتا ہے جس کو کرنا قطعی دلیل سے لازم ہو، چاہے وہ فعل رکن ہو یا شرط۔(۲) (قطعی دلیل اس کو کہا جاتا ہے جس میں کسی قسم کے بھی شبہ کی گنجائش نہ ہو)

فرض اور سنت کے درمیان باتیں کرنا

''سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

– والقعدة الاخيرة مقدر قراءة التشهد...... الخ، حلبي كبير، ص: ۲۵۶، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، (اما الخروج من الصلاة بصنعه) اى بالفعل الناشي من المصلي (ففرض عند ابى حنيفة خلافا لهما ...... (وتعديل الاركان) وهو الطمانينة وزوال الاضطراب عن جميع الاعضاء واقله قدر تسبيحة فرض عند ابى يوسف والائمة الثلاثة، (لحديث ابن مسعود) المروى في السنن الاربعة (انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلوة لا يقيم الرجل فيها ظهره فى الركوع والسجود) قال الترمذى حسن صحيح، الخ، حلبي كبير، ص: ۲۵۷، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) ولا بأس بأن يصلي على بساط فيه تصاوير والحال انه لا يسجد على التصاوير والمراد ماكان منها لذى روح، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، مكروهات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ۲/۲۷-۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، رد المحتار: ۱/۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) الفرض شرعا ما لزم فعله بدليل قطعي اعم من ان يكون شرطا او ركنا، البحر الرائق: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. رد المحتار: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، مطلب قد يطلق الفرض على ما يقابل الركن وعلى ماليس بركن ولا شرط، ط: سعيد كراچي.

فرض ترک ہوجانا

نماز کا کوئی بھی فرض ترک ہوجائے، خواہ قصداً ہو یا سہواً تو نماز فاسد ہوجائے گی مثلاً قرأت بالکل نہیں کی، یا قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ میں سے کوئی فرض ترک کردیا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

فرض تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی

☆......اگر کسی نے تنہا فرض نماز شروع کی، اسی وقت فرض نماز کی جماعت شروع ہوگئی، تو اگر یہ فجر یا مغرب کی نماز ہے، اور اس نے ابھی تک پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو اس کو چاہئے کہ ایک سلام دائیں طرف پھیر کر نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہوجائے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر چکا تھا، تب جماعت شروع ہوئی، تب بھی نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہوجائے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کرلیا تھا تب جماعت شروع ہوئی تو اس صورت میں نماز توڑنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ نماز کو پورا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) الاصل فی هذا ان المتروک ثلاثة انواع : فرض و سنة وواجب ،ففی الاول ان امکنه التدارک بالقضاء یقضی والا فسدت صلاته ، هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو ،ط:رشيدية كوئٹه. مراقی الفلاح مع الطحطاوی،ص: ۴۶۰، باب سجود السهو ،ط:قديمی کراچی. ان المتروک الذی يتعلق به سجود السهو، من الفرائض والواجبات ، لا يخلو اما ان كان من الافعال او من الاذكار و من ای القسمين كان وجب ان يقضی ان امكن التدارک بالقضاء وان لم يمكن فان كان المتروک فرضا تفسد الصلاة، الخ، بدائع : ۱/ ۱۶۷، كتاب الصلاة، فصل فی بيان المتروک ساهيا هل يقضی ام لا؟ ط: سعيد، وص: ۱/ ۴۰۸، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ان صلی ركعة من الفجر او المغرب فاقيم يقطع ويقتدی وكذا يقطع الثانية مالم يقيدها بالسجدة واذا قيدها بها لم يقطعها ، هندية: ۱/ ۱۱۹ ، الباب العاشر فی ادراک الفريضة، ط: ماجدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۷۲ ،باب ادراک الفريضه، ط: سعيد كراچی. حاصل هذه

☆......اور اگر وہ ظہر یا عصر یا عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا، پھر اسی وقت اسی فرض نماز کی جماعت شروع ہوگئی تو نماز کو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔(۱)

☆......اور اگر اس نے پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تھا اس کے بعد جماعت شروع ہوئی، تو اب وہ ایک رکعت اور پڑھے اور دو رکعت مکمل کر کے سلام پھیر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے، اس طرح دو رکعت نفل اور جماعت کا ثواب مل جائیگا۔(۲)

☆......اور اگر تین رکعت پڑھ چکا تھا یعنی تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا تھا تب جماعت شروع ہوئی، تو اب نیت توڑ کر جماعت میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ نماز پوری کرے۔(۳)

– المسألة : شرع في فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى، فان سجد لها ، فان في رباعي أتم شفعا، وان في غير الرباعي قطع واقتدى ما لم يسجد للثانية، فان سجدلها اتم ولم يقتد، شامي: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۱. ۲) (قوله صلى ركعة من الظهر فاقيم يتم شفعا ويقتدى) .... وقيد بالركعة التي تتم بالسجدة لانه لولم يقيدالاولىٰ بالسجدة،فانه يقطع ويشرع مع الامام وهو الصحيح، البحر الرائق: ۲/ ۷۰، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. ومن صلى ركعة من الظهر ثم اقيمت يصلي ركعة ثم يدخل مع الامام وان لم يقيد الاولىٰ بالسجدة يقطع ويشرع مع الامام هو الصحيح، هندية: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر في ادراک الفريضة، ط: ماجدية كوئٹه ،شرع في فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجدلها ،فان في رباعي اتم شفعا واقتدى ما لم يسجد للثاني رد المحتار: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۳) شرع في فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجدلها فان في رباعي اتم شفعا واقتدى مالم يسجد للثالثة فان سجد اتم واقتدى متنفلا الا في العصر ،رد المحتار: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. ولو صلى ثلاثا من الظهر يتم ويقتدى متطوعا .... وكذالک في العشاء والعصر غير انه لا يدخل معهم تطوعا في العصر بعد الفراغ، هندية: ۲/ ۱۱۹، ۱۲۰ باب ادراک الفريضة،ط: ماجدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

پھر اگر ظہر اور عشاء کی نماز ہے تو نفل کی نیت سے امام کی اقتداء کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، تا کہ جماعت کا ثواب مل جائے البتہ فجر، عصر اور مغرب کی نماز تنہا پڑھنے کے بعد نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں ہوگا کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل نہیں ہے، اور مغرب میں بھی دوبارہ جماعت میں شامل ہونے کی [illegible] نہیں ہوگی کیونکہ تین رکعات کی کوئی نفل نہیں ہے۔(۱)

فرض چھوٹ جائے

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھول سے یا جان بوجھ کر چھوڑ دے یا چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، (۲) اور اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ

---

(۱) و ان صلی رکعة من الفجر او المغرب .... واذا اتمها لم یشرع مع الامام لکراهة النفل بعد صلاة الفجر ولما فیه من الاتیان بالوتر فی النفل بعد المغرب او مخالفة امامه ، هندیة: ۱/ ۱۱۹ ، باب ادراک الفریضة، ط: ماجدیة کوئٹه. وفیه ایضا وکذالک فی العشاء والعصر غیر انه لا یدخل معهم تطوعا فی العصر بعد الفراغ ، هندیة: ۱/ ۱۲۰ ، باب ادراک الفریضة، ط: ماجدیة کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۵۲ ـ ۵۳ ،باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. " فان صلیٰ رکعة من الفجر او المغرب فاقیم یقطع ویقتدی، .... وقید بالرکعة احترازاً عما اذا قید الثانیة بسجدة فانه لا یقطعها ویتمها ولا یشرع مع الامام لکراهة النفل بعد الفجر وکذا بعد المغرب فی ظاهر الروایة، البحر الرائق: ۲/ ۷۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲) من فرائضها التی لا تصح بدونها ،قال الشامی (قوله التی لا تصح بدونها) صفة کاشفة اذ لا شیئ من الفروض ما تصح الصلوٰة بدونه بلا عذر ،رد المحتار: ۱/ ۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. وفی الولوالجیة: الاصل فی هٰذا ان المتروک ثلاثة انواع: فرض وسنة وواجب ففی الاول ان امکنه التدارک بالقضاء یقضی والا فسدت صلاته، هندیة: ۱/ ۱۲۶ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجدیة کوئٹه. واما بیان المتروک ساهیا .... فان کان المتروک فرضا تفسد الصلاة، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۷ ، کتاب الصلاة، فصل فی بیان المتروک ساهیا هل یقضی ام لا؟ ،ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ،ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

پڑھنا لازم ہے، اس کے علاوہ تلافی کی کوئی صورت نہیں ہے۔

فرض رہ گیا

اگر کسی سے کسی رکعت میں کوئی فرض رہ گیا، اور اس کو دوبارہ ادا نہیں کیا تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، (۱) اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

فرض سنت ایک جگہ پڑھنا

''سنت فرض ایک جگہ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فرض سے پہلے سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت

فرض نمازوں سے پہلے جن سنت یا نفل نماز پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، بظاہر ان کی حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالی کی خاص الخاص حاضری ہے، اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کرلیا جائے، اور ملاء اعلیٰ یعنی مقرب فرشتوں سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کرلی جائے۔ (۲)

فرض فوت ہوجائے

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض قصداً یا سہواً فوت ہوجائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی، (۳) اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔

---

(۱) ایضاً۔

(۲) معارف الحدیث ج۳ص ر ۱۹۳۔ سنتیں اور نوافل ط: دارالاشاعت کراچی

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم ۱ ۔

فرض کا منکر

فرض کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہوکر کافر ہو جاتا ہے،(۱) ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ فرض کو تسلیم کرے، عقیدہ کو درست کرے اور سابقہ زمانے کے انکار پر توبہ واستغفار کرے۔

فرض کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا

فرض نماز کی آخری دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور مغرب کی فرض میں آخری ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔(۲)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملا لی

اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت بھولے سے یا قصداً پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب نہیں، نماز ہو جائے گی، کیونکہ فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرنا واجب نہیں ہے، اگر سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرنا واجب ہوتا تو سورت ملانے کی صورت میں واجب ترک ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا، بلکہ فرض نماز کی

---

(۱)وان انكر فرضية الركوع والسجود مطلقا يكفر .هندية: ۲۶۹/۲. ط: ما جدية فالفرض أعم منهما وهو قطع بلزومه حتى يكفر جاحده كأصل مسح الرأس، الدر المختار مع الرد : ۹۴/۱، كتاب الطهارة ط؛ سعيد .. فالفرض اسم لمقدر شرعا لا يحتمل الزيادة والنقصان ...... وحكم هذا القسم شرعا أنه موجب للعلم اعتقادا باعتبار أنه ثابت بدليل مقطوع به، ولهذا يكفر جاحده . أصول السرخسي: ۱۲۴/۱ــ ۱۲۵ . باب النهي، فصل في بيان المشروعات من العبادات وأحكامها ط:قديمي .

(۲)(وتسن قراءة الفاتحة فيهما بعد الأولين) يشمل الثلاثي والرباعي. حاشية الطحطاوى على المراقي. ص: ۲۷۰. كتاب الصلاة فصل في بيان سننها ط: قديمي. بدائع الصنائع : ۲۹٦/۱. كتاب الصلاة الكلام في القراءة ط: رشيدية كوئته. ۱۱۱/۱ ط: سعيد رد المحتار: ۵۱۱/۱. كتاب الصلاة باب صفة الصلاة فصل في بيان تأليف الصلاة ط: سعيد. البحر: ۳۲۵/۱. كتاب الصلاة فصل واذا أراد الشروع ط: سعيد.

آخری دونوں رکعتوں میں سورت ملانے اور نہ ملانے کا اختیار دیا گیا ہے، اگر چہ سورت نہ پڑھنا سنت اور بہتر ہے۔ (۱)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھے

فرض نماز کی آخری رکعت یعنی تیسری اور چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہ پڑھنا سنت ہے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ لی تو سنت کے خلاف ہوگا، سنت کے خلاف ہونے سے سہو سجدہ لازم نہیں آتا، اس لئے ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانے کا راز

ابتداء میں نماز دو رکعت مقرر ہوئی تھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان دو رکعتوں کی تکمیل واکمال کے لئے ظہر، عصر اور عشاء کے فرائض کے ساتھ دو دو رکعتیں اور مغرب کی نماز میں وتر (طاق عدد) کی حکمت کو باقی رکھنے کے لئے ایک رکعت ملائی، اور قاعدہ یہ ہے کہ "جب کسی چیز کا جبر کسر مطلوب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے نوع کی ایسی چیز ملائی

---

(۱) فاذا قام الى الركعة الثالثة......وان كانت الصلاة فريضة ثلاثية اورباعية فهو مخير فيما بعد الاوليين......وان قرأ يقرأ الفاتحة فحسب ... فان ضم السورة ساهيا...وفي اظهر الرويات لا يجب عليه سجود السهو. حلبي كبير، ص: ۳۳۱. واكتفى المفترض فيما بعدالاوليين بالفاتحة فانها سنة على الظاهرولوزاد لاباس به. شامي: ۱/ ۵۱۱. ط:سعيد. ولوقرا في الأخريين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو وهو الاصح. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط:ماجدية. ولوضم السورة الى الفاتحة في الاخريين لاسهوعليه في الاصح البحر: ۲/ ۹۴. باب سجود السهو ط:سعيد.

(۲)(قوله المختار لا) اى لا يكره تحريما بل تنزيها لانه خلاف السنة، قال في المنية وشرحها: فان ضم السورة الى الفاتحة ساهيا يجب عليه سجدتا السهو في قول أبي يوسف لتأخير الركوع عن محله وفي اظهر الروايات لايجب؛ لان القراءة فيهما مشروعة من غير تقدير، والاقتصار على الفاتحة مسنون لا واجب الخ ..... شامي ۱/ ۴۵۹ باب صفة الصلاة قبيل "مطلب كل شفع من النفل صلاة" ط:سعيد و ۱/ ۵۱۱(قوله ولو زاد لا باس) "فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی" عنوان کی تخریج کو بھی دیکھیں۔

جاتی ہے جو درجہ اور حیثیت کے اعتبار سے اس سے کم ہو" (۱) اگر فرائض کی پہلی دو رکعتوں کے ساتھ آخری دو رکعتوں میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جاتی تو آخری دونوں رکعت بھی درجہ اور حیثیت کے اعتبار سے پہلی دونوں رکعتوں کے برابر ہو جاتیں، تو جبر و کسر کی حکمت ضائع ہو جاتی، اور خود پہلی دو رکعتوں کا جبر و کسر اسی مصلحت سے ہوا کہ بسا اوقات حضور قلب، توجہ یا فہم یا قرأت میں یا ارکان میں سے کسی رکن میں نقص و کسر رہ جاتی ہے اس لئے اس کے عوض میں دوسری رکعتیں ملائی گئیں۔ (احکام اسلام ص ۶۸)

فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت واجب نہیں ہے، لیکن قرأت کرنے کی صورت میں آہستہ قرأت کرنا واجب ہے (۲) اس لئے اگر امام نے فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں بلند آواز سے قرأت کی ہے تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ایسا کرے گا تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

فرض کی اخیر رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا

اگر فرض نماز کی تیسری، چوتھی یا مغرب کی آخری رکعت میں کسی نے سورۂ فاتحہ نہیں

---

(۱) ....فاصل الصلاة هو ركعة واحدة ولم يشرع أقل من ركعتين في عامة الصلاة وضمت كل واحدة بها لأخرى وصارتا شيئا واحدا.........وذلك لأن الزيادة لا ينبغي أن تصل الى مثل الشيء أو أكثره. حجة الله البالغة: ۲/۷. الأمور التي لا بد منها في الصلاة ط: كتب خانه رشيديه دهلي سنة ۱۳۷۳ھ.

(۲) فالحاصل أن الاخفاء في صلاة المخافتة واجب على المصلي اماما كان أو منفردا وهي صلاة الظهر و العصر والركعة الثالثة من المغرب ... وأما الجهر في الصلاة الجهرية فواجب على الامام فقط. البحر الرائق: ۱/ ۳۰۲. باب صفة الصلاة ط: سعيد والاسرار يجب على الامام والمنفرد فيما يسر فيه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والأخريان من العشاء..... رد المحتار: ۱/ ۴۶۹. باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية الخ ط: سعيد.

(۳) وسجود السهو يتعلق با شياء ... منها اذا جهر وهو امام فيما يخافت فيه، بزازية على هامش الهندية: ۱/ ۱۲۰. ط: رشيدية. ومنها الجهر والاخفاء حتى لو جهر فيما يخافت أو خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو... والمنفرد لا يجب عليه السهو. هندية: ۱/ ۱۲۸. الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئٹه، شامي ۲/ ۸۱ باب سجود السهو، ط: سعيد.

پڑھی ، یا کچھ بھی نہیں پڑھا، بلکہ کچھ دیر خاموش کھڑا رہ کر رکوع کرلیا، تو بھی نماز درست ہو جائے گی، اور سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)، لیکن یاد رہے کہ آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا افضل ہے۔ (۲)

فرض کی پہلی دو رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر اس میں قرأت نہیں کی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۳)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہیں ملائی

فرض نماز کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے فرض کی پہلی دو رکعت یا ایک رکعت میں

---

(۱) لان مابعد الاولیین لا یتعین فیه القراء ة بل ان شاء قرأ وان شاء سبح وان شاء سکت ،حلبی کبیر ص: ۲۹۵ ،ط: سهیل. واذاقام یفعل فی الشفع الثانی مافعل فی الشفع الاول ... وان ترک القراءة والتسبیح لم یکن علیه حرج ولاسجد تاالسهو. هندیة: ۱/ ۷۲. الباب الرابع فی صفة الصلاة الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط: رشیدیة ..... واکتفی المفترض فیما بعد الاولیین بالفاتحة فانها سنة علی الظاهر ... وهو مخیر بین قراء ة الفاتحة .... وتسبیح ثلاثا وسکوت قدرها .... فلا یکون مسیئا بالسکوت علی المذهب. رد المحتار: ۱/ ۵۱۱. باب صفة الصلاة مطلب مهم فی عقد الأصابع عند التشهد،ط: سعید. البحر الرائق: ۱/ ۳۲۶. فصل واذا أراد الدخول فی الصلاة کبر ط: سعید.

(۲)(قوله ولوزاد لابأس) .... والاقتصار علی الفاتحة مسنون لاواجب .....(قوله فلا یکون مسیئاً بالسکوت علی المذهب الخ) اعلم أنهم اتفقوا فی ظاهر الروایة علی أن قراء ة الفاتحة افضل الخ .....شامی ۱/ ۵۱۱، باب صفة الصلاة ، مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد ط سعید .

(۳) یجب لتعیین الاولیین من الثلاثیة والرباعیة المکتوبتین للقراء ة المفروضة حتی لو قرأ فی الاخریین من الرباعیة دون الاولیین أو فی احدی الاولیین واحدی الاخریین ساهیا وجب علیه سجود السهو .هندیة ،الباب الرابع ،الفصل الثانی : ۱/ ۷۱ ط ،رشیدیة و ۱/ ۱۲۷ ط رشیدیه حلبی کبیر: ص: ۲۹۵ ،واجبات الصلاة ط سهیل اکیڈمی رد المحتار : ۱/ ۴۵۹ ،باب صفة الصلاة ،مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید.

سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا

فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

فرض کی تیسری، چوتھی رکعت میں سورت نہ پڑھے

چار رکعت والی فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اور مغرب کی آخری رکعتمیں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہ پڑھے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ لی تو سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھنا سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہو جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۳)

فرض کی تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا

اگر کسی نے بھولے سے فرض کی تیسری رکعت پر سلام پھیر دیا، اور دعا میں مشغول ہوگیا، اللّٰھم انت السلام الخ پڑھنے پایا تھا کہ یاد آیا کہ تین رکعت پر سلام پھیرا ہے، فوراً کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھ کر سجدہ سہو کر کے نماز پوری کردی تو نماز ہوگئی۔(۴)

---

(۱) ولو سها عن الفاتحة فيهما أو في احداهما أو عن السورة فيهما أو في احداهما فعليه السهو" بدائع الصنايع : ۱/۴۰۵، كتاب الصلاة فصل في سجود السهو، ط رشيدية . و ۱/۱٦٦ فصل في بيان سبب الوجوب، ط: سعيد، هندية : ۱/۱۲٦ كتاب الصلاة الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: حقانية ردالمحتار: ۲/۸۰ كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/۹۳-۹۴ كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد. وانظر الى الحاشية التالية أيضا.

(۲) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة أوما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار أو آية طويلة في الاوليين بعد الفاتحة . هندية : ۱/۷۱ كتاب الصلاة الباب الرابع، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: ماجدية ردالمحتار: ۱/۴۵۸. باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد حلبي كبير ص: ۲۹۵ واجبات الصلاة، ط، سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظر الى التخريج تحت عنوان "فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی"

(۴) وان توهم مصلي الظهر أنه أتمها فسلم ثم علم انه صلى ركعتين أتمها وسجد للسهو لانه عليه السلام فعل كذالك في حديث ذي اليدين ولان السلام ساهيالا يبطل الصلوة ، البحر الرائق:

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملا لی

فرض کی تیسری یا چوتھی یا دونوں رکعتوں میں غلطی سے سورت ملا لی تو نماز صحیح ہے اور سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانا سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہونے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۱)

فرض کی قرأت

☆......فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے،(۲) اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرے سورت نہ ملائے، اگر کسی نے بھول سے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملالی تو نماز ہو جائے گی سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورت نہ ملانا سنت ہے، واجب نہیں، اور سنت کے خلاف کرنے سے نماز میں کمی آتی ہے لیکن سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۳)

۱۱۱/۲، باب سجود السهو ،ط: سعيد، ردالمحتار ۹۱/۲ باب سجود السهو ط:سعيد، مراقي الفلا ح مع الطحطاوي، ص: ۴۷۲ باب السجود السهو ،ط قديمي.

(۱) انظر الى الحاشية في الصفحة السابقة رقم : ۱.

(۲) يجب تعيين الاولين من الثلاثية والرباعية المكتوبتين للقراء ة المفروضة، هندية: ۷۱/۱، الباب الرابع الفصل الثاني، ط: رشيديه كوئته. و: ۱۲۷/۱، ط: رشيديه كوئته. حلبي كبير،ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۴۵۹/۱، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۲۷۶، الثالث القراء ة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) فاذا قام......... الى الركعة الثالثة......... وان كانت الصلاة فريضة ثلاثية او رباعية فهو مخير فيما بعد الاولين - وان قرأ يقرأ الفاتحة فحسب......... فان ضم السورة سهيا ......وفي اظهر الروايات لا يجب عليه سجود السهو، لان القراء ة فيهما مشروعة من غير تقدير، والتقييد بالفاتحة مسنون، لان الاقتصار عليها واجب الخ، حلبي كبير،ص: ۳۳۱-۳۳۲،صفة الصلاة، وص: ۲۹۵ واجبات الصلاة، وص: ۲۷۷، الثالث القراء ة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، واكتفى المفترض فيما بعد الاولين بالفاتحة فانها سنة على الظاهر ولو زاد لا بأس به، شامي: ۵۱۱/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد ، ط: سعيد كراچي. (قوله المختار الا) الخ ، شامي: ۴۵۹/۱، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي. ولو قرأ في الاخريين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو،

☆......فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر دوسری، تیسری، یا تیسری چوتھی رکعت میں قرأت کی، اور پہلی دوسری میں قرأت نہیں کی تو واجب ادا نہ ہوگا اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو وقت کے اندر دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

فرض کے بعد سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت

جن سنت اور نفل نمازوں کو فرض نماز پڑھنے کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظاہر ان کی حکمت اور مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو قصور رہ جاتا ہے، بعد والی سنت اور نفلوں سے اس کا تدارک ہوجائے۔(۲)

=وهو الاصح، هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. ولو ضم السورة الى الفاتحة في الاخريين لا سهو عليه في الاصح،البحر: ۲/۹۴، باب سجود السهو،ط: سعيد كراچي. (وتسن قراء ة الفاتحة فيما بعد الاوليين) يشمل الثلاثي والرباعي ،حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۲۷۰، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. بدائع: ۱/۲۹۶، الكلام في القراء ة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۲۵، فصل واذا اراد الشروع، ط: سعيد كراچي.

(۱) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو ان لم يسجد له وان لم يعدها يكون فاسقا آثما ،الدر المختار، وفي الشامية: (قوله وتعاد وجوبا) اى بترك هذه الواجبات او واحد منها وما في الزيلعي والدرر والمجتبىٰ من انه لو ترك الفاتحة يؤمر بالاعادة لا لو ترك السورة، رده في البحر بأن الفاتحة وان كانت آكد في الوجوب للاختلاف في ركنيتها دون السورة، لكن وجوب الاعادة حكم ترك الواجب مطلقا لا الواجب المؤكد الخ، شامي: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي. وتعيين القراء ة (في الاوليين) من الفرض على المذهب، الدر المختار وفي الشامية: قوله على المذهب......... ان ثمرة الخلاف تظهر في وجوب سجود السهو، اذا تركها في الاوليين او في احداهما سهوا لتاخير الواجب سهوا عن محله ...... شامي: ۱/۴۵۹۔۴۶۰، ط: سعيد كراچي.

(۲)(قوله كل سنة نافلة) .....والكل يسمي نافلة لانه زيادة على الفرض لتكميله، شامي: ۲/۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. ...... وكثيرا مالا يصلي الانسان بحيث يستوفي فائدة الصلاة، وهو المشار اليه في قوله صلى الله عليه وسلم :" كم من مصل ليس له من صلاته الا نصفها، ثلثها، ربعها، فوجب ان يسن بعدها صلاة تكملة للمقصود ، حجةُ الله البالغة: ۲/۳۷، النوافل، رواتب الفرائض، ط: قديمي كراچي. وقال ابو زيد رحمه الله : النوافل شرعت لجبر

فرض نماز پر اکتفاء کرنا

فرض نماز تو فرض ہے، اور وتر کی نماز واجب ہے، گو عملاً وہ بھی فرض ہے، فرض اور واجب کو چھوڑنا گناہ ہے، اگر وقت پر نہ پڑھ سکے تو بعد میں قضاء پڑھنا لازم ہے، سنت مؤکدہ کا چھوڑنا برا ہے، (۱) اور اس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا بھی گناہ ہے، اور میدانِ حشر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا سبب ہے، سنت غیر مؤکدہ اور نوافل میں پڑھنے اور نہ پڑھنے کا اختیار ہے، تاہم نہ پڑھنے کی عادت بنالینا مناسب نہیں، کیونکہ آخرت میں ایک ایک نیکی کی سخت ضرورت ہوگی، وہاں اگر آرام سے رہنا چاہتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کی ضرورت ہے ورنہ آرام کی امید کرنا سمجھداری کی بات نہیں ہوگی۔ اس لئے صرف فرض نماز پر اکتفاء کرنا اور واجب، سنت

=نقصان تمکن فی الفرض، لان العبد وان علت رتبته لا یخلو عن تقصیر، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۸۷، فصل فی بیان النوافل، ط: قدیمی کراچی. فان انتقص من فریضته، قال الرب تبارک وتعالی: انظروا هل لعبدی من تطوع فیکمل بها ما انتقص من الفریضة... رواه ابوداؤد، مشکوة ص: ۱۱۷، باب التطوع، صلاة التسبیح، ط: قدیمی.

(۱) (قوله وسننه الخ) اعلم ان المشروعات اربعة اقسام، فرض وواجب وسنة ونفل، فما کان فعله اولیٰ من ترکه مع منع الترک ان ثبت بدلیل قطعی ففرض او بظنی فواجب، وبلا منع الترک ان کان مما واظب علیه الرسول صلی الله علیه وسلم او الخلفاء الراشدون من بعده فسنة والا فمندوب ونفل، شامی: ۱۰۲/۱، کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی السنة وتعریفها ط: سعید، باب الوتر والنوافل، کل سنة نافلة ولا عکس (هو فرض عملا وواجب اعتقادا وسنة ثبوتا الخ، الدر المختار (قوله هو فرض عملا) ای یفترض عمله ای فعله بمعنی انه یعامل معاملة الفرائض فی العمل فیأثم بترکه ویفوت الجواز بفوته، ویجب ترتیبه وقضاؤه ونحو ذلک فقوله عملا تمییز محول عن الفاعل، مطلب فی الفرض العلمی والعملی والواجب، واعلم ان الفرض نوعان: فرض عملا وعلما، وفرض عملاً فقط فالاول کالصلوات الخمس فانها فرض من جهة العمل لا یحل ترکها ویفوت الجواز بفوتها، بمعنیٰ انه لو ترک واحدة منها لا یصح فعل ما بعدها قبل قضاء المتروکة، وفرض من جهة العلم والاعتقاد بمعنیٰ انه یفترض علیه اعتقادها حتیٰ یکفر بانکارها، والثانی کالوتر فانه فرض عملا کما ذکرنا ولیس بفرض علما الخ، شامی: ۳/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

مؤکدہ وغیرہ کو چھوڑ دینا درست نہیں۔(۱)

اگر آج کے مشینی دور میں مصروفیات کی وجہ سے سنت اور نفل پڑھنے کی فرصت نہیں تو خرافات، گپ شپ، گیدرنگ، تفریح اور کھیل کود کے لئے وقت کہاں سے نکالا جاتا ہے؟ اس لئے نماز چھوڑنے کے لئے فرصت نہ ہونے کا بہانہ بنانا صحیح نہیں ہے اگر کوئی ضروری کام ہو تو وقت سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اگر مقررہ وقت سے بھی زیادہ وقت لگ جائے تو اس کو خوشی سے غنیمت سمجھتے ہیں مگر نماز، اس کے لئے ہزار بہانے ہیں!

فرض نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ اسی نماز کو پڑھنا

اگر کسی نے ظہر، یا عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھ لی، یا جماعت کے ساتھ ادا کی، پھر اسی نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوگئی، تو اس تنہا نماز پڑھنے والے یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو امام کے ساتھ شامل ہو کر دوبارہ نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن یہ دوسری نماز نفل ہوگی، اور ایسا کرنا اس صورت میں جائز ہے جب کہ امام فرض نماز پڑھ رہا ہو، نفل نہیں، کیونکہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل نماز مکروہ نہیں ہے، اور اگر امام نفل نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے

---

(۱) والسنة نوعان: سنة الهدىٰ، وتركها يوجب اساءة وكراهية كالجماعة والاذان والاقامة ونحوها.........بخلاف سنة الهدىٰ وهي السنن المؤكدة القريبة من الواجب التي يضلل تاركها لان تركها استخفاف بالدين ...... شامي: ۱/۱۰۳، كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعريفها، ط: سعيد كراجي. (قوله وسن مؤكدا) اى استنانا مؤكدا، بمعنىٰ انه طلب طلبا موكدا زيادة على بقية النوافل، ولهٰذا كانت السنة المؤكدة قريبة من الواجب في لحوق الاثم كما في البحر، ويستوجب تاركها التضليل واللوم كما في التحرير اى على سبيل الاصرار بلا عذر كما في شرحه، شامي: ۲/۱۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ط: سعيد كراجي.

پیچھے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے،(۱) بشرطیکہ جماعت میں تین آدمیوں سے زیادہ ہوں اور اگر تین آدمیوں سے کم ہیں تو مکروہ نہیں۔(۲)

فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے

☆......اگر امام سے جماعت کے دوران غلطی ہو جائے، اور فرض نماز کے بعد سنتیں اور نفلیں پڑھنے کے بعد اس کا احساس ہو، تو دوبارہ فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھائے، اور جو سنتیں فرض کی تابع ہیں ان کو فرض نماز دوبارہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھے،

---

(۱)......... اتم منفردا (ثم اقتدیٰ) بالامام (متنفلا ، ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة) حاوی (الا فی العصر) فلا یقتدی لکراهة النفل بعده، الدر المختار:(قوله ثم اقتدی متنفلا) ای ان شاء هو الفضل امداد، واورد ان التنفل بجماعة مکروه خارج رمضان، واجیب بنعم اذا کان الامام والقوم متطوعین اما اذا ادی الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله علیه الصلاة والسلام للرجلین" اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما صلاة قوم فصلیا معهم واجعلا صلاتکما معهم سبحة،" ای نافلة، کذا فی الکافی، بحر، شامی: ۲/ ۵۳، باب ادراک الفریضة، مطلب صلاة رکعة واحدة باطلة ، لا صحیحة مکروهة ، ط: سعید کراچی.

(۲) (ولا یصلی الوتر و) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکره ذلک علی سبیل التداعی بأن یقتدی اربعة بواحد کما فی الدرر ، الدر المختار: ۲/ ۴۸۔ ۴۹، (قوله علی سبیل التداعی) هو ان یدعو بعضهم بعضا. کما فی المغرب، وفسره الوانی بالکثرة وهو لازم معناه (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء واحد بواحد او اثنین بواحد فلا یکره ، وثلاثة بواحد فیه خلاف، بحر عن الکافی، وهل یحصل بهذا الاقتداء فضیلة الجماعة ؟ ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمه تامل، بقی لو اقتدی به واحد او اثنان ثم جاء ت جماعة اقتدوا به قال الرحمتی: ینبغی ان تکون الکراهة علی المتاخرین. آه، قلت : وهذا کله لو کان الکل متنفلین ، اما لو اقتدی متنفلون بمفترض فلا کراهة کما نذکره فی الباب الآتی، شامی: ۲/ ۴۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فی کراهة الاقتداء فی النفل علی سبیل التداعی، وفی صلاة الرغائب، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۵۵۲، باب الامامة، قبیل مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۸۶، قبیل فصل فی بیان النوافل، ط: قدیمی کراچی.

البتہ وتر کی نماز ایک دفعہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر کسی نے لاعلمی میں عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی اور سنت اور وتر وضو کے ساتھ پڑھی، اور بعد میں وقت کے اندر اندر یاد آگیا تو فرض کے ساتھ سنتوں کو بھی دوبارہ پڑھے کیونکہ سنت فرض کی تابع ہیں، اور اگر عشاء کا وقت گذرنے کے بعد یاد آیا تو صرف فرض پڑھے سنت نہ پڑھے کیونکہ وقت گذرنے کے بعد سنت کی قضاء نہیں، باقی وتر کی نماز مستقل نماز ہے فرض کی تابع نہیں اس لئے جب وضو کے ساتھ ایک دفعہ پڑھ لی تو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

---

(۱) قوله وواجب الوتر......... والثمرة تظهر فيما لو صلى الوتر ناسيا للعشاء او صلاهما فظهر فساد العشاء دون الوتر اجزأه عند الامام لسقوط الترتيب بمثل هذا العذر لا عندهما لانه تبع لها فلا يصح قبلها ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۷۸ ، كتاب الصلاة، ط: قديمى كراچى.
ولا يقدم الوتر على العشاء لوجوب الترتيب لا لان وقت الوتر لم يدخل حتىٰ لو صلى الوتر قبل العشاء ناسيا او صلهما فظهر فساد العشاء دون الوتر ويعيد العشاء وحدها عند ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ لان الترتيب يسقط بمثل هذ العذر هندية: ۱/ ۵۱، الباب الاول فى المواقيت وما يتصل بها، الفصل الاول فى اوقات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه شامى: ۱/ ۳۶۱، كتاب الصلاة، مطلب فى الصلاة الوسطىٰ (قوله ولكن الخ،) ط: سعيد كراچى.، وانظر الحاشية التالية،ايضا

(۲) ....وعلىٰ هذا اذا صلى العشاء ثم توضأ وصلى السنة والوتر ، ثم تبين انه صلى العشاء بغير طهارة، فعنده يعيد العشاء والسنة دون الوتر ، لان الوتر فرض على حدة عنده وعند هما يعيد الوتر ايضا لكونه تبعا للعشاء ، والله اعلم، هداية: ۱/ ۱۵۲ ، قضاء الفوائت، قبل باب سجود السهو، ط: مكتبه شركة علمية، (قوله وعلىٰ هذا) اى على ان الوتر واجب عنده، وقد اداه فى وقته بطهارة اذ وقته وقت العشاء لا بعده، وقد سقط الترتيب بعذر النسيان فلا تلزمه الاعادة عندهما يعيد الوتر ايضا لانه سنة فكانت تبعا للفرض فلما وجبت اعادة الفرض وجبت اعادة ما هو تبع له، الكفاية مع فتح القدير: ۱/ ۴۳۳، قبل باب سجود السهو، ط: المكتبة النورية الرضوية.

فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

۱......اگر کسی نے اکیلے میں فرض نماز شروع کردی، اور اسی حالت میں وہ فرض نماز جماعت سے ہونے لگی تو اس کو چاہئے کہ فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہوجائے، البتہ اس میں اتنی تفصیل ہے کہ اگر فجر کی نماز ہے تو اس وقت تک نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہوسکتا ہے جب تک کہ دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو، اگر فجر کے وقت دوسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو پھر نماز توڑنا صحیح نہیں بلکہ اس نماز کو مکمل کرنا چاہیئے۔(۱)

اور اگر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ہے تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہوجائے، اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرلیا ہے تو پھر اس نماز کو توڑنا صحیح نہیں ہوگا بلکہ اس نماز کو مکمل کرلینا چاہیئے۔(۲)

(۱، ۲) شرع فیها اداء.......... منفردا ثم اقیمت ...... یقطعها .... (ویقتدی بالامام وهذا (ان لم یقید الرکعة الاولیٰ بسجدة او قیدها بها (فی غیر رباعیة او فیها ر) لکن (ضم الیها) رکعة (اخریٰ) وجوبا ثم یاتم احرازاً للنفل والجماعة (وان صلی ثلاثا منها) ای الرباعیة (اتم) منفردا (ثم اقتدی بالامام (متنفلا ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة)" حاوی" (الا فی العصر) فلا یقتدی لکراهة النفل بعده، الدر مع الرد: ۲/۵۰ ـ ۵۳، (قوله وهذا ان لم یقید الخ) حاصل هذه المسئلة: شرع فی فرض فاقیم قبل ان یسجد للاولیٰ قطع واقتدی فان سجد لها، فان فی رباعی اتم شفعا ،واقتدی ما لم یسجد ، للثالثة، فان سجد اتم ، واقتدی متنفلا الا فی العصر ، وان فی غیر رباعی قطع واقتدی ما لم یسجد للثانیة، فان سجدلها اتم ولم یقتد، آه، (قوله او قیدها) .... ای وان قیدها بسجدة فی غیر رباعیة کالفجر والمغرب فانه یقطع ویقتدی ایضا مالم یقید الثانیة بسجدة، فان قیدها اتم ، ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فی المغرب ، وفی جعلها اربعا مخالفة لامامه، فان اقتدی اتمها اربعا لانه احوط لکراهة التنفل بالثلاث تحریما، ومخالفة الامام مشروعة فی الجملة کالمسبوق فیما یقضي والمقتدی بمسافر، وتمامه فی البحر، شامي: ۲/۵۲، باب ادراک الفریضة، مطلب قطع الصلاة، یکون حراما و مباحا ومستحبا وواجبا، ط: سعید کراچي.

اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دیکھا کہ جماعت اب تک ختم نہیں ہوئی تو ظہر اور عشاء میں جماعت میں شامل ہونا چاہئے۔(۱)

۲...... اگر عصر، مغرب اور عشاء کے وقت صرف پہلی یا دوسری رکعت کا بھی سجدہ کر چکا ہے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہئے اور پھر جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے۔(۲)

فرض نماز کی قضاء

فوت شدہ فرض نماز کی قضاء لازم ہے۔(۳)

(۱) (قوله ثم اقتدى متنفلا)...... لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين: " اذا صليتما في رحالكم ثم اتيتما صلاة قوم مصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة، اى نافلة، كذا في الكافي، بحر، شامي: ۵۳/۲، باب ادراک الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد كراچي.
...... عن ابيه قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حجته، فصليت معه صلوة الصبح في مسجد الخيف، فلما قضى صلوته انحرف فاذا هو برجلين في اخرى القوم لم يصليا معه، فقال عليّ بهما، فجيئ بهما ترعد فرايصهما فقال: ما منعكما ان تصليا معنا، فقالا: يا رسول الله! انا كنا قد صلينا في رحالنا قال: فلا تفعلا اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة، ترمذی: ۱/ ۵۲-۵۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي وحده ثم يدرک الجماعة، ط: سعيد، وعن ابي سعيد قال جاء رجل وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايكم يتجر على هذا فقام رجل وصلى معه، ترمذی: ۱/ ۵۳، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الجماعة في مسجد قد صلى فيه مرة، ط: سعيد كراچي.
(۲) انظر الى الحاشية السابقة. رقم: ۱، ۲ الصفحة السابقة.
(۳) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة) لف نشر مرتب وجميع اوقات العمر وقت للقضاء الاالثلاثة المنهية، الدر مع الرد: ۶۲/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. (قوله يوم الخندق) وذلک ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتىٰ ذهب من الليل ما شاء الله تعالىٰ فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر، ثم اقام فصلى المغرب، ثم اقام فصلى العشاء، شامی: ۶۲/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۴۲۶، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة النورية الرضوية، سكهر، ترمذی: ۱/ ۴۳، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الرجل تفوته الصلوات بأيتهن يبدأ، ط: سعيد. كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه، يلزمه قضائها سواء ترک عمداً أو سهواً أو بسبب نوم، هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية، البحر: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد، الفقه الاسلامی وادلته: ۲/ ۱۱۴۸، الفصل التاسع المبحث الثاني قضاء الفوائت، ط: رشيدية.

فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے

فرض نماز کے بعد "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" پڑھنا مسنون اور افضل ہے، اس کے علاوہ دوسری دعا اور درود شریف وغیرہ پڑھنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے، اس لئے کسی دوسری دعا کو خلاف سنت کہنا درست نہیں۔(۱)

فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا

فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا جائز ہے، لیکن نفل نماز کے تحریمہ سے فرض پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

– عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس جعل يسب كفار قريش وقال يا رسول الله ما كدت ان اصلي حتىٰ كادت الشمس ان تغرب، قال النبي صلى الله عليه وسلم واناوالله ماصليت فنزلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بطحان، فتوضا للصلوة وتوضانا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب، بخاري: ۵۹۰/۲، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الاحزاب، ط: قديمي كراچي.

(۱) عن ثوبانؓ قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف من صلاته استغفر ثلاثا وقال: اللّٰهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام ،مسلم: ۲۱۸/۱، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ط: قديمي كراچي.

(۲) وثمرة الاختلاف تظهر في بناء النفل على تحريمة الفرض فيجوز عند القائلين بالشرطية، ولا يجوز عند القائلين بالركنية، وقول الشارح انه يجوز بالاجماع بين اصحابنا ، فيه نظر ، فان القائلين بالركنية من اصحابنا لا يجوزونه واما بناء الفرض على الفرض او على النفل فهو جائز، عند صدر الاسلام لماعلمت انها شرط كالطهارة......... واما اداء النفل بتحريمة النفل فلا شك في صحته اتفاقا لما ان الكل صلاة واحدة. البحر: ۲۹۱/۱، باب صفة الصلاة، وقوله فرضها التحريمة، ط: سعيد كراچي. فيجوز بناء النفل على النفل وعلى الفرض وان كره، لا فرض على فرض او نفل على الظاهر، الدر مع الرد: ۴۴۲/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

فرض نمازیں

فرض نمازیں دن رات میں جمعہ کے دن پندرہ رکعات اور دوسرے دنوں میں سترہ رکعات ہیں (۱) فجر کے وقت دو رکعت (۲) ظہر کے وقت چار رکعت (۳) اور جمعہ کے دن چار رکعت کی جگہ پر دو رکعت (۴) عصر کے وقت چار رکعت (۵) مغرب کے وقت تین رکعت (۶) اور عشاء کے وقت چار رکعت یہ نمازیں فرض عین ہیں، انہیں ہر حال میں پڑھنا لازم ہے۔(۱) (۷) اور جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔(۲)

فریادرسی کے لئے نماز توڑنا

اگر کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہے، اور وہ کسی کو نماز کی حالت میں فریادرسی کیلئے بلائے تو ایسی حالت میں نماز توڑ دینا فرض ہے، اگرچہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر کون سی مصیبت آئی ہے، یا معلوم ہے اور جانتا ہے کہ یہ اس کی مدد کر سکے گا، دونوں صورتوں میں نماز توڑ کر اس کی مدد کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) عن ابی مسعود الانصاریؓ قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قم فصل. وذلک لدلوک الشمس حین مالت ، فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظھر اربعاً، ثم اتاہ حین کان ظلہ مثلہ ،فقال قم فصل، فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ حین غربت الشمس ،فقال لہ قم فصل فقام فصلی المغرب ثلاثا، ثم اتاہ حین غاب الشفق ، فقال لہ قم فصل، فقام فصلی العشاء الاخرۃ اربعا، ثم اتاہ حین برق الفجر، فقال لہ قم فصل فقام فصلی الصبح رکعتین، نصب الرایۃ(۱/ ۲۲۳) کتاب الصلاۃ ،باب المواقیت ،ط:دار نشر الکتب الاسلامیۃ لاھور.

(۲) وحاصلہ : ان فرض الکفایۃ ما یکفی فیہ اقامۃ البعض عن الکل لان المقصود حصولہ فی نفسہ من مجموع المکلفین کتغسیل المیت وتکفینہ ......شامی: ۴/ ۱۲۳ ، کتاب الجھاد، مطلب فی الفرق بین فرض العین وفرض الکفایۃ، ط: سعید کراچی. وفیہ ایضا(قولہ من المکلفین) ای العالمین بہ کما مر ونظیرہ انہ لو مات واحد من جماعۃ مسافرین فی مفازۃ، فانہ یجب تکفینہ والصلاۃ علیہ کفایۃ علی باقی رفقائہ العالمین بہ دون غیرہ، شامی: ۴/ ۱۲۳ ، ط: سعید کراچی.

(۳) ویجب لاغاثۃ ملھوف وغریق وحریق، الدر المختار(قولہ ویجب) الظاھر منہ الافتراض)، ط: (قولہ لا غاثۃ ملھوف) سواء استغاث بالمصلی او لم یعین احدا فی استغاثتہ اذا قدر علی ذلک، ومثلہ خوف تردی اعمیٰ فی بئر مثلا اذا غلب علی ظنہ سقوطہ ، امداد، شامی: ۱/ ۲۵۴،

فزیشن کا ردعمل

ایک مشہور ڈاکٹر نے اپنے اعصاب کی کمزوری، جوڑوں کا درد اور دیگر عضلاتی امراض کے لئے اپنا علاج نماز کے ذریعے کیا۔ مسلسل نمازی علاج کے بعد وہ صحت مند ہوگیا اور تمام ادویات چھوڑ کر صرف نماز کے زیر علاج رہنے لگا۔

وہ اپنے ہر مریض کو نماز کی پابندی کی تاکید اور نماز کے ہر ایک رکن کو سکون، اعتدال اور بالکل شرعی حیثیت کے مطابق کرنے کی خاص تنبیہ کرتا۔ اس طرح اس کے مریض جلد شفایاب ہونے لگے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۴۲/۱)

فزیوتھراپسٹ کی ہوشربائی

ایک پاکستانی ڈاکٹر (ماجد زمان عثمانی) یورپ میں فزیوتھراپی میں اعلیٰ ڈگری کے لئے گئے جب وہاں ان کو بالکل نماز کی طرح ورزش پڑھائی اور سمجھائی گئی تو یہ اس ورزش کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم نے تو آج تک نماز کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور پڑھ لیا لیکن یہاں تو عجیب وغریب انکشافات ہیں کہ ورزش کے ذریعے تو بڑے بڑے امراض ختم ہوجاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی لسٹ دی کہ جو بیماریاں اس ورزش سے دور ہوسکتی ہیں:

—باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۵۴، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ولا يجيب في الصلاة احد ابويه اذا ناداه الا ان استغاث به لمهم فيقطعها كما يقطع لخوف سقوط اجنبي من سطح ونحوه او غرقه او حرقه او سرقة ما قيمته درهم له او لغيره كما مر، حلبي كبير، ص: ۳۷۰، قبل فصل في السنن، (سنن الصلاة،) ط: سهيل اكيڈمي. ويجب القطع لنحو انجاء غريق او حريق ولو دعاه احد ابويه في الفرض لا يجيبه الا ان يستغيث به الدر المختار: (قوله ويجب) اى يفترض ......(قوله الا ان يستغيث به) اى يطلب منه الغوث والاعانة، وظاهره ولو في امر غير مهلك واستغاثة غير الابوين كذالك والحاصل ان المصلي متى سمع احداً يستغيث وان لم يقصده بالنداء، او كان اجنبيا وان لم يعلم ما حلّ به او علم كان له قدرة على اغاثته وتخليصه وجب عليه اغاثته وقطع الصلاة فرضا كانت او غيره، شامي: ۵۱/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۷۱، فصل فيما يوجب قطع الصلاة، وما يجيزه وغير ذلك، ط: قديمي كراچي.

۱۔دماغی امراض(Mental Diseases)

۲۔اعصابی امراض(Nerve Diseases)

۳۔نفسیاتی امراض(PsychicsDiseases)

۴۔بے سکونی ،ڈیپریشن اور بے چینی کے امراض (Restlessness Depression And Anxiety)

۵۔دل کے امراض(Heart Diseases)

۶۔جوڑوں کے امراض(Arthritis)

۷۔یورک ایسڈ سے پیدا ہونے والے امراض(DiseasesDueToUricAcid)

۸۔معدے اور السر کی شکایات(Stomach Ulcer)

۹۔شوگر اور اس کے مابعد اثرات(Suger And Its Afther Effects)

۱۰۔آنکھوں اور گلے کے امراض(Eye And E.N.T Deseases)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۴۳)

فضول کام کرنا

نماز کی حالت میں کوئی لغو اور فضول کام کرنا جو عمل کثیر کی حد تک نہ پہنچے مکروہ تحریمی ہے۔مثال کے طور پر کوئی شخص نماز کے دوران اپنی ڈاڑھی کے بال ہاتھ میں لے یا اپنے کپڑے کو پکڑے یا اپنے بدن کو بلاضرورت کھجلائے۔(۱)

(۱)فان کان اجنبیا من الصلاۃ لیس فیہ تیمیم لھا ولا فیہ دفع ضرر فھو مکروہ ایضا کالعبث بالثوب أو البدن وکل ما یحصل بسببہ شغل القلب "حلبی کبیر،ص:۳۴۵،فصل فی کراھیۃ الصلاۃ:ط: سھیل اکیڈمی خلاصۃ الفتاوی: ۱/۵۷،جنس آخر فیما یکرہ فی الصلاۃ،ط:رشیدیۃ۔حاشیہ الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۴۴ کتاب الصلاۃ،فصل فی المکروھات،ط:قدیمی۔البحر الرائق: ۲/۹ اباب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط:سعید۔ردالمحتار: ۱/۶۴۰،کتاب الصلاۃ،باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا مطلب مکروھات الصلاۃ،ط:سعید۔

فضیلت والی صف

پہلی صف کو دوسری صف پر، اور دوسری صف کو تیسری صف پر، اسی طرح ہر اگلی صف کو پچھلی صف پر فضیلت حاصل ہے۔(۱)

فوت ہوگیا

اگر امام صاحب جماعت کی نماز پڑھاتے ہوئے فوت ہوگئے تو نماز فاسد ہوگئی پھر کسی کو امام بنا کر شروع سے نماز پڑھیں۔(۲)

فوجی ٹوپی

اگر فوجی ٹوپی پر جاندار کی تصویر نہیں ہے، تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے، ٹوپی میں کوئی خاص وضع متعین نہیں ہے بلکہ جیسے جس ملک کی عادت اور رواج ہے اس کے موافق ٹوپی پہننا درست ہے، (۳) حدیث شریف میں ہے: جو چاہو کھاؤ جو چاہو پہنو مگر حرام سے بچو اور تکبر اور اسراف نہ کرو۔(۴)

---

(۱) والقيام في الصف الا ول أفضل من الثاني وفي الثاني افضل من الثالث ......وافضل مكان المأموم حيث يكو ن أقرب الى الامام "هندية: ۱/ ۸۹ الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم ،ط: رشيدية كوئته. ردالمحتار مع الدر المختار: ۱/ ۵۶۹ ، باب الامامة مطلب في كراهةقيام الامام في وسط المحراب ، ط: سعيد كراچي البحر الرائق : ۱/ ۳۵۴، كتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: سعيد.

(۲)(قوله وموت) أقول تظهر ثمرته في الامام لومات بعد القعدة الاخيرة بطلت صلاة المقتدين به فيلزمهم استينافها. ردالمحتار: ۱/ ۶۲۹ باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها مطلب في المشي في الصلاة،ط:سعيد،البحر الرائق: ۲/ ۱۴ ،ط:رشيدية، بدائع الصنائع: ۲/ ۱۳۵ فصل في بيان حكم الاستخلاف ،ط:دار الكتب العلمية بيروت.

(۳)فتاوی دار العلوم دیوبند، باب مکروهات نماز: ۴/ ۱۰۲ ،ط:مکتبه امدادیه ملتان.

(۴)باب قول الله "قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده "وقال النبي ﷺ :كلوا واشربوا والبسوا وتصدقوا في غير اسراف ولا مخيلة .قال ابن عباس كل ما شئت والبس ما شئت ما أخطاتك اثنتان: سرف أومخيلة. بخاري (۲/ ۸۶۰) كتاب اللباس، ط: قديمي كراچي. عن ثوبان رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم:ان الارض لتنادي كل يوم سبعين مرة:يا بني آدم كلوا ماشئتم واشتهيتم، فوالله لآكلن لحومكم وجلودكم. نوادر الاصول في احاديث الرسول، الاصل التاسع والثمانون والمائة(۲/ ۳۰۵)ط:دار الجيل،بيروت. يا بني آدم كلوا ماشئتم ان تأكلوا من الاطعمة

فیکٹری میں جمعہ کی اجازت نہ ملے تو

جمعہ کی نماز اسلام کے شعائر اور نشانیوں میں سے ہے، اگر فیکٹری والے جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں دیتے، اور ہمیشہ ظہر کی نماز پڑھنے کی نوبت آتی ہے تو ایسی ملازمت کو چھوڑ دینا چاہئے، اور دوسری جگہ ملازمت کی کوشش کرنی چاہئے، جب تک دوسری جگہ مناسب ملازمت نہ ملے فیکٹری میں جمعہ پڑھے البتہ جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے امام کے علاوہ تین نمازیوں کا ہونا ضروری ہے،(۱) نمازی اس سے کم ہیں تو جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور خطبہ بھی ضروری ہے۔(۲)

=اللذيلة واشتهيتم فوالله اذا صرتم في بطني لأكلنّ لحومكم......فيض القدير: ۳۲۱/۲، ط: المكتبة الكبرى. قيل لمالك بن دينار: انك لتغلظ على الناس في لباسهم وطعامهم، فقال مالك: اكسبوا الحلال والبسوا ما شئتم حلية الاولياء(۳۸۵/۲) ط: دار الكتب العربي.

قال النبي صلى الله عليه وسلم. من الاسراف ان تأكل كل ما اشتهيت، شعب الايمان رقم ۵۷۲۱ ابن ماجة في الاطعمة(۳۳۵۲/۲).

(۱) قال ابو حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى: هم ثلاثة سوى الامام. المحيط البرهاني: ۴۴۲/۲ كتاب الصلاة الفصل الخامس والعشرون صلاة الجمعة ،ط: ادارة القران. ومنها الجماعة واقلها ثلاثة سوى الامام، كذافي التبيين هندية: ۱۴۸/۱، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة. ط:رشيدية كوئته، الدر مع الرد: ۱۵۱/۲ كتاب الصلاة باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب قال الله تعالى أعوذ بالله من الشيطن الرجيم، ط:سعيد.

(۲)والرابع: الخطبة فيه فلو خطب قبله وصلى فيه لم تصح. الدر مع الرد: ۱۴۷/۲، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط:سعيد، (ومنها الخطبة قبلها) حتى لو صلوا بلا خطبة أو خطب قبل الوقت لم يجز كذافي الكافي. هندية: ۱۴۶/۱ كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط:رشيدية) المحيط البرهاني: ۴۴۹/۲ كتاب الصلاة الفصل الخامس والعشرون: صلاة الجمعة، ط:ادارة القرآن.

ق

قبر

☆......قبر کو سامنے لے کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور قبر کو سامنے لینے کا مطلب یہ ہے کہ خشوع خضوع کے ساتھ نظر جھکا کر نماز پڑھنے کی حالت میں قبر نظر آتی ہے، تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر قبر نمازی کے پیچھے کی جانب ہے، یا اوپر ہے، یا جہاں نماز پڑھی جارہی ہے اس کے نیچے ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔

☆......انبیاء کرام کی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

نوٹ: واضح رہے کہ جامع دمشق شام کے اندر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور جامع حلب شام کے قبلہ کی بائیں جانب جالی سے باہر حضرت زکریا علیہ السلام کی قبر ہے۔

(۱) ومنها الصلاة في المقبرة لانه تشبه باليهود فان كان فيها موضع أعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لاباس به...... وان كان بينه وبين القبر مقدار لو كان في الصلاة ويمر انسان لا يكره فها هنا ايضا لايكره (الفتاوى التاتارخانية ۱/ ۵۷۰ كتاب الصلاة الفصل الرابع في بيان مايكره للمصلي ان يفعل في صلاته وما لا يكره، ط:ادارة القران خلاصة الفتاوى: ۱/ ۶۰ جنس آخر فيمايكره. ط:رشيدية. حلبي كبير ص ۳۶۲-۳۶۳. كراهية الصلاة فروع، ط،سهيل اكيڈمي لاهور وفي القهستاني: لاتكره الصلاة في جهة قبر الا اذاكان بين يديه: بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه "ردالمحتار: ۱/ ۶۵۴، كتاب الصلاة با ب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط، سعيد: ۱/ ۳۸۰ كتاب الصلاة، مطلب في اعراب كائنا ما كان،ط: سعيد.

(۲) الحنفية قالوا: تكره الصلاة في المقبرة اذا كان القبر بين يدى المصلي؛ بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه اما اذا كان خلفه أو فوقه أو تحت ما هو واقف عليه فلا كراهة على التحقيق وقد قيدت الكراهة بان لا يكون في المقبرة موضع أعد للصلاة لا نجاسة فيه ولا قذر والا فلا كراهة وهذا في غير قبور الانبياء عليهم السلام فلا تكره الصلاة عليها مطلقا، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۹ - ۲۸۰. مكروهات الصلاة، الصلاة في المقبرة، ط: المكتبة التجارية الكبرى توزيع دار الفكر بيروت وان كانت القبور ما وراء المصلي لا يكره وان كان بينه وبين القبر مقدار لو كان في الصلاة ويمر انسان لا يكره فها هنا أيضا لا يكره، الفتاوى التاتارخانية كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره: ۱/ ۵۷۰.ط:ادارة القرآن حلبي كبير ص: ۳۶۳. كراهية الصلاة، ط:سهيل اكيڈمي، رد المحتار: ۱/ ۶۵۴. كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

قبرستان

اگر قبرستان میں نماز کے لئے کوئی جگہ مخصوص ہے، اور وہ نجاست اور گندگی سے پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اور اگر وہ جگہ ناپاک ہے تو اس پر نماز پڑھنا صحیح نہیں، اور اگر ناپاک نہیں لیکن وہاں گندگی ہے تو مکروہ ہے۔(۱)

قبرستان کی مسجد میں جماعت کرنا

مسجد کی چاردیواری کے اندر نماز پڑھنے سے قبریں نمازی کے سامنے اور دائیں بائیں نہیں ہوں گی، اس لئے ایسی مساجد میں تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بلا کراہت درست ہے۔(۲)

قبر کا نقشہ

اگر نمازی کے سامنے قبر کا نقشہ لٹکا ہوا ہوگا تو نماز مکروہ نہیں ہوگی کیونکہ قبر کے نقشہ کی کوئی پرستش نہیں کرتا، ہاں اگر کسی قوم کی یہ عادت ہے کہ وہ قبر کے نقشہ کی پرستش کرتی ہے تو اس صورت میں قبر کے نقشہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔

مزار کا قبہ اور گنبد کا بھی یہی حکم ہے۔(۳)

---

(۱) ومنها الصلاة في المقبرة لانه تشبه باليهود فان كان فيها موضع اعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به وفي الحاوي وان كانت القبور ما وراء المصلي لا يكره الخ الفتاوى التاتارخانية: ۱/۵۷۰. كتاب الصلاة ما يكره للمصلي وما لايكره، ط: ادارة القران كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۴۰. جنس آخر فيما يكره، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص:۳۶۳. كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمي.

(۲) فان كان فيها موضع اعد للصلاه ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به. تاتارخانية: ۱/۵۷۰. ط: ادارة القران حلبي كبير، ص:۳۶۳. كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمي.

(۳) (أو لغير ذي روح لا) لا يكره لانها لا تعبد (الدر المختار) (قوله لأنها لاتعبد)......فعلى هذا ينبغي ان يكره استقبال عين هذه الاشياء (أي الشمس و القمر والكواكب و الشجرة الخضراء) معراج: لأنها عين ما عبد بخلاف مالو صورها واستقبل صورتها. شامي: ۱/۶۴۹. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. امداد الفتاوى: ۱/۳۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار العلوم كراچي.

قبر کے اندر تین سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قبر کے سامنے نماز پڑھنا

☆...... اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے قبر ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے۔

اور قبر کے سامنے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے والا خشوع وخضوع کے ساتھ نظر جھکا کر نماز پڑھے تو قبر پر نظر پڑتی ہے، یہ مکروہ ہے اور اگر قبر پر نظر نہیں پڑتی تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆......انبیاء کرام کی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو

''قبلہ عاجز کا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قبلہ سے پھر جانا

سینے کو قصداً بلا عذر قبلہ سے پھیرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۱، ۲) الحنفيه: قالوا: تكره الصلاة في المقبرة اذا كان القبر بين يدى المصلي، بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه اما اذا كان خلفه، او فوقه، او تحت ما هو واقف عليه، فلا كراهة على التحقيق، وقد قيد الكراهة بان لا يكون في المقبرة موضع اعد للصلاة لا نجاسة فيه [illegible]، والا فلا كراهة، وهذا في غير قبور الانبياء عليهم السلام فلا تكره الصلاة عليها مطلقا، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ١/٢٧٩-٢٨٠، مكروهات الصلاة، الصلاة في المقبرة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان، [تتمة] ...... وفي القهستاني: لا تكره الصلاة في جهة قبر الا اذا كان بين يديه، بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه كما في جنائز المضمرات، شامي: ١/٦٥٤، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولى، ط: سعيد كراجي.

اگر بلا قصد بے اختیاری کی حالت میں سینہ قبلہ سے پھر جائے، اور ایک رکن مثلا رکوع کی مقدار یہی حالت رہی تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ایک رکن سے کم مقدار رہی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر کسی عذر کی وجہ سے قصداً سینے کو قبلے سے پھیر لیا ہے مثلاً نماز کی حالت میں کسی کو یہ شبہ ہوا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اور وضو کرنے کے لئے سینہ قبلہ سے پھیر لے اور اس کے بعد یاد آجائے کہ وضو ہے اور اب تک یہ آدمی مسجد سے باہر نہیں نکلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

قبلہ سے سینہ پھر جانا

☆......اگر نماز میں سینہ قبلہ کی جانب سے ہٹ جائے تو دیکھنا چاہیئے کہ ایسا مجبوری سے ہوا یا اپنے ارادہ سے ہوا؟ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے سینہ قبلہ سے پھر گیا اور کم سے کم ایک رکن ادا کرنے کی مقدار رہا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا (اور ایک رکن کی مقدار کم سے کم تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار ہے)۔

---

(۱) .... (وتحويل صدره عن القبلة) اتفاقا (بغير عذر) فلو ظن حدثه فاستدبر القبلة ثم علم عدمه ان قبل خروجه من المسجد لا تفسد وبعده فسدت ، الدر المختار، وفي الشامية:(قوله وتحويل صدره اما تحويل وجهه كله او بعضه فمكروه لا مفسد على المعتمد كما سيأتي في المكروهات (قوله بغير عذر) قال في البحر في باب شروط الصلاة : والحاصل ان المذهب انه اذا حول صدره فسدت ، وان كان في المسجد اذا كان من غير عذر كما عليه عامة الكتب ، آه، واطلقه فشمل ما لو قل او كثر ، وهذا باختياره، والا فان لبث مقدار ركن فسدت ولا فلا كما في شرح المنية من فصل المكروهات،شامي: ۱/ ۲۲۶ ـ ۲۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/ ۲۸۵، قوله ولغير اصابة جهتها، ط: سعيد كراچي.

اور اگر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار سے کم رہا اور سینہ کو اس دوران قبلہ کی طرف کرلیا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

اور اگر نمازی نے نماز کے دوران کسی سبب کے بغیر اپنے اختیار سے سینے کو قبلہ سے پھیرلیا تو نماز باطل ہوجائے گی۔(۱)

قبلہ سے سینہ پھر جائے

اگر نماز کے اندر بیت اللہ سے ۴۵ درجے کے اندر دائیں بائیں سینہ پھر جائے تو نماز ہوجائے گی، اور اگر قصداً اس سے زیادہ پھیرلیا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر غیر اختیاری طور پر سینہ زیادہ پھر گیا اور تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہنے کی مقدار تک رکا رہا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر اس سے کم رہا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

قبلہ عاجز کا

ایسے لوگ جو مرض کی وجہ سے قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہیں، ان کا قبلہ ان کی قدرت والی جہت ہے، یعنی وہ مجبوری سے جس طرف رخ کرکے نماز پڑھ سکتے ہیں پڑھ

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (و) السادس(استقبال القبلة) ....فللمکی .....اصابة عینها ....(ولغیره) ای غیر معاینها اصابة جهتها) بان یبقی شئی من سطح الوجه مسامتا للکعبة او لهوائها، بان یفرض من تلقاء وجهه مستقبلها حقیقة فی بعض البلاد خط علی زاویة قائمة الی الافق ما را علی الکعبة، و خط آخر یقطعه علی زاویتین قائمتین یمنة ویسرة ...، قلت: فهٰذا معنی التیامن و التیاسر.......... الخ، الدر مع الرد: ۱/۴۲۷-۴۲۹، باب شروط الصلاة، ط:سعید کراچی. وفی منیة المصلی عن امالی الفتاویٰ حد القبلة فی بلادنا یعنی سمرقند ما بین المغربین مغرب الشتاء ومغرب الصیف ، فان صلی الی جهة خرجت من المغربین فسدت صلاته، شامی: ۱/۴۳۰، باب شروط الصلاة، مبحث فی استقبال القبلة ، ط: سعید کراچی. وانظر التخریج تحت عنوان" قبلہ سے پھر جانا" ایضا.

لیں نماز ہو جائے گی، ایسے مجبوروں کے لئے زبردستی قبلہ رخ ہونا لازم نہیں۔(۱)

اگر بیمار خود قبلہ رخ نہیں ہوسکتا لیکن اس کے پاس تیمارداری کے لئے رہنے والے آدمی اس کو قبلہ رخ کر سکتے ہے تب بھی بیمار اور مجبور کے لئے قبلہ رخ ہونا لازم نہیں تاہم اگر کوئی قبلہ رخ کردے تو بہتر ہے۔

واضح رہے کہ نماز صحیح ہونے کے لئے قبلہ رخ ہونا شرط ہے، مگر فقہاء کرام نے یہ بات واضح طور پر لکھی ہے کہ عاجز آدمی جس جہت کی طرف رخ کرسکتا ہے اس طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔(۲)

قبلہ کی جانب پاؤں کر کے سونا

قبلہ کی جانب پاؤں پھیلا کر سونا مکروہ تحریمی کے قریب ہے حرام ہے، جو شخص جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے وہ فاسق ہے، اور ایسے آدمی کی شہادت شرعاً معتبر نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) (قوله كعاجز) اى كاستقبال عاجز عنها لمرض او خوف عدو او اشتباه، فجهة قدرته او تحريه قبلة له حكما، شامي: ۱/ ۴۲۷، باب شروط الصلاة، مبحث في استقبال القبلة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وقبلة العاجز عنها) لمرض وان وجد موجها عند الامام او خوف مال، وكذا كل من سقط عنه الاركان (جهة قدرته) ولو مضطجعا بايماء لخوف رؤية عدو ولم يعد؛ لان الطاعة بحسب الطاقة، الدر مع الرد: ۱/ ۴۳۲ - ۴۳۳، وفي الشامية: (قوله عند الامام) لان القادر بقدرة الغير عاجز عنده، لان العبد يكلف بقدرة نفسه لا بقدرة غيره خلافا لهما، فيلزمه عندهما التوجه ان وجد موجها...... شامي: ۱/ ۴۳۲، باب شروط الصلاة، مطلب كرامات الاولياء ثابتة، ط: سعيد كراچي.

(۳) (و) كما كره (مد رجليه في نوم او غيره اليها) اى عمدا، لانه اساءة ادب قاله منلا باكير، الدر مع الرد (قوله مد رجليه) او رجل واحدة ومثل البالغ الصبي في الحكم المذكور (قوله اى عمدا) اى من غير عذر، اما بالعذر او السهو فلا (قوله لانه اساءة ادب) افاد ان الكراهة تنزيهية، لكن قدمنا عن الرحمتي في باب الاستنجاء انه سيأتي انه بمد الرجل اليها ترد شهادته، قال: وهذا يقتضي التحريم فليحرر، شامي: ۱/ ۶۵۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي. قوله (لم يكره) ...... ولقولهم يكره مد الرجلين الى القبلة في النوم وغيره عمدا ...... شامي: ۱/ ۳۴۱، فصل الاستنجاء، قبيل مطلب القول مرجح على الفعل، ط: سعيد كراچي.

قبلہ کی جانب تھوکنا

مسجد میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے، یہ کعبۃ اللہ کے ادب کے خلاف ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کو امامت سے معزول کر دیا تھا اور اس کو اللہ اور رسول کے لئے موذی قرار دیا تھا۔(۱)

قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا

اگر بیمار کے پاس کوئی دوسرا شخص نہیں ہے، اور مریض خود قبلہ کی طرف اپنا رخ نہیں کر سکتا تو جس طرف مریض کا رخ ہو، اسی طرف وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔(۲)

قبہ

''قبر کا نقشہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قدم

جماعت کی نماز میں مقتدی کا قدم امام کے قدم سے پیچھے ہونا ضروری ہے،

---

(۱) عن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال: ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلة، ورسول الله صلی الله علیه وسلم ینظر، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقومه حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لهم فمنعوه، فاخبروه بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال: نعم وحسبت انه قال انک قد اذیت الله ورسوله، رواه ابو داود، مشکوٰة المصابیح: ۱/ ۷۱، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی۔

(۲) انظر الی التخریج تحت عنوان ''قبلہ عاجز کا''

اگر مقتدی کا قدم امام کے قدم سے آگے نکل جائے گا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

قدم کا قدم سے ملانا

جماعت کی نماز میں قدم کا قدم سے ملانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک سیدھ میں اور برابر رہیں، نمازیوں کے قدم آگے پیچھے نہ ہوں۔(۲)

قدموں کے درمیان فاصلہ

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ ہونا چاہئے یہ خشوع وخضوع اور ادب کے اعتبار سے زیادہ مناسب ہے، دونوں قدموں کو ملا لینا یا

(۱) (ويقف الواحد) ولو صبيا اما الواحدة فتتأخر (محاذيا) اى مساويا (ليمين امامه) على المذهب، ولا عبرة بالرأس بل بالقدم..... الدر مع الرد: ۱/۵۶۶-۵۶۷، (قوله بالقدم) فلو حاذاه بالقدم ووقع سجوده مقدما عليه لكون المقتدى اطول من امامه لا يضر، ومعنى المحاذاة بالقدم المحاذاة بعقبه، فلا يضر تقدم اصابع المقتدى على الامام حيث حاذاه بالعقب ما لم يفحش التفاوت بين القدمين، حتىٰ لو فحش بحيث تقدم اكثر قدم المقتدى لعظم قدمه لا يصح كما اشار اليه بقوله ما لم يتقدم الخ، قال في البحر: واشار المصنف الى ان العبرة انما هو للقدم لا للراس، فلو كان الامام اقصر من المقتدى يقع راس المقتدى قدام الامام يجوز بعد ان يكون محاذيا بقدمه او متاخرا قليلا، وكذا في محاذاة المرأة كما سياتي وان تفاوتت الاقدام صغرا وكبرا فالعبرة للساق والكعب، والأصح ما لم يتقدم اكثر قدم المقتدى لا تفسد صلاته كما فى المجتبىٰ انتهى.......... شامي: ۱/۵۶۷، باب الامامة، قبل مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش منها، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۵۲-۳۵۳، باب الامامة، قوله ويقف الواحد عن يمينه والاثنان خلفه، ط: سعيد كراچي، (قوله وعدم تقدمه عليه بعقبه) فلو ساواه جاز وان تقدمت اصابع المقتدى لكبر قدمه على قدم الامام مالم يتقدم اكثر القدم ...... وتقدم الامام بعقبه عن عقب المقتدى شرط لصحة اقتدائه، ...... شامي: ۱/۵۵۱، باب الامامة، مطلب شروط الامامة الكبرىٰ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ومنها القيام) .... وما روى انهم الصقوا الكعاب بالكعاب اريد به الجماعة اى قام كل واحد بجانب الآخر كذا في فتاوىٰ سمرقند، شامي: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي.

دونوں میں زیادہ فاصلہ کرنا دونوں بے ڈھنگا اور ادب کے خلاف ہے۔(۱)

قرآن ختم کرنا سنت ہے

☆......رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ قرآن مجید شروع سے آخر تک ختم کرنا سنت موکدہ ہے، لوگوں کی سستی اور کاہلی کی وجہ سے اس سنت کو ترک نہ کرے،(۲) ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ پورا قرآن مجید ختم کرنے کی صورت میں لوگ

---

(۱) (قوله ومنها القيام) .... وينبغي ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليد، لانه اقرب الى الخشوع ، هكذا روى عن ابى نصر الدبوسي انه كان يفعله كذا في الكبرىٰ، شامي: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام ، ط: سعيد كراچي. الحنفيه: قدروا التفريج بينهما بقدر اربع اصابع، فان زاد او نقص كره، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۵۹، اطالة القراء ة في الركعة الاولىٰ، ط: احياء التراث العربي بيروت.

(۲) السنة في التراويح انما هو الختم مرة، فلا يترک لكسل القوم كذا في الكافي، هندية: ۱/۱۱۷، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئٹه. (والختم) مرة سنة ومرتين فضيلة وثلاثا افضل(ولا يترک) الختم (لكسل القوم) لكن في الاختيار: الافضل في زماننا قدر ما لا يثقل عليهم واقره المصنف وغيره، وفي المجتبىٰ عن الامام: لو قرأ ثلاثا قصارا او آية طويلة في الفرض فقد احسن ولم يسئ فما ظنک بالتراويح، افتیٰ ابو الفضل الكرماني والو برى انه اذا قرأ في التراويح الفاتحة وآية او آيتين لا يكره، ومن لم يكن عالما باهل زمانه فهو جاهل، الدر مع الرد: ۲/۴۶-۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التروايح، ط: سعيد كراچي.(قوله والختم مرة سنة) اى قراءة الختم في صلاة التراويح سنةوصححه في الخانية وغيرها ،وعزاه في الهداية إلى اكثر المشايخ ، وفي الكافي إلى الجمهور،وفي البرهان ،وهو المروى عن أبي حنيفة والمنقول في الآثار .... شامي ۲/۴۶، (قوله الافضل في زماننا الخ) لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراء ة، حلية عن المحيط ، وفيه اشعار بان هذا مبنى على اختلاف الزمان فقد تغير الاحكام لاختلاف الزمان في كثير من المسائل على حسب المصالح، ولهذا قال في البحر: فالحاصل ان المصحح في المذهب ان الختم سنة لكن لا يلزم منه عدم تركه اذا لزم منه تنفير القوم ،وتعطيل كثير من المساجدخصوصا في زماننا،فالظاهر اختيار الأخف على القوم (قوله وفي المجتبى)عبارته ما في البحر :والمتأخرون كانوا يفتون في زماننا بثلاث آيات قصار أو آية طويلة حتى لا يمل القوم ولا يلزم تعطيلها، فان الحسن روى عن الامام انه ان قرأ في المكتوبة بعد الفاتحة ثلاث آيات فقد احسن ولم يسئ هذا في المكتوبة فما ظنک في غيرها، (قوله وآية او آيتين) اى بقدر ثلاث آيات قصار بدليل عبارة المجتبى، والا فلو دون ذلک كره تحريما لما في المنية وشرحها في بحث صفة الصلاة، لو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة او آيتين قصيرتين لم يخرج عن حد كراهة التحريم، وان قرأ ثلاثا قصاراً او كانت الآية او الآيتان تعدل ثلاث آيات قصار خرج عن حد الكراهة المذكورة، ولكن لم يدخل في حد الاستحباب الخ، شامي: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي.

تراویح کی نماز پڑھنے کے لئے نہیں آئیں گے، اور جماعت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا، یا ان کو بہت ناگوار ہوگا تو اس صورت میں اتنی مقدار پڑھے جتنی مقدار میں لوگوں کو بھاری نہ ہو۔(۱)

☆......یا الم تر کیف سے آخر تک کی دس سورتیں پڑھے، اور ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھے، پھر جب دس رکعت ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھے، یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔(۲)

☆......اگر لوگوں میں شوق ہے تو تراویح کی نماز میں ایک سے زائد مرتبہ بھی قرآن مجید ختم کرنا درست ہے، اور اگر شوق نہیں ہے تو ایک ختم پر اکتفا کرے اور بعد میں سورت تراویح پڑھے۔(۳)

قرآن دیکھ کر پڑھنا

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہ خارج سے

---

(۱) والافضل في زماننا ان يقرأ بما لا يؤدي الى تنفير القوم عن الجماعة لكسلهم لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراءة كذا في محيط السرخسي، والمتأخرون كانوا يفتون في زماننا بثلاث آيات قصار او آية طويلة حتىٰ لا يمل القوم ولا يلزم تعطيل المساجد، وهذا احسن كذا في الزاهدي، هندية: ۱/۱۱۸، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) هذا هو في التجنيس: واختار بعضهم سورة الاخلاص في كل ركعة، وبعضهم سورة الفيل: اى البداءة منها ثم يعيدها، وهذا احسن لئلا يشتغل قلبه بعدد الركعات، قال في الحلية: وعلى هذا استقر عمل ائمة اكثر المساجد في ديارنا الا انهم يبدء ون بقراءة سورة التكاثر في الاولى والاخلاص في الثانية وهكذا الى ان تكون قراء تهم في التاسعة عشر بسورة تبت وفي العشرين بالاخلاص، الخ، شامي: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي...... وبعضهم اختار قراءة سورة الفيل الى آخر القرآن وهذا احسن القولين لانه لا يشتبه عليه عدد الركعات ولا يشغل قلبه بحفظها ،هندية: ۱/۱۱۸، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۲۰ في الصفحة السابقة.

لقمہ لینا ہے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) البتہ شافعی اور حنبلی مسلک کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوتی۔

قرآن کریم شعائر الٰہی میں سے ہونے کی حکمت

قرآن کریم کا شعائر الٰہی میں سے ہونا اس طرح ہے کہ جیسے لوگوں میں بادشاہ اور سلاطین کی طرف سے عوام (پبلک) کی طرف فرامین (شاہی احکام) کے بھیجنے کا رواج ہے، اور بادشاہ اور سلاطین کی وجہ سے ان شاہی فرامین کی تعظیم کی جاتی ہے، چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے انبیاء کرام کے صحیفے اور لوگوں کی تصانیف بھی شائع اور رائج ہوگئی تھیں، اور لوگوں کا مذہب کی پیروی کرنے کے ساتھ ہی ان کتابوں کی تعظیم کرنا، ان کا پڑھنا پڑھانا بھی رائج تھا، اور ان میں حق اور باطل خلط ہو گیا تھا اور صحیح علوم کی ضرورت تھی اور کسی آسمانی کتاب کے بغیر ان علوم کو پڑھنا، تعظیم کرنا، اور شعائر اللہ میں سے قرار دینا اور ان علوم کو ہمیشہ کے لئے قبول کرنا اور حاصل کرنا ایسی آسمانی کتاب کے بغیر ممکن نہیں تھا کہ جس آسمانی کتاب کو وہ پڑھیں، اس کی تعظیم کریں، اور اسے شعائر اللہ میں سے قرار دیں، ان اسباب کا مقتضا یہ ہوا کہ ایک ایسی کتاب کی صورت میں، رحمت الٰہی کا ظہور ہو جو رب العالمین کی طرف سے نازل ہو،

---

(۱) (قراءته من مصحف اى ما فيه قرآن (مطلقا) لانه تعلم الا اذا كان حافظا لما قرأه وقرأ بلا حمل، وقيل لا تفسد الا بآية، واستظهره الحلبي وجوزه الشافعي بلا كراهة وهما بها للتشبه بأهل الكتاب، الخ، الدر مع الرد: ۱/۶۲۳ - ۶۲۴، (قوله اى ما فيه قرآن) عممه ليشمل المحراب فانه اذا قرأ ما فيه، فسدت في الصحيح (قوله مطلقا) اى قليلا او كثيرا اماما او منفردا اميا لا يمكنه القراءة الا منه اولا (قوله لانه تعلم) ذكروا لابي حنيفة في علة الفساد وجهين. احدهما: ان حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الاوراق عمل كثير، والثاني: انه تلقن من المصحف فصار كما اذا تلقن من غيره وعلى الثاني لا فرق بين الموضوع والمحمول عنده، وعلى الاول يفترقان، وصحح الثاني في الكافي، تبعا لتصحيح السرخسي، شامي: ۱/۶۲۴، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قبل مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (قوله وقراءته من مصحف)، ط: سعيد كراچي.

اوراس کی تعظیم کی یہ صورت ہو کہ جب وہ کتاب پڑھی جائے تو سب لوگ خاموش ہو کر اس کوغور سے سنیں، اس کے فرامین کی فوراً تعمیل کریں، سجدہ کے مضامین پر سجدہ تلاوت کریں، جہاں تسبیح کرنے کا حکم ہو وہاں تسبیح پڑھیں۔......(احکام اسلام ص۸۲)(۱)

قرآن مجید ایک رات میں ختم کرنا

اگرلوگوں میں شوق ہے تو ایک رات کی تراویح کی نماز میں پورے قرآن مجید کوختم کرنا جائز ہے اوراگرلوگوں میں شوق نہیں ہے یا بھاری ہوتا ہے تواس صورت میں ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا مکروہ ہے۔(۲)

قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

نماز کی حالت میں قرآن مجید کودیکھ کرقرأت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کودوبارہ پڑھنالازم ہے۔(۳)

---

(۱) و" معظم شعائر الله اربعة :القرآن ، والكعبة ، والنبي، والصلاة اما القرآن فكان الناس شاع فيما بينهم رسائل الملوك الى رعايا هم وكان تعظيمهم للملوك مساوقا لتعظيمهم للرسائل وشاع صحف الانبياء و مصنفات غيرهم وكان منهبهم لمذاهبهم مساوقا لتعظيم تلك الكتب وتلاوتها وكان الانقيادللعلوم وتلقيها على مر الدهور بلدون كتاب يتلى ويروىٰ كالمحال بادى الراى فاستوجب الناس عند ذلك ان تظهر رحمة الله في صورة كتاب نازل من رب العالمين ووجب تعظيمه فمنه ان يستمعوا له وينصتوا اذا قرئ،و منه وان يبادروا لاوامره كسجدة التلاوة و كالتسبيح عند الامر بذلك ، حجة الله البالغة: ۱/۱۶۳ ، المبحث الخامس ، باب تعظيم شعائر الله تعالىٰ، القرآن من شعائر الله ، ط: قديمي كراچي.

(۲) والأفضل في زماننا ان يقرأ بما لا يؤدى الى تنفير القوم عن الجماعة لكسلهم لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراءة هندية : ۱/۱۱۸ ، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي.

(۳)انظر الى الحاشية تحت عنوان "قرآن دیکھ کر پڑھنا"

قرآن مجید کو فرض نماز میں بتدریج ختم کرنا

اگر کوئی امام فرض نمازوں میں قرآن مجید کو تین چار مہینوں میں بتدریج ختم کرتا ہے تو یہ جائز ہے،(۱) اور ختم کی آخری رکعت میں "الٓمٓ" سے "مفلحون" تک پڑھنے کی بھی گنجائش ہے،(۲) البتہ فرض نماز کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا اچھا نہیں ہے، یعنی خلاف اولیٰ ہے۔(۳)

قرأت

☆......نماز میں قرأت کے لئے قرآن مجید کی کوئی سورت یا اس کا کوئی حصہ پڑھتے وقت دل حاضر ہونا چاہئے یعنی ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ قرآن پڑھتے وقت زبان سے پڑھے اور دل غافل ہو بلکہ اس بات کی بھرپور کوشش کرے کہ جو کچھ پڑھے اس کے مطالب

---

(۱) (قوله واختار في البدائع عدم التقدير.......... والجملة فيه انه ينبغي للامام ان يقرأ مقدار ما يخف على القوم ولا يثقل عليهم بعد ان يكون على التمام وهكذا في الخلاصة، شامي: ۱/ ۵۴۱، فصل في القراءة ،ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۵۹۶، باب صفة الصلاة ط: رشيديه كوئٹه و: ۱/ ۳۴۱، قبل قوله وتطاول اوليٰ الفجر فقط، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. وانظر الى الحاشية التالية ايضا.

(۲) [فروع] .... ويكره الفصل بسورة قصيرة وان يقرأ منكوسا الا اذا ختم فيقرأ من البقرة، الدر مع الرد: ۱/ ۵۴۶ - ۵۴۷، (قوله الا اذا ختم الخ) قال في شرح المنية: وفي الولوالجية من يختم القرآن في الصلاة اذا فرغ من المعوذتين في الركعة الاوليٰ يركع ثم يقرأ في الثانية بالفاتحة وشئي من سورة البقرة، لان النبي صلى الله عليه وسلم قال:" خير الناس الحال المرتحل" اى الخاتم المفتتح، شامي: ۱/ ۵۴۷، قبيل باب الامامة ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۵۲، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي. ترمذى: ۲/ ۱۲۳، ابواب القراءات ،ط: سعيد كراچي.

(۳) ان الافضل قراءة سورة واحدة ففي جامع الفتاوىٰ روى الحسن عن ابي حنيفة رحمه الله تعالىٰ انه قال: لا احب ان يقرأ سورتين بعد الفاتحة في المكتوبات ولو فعل لا يكره، وفي النوافل لا بأس به. شامي: ۱/ ۴۹۲، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

پر غور وفکر کرے، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس سے نصیحت حاصل کرے۔ جب زبان پر پروردگار عالم کا ذکر جاری ہو تو اس کی عظمت اور قدرت کی ہیبت قلب پر طاری ہو جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا. (یعنی ایمان والے تو وہی لوگ ہو تے ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ (مضبوط) کر دیتی ہیں)۔

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی صفات اور احسان کا بیان ہو تو ان صفات کریمہ سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کے لئے غور وفکر کرنا ضروری ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تخلقوا باخلاق اللّٰہ فھو سبحانہ کریم عفو غفور عادل لایظلم الناس شیئاً اے لوگو! تم اپنے اندر خلق الٰہی پیدا کرو، وہ ذات بخشش کرنے والی، معاف کرنے والی، مغفرت کرنے والی، اور عادل ہے اور کسی پر بالکل ظلم نہیں کرتی۔(۱)

---

(۱) ثالثا: القراءة، وسياتي لك حكمها عند الائمة، ولكن ينبغي لمن يقرأ ان لا يحرك لسانه بالقراءة وقلبه غافل بل ينبغي له ان يتدبر معنىٰ قراءته ليتعظ بما يقول، فاذا مر على لسانه ذكر الاله الخالق وجل قلبه خوفا من عظمته وسطوته كما قال تعالىٰ" انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم آياته زادتهم ايمانا"، واذا ذكرت صفات الله تعالىٰ من رحمة واحسان وجب عليه ان يعلم نفسه كيف تتخلق بتلك الصفات الكريمة، لان النبي صلى الله عليه وسلم قال: " تخلقوا باخلاق الله " فهو سبحانه كريم عفو غفور عادل لا يظلم الناس شيئا فالانسان مكلف بان يتخلق بهذه الاخلاق، فاذا ما قرأ في صلاته الآيات التي تشتمل على صفات الاله الكريمة وعقل معناها وكررها في اليوم والليلة مرات كثيرة، فان نفسه تتأثر بها لا محالة ومتىٰ تأثرت نفسه بجميل الصفات حبب اليه الاتصاف بها، ولذلك احسن الاثر في تهذيب النفوس والاخلاق، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۷۴، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

☆......قرأت یعنی نماز میں قرآن شریف میں سے پڑھنا، نماز میں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنا فرض ہے، خواہ آیت بڑی ہو یا چھوٹی، مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہو جیسے "ثُمَّ نَظَرَ" اور ایک ہی لفظ ہو جیسے "مُدْهَامَّتَانِ" یا ایک حرف ہو جیسے "ص، ق" وغیرہ یا دو حرف ہوں جیسے "حٰم" وغیرہ یا کئی حرف ہوں جیسے "الٓمٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ" وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایسی ایک آیت پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوگا اور نماز نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) (قوله ومنها القراءة) ای قراءة آية من القرآن، وهي فرض عملي في جميع ركعات النفل والوتر وفي ركعتين من الفرض، شامي: ۱/۴۴۶، مبحث القراءة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. (وفرض القراءة آية على المذهب) هي لغة: العلامة، وعرفا: طائفةمن القرآن مترجمة اقلها ستة احرف ولو تقديرا" كلم يلد" الا اذا كان كلمة فالاصح عدم الصحة وان كررها مرارا ......الدر مع الرد: ۱/۵۳۷، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب تحقيق مهم فيما لو تذكر في ركوعه انه لم يقرأ فعاد تقع القراءة فرضا، ط: سعيد كراچي. (ومنها القراءة) وفرضها عند ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ يتأدى بآية واحدة وان كانت قصيرة كذا في المحيط، وفي الخلاصة وهو الاصح كذافي التاتارخانية والمكتفى بها مسئ كذا في الوقاية، ثم عنده اذا قرأ آية قصيرة هي كلمات او كلمتان نحو قوله تعالىٰ ثم قتل كيف قدر، وثم نظر، يجوز بلا خلاف بين المشايخ فلو قرأ آية هي كلمة واحدة كمدهامتان او آية هي حرف كصاد، نون، قاف، فيه اختلاف بين المشايخ كذا في المصفى والاصح انه لا يجوز كذا في شرح المجمع لابن الملك، وهكذا في الظهيرية والسراج الوهاج وفتح القدير، هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئته. شامي: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچي. وتفرض القراءة عملا في ركعتي الفرض مطلقا اما تعيين الاولين فواجب على المشهور ،الدر مع الرد: (قوله مطلقا) اى في الاولين او الاخرين او واحدة وواحدة، شامي: ۲/۲۸، باب الوتر والنوافل،مطلب في صلاة الحاجة،ط: سعيد كراچي. (قوله فالاصح عدم الصحة) كذا في المنية وهو شامل لمثل مدهامتان ،ومثل ص، و، ق، ون، لكن ذكر في الحلية والبحر ان الذى مشى عليه الاسبيجابى في الجامع الصغير وشرح الطحاوى وصاحب البدائع الجواز في، مدهامتان عنده من غير حكاية خلاف شامي: ۱/۵۳۷، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب تحقيق مهم فيما لو تذكر في ركوعه، الخ، ط: سعيد كراچي.

☆......فرض نمازوں کی صرف دورکعتوں میں قرأت فرض ہے،اور یہ فرض نمازوں کی پہلی دورکعت یا آخری دورکعت یادرمیان کی دورکعت کے ساتھ خاص نہیں ہے جیسے مغرب کی نماز میں اگرکوئی پہلی اورتیسری رکعت میں قرأت کرے اوردوسری رکعت میں قرأت نہ کرے، یادوسری رکعت اورتیسری رکعت میں قرأت کرے پہلی رکعت میں نہیں،تو بھی فرض اداہوجائے گااور سہوسجدہ لازم ہوگا۔(۱)

☆......وتر،سنت اورنفل نمازوں کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔(۲)

☆......امام کے پیچھے مقتدی کوقرأت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ خاموش رہے ،ہاں مسبوق جس کی رکعت رہ گئی ہے، جب وہ امام کے سلام کے بعدفوت شدہ رکعت ادا کرے گاتوان میں دورکعت تک قرأت کرے گا کیونکہ مسبوق کااب امام نہیں ہے۔(۳)

---

(۱)واما محل القراءة ففي الفرائض الركعتان هكذا في المحيط ثنائيا كان أو ثلاثاأورباعيا،وسواء كانتاأوليين أو اخريين او مختلفتين،هكذا في شرح النقاية للشيخ ابي المكارم ،حتى لولم يقرأ في واحدة منها أوقرأفي واحدة فقط فسدت صلاته،كذا في الشمني ،شرح النقاية ،هندية : (۶۹/۱) الباب الرابع في صفة الصلاة ،الفصل الأول في فرائض الصلاة .ط:رشيدية،شامي :(۵۳۵/۱)فصل في القراءة،ط:سعيد.يجب تعيين الاولیين من الثلاثية والرباعية المكتوبتين للقراءة المفروضة حتىٰ لو قرأ في الاخريين من الرباعية دون الاوليين او في احدى الاوليين واحدى الاخريين ساهيا وجب عليه سجود السهو، كذا في البحر الرائق،هندية: ۷۱/۱،الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (وتفرض القراءة) عملا (في ركعتي الفرض) مطلقا اما تعيين الاوليين فواجب على المشهور (وكل النفل) للمنفرد لان كل شفع صلاة ،لكنه لا يعم الرباعية المؤكدة ، فتامل (و) كل (الوتر) احتياطا ، الدر المختار مع الرد: ۲۸/۲ ـ ۲۹ ، باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. و: ۴۵۸/۱ـ ۴۵۹ ، باب صفة الصلاة، قبل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي .... وفي الوتر والنفل الركعات كلها، هكذا في المحيط، هندية: ۶۹/۱ ، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة،ط:رشيدية.

(۳) (والمؤتم لا يقرأ مطلقا ولا الفاتحة في السرية اتفاقا، وما نسب لمحمد ضعيف كما بسطه الكمال(فان قرأ كره تحريما) وتصح في الاصح، وفي درر البحار عن مبسوط خواهر زاده انها تفسد ويكون فاسقا، وهو مروی عن عدة من الصحابة فالمنع احوط (بل يستمع) اذا جهر (وينصت) اذا أسر لقول ابي هريرة رضي الله عنه" كنا نقرأ خلف الامام فنزل واذا قرئ القرآن فاستمعوا له

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں جانا

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع کے لئے جھک جانا، اور جھکنے کی حالت میں قرأت تمام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قرأت فرض کی مقدار

فرض قرأت کی مقدار کے بارے میں بعض فقہاء کرام نے اٹھارہ حروف کا قول نقل کیا ہے،(۲) مگر احتیاط اس میں ہے کہ تیس حروف سے کم نہ ہو۔(۳)

- وأنصتوا، الدر مع الرد: ۱/۵۴۴ـــ ۵۴۵، (قوله مروى عن عدة من الصحابة) قال في الخزائن: وفي الكافي: ومنع المؤتم من القراءة مأثور عن ثمانين نفراً من كبار الصحابة منهم المرتضىٰ والعبادلة وقد دون اهل الحديث اساميهم، شامي: ۱/۵۴۵، فصل في القراءة، قبل باب الامامة، ط: سعيد كراچي. (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتىٰ يثني ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها، مفتاح السعادة، (فيما يقضيه) اى بعد متابعته لامامه الخ، الدر مع الرد ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع او السجود،او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي.

(۱) ويكره الجهر بالتسمية والتأمين واتمام القراءة في الركوع والاذكار بعد تمام الانتقال الخ،هندية: ۱/۱۰۷، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه. ويكره ايضا للمصلي ان يقرأ القرآن (في غير حالة القيام) من ركوع او سجود او قعود لعدم شرعية ذلك، حلبي كبير،ص: ۳۵۷، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة، قبيل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲)قوله تعدل ثلاثا قصار اى مثل ثم نظر. الخ وهي ثلاثون حرفا فلو قرأ آية طويلة قدر ثلاثين حرفا يكون قد اتىٰ بقدر ثلاث آيات لكن سيأتي في فصل يجهره الامام ان فرض القراءة آية وان الاية عرفا طائفة من القرآن مترجمة اقلها ستة احرف ولو تقديرا كلم يلد الا اذا كانت كلمة فالاصح عدم الصحة آه ومقتضاه انه لوقرأ آية طويلة قدر ثمانية عشر حرفا يكون قد اتىٰ بقدر ثلاث آيات، شامي: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة،ط: سعيد كراچي.

(۳)[تنبيه] لم ار من قدر ادنى ما يكفي بحد مقدر من الآية الطويلة......... وقدرها من حيث الكلمات عشر، ومن حيث الحروف ثلاثون، فلو قرأ الله لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم، يبلغ مقدار هذه الآيات الثلاث، فعلى ما قلناه لو اقتصر على هذا القدر في كل ركعة كفىٰ عن الواجب، ولم ار من تعرض لشئ من ذلك فليتأمل، شامي: ۱/۵۳۷،۵۳۸،باب صفة الصلاة،فصل في القراءة قبيل مطلب في الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية، ط: سعيد كراچي.

قرأت فرض نماز میں

فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں امام اور اکیلے نماز پڑھنے والوں کے لئے قرأت کرنا فرض ہے،(۱) امام کے پیچھے مقتدی کے لئے قرأت کرنا ضروری نہیں، بلکہ قرأت کرنا منع ہے اور جب تک اقتداء میں ہے قرأت نہ کرے،(۲) ہاں مسبوق ہونے کی صورت میں امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعتوں کو ادا کرتے وقت دو رکعت تک قرأت کرے گا۔(۳)

---

(۱) واما القراء ۃ فی محلها فنقول: .... فی الفرائض محل القراء ۃ الرکعتان حتیٰ یفترض القراءۃ فی الرکعتین، ان کانت الصلاۃ من ذوات المثنیٰ یقرأ فیهما جمیعا وان کانت من ذوات الاربع یقرأ فی الرکعتین الاولیین، تاتارخانیة: ۱/۴۴۳، کتاب الصلاۃ الفصل الثانی فی فرائض الصلاۃ، وواجباتها، فصل فی القراءۃ، ط:ادارۃ القرآن کراچی .(قوله ومنها القراءۃ) ای قراءۃ آیة من القرآن وهی فرض عملی فی جمیع رکعات النفل والوتر وفی رکعتین من الفرض .... واما تعیین القراءۃ فی الاولیین من الفرض فهو واجب، شامی: ۱/۴۴۹، باب صفة الصلاۃ، مبحث القراءۃ ،ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۲۷۶، فرائض الصلاۃ، الثالث فی القراءۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر: ۱/۲۹۶، باب صفة الصلاۃ، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) والمؤتم لا یقرأ مطلقا) ولا الفاتحة فی السریة اتفاقا وما نسب لمحمد ضعیف کما بسطه الکمال (فان قرأ کره تحریما. الدر مع الرد: ۱/۵۴۴، باب صفة الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب السنة تکون سنة عین وسنة کفایة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۱۰۹، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاۃ، ط: رشیدیه کوئٹه. فتح القدیر: ۱/۲۹۴، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

(۳) والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ .... (فیما یقضیه ای بعد متابعته لامامه، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود، او بهما مع الامام ط: سعید کراچی. والقراءۃ فرض علیه فی الرکعة التی یقضیها...... وکذا الحکم ان کان مسبوقا برکعتین لا فتراض القراءۃ علیه فیهما وعدم ما یمکن تدارکها فیه بعدهما، حلبی کبیر،ص: ۴۶۷، فصل فی سجود السهو، قبیل فروع سبق برکعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۱، کتاب الصلاۃ، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ،کبر، ط: سعید کراچی.

قرأت کیسے کرے

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والوں کے لئے نماز میں قرأت الفاظ میں پڑھنا ضروری ہے، یعنی زبان کو حرکت دے کر قرأت کرنا ضروری ہے، زبان حرکت دیئے بغیر محض خیال سے قرأت کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

☆......نماز میں قرأت اس طرح کرنی چاہئے کہ زبان سے صحیح صحیح حروف ادا ہوں اور آواز دوسروں کو سنائی نہ دے تاکہ دوسروں کی نماز میں خلل نہ ہو۔

☆......دن کی نمازوں میں اس طرح بلند آواز سے قرأت کرنا کہ دوسروں کو سنائی دے مناسب نہیں ہے۔

---

(۱) القـــراء ة وهو تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه فان صحح الحروف من غير ان يسمع نفسه لا يكون ذلك قراء ة في اختيار الهندواني والفضلي ، حلبي كبير،ص: ۲۷۵، فرائض الصلاة، الثالث القراء ة ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

واذا ثبت ان القراء ة ركن فنقول: لا بد من معرفة حدها ومحلها ، قدرها وصفتها، اما معرفة حدها فنقول : تصحيح الحروف امر لازم لا بد منه ولا تقصير قراء ة الا بعد تصحيح الحروف فان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه حكي عن الكرخي انه يجزيه وبه كان يفتي الفقيه، ابو بكر الاعمش رحمه الله تعالىٰ. تاتارخانيه: ۱/ ۴۴۳، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة، الخ فصل في القراء ة،ط:ادارة القرآن، هندية (۱/ ۶۹)الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو قرا بقلبه ولم يحرك لسانه فانه لا يجوز ولو حرك لسانه بالحروف اجزأه وان كان لا يسمع منه، منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۱/ ۳۳۶، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......اور اگر اس طرح دل ہی دل میں پڑھے کہ زبان کو حرکت نہ ہو، اور حروف بھی ادا نہ ہوں تو نماز نہیں ہوگی، کیونکہ دل ہی دل میں پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی، زبان سے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے، اور کرخی اور بلخی کے نزدیک اپنے آپ کو سنائی دینا شرط نہیں ہے، بلکہ زبان سے صحیح الفاظ کا ادا ہونا شرط ہے۔ اور ہندوانی اور فضلی کے نزدیک اپنے آپ کو سنائی دینا شرط ہے۔(۱)

قرأت کی غلطی درست کر لی

اگر نماز میں قرأت کے دوران ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے پھر نمازی یا امام نے اسی رکعت میں اس غلطی کی تصحیح کر لی تو نماز صحیح ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر اسی رکعت میں غلطی کی اصلاح نہیں کی، یا اس غلطی کی اصلاح اس رکعت کے علاوہ کسی اور رکعت میں کی، تو ان صورتوں میں نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) قوله وادنىٰ الجهر اسماع غيره الخ، ....) فشرط الهندواني والفضلي لوجودها خروج صوت يصل الى اذنه ، وبه قال الشافعي ...... ولم يشترط الكرخي وابو بكر البلخي السماع واكتفيا بتصحيح الحروف ، واختار شيخ الاسلام وقاضيخان وصاحب المحيط والحلواني قول الهندواني وكذا في معراج الدراية، ونقل في المجتبىٰ عن الهندواني انه لا يجزيه ما لم تسمع اذناه ومن بقربه .... وذكر ان كلا من قولي الهندواني والكرخي مصححان وان ما قاله الهندواني اصح وارجح الاعتماد اكثر علمائنا عليه ،شامي: ۱/ ۵۳۲، فصل في بيان تاليف الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.
وحد القراءة تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه على الصحيح، البحر: ۱/ ۲۹۳، باب صفة الصلاة، (قوله والقراءة) ط: سعيد كراچي.
واما حد القراءة فنقول تصحيح الحروف، امر لا بد منه فان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه لا يجوز وبه اخذ عامة المشايخ ، وهكذا في المحيط البرهاني، وهو المختار هكذا في السراجية وهو الصحيح، هكذا في النقاية، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.
(۲) ذكر في الفوائد لو قرأ في الصلاة بخطإ فاحش ثم رجع وقرأ صحيحا قال عندي صلاته جائزة، هندية: ۱/ ۸۲، فصل الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

قرأت کی غلطی کا قاعدہ کلیہ

☆......نماز کی قرأت میں غلطی واقع ہونے کے سلسلے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے(۱) کہ وہ غلطی جس سے معنی میں ایسا زبردست تغیر ہوگیا ہو کہ اس کے اعتقاد سے کفر لازم آتا ہے، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا، خواہ تین آیت سے پہلے ایسی غلطی کی ہو یا تین آیت کے بعد، ہر صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں اگر اسی وقت غلطی درست کر لی ہے تو اس صورت میں نماز صحیح ہو جائے گی۔

☆......اور وہ غلطی جس سے حروف کی ہیئت میں فرق آ گیا ہے، مثلاً زیر، پیش بدل جائے یا تشدید، تخفیف یا مد یا قصر میں فرق آ جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ

(۱) والقاعدة عند المتقدمين ان ما غير المعنىٰ تغييرا يكون اعتقاده كفر يفسد في جميع ذلك سواء كان في القرآن اولا، إلاما كان من تبديل الجمل مفصولا بوقف تام و ان لم يكن التغيير كذلك، فان لم يكن مثله في القرآن والمعنىٰ بعيد متغير تغيرا فاحشا يفسد ايضا كهٰذ الغبار مكان هٰذا الغراب، وكذا اذا لم يكن مثله في القرآن ولا معنىٰ له كالسرائل باللام مكان السرائر وان كان مثله في القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيرا فاحشا تفسد ايضا عند ابى حنيفة و محمد ،وهو الاحوط وقال بعض المشايخ :لا تفسد لعموم البلوىٰ ، وهو قول ابى يوسف وان لم يكن مثله في القرآن ولكن لم يتغير به المعنى نحو قيا مين مكان قوامين، فالخلاف على العكس، فالمعتبر في عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيراً وجود المثل في القرآن عنده والموافقة في المعنىٰ عندهما :فهٰذه قواعد الائمة المتقدمين واماالمتاخرون كابن مقاتل وابن سلام واسمعيل الزاهد وابى بكر البلخى والهندوانى وابن الفضل والحلوانى فاتفقوا على ان الخطأ في الاعراب لا يفسد مطلقا ولو اعتقاده كفراً لأن أكثر الناس لايميزون بين وجوه الاعراب، قال قاضيخان وما قاله المتاخرون أوسع وما قاله المتقدمون احوط وان كان الخطأ بابدال حرف بحرف، فان امكن الفصل بينهما بلا كلفة كالصاد مع الطاء بان قرأ الطالحات مكان الصالحات فاتفقوا على أنه مفسد، وان لم يمكن الا بمشقة كالظاء مع الضاد، والصادمع السين فاكثر هم على عدم الفساد لعموم البلوىٰ، وبعضهم يعتبر عسر الفصل بين الحرفين وعدمه، وبعضهم قرب المخرج وعدمه، ولكن الفروع غير منضبطة على شئى من ذلك فالاولى الاخذ فيه بقول المتقدمين لانضباط قواعدهم وكون قولهم احوط واكثر الفروع المذكورة في الفتاوىٰ منزلة عليه آه ونحوه في الفتح، وسيأتى تمامه. شامي: ۱/ ۶۳۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى،ط: سعيد كراچى.

اگر بہت زیادہ تغیر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆......اسی طرح کسی حرف میں تغیر ہونے سے معنی بالکل بدل گیا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر معنی اور مراد بالکل بدلے نہیں تو نماز ہو جائے گی، خواہ تغیر ایک حرف میں ہو یا زیادہ میں دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

☆......اگر ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ لیا، اور معنی بدل گیا، تو اگر ان دو حرفوں میں کسی مشقت کے بغیر آسانی سے فرق کر سکتا ہے اور اس نے فرق نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ان دو حرفوں کے درمیان فرق کرنا دشوار ہے جیسے سین اور صاد میں، ظاء اور ضاد میں، طا اور تاء میں تو اس صورت میں اگر کسی نے قصداً ایسا پڑھا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر بلا قصد ایسا ہی زبان سے نکل گیا یا ایسا ناواقف اور جاہل ہے کہ ان دونوں میں فرق کو نہیں جانتا تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

☆......اگر کسی نے کوئی لفظ زیادہ کر کے پڑھا، اور معنی میں تغیر ہو گیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہو یا موجود نہ ہو، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۴)

(۱، ۲، ۳) ولو زاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله بآخر نحو من ثمرة اذا اثمر واستحصد ـ تعالىٰ جد ربنا ـ انفرجت بدل ـ انفجرت ـ، اياب بدل اواب، لم تفسد ما لم يتغير المعنىٰ الا ما يشق تمييزه كالضاد والظاء فاكثرهم لم يفسدها. الدر مع الرد: ۱/ ۶۳۲ـ۶۳۳ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،مطلب مسائل زلة القارى،ط: سعيد كراچي.

(۴)(قوله ولو زاد كلمة) اعلم ان الكلمة الزائدة اما ان تكون في القرآن او لا ، وعلى كل اما أن تغير اولا ، فان غيرت افسدت مطلقاً نحو ، وعمل صالحا ـ وكفر ـ فلهم اجرهم ونحو واما ثمود فهدينا هم وعصيناهم وان لم تغير فان كان في القرآن نحو وبالوالدين احسانا وبرا لم تفسد في قولهم،والا نحو فاكهة ونخل ، وتفاح ورمان وكمثال الشارح الآتي لا تفسد ، وعند ابي يوسف تفسد لانها ليست في القرآن كذا في الفتح وغيره، شامي: ۱/ ۶۳۲ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچي.

☆......اور اگر اس لفظ کو زیادہ کرنے سے معنی میں تغیر نہیں ہوا، لیکن یہ لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہے، تو نماز بالاتفاق درست ہے۔(۱)

اور اگر وہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور جگہ موجود نہیں تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہوجائے گی، اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

بہرحال مذکورہ بالا تمام صورتوں میں علماء متاخرین اکثر جگہ گنجائش پیدا کرتے ہیں اور نماز درست ہونے کا حکم دیتے ہیں اور متقدمین حضرات نماز کو دوبارہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور نماز جیسی اہم عبادت میں احتیاط کا خیال رکھتے ہیں۔(۳)

قرأت کی مقدار

اگر امام کو معلوم ہے کہ لمبی قرأت کرنے سے مقتدیوں کو گرانی نہیں ہوگی، تو لمبی قرأت کرنا مسنون ہے، اور اگر امام کو معلوم ہے کہ لمبی قرأت سے مقتدیوں کو گرانی ہوگی تو لمبی قرأت کرنا مکروہ ہے۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃالسابقۃ.

(۲)انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۳)...... وما اشبہ ذالک مما لو تعمد بہ یکفر اذا قرأ خطأ فسدت صلاتہ فی قول المتقدمین واختلف المتأخرون فی ذلک قال محمد بن مقاتل وأبو نصر وشمس الائمۃ الحلوانی رحمہم اللہ: لا تفسد صلاتہ وما قالہ المتقدمون احوط ...... وما قالہ المتاخرون اوسع، فتاویٰ قاضیخان علی ھامش الھندیۃ: ۱/ ۱۳۹ــ ۱۴۰ کتاب الصلاۃ، فصل فی قراءۃ القرآن خطأ ط: حقانیۃ ملتان. ھندیۃ: ۱/ ۸۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس فی زلۃ القاری،ط: حقانیۃ ملتان، رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکرہ فیھا، مسائل زلۃ القاری،ط: سعید کراچی.

(۴)وفی الضرورۃ بقدر الحال...وانہ یختلف بالوقت والقوم والامام،الدرمع الرد: ۱/ ۵۳۹ــ ۵۴۱، فصل فی القراءۃ،ط: سعید(قولہ ای فی کل رکعۃ سورۃ مما ذکر)......الافضل فی کل رکعۃ الفاتحۃ وسورۃ تامۃ،(قولہ واختار فی البدائع عدم التقدیر الخ)...... والظاھر ان المراد عدم التقدیر بمقدار معین لکل احد وفی کل وقت کما یفیدہ تمام العبارۃ بل تارۃ یقتصر

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" سے فجر کی نماز پڑھادی، بعد میں صحابہ کرام نے تعجب سے سوال کیا کہ آپ نے نماز بہت مختصر کردی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے ایک بچہ کے رونے کی آواز سنی، تو مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کی ماں بچے کی وجہ سے آزمائش میں نہ پڑ جائے۔"(۱)

اس حدیث کے مفہوم میں کمزور، مریض اور ضرورت مندسب شامل ہیں، لہذا ان کی رعایت کر کے مختصر قرأت کرنا بھی سنت کے مطابق ہے۔

قرأت کی مقدار کیا ہونی چاہیے

"بڑی بڑی سورتیں پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے بعد خاموش رہا

اگر کوئی شخص قرأت کے بعد اس قدر خاموش رہا جس میں کم سے کم تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جا سکے، تو اس پر آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

=علی ادنیٰ ما ورد کاقصر سورة من طوال المفصل فی الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضیق وقت او نحوه من الاعذار لانه علیه الصلاة والسلام قرأ فی الفجر بالمعوذتین لما سمع بکاء صبی خشیة ان یشق علی امه، و تارة یقرأ اکثر ما ورد اذا لم یمل القوم..... والجملة فیه انه ینبغی للامام ان یقرأ مقدار ما یخف علی القوم ولا یثقل علیهم بعد ان یکون علی التمام، وهکذا فی الخلاصة، شامی: ۱/۵۴۰-۵۴۱، فصل فی القراءة مطلب السنة تکون سنة عین وسنة کفایة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۵۹۵-۵۹۶ باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) واعلم انه اذا شغله ذلک الشک فتفکر قدر اداء رکن ولم یشتغل حالة الشک بقراءة ولاتسبیح ذکره فی الذخیرة وجبت علیه سجود السهو، الدرالمختار مع الرد: ۱/۵۰۶، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۳۱، باب سجود السهو ط: رشیدیة کوئٹه، حاشیة الطحطاوی علی المراقی الفلاح، ص: ۴۷۳، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی.

قرأت کے بعد سوچتا رہا

''سوچتا رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے درمیان سے آیت رہ گئی

''آیت چھوڑ دی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے دوران مقتدی خاموش رہے

جب امام نماز میں قرأت کرتا ہے چاہے بلند آواز سے کرے جیسا کہ فجر، مغرب اورعشاء میں یا آہستہ آواز سے جیسا کہ ظہراورعصر میں، مقتدی کے لئے خاموش رہنا ضروری ہے۔ امام کی قرأت کے دوران مقتدی کے لئے قرآن مجید کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورت ہو یا دعا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قرأت لمبی کرنا

امام کے لئے سنت کے مطابق لمبی قرأت کرنا درست ہے، البتہ نماز کے لئے آنے والے لوگوں کی رعایت سے قرأت کو لمبا کرنا مکروہ ہے۔(۲)

مزید تفصیل کے لئے ''امام کا کسی کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) المؤتم لا یقرأ مطلقا ولا الفاتحة سرا فان قرأ کره تحریما، الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۵۴۴، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۴۳، صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. و ۱/ ۵۹۹، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۱۱، فصل فی بیان ارکان الصلوٰة، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۵۱۸-۵۱۹ ط: دار الکتب العلمیة بیروت لبنان.

(۲) " وکره تحریما اطالة رکوع او قراءة لادراک الجائی: ای اذا عرفه والا فلا بأس به، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۴ـ ۴۹۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

قرأت مسبوق

''مسبوق کی قرأت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت میں اٹک گیا

اگر امام نماز میں قرأت کے دوران اٹک گیا، تو مقتدی کی جانب سے لقمہ کا انتظار نہ کرے، اگر واجب کی مقدار قرأت پڑھ لی تو رکوع میں چلا جائے یا کوئی اور سورت پڑھ لے، یا کسی اور سورت میں سے ضروری قرأت پڑھ لے پھر رکوع کرے۔(۱)

قرأت میں بھول گیا

اگر نماز میں قرأت پڑھتے پڑھتے بھول جائے، اور یاد آنے کے لئے دوبارہ ابتداء سے قرأت پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے اور سہو سجدہ واجب نہیں ہے، اور اگر غلطی سے سہو سجدہ کرلیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

قرأت میں عدم ترتیب

نماز میں قرأت کے اندر ترتیب قائم نہ رہے تو سجدہ سہو واجب نہیں، البتہ جان

(۱) ویکره للمقتدی ان یعجل بالفتح، لان الامام ربما یتذکر فیکون التلقین من غیر حاجة ویکره للامام ان یلجئهم الیه بان یقف ساکتا بعد الحصر او یکرر الآیة بل ینتقل الی آیة اخریٰ او یرکع ان قرأ القدر المستحب وقیل قدر الفرض والاول هو الظاهر ،حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص:۳۳۴، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۱/ ۶۲۲ - ۶۲۳ ، باب ما یفسد الصلاة، و ما یکره فیها ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۰ ، باب ما یفسد الصلوٰة و ما یکره فیها،ط: رشیدیة کوئٹه. و: ۲/ ۶، ط: سعید کراچی.

(۲)ولو ظن الامام السهو فسجد له فتابعه ، فبان ان لا سهو فالاشبه الفساد لاقتدائه فی موضع الانفراد، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۹، وفی رد المحتار :(قوله فالاشبه الفساد)فی الفیض وقیل: لا تفسد وبه یفتیٰ، وفی البحر عن الظهیریةقال الفقیه ابو اللیث : فی زماننا لا تفسد ،لان الجهل فی القراء غالب آه والله اعلم ،شامی: ۱/ ۵۹۹ ،قبیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

بوجہ کر ترتیب کے خلاف نہیں کرنا چاہئے۔(۱)

قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا

واجب کی مقدار قرأت پڑھنے کے بعد قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا،(۲) لیکن اگر غلطی ایسی ہے کہ اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

قرأت میں غلطی کرنا

قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہوجانا، خواہ یہ غلطی اعراب یعنی زیر، زبر اور پیش میں ہو یا کسی تشدید والے حرف کو ساکن پڑھے، یا کسی تشدید یا ساکن والا حرف پڑھنے میں کسی حرف کا اضافہ ہوجائے یا بدل جائے یا کم اور زیادہ ہوجائے، تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہوجائے گی، یہ متقدمین کا مذہب ہے اور اس میں احتیاط زیادہ ہے، البتہ

(۱) (قوله بترک واجب) ای من واجبات الصلاة الاصلية لاكل واجب اذلو ترک ترتیب السور لا يلزمه شئي مع كونه واجبا، شامي: ۲/ ۸۰، باب سجود السهو ط: سعید کراچي. ويكره قراءة سورة فوق التي قرأها ،طحطاوي على المراقي،ص: ۳۵۲، مكروهات الصلاة، ط: قديمي كراچي. شامي: ۱/ ۵۴۶، فصل في القراءة، مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية ، ط: سعيد كراچي،فتح القدير : ۱/ ۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وانظر الحاشية السابقة ولا يجب السجود الا بترک واجب او تاخيره او تاخير ركن او تقديمه او تكراره او تغيير واجب الخ، هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. فتاویٰ قاضیخان على هامش الهندية : ۱/ ۱۲۰ ،فصل في ما يوجب السهو وما لا يوجب السهو ،ط: رشيدية حلبي كبير،ص: ۴۵۵، فصل في سجود السهو،ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳)وان تغير المعنى بان قرأ ان الابرار لفي جحيم ، وان الفجار لفي نعيم، .... تفسد صلاته لانه أخبر بخلاف ما اخبر الله تعالیٰ وقال بعضهم لا تفسد صلاته لعموم البلوىٰ والاول اصح ،فتاویٰ قاضیخان، فصل في قراءة القرآن خطأ،وفي الاحكام المتعلقة بالقراءة: ۱/ ۱۵۳، ط: رشيدية كوئته، هندية: ۱/ ۸۰ـ۸۱، الفصل الخامس في زلة القارى،ط: رشيدية كوئته. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۱۱۸، الفصل الثاني عشر في زلة القارى، جنس آخر لو ذكر آية مكان آية، ط: امجد اكيڈمي لاهور.

متاخرین کے نزدیک اعراب کی غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اس پر فتویٰ ہے۔(۱)

قرأت میں مقتدی امام کے ساتھ شریک نہ ہو

مقتدی کے لئے قرأت کے علاوہ باقی تمام ارکان میں امام کے ساتھ شریک رہنا چاہئے، خواہ امام کے ساتھ ادا کرے، یا اس کے بعد یا اس سے پہلے، بشرطیکہ اسی رکن کے آخر تک امام اس کے ساتھ شریک ہوجائے۔

پہلی صورت کی مثال: امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔

دوسری صورت کی مثال: امام رکوع کرکے کھڑا ہوجائے، اس کے بعد مقتدی رکوع کرے۔

تیسری صورت کی مثال: امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔(۲)

---

(۱) ان الخطاء في الاعراب اى الحركات والسكون ويدخل فيه تخفيف المشدد وقصر الممدود وعكسهما او في الحروف بوضع حرف مكان آخر، او زيادته او نقصه او تقديمه او تاخيره او في الكلمات او في الجمل كذلك او في الوقف ومقابله والقاعدة عند المتقدمين ان ما غير المعنىٰ تغيرا يكون اعتقاده كفرا يفسد في جميع ذلك سواء كان في القرآن او لا الا ما كان من تبديل الجمل مفصولا بوقف تام......واما المتأخرون كابن مقاتل......فاتفقوا على ان الخطأ في الاعراب لا يفسد مطلقا، وما قاله المتأخرون اوسع وما قاله المتقدمون احوط، رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما يفسد الصلاة، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچي.
هندية: ۱/ ۸۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيدية كوئته.
طحطاوى على المراقي، ص: ۳۳۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) (قوله ومتابعة الامام) قال في شرح المنية لا خلاف في لزوم المتابعة في الاركان الفعلية اذ هي موضوع الاقتداء. واختلف في المتابعة في الركن القولي وهو القراءة فعندنا لا يتابع فيها بل يستمع وينصت وفيما عدا القراءة من الاذكار يتابعه ...... والحاصل ان المتابعة في ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان يقارن احرامه لاحرام امامه وركوعه لركوعه......ومعاقبة لابتداء فعل امامه مع المشاركة في باقيه، ومتراخية عنه، فمطلق المتابعة الشامل لهذه الانواع الثلاثة يكون فرضا في الفرض، وواجبا في الواجب، وسنة في السنة عند عدم المعارض او عدم لزوم المخالفة كما قدمناه، ردالمحتار: ۱/ ۴۷۰ـ ۴۷۱، باب صفة الصلاة، مطلب تحقيق مهم في متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. مراقى الفلاح، ص: ۲۵۱، فصل فيما يفعله المقتدى بعد

قرأتیں دو ہیں

''دو قرأتیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قصار مفصل

نماز میں ''قصار مفصل'' چھوٹی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ '' لم یکن '' سے ''سورۃ الناس'' تک ہیں، اور یہ سورتیں مغرب میں پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

قصر نماز کی وجہ

مسافر بآرام کو بھی قصر کی اجازت دینا اور مقیم بامشقت کو قصر کی اجازت نہ دینا اللہ تعالیٰ کی حکمت پر مبنی ہے، اس میں کچھ شک نہیں کہ نماز قصر کرنا مسافر کے ساتھ خاص ہے، مقیم نماز قصر نہیں کرسکتا، اور یہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام کے کمال حکمت پر مبنی ہے کیونکہ سفر اپنی ذات کے اعتبار سے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ شدائد، مصائب، محنت، مشقت اور تکلیف پر مشتمل ہے، مسافر اگر چہ زیادہ آسودہ حال لوگوں میں ہے مگر پھر بھی وہ اپنی حیثیت کے اعتبار سے ضرور ایک قسم کی محنت اور مشقت میں ہوتا ہے، پس یہ اللہ تعالیٰ کی محض رحمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس کی ذمہ داری سے نماز کا ایک حصہ کم کردیا اور ایک ہی حصہ پر اکتفا فرمایا تا کہ اس سے اس عبادت الٰہی کی مصلحت سفر میں ساقط کرنے سے بالکل فوت

=فراغ الامام، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۲۷ ـ ۵۲۸، فصل في الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) ويسنّ (في الحضر) لامام و منفرد، ذكره الحلبي والناس عنه غافلون، (طوال المفصل) من الحجرات الى آخر البروج (في الفجر والظهر، و) منها الى آخر لم يكن (اوساطه في العصر والعشاء و) باقيه (قصاره في المغرب) اى كل ركعة سورة مما ذكر ذكره الحلبي، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۴۰ ـ ۵۴۱، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۳۳۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، و: ۱/ ۵۹۳، ط: رشيدية كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/ ۳۳۳، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

نہ ہو جائے اور اقامت میں جو مشقت، تکلیف اور مشکلات پیش آتی ہیں وہ ایسی ہیں جن کا کوئی احصاء اور شمار نہیں ہے پس اس طرح اگر محنتی، مزدوری اور مشقت والے آدمی کے لئے قصر نماز کی اجازت ہوتی تو بہت ہی ضروری ولازمی عبادات ضائع ہو جاتیں، اور اگر بعض کے لئے اجازت ہوتی اور بعض کے لئے نہ ہوتی تو بھی احصاء (احاطہ) نہ ہوتا، اور کوئی خاص ایسا وصف بھی احصاء نہ ہوتا، اور سفر کے علاوہ کوئی خاص ایسا وصف بھی نہیں ہے جس کو رخصت اور عدم رخصت کے لئے ضابطہ بنایا جاسکے، کیونکہ مشقت اور محنت سفر کے ساتھ معلق کی گئی ہے، اور اس میں عبادت کی تخفیف کے ساتھ مناسبت بھی ہے، البتہ اگر مقیم کو بیماری کا عذر ہو تو اس کے لئے نماز بیٹھ کر یا پہلو پر لیٹ کر ادا کرنا بھی جائز رکھا گیا ہے، اور یہ قصر عدد کی نظیر ہے، اور محض تکان کی مشقت اور تکلیف کا اعتبار نہیں کیا گیا، کیونکہ یوں تو دنیا و آخرت کی تمام ہی مصلحتیں تکان اور محنت پر موقوف ہوتی ہیں، اور جو شخص محنت اور تکلیف نہیں اٹھاتا اس کو کوئی راحت و آرام نہیں ملتا، محنت اور تکلیف کی قدر ہی آرام وراحت سے ملتی ہے، چنانچہ مشقت کے تمام پیشوں میں مثلاً کاشتکاری اور لوہے کا کام وغیرہ میں لازمی طور پر محنت، مشقت اور تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح دنیا کا کوئی بھی کام ہو، محنت اور مشقت سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس میں قصر کی اجازت نہیں دی گئی، کیونکہ پیشہ ور اور محنتی لوگ عام طور پر ان محنت اور مشقت والے کام میں مصروف اور مشغول رہتے ہیں، ان کا معاش انہی پیشوں پر موقوف ہوا کرتا ہے، اگر ان کو قصر نماز کی عام اجازت ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے انتظامات میں سخت ابتری پھیل جاتی، اس لئے مصلحت اور حکمت الٰہی نے عام محنت اور مشقتوں میں رخصت تجویز نہیں فرمائی بلکہ خاص محنت اور مشقتوں کے لئے رخصت ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ ہر ایک حرج کی صورت میں رخصت تجویز نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ

حرج کے طریقے بہت زیادہ ہیں، اور اب اگر سب میں رخصت تجویز کی جائے تو اطاعت الٰہی بالکل متروک ہو جائے گی۔ (احکام اسلام ص ۷۸)(۱)

قضاء

☆......وہ نماز جو اپنے وقت میں نہ پڑھی جائے، مثلاً ظہر کی نماز عصر کے وقت پڑھی جائے تو وہ نماز قضاء کہلاتی ہے۔(۲)

☆......فوت شدہ فرض نمازوں کی قضاء فرض اور فوت شدہ واجب نمازوں کی قضاء واجب ہے، وتر کی قضاء واجب ہے، اسی طرح نذر کی نماز کی قضاء واجب ہے، اور اس

(۱) ان الشارع الحكيم شرع لنا صلاة القصر فى السفر لحكمة منه ارادها لمصلحة المسلمين، وذلك ان الانسان اذا كان مسافرا فهو معرض للاخطار ووعثاء الاسفار اذ يكون دائما مشغول البال كما هو معلوم لدى من كابد عناء ومشقة الاسفار ولرب قائل يقول ان السفر لايكون فى كل الاحوال مظنة لحصول المشقة، فكان الواجب ان يفصل فى هذا الحكم، فنقول له ان الشارع رأى ان الغالب في السفر حصول المشقة حتىٰ قالوا: ان السفر قطعة من العذاب وقالوا ان العذاب قطعة من السفر، لان المسافر يعاني من المشاق مالم يعاني بعضه وهو فى حالة الاقامة......حكمة التشريع و فلسفته: ۱/ ۱۴۰، حكمة صلاة القصر، ط: انصارى كتب خانه بازار كتاب فروشى كابل، والاصل الثالث انه ليس كل حرج يرخص لاجله فان وجوه الحرج كثيرة والرخصة فى جميع ذلك تفضي الى اهمال الطاعة، والاستقصاء فى ذلك ينفي العناء و مقاساة التعب وهو المعرف لا نقياد الشرع واستقامة النفس، فاقتضت الحكمة ان لا يدور الكلام الا على وجوه كثر وقوعها وعظم الابتلاء بها لا سيما فى قوم نزل القرآن بلغتهم، وتعينت الشريعة فى عاداتهم، ولا ينبغي ان يجاوز من ملاحظة كون الطاعة موثرة بالخاصية متىٰ امكن، ولذلك شرع القصر فى السفر دون الاكساب الشاقة ودون الزراع والعمال، وجوز للمسافر المترفة ما جوز لغير المترفة، الخ، حجة الله البالغة: ۱/ ۱۰۳ ـ ۱۰۴، باب اسرار القضاء والرخصة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

(۲) والقضاء فعل الواجب بعد وقته. الدر مع الرد: ۲/ ۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۱۳۹، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۲/ ۷۹، ط: سعيد كراچى.

نفل اور سنت کی قضاء بھی واجب ہے جو شروع کر کے فاسد کردی گئی ہے، (۱) کیونکہ نفل نماز شروع کرنے کے بعد واجب ہوجاتی ہے، فاسد کرنے کی صورت میں دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے، اگر وقت کے اندر اندر نہیں پڑھا تو وقت نکلنے کے بعد بھی پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

سنت موکدہ اور نفل نماز اگر وقت کے اندر اندر ادا نہیں کی تو وقت گذرنے کے بعد قضاء کے طور پر ادا نہیں کی جاسکتی کیونکہ سنت اور نفل کی قضاء نہیں ہے، بلکہ تلافی کے طور پر سنت اور نفل نمازوں کی قضاء کی غرض سے جو نماز پڑھی جائے گی وہ قضاء نہیں ہوگی بلکہ مستقل علیحدہ نماز ہوگی۔ (۳)

قضاء ادا کرنے کی آسان صورت

قضاء نماز ادا کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر ایک نماز کے ساتھ وہی نماز قضاء پڑھے، جتنے سال کی نماز فوت ہوئی ہے، اتنے سال تک ہر ایک نماز کے ساتھ وہی نماز قضاء پڑھے۔ (۴)

قضاء اقامت کی حالت میں ہوئی

''اقامت کی حالت میں نماز قضاء ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة: لف نشر مرتب ،الدر مع الرد: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچي. (قوله والواجب) کالمنذورة والمحلوف علیها وقضاء النفل الذی افسده، شامي: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت،ط:سعید کراچي.هندیة: ۲/۱۲۱، الباب الحادی عشر ،ط: حقانیه ملتان. البحر الرائق: ۲/۱۳۱، باب قضاء الفوائت ، ط: دار الکتب العلمیه بیروت.

(۲) اما الاول فقد قال اصحابنا اذا شرع فی التطوع یلزمه المضی فیه واذا افسده یلزمه القضاء، بدائع الصنائع: ۱/۲۹۰، فصل فی صلاۃ التطوع، وکذا فی الهندیة: ۱/۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل، هدایة: ۱/۱۲۸، باب النوافل فصل فی القراء ۃ.

(۳)(قوله ولم تقض الا تبعا) ای لم تقض سنة الفجر الا اذا فاتت مع الفرض، فتقضی تبعا للفرض سواء قضاها مع الجماعة او وحده لان الاصل فی السنة ان لا تقضی لاختصاص القضاء بالواجب ، البحر الرائق: ۲/۷۴، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچي، البنایة: ۳/۱۲۷، باب ادارک الفریضة، الهدایة: ۱/۱۳۲ ،باب ادراک الفریضة.

(۴) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱/۲۶۶ ،ط: دار الاشاعت کراچي.وکذا فی فتاویٰ حقانیه: ۳/۲۹۶ اشاعت کرده، جامعه اکوڑہ خٹک نوشهره پاکستان.

قضاء پڑھتے وقت نماز کی تعیین ضروری ہے

اگر کسی آدمی کی بہت ساری نمازیں قضاء ہو چکی ہیں تو وہ معاف نہیں ہوں گی، ان نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے، اور قضاء پڑھتے وقت کونسی نماز پڑھ رہا ہے اس کی تعیین کرنا ضروری ہے مثلاً اس طرح کہے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں جو سب سے پہلے مجھ سے قضاء ہوئی ہے پھر اس کے بعد بھی یہ نیت کرے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں کہ جو سب سے پہلے قضاء ہوئی۔(۱)

یا یوں کہے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں کہ جو سب کے اخیر میں مجھ سے قضاء ہوئی ہے پھر اس کے بعد یہ نیت کرے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں جو اس سے پہلے مجھ سے قضاء ہوئی تھی، اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں بھی متعین کرے۔(۲)

قضاء کا خیال نہ رہا

اگر وقتی نماز شروع کرتے وقت قضاء نماز کا خیال نہیں تھا، وقتی نماز شروع کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے پہلے قضاء نماز کا خیال آیا تو یہ وقتی نماز نفل ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

(۱،۲) کثرت الفوائت ، نوی اول ظهر علیه او آخره الدر المختار : (کثرت الفوائت الخ) مثاله: لو فاته صلاة الخميس والجمعة والسبت فاذا قضاها لا بد من التعيين لان فجر الخميس مثلا غير فجر الجمعة، فان اراد تسهيل الامر، يقول اول فجر مثلا ،فانه اذا صلاه يصير ما يليه اولا او يقول آخر فجر فان ما قبله يصير آخرا، ولا يضره عكس الترتيب لسقوطه بكثرة الفوائت، رد المحتار: ۲/۷۶، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب اذا اسلم المرتد هل تعود حسنة ام لا، ط:سعيد كراچی. المحيط البرهاني: ۲/۹۹، كتاب الصلاة، الفصل العشرون في قضاء الفائتة من المسائل المتفرقة، ط: المكتبة الغفارية كوئٹه. التاتارخانية: ۲/۷۶، كتاب الصلاة، قضاء الفائتة، ط:ادارة القرآن كراچی.

(۳) والاصل في لزوم الترتيب قوله صلى الله عليه وسلم "من نام عن صلاة او نسيها فلم يذكرها الا وهو يصلي مع الامام فليصل التي هو فيها(وتكون له نافلة) لم ليقض التي تذكر ، ثم ليعد التي صلى مع الامام، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص: ۴۴۱، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچی. هندية: ۱/۱۲۲ ، باب قضاء الفوائت، ط: ماجديه ، حلبي كبير،ص: ۵۲۹، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

قضاء کرنا گناہ ہے

عذر کے بغیر نماز کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا اور قضاء کرنا کبیرہ گناہ ہے، اگر کسی نے نماز کو اپنے وقت پر ادا نہیں کیا تو وہ نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ ان نمازوں کو حساب کر کے ادا کرنا بھی ضروری ہے اور ساتھ ساتھ سچے دل سے توبہ استغفار کرنا بھی ضروری ہے، حج عمرہ یا صدقہ خیرات کرنے سے فوت شدہ نماز معاف نہیں ہوگی۔ (۱)

قضاء کی تمام نمازیں پڑھنے کی وقت میں گنجائش نہیں

اگر کسی کے ذمہ ایک سے زائد نمازوں کی قضاء ہے اور وقت میں تمام قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش نہیں بلکہ بعض قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں بھی صحیح قول کے مطابق ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اس پر یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وقت میں جس قدر قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے پہلے ان کو ادا کرے پھر اس کے بعد وقتی نماز پڑھے مثلاً کسی کی عشاء کی نماز قضاء ہوئی تھی اور فجر کو ایسے تنگ وقت میں اٹھا کہ صرف پانچ رکعت پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس پر ضروری نہیں کہ پہلے وتر کی نماز پڑھے پھر صبح کی نماز پڑھے بلکہ وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے فجر کی فرض نماز پڑھنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ (۲)

---

(۱) وفي كشف الاسرار: ان المثلية في القضاء في حق ازالة المأثم لا في احراز الفضيلة آه والظاهر ان المراد بالمأثم ترك الصلاة، فلا يعاقب عليها اذا قضاها واما اثم تاخيرها عن الوقت التي هو كبيرة فباق لا يزول بالقضاء المجرد عن التوبة بل لا بد منها، البحر الرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. طحطاوي على المراقي، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي، رد المحتار: ۲/ ۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو تعددت الفائتة، والوقت يسع بعضها مع الوقتية سقط الترتيب في الأصح، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۴۳، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچي. " (قوله ولو لم يسع الوقت كل الفوائت، فالاصح جواز الوقتية) صورته عليه العشاء والوتر مثلا ثم لم يصل الفجر حتى بقي من الوقت ما يسع الوتر مثلا وفرض الصبح فقط ولم يسع الصلوت الثلاث فظاهر كلامهم ترجيح انه لا تجوز صلاة الصبح ما لم يصل الوتر، وصرح في المجتبى بأن الاصح جواز الوقتية، رد المحتار: ۲/ ۶۷، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۸۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

قضاء مقرر ہونے کی وجہ

''رخصت مقرر ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قضا نماز اعلان کے ساتھ ادا کرنا

قضاء نماز اعلان کر کے ادا کرنا گناہ ہے، بلکہ قضاء نماز اس طرح ادا کرنا چاہیئے کہ لوگوں کو اس کا پتہ نہ چلے کیونکہ نماز قضاء کرنا گناہ ہے اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔(۱)

قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہوجائے

اگر کسی نے مثلاً ظہر کی نماز نہیں پڑھی اور عصر کی جماعت شروع ہو چکی ہے، تو اگر یہ شخص صاحب ترتیب ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ظہر کی نماز پڑھے، اور اگر صاحب ترتیب نہیں ہے تو پہلے عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے پھر اس کے بعد ظہر کی قضاء پڑھے۔(۲)

---

(۱)(قوله: وينبغي الخ) تقدم في باب الاذان أنه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلله الشارح بما هنا من أن التاخير معصية فلا يظهرها، وظاهره أن الممنوعة هو القضاء مع الاطلاع عليه، سواء كان في المسجد أو غيره كما أفاده في المنح. شامي (۷۷/۲) باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱۲۵/۱، باب قضاء الفوائت، ط: حقانية، البحر (۱۲۰/۲) باب قضاء الفوائت، ط: دار الكتب العلمية بيروت و (۹۰/۲) تتمة. ط: سعيد. شامي (۳۹۱/۱) باب الاذان ط: سعيد، حلبي كبير ص: ۵۳۴، قضاء الفوائت، ط: سهيل.

(۲)(الترتيب بين الفائتة) القليلة وهي ما دون ست صلوات (و) بين (الوقتية) المتسع وقتها مع تذكر الفائتة لازم ...... (ويسقط) الترتيب (باحد ثلاثة اشياء) ...... (و) الثالث (اذا صارت الفوائت) لحقيقة، او الحكمية (ستا) لانه لو وجب الترتيب فيها لو قعوا في حرج عظيم وهو مدفوع بالنص، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۴۰ ـ ۴۴۳، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراجي. رد المحتار: ۶۵/۲ ـ ۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراجي، البحر الرائق: ۷۹/۲۔ ۸۴، باب قضاء الفوائت. ط: سعيد كراجي. هندية: ۱۲۱/۱ ـ ۱۲۳، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته.

(قوله والقضاء...) تنبيه لو خاف فوت جماعة الحاضرة قبل قضاء الفائتة، فان كان صاحب ترتيب قضى، وان لم يكن فهل يقضي ليكون الاداء على حسب ما وجب، وليخرج من خلاف مالك فان الترتيب لا يسقط عنده بالأعذار المذكورة عندنا أم يقتدى لاحراز فضيلة الجماعة مع جواز تاخير القضاء وامكان تلافيه، قال الخير الرملي: لم اره، ثم نقل عن الشافعية اختلاف الترجيح

قضاء نماز پڑھنے کا طریقہ

قضاء نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو ادا نماز کا ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں، البتہ فرض اور واجب نماز یعنی وتر کی قضاء ہے، سنت اور نوافل کی قضاء نہیں ہے۔(۱)

قضاء نماز پڑھنے کی حالت میں جماعت شروع ہوگئی

اگر قضاء نماز پڑھنے والا صاحب ترتیب ہے، اور قضاء نماز شروع کرنے سے پہلے ہی جماعت کی نماز شروع ہوگئی، تو اس صورت میں صاحب ترتیب کے لئے پہلے قضاء نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہونے کی اجازت ہوگی اس سے پہلے نہیں۔

اور جو آدمی صاحب ترتیب نہیں وہ پہلے قضاء نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہوجائے، اور اگر قضاء نماز شروع کرنے کے بعد جماعت کی نماز شروع ہوگئی تو قضاء نماز کو پوری کر کے جماعت میں شامل ہوجائے، درمیان میں قضاء نماز کو ختم نہ کرے۔(۲)

قضاء نماز جماعت سے پڑھے......

اگر جہری نماز قضاء ہوگئی ہے، اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہیں تو امام بلند آواز سے قرأت کرے۔(۳)

قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا

☆...... ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا فرض ہے، بلا عذر تاخیر کرنا جائز نہیں، تاہم اگر کسی وجہ سے نماز قضاء ہوگئی تو جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی سنت سے ثابت ہے جیسا کہ

=لیه، واستظهر الثاني ، قلت ووجهه ظاهر ، لان الجماعة واجبة عندنا او في حكم الواجب، ولذا يترک لاجلها سنة الفجر التي قيل عندنابوجوبها الخ، شامي: ۲/ ۵۰، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۱)" كل صـــــلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضاء ها......... والقضاء فرض في الفرض وواجب في الواجب وسنة في السنة، هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية. ان الاصل في السنة ان لا تقضى لاختصاص القضاء بالواجب، البحر الرائق: ۲/ ۷۴، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. رد المحتار: ۲/ ۵۹، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عنوان "قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہوجائے" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) "قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا" عنوان کی آخری نمبر کی تخریج کو دیکھیں۔

''جنگ خندق''(۱) اور ''لیلۃ التعریس''(۲) میں قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے۔

☆......اگر چند لوگوں کے ایک وقت یا چند اوقات کی نماز قضاء ہوگئی، تو ان کو چاہئے کہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کریں، اگر بلند آواز کی نماز ہے تو بلند آواز سے قرأت کی جائے، اور اگر آہستہ آواز کی نماز ہے تو آہستہ سے قرأت کرے۔(۳)

---

(۱) عن عبد الله بن مسعود قال: ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتىٰ ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر، ثم اقام فصلى العصر، ثم أقام فصلى المغرب، ثم أقام فصلى العشاء" جامع الترمذي: ۱/ ۴۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدأ، ط: سعيد كراچي.

" عن جابر بن عبدالله ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس فجعل يسب كفار قريش، قال: يا رسول الله ما كدت اصلي العصر حتىٰ كادت الشمس تغرب فقال النبي صلى الله عليه وسلم: والله ما صليتها، فقمنا الى بطحان فتوضأ للصلاة وتوضأنا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب، صحيح البخاري: ۱/ ۸۳۔ ۸۴، كتاب الصلاة، باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت، ط: قديمي كراچي.

(۲) عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه قال: سرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فقال بعض القوم: لو عرست بنا يا رسول الله! قال: اخاف ان تناموا عن الصلاة، قال بلال: انا اوقظكم: فاضطجعوا واسند بلال ظهره الى راحلته فغلبته عيناه فنام فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال: يا بلال اين ما قلت؟ قال ما القيت على نومة مثلها قط، قال: ان الله قبض ارواحكم حين شاء وردها عليكم حين شاء، يا بلال، قم فاذن بالناس للصلاة، فتوضأ فلما ارتفعت الشمس وابياضت قام فصلى، صحيح البخاري: ۱/ ۸۳، كتاب الصلاة، باب الاذان بعد ذهاب الوقت، ط: قديمي كراچي.

(۳)" ومتىٰ قضى الفوائت، ان قضاها بجماعة فان كانت صلاة يجهر فيها يجهر فيها الامام بالقراءة وان قضاها وحده يتخير بين الجهر والمخافة والجهر افضل، ويخافت فيما يخافت فيه حتما، هندية: ۱/ ۱۲۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئته. التاتارخانية: ۱/ ۶۶۷، كتاب الصلاة قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچي، رد المحتار: ۱/ ۵۳۲۔ ۵۳۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

قضاء نماز کا فدیہ

اگر بالغ ہونے کے بعد نماز نہیں پڑھی، تو بعد میں ان نمازوں کا پڑھنا ضروری ہے اگر کسی وجہ سے زندگی میں نہیں پڑھ سکا تو فدیہ دینے کی وصیت کر کے جانا چاہئے، (۱) نماز کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں ہے، موت کے بعد دینا صحیح ہے، اس سے ان شاء اللہ عذاب سے بچ جائے گا۔ (۲)

اور فدیہ فی نماز ایک صدقہ فطر کے برابر ہے، اور روزانہ وتر کے ساتھ چھ نمازیں ہیں تو فدیے بھی چھ ہیں اور ایک صدقہ فطر تقریباً دو کلو آٹا یا اس کی قیمت ہے۔ (۳)

قضاء نماز کس وقت پڑھنا منع ہے

دن رات ۲۴ گھنٹے میں تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز

---

(۱) وهي ...... واجبة بالزكاة والصيام والصلاة، التي فرط فيها، الدر المختار مع الرد: ٦/٦٤٨، كتاب الوصايا، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ٦/٤٢٣، كتاب الوصايا، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)" (قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح) في التاتارخانية: عن التتمة: سئل الحسن بن علي عن الفدية عن الصلاة، في مرض الموت هل تجوز؟ فقال لا ...... وفي القنية : ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم آه، رد المحتار: ٢/٧٤، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/١٢٥، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشيديه كوئٹه. وفي القرآن " ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء".

(۳) ولو مات وعليه صلوات فائتة وأوصى بالكفارة يعطي لكل صلاة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم، الدر المختار مع الرد: ٢/٧٢، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر: ٢/٩٠، قبيل باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي و (٢/١٦٠) ط: رشيدية. هندية: ١/١٢٥، ط: رشيديه كوئٹه.

نہیں، نہ قضاء نہ نفل سب ناجائز ہیں، اور وہ تین اوقات یہ ہیں:

۱......سورج طلوع ہونے کے وقت، یہاں تک کہ سورج بلند ہوجائے، اور دھوپ کی زردی باقی نہ رہے، اور اشراق کا وقت ہوجائے۔

۲......سورج غروب ہونے سے پہلے جب سورج کی دھوپ زرد ہوجائے، اس وقت سے لیکر آفتاب غروب ہونے تک قضاء نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھی تو اس وقت میں بھی پڑھ لینا ضروری ہے، قضاء کرنا گناہ ہے۔

۳......زوال کا وقت، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔

ان تین اوقات میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ اس دن کی عصر کی نماز اگر اب تک نہیں پڑھی تو اس وقت پڑھ لینا ضروری ہے،(۱) ان تین اوقات کے علاوہ وہ تین اوقات ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، قضاء نماز اور سجدہ تلاوت کی اجازت ہے، وہ تین اوقات یہ ہیں:

(۱) صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے صرف سنت پڑھی جاتی ہے کوئی نفل نماز اس وقت جائز نہیں (۲) فجر کی نماز کے بعد سے آفتاب طلوع ہونے تک (۳) عصر کی نماز کے بعد سے غروب تک۔

---

(۱) " ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة: اذا طلعت الشمس حتىٰ ترتفع، وعند الانتصاف الى ان تزول وعند احمرار ها الى ان تغيب الا عصر يومه ذلک فانه يجوز اداؤه عند الغروب، .... ولا يجوز فيها قضاء الفرائض والواجبات الفائتة عن اوقاتها، كالوتر، هندية: ۱/ ۵۲، كتاب الصلاةِ الباب الاول فى المواقيت، الفصل الثالث فى بيان الاوقات التى لا تجوز فيها الصلوٰة وتكره فيها،، ط: رشيديه كوئٹہ. مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۱۸۵ ــ ۱۸۷، كتاب الصلوٰة، فصل فى الاوقات المكروهة، ط: قديمى كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۹،۔ ۲۵۰، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

ان تین اوقات میں نفل نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضو، نہ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز، البتہ قضاء نماز ان اوقات میں جائز ہے، (۱) لیکن یہ ضروری ہے کہ ان اوقات میں قضاء نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے، بلکہ تنہائی میں پڑھے۔ (۲)

قضاء نماز کی تعداد ایک ہے

اگر کسی آدمی کی کوئی ایک نماز قضاء ہوگئی ہے، اور قضاء نماز یاد ہونے اور وقت میں پڑھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود قضاء نماز نہیں پڑھی اور اس کے بعد اس نے پانچ نمازیں اور پڑھ لی ہیں، تو پانچویں نماز کا وقت گذر جانے کے بعد اس کی پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، اس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں قضاء کے حکم میں ہیں، اور شروع کی ایک قضاء حقیقۃً قضاء ہے سب مل کر پانچ نمازوں سے زیادہ قضاء ہوگئیں، اور ترتیب ساقط ہوگئی،

---

(۱) " (قوله عن التنفل بعد صلاة الفجر والعصر لا عن قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة) اى منع عن التنفل في هذين الوقتين قصدا ...... واقتصر على الثلاثة ليفيد ان بقية الواجبات من الصلاة داخل في النفل فيكره فيهما كالمنذور خلافا لابي يوسف وما شرع فيه من النفل ثم افسده وركعتي الطواف .... واطلق في التنفل فشمل ماله سبب وما ليس له فتكره تحية المسجد فيهما ......(وبعد طلوع الفجر باكثر من سنة الفجر) " البحر الرائق: ۱/ ۲۵۱ ـ ۲۵۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۱۸۸ ـ ۱۹۰، كتاب الصلاة، فصل في الاوقات المكروهة، ط: قديمي، هندية: ۱/ ۵۲، الباب الاول في المواقيت الفصل الثالث في الاوقات التي لا تجوز فيها الصلوة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)" ويكره قضاؤها فيه لان التاخير معصية فلا يظهرها)... ويظهر من التعليل ان المكروه قضاؤها مع الاطلاع عليها ولو في غير المسجد " رد المحتار: ۱/ ۳۹۱، كتاب الصلوة، باب الاذان، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۵۳۴، قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۹۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

اوران نمازوں کوترتیب کے خلاف ادا کرنا درست ہوگیا۔(۱)

قضاء نماز کی نیت

قضاء نماز کی نیت یہ ہے کہ مثلاً جتنی فجر کی نمازیں قضاء کی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز ادا کررہاہوں "اللّٰــه اکبـر" یامثلاً جتنی ظہر کی نماز قضاء ہیں ان میں سے پہلی ظہر کی نماز ادا کررہاہوں اللہ اکبر، اسی طرح نیت کرکے نماز ادا کرتارہے، جب آخری نماز ہوتو یہ نیت کرے کہ میں فوت شدہ نمازوں میں سے آخری فجر کی نماز پڑھ رہاہوں اللہ اکبر، اسی طرح نیت کرے۔(۲)

---

(۱)فنقول لو صلی فرضا ذاکراً ان علیه فائتة قبله فسد فرضه فسادا موقوفا عند ابی حنیفة، وباتا عندهما ومعنی الوقف عنده انه ان لم یقض الفائتة حتیٰ صلی ستا وهو ذاکر لها اعاد الکل صحیحا مثاله فاته صلوٰة الفجر فصلی الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر من الیوم الثانی وهو ذاکر الفائتة فی کل واحدة منها فهذه الخمس فاسدة فسادا موقوفا عنده فان صلی الظهر من الیوم الثانی قبل ان یقضی الفائتة صحت الظهر والخمس التی قبلها ، حلبی کبیر،ص: ۵۳۰، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،البحر الرائق: ۸۸/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی و ۱۵۶/۲ ، ط: رشیدیة، فتح القدیر : ۴۸۸/۱، باب قضاء الفوائت، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، فتاویٰ شامی: ۶۸/۲ ـ ۶۹ ، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

(۲) "(کثرت الفوائت نوی اول ظهر علیه او آخره)مثاله لو فاته صلاة الخمیس والجمعة والسبت فاذا قضاها لا بد من التعیین لان فجر الخمیس مثلا غیر فجر الجمعة ، فان اراد تسهیل الامر ، یقول اول فجر مثلا فانه اذا صلاه یصیر ما یلیه اولا او یقول آخر فجر ، فان ماقبله یصیر آخرا ، ولا یضره عکس الترتیب لسقوطه بکثرة الفوائت، رد المحتار: ۷۶/۲، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی،المحیط البرهانی: ۹۹/۲، کتاب الصلاة، الفصل العشرون فی قضاء الفائتة من المسائل المتفرقة ط: المکتبة الغفاریة، تاتارخانیة ۷۶۶/۲ کتاب الصلاة، قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن کراچی، هندیة: ۶۶/۱، کتاب الصلوٰة، الباب الثالث فی شروط الصلوٰة، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیة کوئته.

واضح رہے کہ قضاء ادا کی نیت سے اور ادا قضاء کی نیت سے بھی ادا ہو جاتی ہے۔(۱)

قضاء نماز کے لئے اذان دینا

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں تنہا قضاء نماز پڑھنا چاہے، تو اس آدمی کے لئے اذان اور اقامت کہنا شریعت سے ثابت نہیں، اس لئے اذان اور اقامت کے بغیر قضاء پڑھے۔(۲)

☆......اگر قضاء نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے، اور باقی نمازوں کے لئے اذان کہنا یا نہ کہنا ان کے اختیار میں ہے، البتہ اقامت ہر نماز کے شروع میں کہی جائے۔(۳)

---

(۱) لصحة القضاء بنية الاداء كعكسه هو المختار، رد المحتار: ۱/ ۴۲۲، باب شروط الصلاة، مطلب يصح القضاء بنية الاداء وعكسه، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/ ۲۷۹، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲)(و) يسن ان (يؤذن ويقيم لفائتة) رافعا صوته لوبجماعة او صحراء لا ببيته منفردا... (ولا يسن) ذلك ......فيما يقضى من الفوائت في مسجد ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۹۱،باب الاذان ،ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۱/ ۵۲۳، كتاب الصلوة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي. ،واذا كانوا قد صرحوا بان الفائتة لا تقضى في المسجد لما فيه من اظهار التكاسل في اخراج الصلاة عن وقتها فالواجب الاخفاء فالاذان للفائتة في المسجد اولىٰ بالمنع ، البحر الرائق: ۱/ ۲۶۲ ، كتاب الصلاة، باب الاذان ، ط: سعيد كراچي.

(۳) وان فاتته صلوات اذن للاولى واقام وكان مخير في الباقي ان شاء اذن واقام وان شاء اقتصر على الاقامة كذا في الهداية، عالمگيرى: ۱/ ۵۵ الباب الثاني في الاذان، ط: حقانيه شامى (۱/ ۳۹۰) باب الاذان، ط: سعيد تاتارخانية : ۱/ ۵۲۴، نوع آخر في من يقضى الفوائت يقضيها باذان واقامة او بغيرهما ط: ادارة القرآن كراچي. (وكذا) يسنان (لاولىٰ الفوائت) لا لفاسدة ويخير فيه للباقي لو في مجلس وفعله اولىٰ ، ويقيم للكل. الدر المختار: اى لا يخير في الاقامة للباقي، بل يكره تركها، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۹۱، باب الاذان ، مطلب في اذان الجوق ، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۲ ، باب الاذان، ط: سعيد كراچي.

قضاء نماز کے لئے اقامت کہنا

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں تنہا نماز پڑھنا چاہے تو اس آدمی کے لئے اذان اور اقامت کہنا شریعت سے ثابت نہیں، اس لئے اذان اور اقامت کے بغیر پڑھے۔(۱)

☆......اور اگر قضاء نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے، اور باقی نمازوں کے لئے اقامت کہنا کافی ہے، اذان دینے کی ضرورت نہیں۔(۲)

قضاء نمازوں کا فدیہ کب ادا کیا جائے

قضاء نمازوں کا فدیہ زندگی میں ادا کرنا صحیح نہیں، بلکہ زندگی میں قضاء نمازوں کا ادا کرنا ہی لازم ہے،(۳) ہاں اگر کوئی شخص ایسی حالت میں مرگیا ہے کہ اس کے ذمہ قضاء نمازیں رہ گئیں، اور وہ زندگی میں ادا نہ کر سکا، تو اب موت کے بعد فدیہ دینا جائز ہوگا، اگر اس نے فدیہ دینے کی وصیت کی اور ترکہ (میراث) میں کچھ چھوڑ کر گیا ہے، تو اس صورت میں ترکہ کے ایک تہائی حصے سے جتنا فدیہ ادا ہوسکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا، اگر وارث فدیہ ادا نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے کیونکہ اس نے وصیت کی اور ترکہ میں مال

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة. رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة. رقم ۳ فی الصفحة السابقة

(۳)"(قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح) في التتارخانية عن التتمة : سئل الحسن بن علي عن الفدية عن الصلاة، في مرض الموت هل تجوز؟ فقال: لا ...... وفي القنية : ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم آه، رد المحتار : ۲/۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، مسائل متفرقة ، ط: رشيدية كوئته.

وجائیداد بھی چھوڑ کر گیا ہے۔(۱)

اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا واجب تو نہیں ہوگا البتہ اگر تمام وارث عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی طور پر، یا اپنے اپنے حصے سے انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر احسان ہوگا امید ہے کہ اس کا بوجھ اتر جائے گا۔(۲)

اور ہر نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کی طرح تقریباً دو کلو گندم یا آٹا یا اس کی قیمت ہے، اور قیمت میں اس دن کا اعتبار ہے جس دن فدیہ ادا کیا جائے گا اور روزانہ وتر سمیت چھ نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔(۳)

قضاء نمازوں کا کفارہ

فوت شدہ نمازوں کا فدیہ یا کفارہ ان نمازوں کو ادا کرنا ہے، اور ادا کرنے کے بعد تاخیر کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے اس سے توبہ بھی کرنا ہے، زندگی میں قضاء نمازوں کے بدلہ میں صدقہ دینے سے کچھ بھی نہیں ہوگا، اس لئے ان نمازوں کو ادا کرنا ہر حال میں لازم ہے، (۴) ہاں صدقہ کرنے کی صورت میں اللہ کے غصے میں کمی آئے گی۔(۵)

(۱،۲) ومن مات وعليه صلوات فاوصى بمال معين يعطي لكفارة صلواته لزم و يعطي لكل صلاة كالفطرة وللوتر كذلك وكذا الصوم كل يوم وانما يلزم تنفيذها من الثلث وان لم يوص وتبرع به بعض الورثة جاز حلبي كبير، ص:۵۳۵ فصل في قضاء الفوائت ط، سهيل اكيڈمي، ردالمحتار: ۷۲/۲-۷۳ باب قضاء الفوائت ط: سعيد. هندية: ۱۲۵/۱، كتاب الصلوة، الباب الحادي عشر قضاء الفوائت ط، رشيدية. البحر الرائق: ۹۱/۲، باب القضاء الفوائت ط: سعيد.

(۳) واذا مات الرجل وعليه صلوات فائتة فاوصى بان تعطي كفارة صلواته يعطي لكل صلاة نصف صاع من بر وللوتر نصف صاع عالمگيرى: ۱۲۵/۱ باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية. البحر الرائق: ۹۱/۲، تتمة، ردالمحتار: ۷۲/۲-۷۳ باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۴) (عنوان قضاء نمازوں کا کفارہ کب ادا کیا جائے) اور "قضاء عمری" کے تحت حواشی ملاحظہ کریں۔

(۵) عن انس عنه قال قال رسول الله ﷺ ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء.

قضاء نمازوں کی ترتیب یاد نہیں

اگر کسی آدمی کی کچھ نمازیں مختلف دنوں میں قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو ترتیب یاد نہیں مثلاً کسی دن کی ظہر، اور کسی دن کی عصر، اور کسی دن کی مغرب قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو یہ بھی یاد نہیں کہ پہلے کون سی نماز قضاء ہوئی تھی، تو اس صورت میں ان کی آپس کی ترتیب ساقط ہو جائے گی، اس صورت میں جس کو چاہے پہلے ادا کرے، چاہے پہلے ظہر کی قضاء پڑھے یا عصر کی یا مغرب کی سب صحیح ہیں۔(۱)

قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو

''ترتیب ساقط ہو جاتی ہے'' عنوان کے تحت نمبر ۳ کو دیکھیں۔

قضاء نمازوں کی تعداد یاد نہیں

اگر قضاء نمازوں کی تعداد زیادہ ہے، شمار کرنا مشکل ہے، تو اس صورت میں اچھی طرح سوچ سمجھ کر ایک صحیح تخمینہ اور اندازہ لگانا چاہیئے، اور اس کے مطابق حساب کر کے ادا کر لینا چاہیے۔(۲)

مثلاً ایک شخص تیرہ یا چودہ سال کی عمر میں بالغ ہوا، اور اس نے چار پانچ سال تک نماز نہیں پڑھی، یا کبھی پڑھی اور کبھی چھوڑ دی، اور یہ مدت اس شخص کے اندازہ میں مثلاً چار سال کی ہوئی، تو اس شخص کو اپنے گمان کے مطابق اتنے ہی سالوں کی نماز ادا کرنا ضروری ہوگا۔

= مشکاة المصابیح : ۱/ ۱٦٨، کتاب الزکاة باب فضل الصدقة، الفصل الثانی، ط: قدیمی.

(۱) ولو ترک الظهر والعصر من یومین ولا یدری ایتهما ترک اولا تحری فان لم یکن له رأی... قالوا: لانامره الابالتحری ویسقط عنه الترتیب. عالمگیری: ۱/ ۱۲۴، قضاء الفوائت، ط: حقانیة.
ردالمحتار: ۲/ ٦٨، کتاب الصلاة، قضاء الفوائت، مطلب فی تعریف الاعادة، ط: سعید کراچی.

(۲) من لایدری کمیة الفرائض یعمل باکبر الرأیه فان لم یکن له رأی یقضی حتی یتیقن انه لم یبق علیه شیئی. طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۷، باب قضاء الفوائت. ط: قدیمی کراچی.

دوسری مثال یہ ہے کہ ایک شخص کی عمر مثلا پچاس سال ہے، اور وہ پندرہ سال میں بالغ ہوا اور اس نے تیس سال کی عمر میں نماز شروع کی، تو اس کے ذمہ پندرہ سال کی نماز باقی ہے، اور اس آدمی کے لئے پندرہ سال کی قضاء پڑھنا ضروری؛ گا۔

اگر کسی آدمی کے ذمے کسی کا قرض ہے، اور اس کی تعداد ۔ نہ کتنی رقم قرض ہے تو اندازہ کرکے ہی اس کو دیا جاتا ہے، تاکہ اس کے ذمہ میں کچھ باقی نہ رہے، ایسا ہی سوچ کر فوت شدہ نمازوں کی تعداد کا اندازہ لگا لے اور اس حساب سے ادا کرتا رہے، اور اندازہ سے جو حساب لگایا گیا ہے اس سے کم ادا نہ کرے بلکہ زیادہ ادا کرنے کی کوشش کرے۔(۱)

قضاء نمازوں میں تاخیر کرنا

اگر کسی آدمی نے بالغ ہونے کے بعد بہت ساری نمازیں نہیں پڑھیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً ان نمازوں کو ادا کرلے، بلا عذر تاخیر نہ کرے، موت وحیات کا کچھ پتہ نہیں ہے، ہاں اگر عذر کی وجہ سے فوت شدہ نمازوں کو دیر سے ادا کرنا چاہے تو گنجائش ہے، جس طرح اور جتنی فرصت ملے تھوڑا تھوڑا کرکے ادا کرسکتا ہے،(۲) باقی تمام فوت شدہ نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے، اگر زندگی میں تمام فوت شدہ نمازوں کو ادا نہ کرسکا تو فدیہ

---

(۱)الاحتیاط واجب فی العبادات. هندیة: ۱/ ۱۲۴، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۲) ویجوز تاخیر الفوائت وان وجبت علی الفور لعذر السعی علی العیال وفی الحوائج علی الاصح. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت،ط: سعید. طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی.

دینے کے لئے وصیت کر کے جانا ضروری ہے۔(۱)

قضاء نماز ہے تو نوافل پڑھے یا نہ پڑھے

اگر کسی آدمی کے ذمہ قضاء نمازیں ہیں، تو جلد از جلد قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئیں بلکہ ایسے آدمی کو عام نوافل کی بجائے قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئے، کیونکہ آخرت میں نوافل کے بارے میں سوال و جواب نہیں ہوگا جبکہ فرض نماز کے بارے میں صرف سوال و جواب ہی نہیں بلکہ سزا بھی ہوگی۔(۲)

قضاء نمازیں چھپ کر ادا کرے

قضاء نماز پڑھتے ہوئے دوسروں کو مطلع نہ کرے بلکہ چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے، کیونکہ نماز اپنے وقت پر نہ پڑھنا بہت بڑا گناہ ہے، اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے، اس لئے قضاء نماز کو چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے۔ فتاویٰ شامی میں ہے کہ قضاء نماز علی الاعلان

---

(۱) قوله ولومات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة أى بان كان يقدر على ادائها ولو بالايماء فيلزمه الايصاء بها والافلايلزم وان قلت. ردالمحتار: ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت. ط:سعيد، ردالمحتار: ٦/٦٤٨، كتاب الوصايا، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ٦/٢٤٣، كتاب الصلاة. ط: رشيدية كوئته.

(۲) والاشتغال بقضاء الفوائت اولى واهم من النوافل الاالسنة المعروفه وصلاة الضحى وصلاة التسبيح والصلاة التى وردت فى الاخبار فتلك بنية النفل وغيرها بنية القضاء كذا فى المضمرات عن الظهيرية وفتاوى الحجة ومراده بالسنة المعروفه المؤكدة وقوله وغيرها بنية القضاء مراده به ان ينوى القضاء اذا اراد فعل غيرما ذكر فانه الاولى بل المتعين. طحطاوى على المراقى. ص:۴۴۷،باب قضاء الفوائت، ط: قديمى. ردالمحتار: ۲/ ۷۴، قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۱۲۵ كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته.

پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قضاء ہوئی سفر میں

"سفر میں نماز قضاء ہوگئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

قضائے عمری

انسان سے بالغ ہونے کے بعد جو نمازیں چھوٹ گئی ہیں، ان کی قضاء اس کے ذمے لازم ہے، صرف توبہ کر لینے سے وہ معاف نہیں ہوتیں، خواہ کتنی زیادہ ہوں، (۲) البتہ وہ روزانہ پانچ نمازوں کی قضاء کرنا شروع کر دے اور جب زیادہ پڑھنے کا موقع ملے تو زیادہ بھی پڑھے اور ساتھ ساتھ یہ وصیت بھی کر دے کہ جو نمازیں میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں ان کا فدیہ میرے ترکہ سے ادا کیا جائے (۳) اور جتنی نمازیں رہ گئیں ہیں ان کا ٹھیک ٹھیک حساب کر کے ادا کرے، اور اگر ٹھیک ٹھیک حساب ممکن نہیں تو غالب گمان سے محتاط اندازہ لگائے اور اس کی قضاء شروع کر دے۔(۴)

---

(۱) وینبغی ان لایطلع غیرہ علی قضائہ لان التاخیر معصیۃ فلایظہرھا وتقدم فی باب الاذان انہ یکرہ قضاء الفائتۃ فی المسجد وعللہ الشارح بماھنامن ان التاخیر معصیۃ فلایظہرھا وظاہرہ ان الممنوع ھو القضاء مع الاطلاع علیہ سواء کان فی المسجد او غیرہ کماافادہ فی المنح قلت والظاھران ینبغی ھناللوجوب وان الکراھۃ تحریمیۃ لان اظہار المعصیۃ معصیۃ. شامی: ۲/ ۷۷، باب قضاء الفوائت: ۱/ ۳۹۱، باب الاذان ط: سعید، ہندیۃ: ۱/ ۱۲۵، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشرفی قضاء الفوائت، ط: رشیدیۃ کوئٹہ، البحرالرائق: ۲/ ۹۰، قضاء الفوائت، ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۵۳۴، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سہیل اکیڈمی

(۲) والتأخیربلاعذر کبیرۃ لاتزول بالقضاء بل بالتوبۃ او الحج فالقضاء مزیل لاثم الترک لا لاثم التاخیر، طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت ط قدیمی. البحرالرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید.

(۳) وھی واجبۃ فی الزکاۃ وفدیۃ الصیام والصلاۃ التی فرط فیھا. الدر المختارمع الرد: ۶/ ۶۴۸، کتاب الوصایا، ط: سعید. بدائع الصنائع: ۶/ ۳۲۳، کتاب الوصایا. ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۴) من لایدری کمیۃ الفوائت یعمل باکبر رأیہ فان لم یکن لہ رای یقضی حتی یتیقن انہ لم یبق علیہ شیء طحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعید، ص: ۴۴۷، ط: قدیمی.

قضائے عمری کی ایک غلط صورت

بعض لوگ رمضان المبارک کے آخری جمعہ میں اذان کہہ کر پانچ نمازیں فجر سے عشاء تک قضا نمازوں کی نیت سے جماعت کے ساتھ پڑھاتے ہیں یا اکیلے ادا کرتے ہیں اور مغرب کی نماز تین رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لیتے ہیں اور وتر کی بھی چار رکعت ادا کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح پانچ نمازیں ادا کرنے سے پوری زندگی کی قضا نماز ادا ہو جائے گی اور اس پر ایک حدیث بھی پیش کرتے ہیں اور وہ حدیث یہ ہے:

”من قضى خمس صلوات في آخر جمعة من رمضان كان جابراً صلوات سبعين سنة“

اور لیلة التعریس والی حدیث سے جماعت کے ساتھ قضا نماز پڑھنے پر استدلال کرتے ہیں۔

لیکن اس طرح کی قضائے عمری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور چاروں اماموں کے اقوال سے ثابت نہیں ہے، یہ طریقہ سراسر غلط اور بدعت ہے، اور یہ لوگ جو حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث نہیں ہے بلکہ غلط لوگوں نے بنا کر مشہور کر دیا ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”موضوعات کبیر“ میں لکھا ہے:

”حديث من قضى صلوٰة من الفرائض في آخر الجمعة من شهر رمضان كان ذلك جابراً لكل صلاة فائتة في عمره إلى سبعين سنة باطل قطعا؛ لأنه مناقض للاجماع على ان شيئًا من العبادات لايقوم مقام فائتة سنوات“(۱)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع اور باطل ہے اور اجماع کے خلاف ہے کیونکہ اجماع ہے کہ ایک عبادت چند سالوں کی فوت شدہ عبادتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ”الآثار المرفوعة في الاخبار الموضوعة“ میں لکھا ہے کہ علامہ شوکانی نے بھی اس حدیث کو موضوع کہا ہے، اس کے بعد علامہ شوکانی نے اِن

---

(۱) موضوعات کبیر ص ۸۸، حديث من قضى صلوة الخ، ط: محمدی لاہور۔

جھوٹے اور حدیث بنانے والے لوگوں کو بددعا دی ہے(۱)

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے اپنے رسالہ "العجالة النافعة" میں موضوع حدیث کے قرائن بیان فرماتے ہوئے پانچواں قرینہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ حدیث عقل کے تقاضے کے خلاف ہو اور شرعی قواعد اس کی تکذیب کرتے ہوں جیسا کہ قضاء عمری کی حدیث۔(۲)

علامہ لکھنویؒ نے اس حدیث پر اپنے ایک مستقل رسالہ "ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان" میں سیر حاصل بحث کی ہے۔(۳)

اور ليلة التعريس کی حدیث سے اس قسم کی قضاء عمری کے جواز پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ اس حدیث کا اس قسم کی قضاء سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں، اس حدیث سے تو اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی وقتی نماز جماعت سے فوت ہو جائے تو جماعت بنا کر اس کی قضا ہو سکتی ہے خواہ وہ ایک نماز ہو یا چند نمازیں، جس طرح کہ غزوہ خندق میں واقعہ پیش آیا تھا۔

---

(۱) علامہ عبدالحی لکھنویؒ ملا علی قاریؒ کی عبارت نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں،

وذكره الشوكاني في "الفوائد المجموعة في الاحاديث الموضوعة"...... وقال هذا موضوع بلاشك ولم اجده في شئ من الكتب التي جمع مصنفوها فيها الاحاديث ولكن اشتهر عند جماعة من المتفقهة بمدينة صنعاء في عصرنا هذا وصار كثير منهم يفعلون ذلك ولاادري من وضع لهم فقبح الله الكذابين، انتهى. الآثار المرفوعة في الاخبار الموضوعة للعلامة اللكنوي ص ۸۵، حديث القضاء العمري في رمضان، ط: دارالكتب العلمية، بيروت، مجموعة رسائل اللكنوي: (۵/ ۷۱) ط: ادارة القرآن.

(۲) وقال العلامة الدهلوي في رسالته العجالة النافعة عند ذكر قرائن الوضع: الخامس ان يكون مخالفا لمقتضى العقل، وتكذبه القواعد الشرعية، مثل القضاء العمري ونحو ذلك انتهى. الآثار المرفوعة في الاخبار الموضوعة للعلامة اللكنوي ص ۸۵، حديث القضاء العمري، ط: دارالكتب العلمية، بيروت. مجموعة رسائل اللكنوي (۵/ ۷۱) ط: ادارة القرآن.

(۳) ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان مع رسائل اللكنوي: ۲/ ۳۴۹ ط: ادارة القرآن.

نیز یہ لوگ اس موضوع اور باطل حدیث کا سہارا لے کر نماز فوت کرتے رہیں گے اور رمضان المبارک کے کسی آخری جمعہ کو پانچ وقت نماز قضا کی نیت سے پڑھ کر اپنے دلوں کو مطمئن کرتے رہیں گے، حالانکہ فقہاء کرام نے صاف لکھا ہے کہ نماز کو اپنے وقت سے تاخیر کرنا کبیرہ گناہ ہے، صرف قضا کرنے سے اس کا ازالہ نہیں ہوتا، ترک کرنے کا گناہ ختم ہو جاتا ہے اور تاخیر کرنے کا گناہ باقی رہتا ہے۔(۱)

قطرہ آتا ہے سجدہ میں

''سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قطرہ ٹپک جائے

اگر کوئی شخص قطرہ ٹپکنے کی وجہ سے معذور ہے، اور نماز کی حالت میں پیشاب کا قطرہ ٹپک جائے اور کپڑوں پر بھی لگ جائے تو معذور ہونے کی وجہ سے شرعاً معاف ہے، اس لئے اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہے، پڑھنا لازم ہے، نہ پڑھنے کا بہانہ بنانا غلط ہے۔(۲)

(معذور کی تفصیل کے لئے ''معذور'' کے عنوان کو دیکھیں)

---

(۱) اذا التاخیر بلاعذر کبیرة لاتزول بالقضاء بل بالتوبة، (قوله لا تزول بالقضاء) وانما یزول اثم الترک فلا یعاقب علیها اذا قضاها، واثم التأخیر باق. الدر مع الرد: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید، البحر: ۲/۷۹ باب الفوائت، ط: سعید.

(۲) وصاحب عذر من به سلس بول لایمکنه امساکه...... حکمه الوضوء لاغسل ثوبه ونحوه لکل فرض اللام للوقت......وان سال علی ثوبه فوق الدرهم جاز له ان لایغسله ان کان لوغسله تنجس قبل الفراغ منها ای الصلاة. الدرمع الرد: ۱/۳۰۵-۳۰٦، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید، هندیة: ۱/۴۱، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة ومما یتصل بذلک احکام المعذور، ط: رشیدیة. البحر الرائق: ۱/۲۱۵، ۲۱٦، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

قطرے کا مریض

اگر قطرہ نکلنے کا گمان غالب ہو تو چاہے قطرہ نظر آئے یا نہ آئے وضو کرنا واجب ہے اور اگر محض شبہ ہو یعنی کسی طرف گمان غالب نہ ہوتا ہو تو دیکھ کر اطمینان کر لینا چاہیے اور اگر اس صورت میں قطرہ نظر نہ آئے تو نیا وضو کیے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، شبہ کی صورت میں اگر کسی عذر کی وجہ سے دیکھنے کا موقع نہ ملے تو بغیر دیکھے اور بغیر تجدید وضو کیے نماز پڑھ لینے سے نماز ہو جائے گی۔(۱)

فرع اذا اصاب ثوب المعذ ورنجاسة عذره هل يجب غسله قيل لا: لان الوضو عرف بالنص والنجاسة ليست في معناه لان قليلهايعفى فالحق به الكثير للضروره ولانه غيرناقض للوضوء فلم يكن نجساً حكماولان امرالثوب ليس باكدمن البدن وهوقول ابن سلمة كمافي القهستانى وغيره وفى البدائع يجب غسل الزائدعن الدراهم ان كان مفيد أبان لايصيبه مرة بعد اخرى حتى لو لم يغسل وصلى لايجزئه،وان لم يكن مفيداً لا يجب مادام العذر قائماوهواختيارمشايخناوكان محمدابن مقاتل الرازى يقول يجب غسله فى كل وقت قياساعلى الوضوء والصحيح قول مشايخنالان حكم الحدث عرف بالنص والنجاسة ليست فى معناه الاترى ان القليل منهاعفوفلاتلحق به وفي النوازل ان كان لوغسله تنجس ثانياقبل الفراغ من الصلاة جازان لا يغسله والافلاقال وهوالمختارقال ابن اميرحاج ويشكل عليه ماقدمناه عن البدائع وفى المضمرات فى فصل الاستنجاء عن النوازل ايضاالمستحاضة اذا توضأت لوقت كل صلاة لايجب عليهاالاستنجاء اذالم يكن منهاغائط لانه سقط اعتبارنجاسة دمهالمكان العذر فهذا ايضايشكل على مااختاره اذ سقوط اعتبارنجاسة دمهاعام فى البدن والثوب دفعاللحرج اذ لم يامرهاﷺ بغسله،وتاخيرالبيان عن وقت الحاجة لايجوز، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۵۰، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، قبيل باب الانجاس والطهارة عنها، ط: قديمي و: ۱/ ۲۱۴ ط:المكتبة الغوثية، وص:۸۸، ط: مصطفى البابى الحلبى مصر.

(۱) فتاوى عثمانى : ۱/ ۵۰۸، كتاب الصلاة، قطرے کا مریض کپڑا دیکھے بغیر نماز پڑھے تو کیا حکم ہے۔ط: مكتبه معارف القران كراچى.

قعدۂ اخیرہ

قعدۂ اخیرہ یعنی نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد تشہد وغیرہ کے لئے جو بیٹھتے ہیں اس کو "قعدۂ اخیرہ" کہتے ہیں، اور قعدۂ اخیرہ میں اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات مکمل پڑھی جا سکے، اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہیں۔ (۱)

قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو گیا

☆......آخری قعدہ فرض ہے، اگر کوئی شخص مثلاً چار رکعت والی نماز میں چار رکعت کے بعد بیٹھا نہیں بلکہ بھول کر سیدھا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا واپس بیٹھ کر تشہد پڑھ کر سہو سجدہ کرے پھر اس کے بعد تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے چونکہ قعدۂ اخیرہ فرض تھا اور اس کو چوتھی رکعت پر فوری قعدہ کرنا تھا اور اس میں تاخیر ہو گئی اس لئے سہو سجدہ کرنا واجب ہوا۔ (۲)

☆......اور اگر قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہونے کے بعد سجدہ کر چکا ہے تو پھر بیٹھ نہیں سکتا، اور اس کی فرض نماز باطل ہو گئی اور یہ نماز نفل میں بدل جائے گی اور اس کو اختیار

---

(۱) السادسة من الفرائض القعدة الاخيرة التي تكون في آخر الصلاة سواء تقدمها قعدة اولا كما في الثنانية وقدر الفرض في القعدة والقعود مقدار ادنى قراءة التشهد وهو اسرع مايكون مع تصحيح الالفاظ، حلبي كبير، ص: ۲۹۰-۲۹۱، فرائض الصلاة، السادسة، ط: سهيل اكيڈمی. هندية: ۱/ ۷۰، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية. ردالمحتار: ۱/ ۴۴۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مبحث القعود الاخير، ط: سعيد

(۲) وان لم يقعد على رأس الرابعة حتى قام الى الخامسة ان تذكر قبل ان يقيد الخامسة بالسجدة عاد الى القعدة ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو، هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الامام، ط: رشيدية كوئٹه. مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۶۷-۴۶۸، باب سجود السهو، ط: قديمي، ردالمحتار: ۲/ ۸۵، باب سجود السهو. ط: سعيد.

ہے کہ اس ایک رکعت کے ساتھ مزید ایک رکعت اور ملا لے، تا کہ یہ رکعت ضائع نہ ہو اور دونوں رکعت نفل ہو جائیں۔(۱)

☆......اگر عصر اور فجر کی فرض نماز میں یہ واقعہ پیش آئے تب بھی دوسری رکعت ملالے، کیونکہ عصر اور فجر کی فرض نمازوں کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے، اور یہ رکعتیں باطل ہونے کی وجہ سے فرض نہیں رہیں بلکہ نفل ہوگئی ہیں، گویا فرض نماز سے پہلے نفل نماز ادا کی ہے، اور یہ مکروہ نہیں ہے، اور مغرب کی فرض نماز میں تیسری رکعت کے بعد صرف یہی ایک رکعت ہی کافی ہے، دوسری رکعت ملانے کی ضرورت نہیں ورنہ پانچ رکعت ہو جائیں گی، اور نفل میں طاق رکعتیں منقول نہیں، اور اس صورت میں سہو سجدہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا یاد آنے پر بیٹھ گیا

اگر نمازی نماز کے اندر قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا، پھر یاد آنے پر بیٹھ گیا، تو اب سہو سجدہ کرنے کے لئے التحیات دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ قعدہ اور تشہد پہلے ہو چکا ہے بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سہو سجدہ کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ

---

(۱) وان قيد الخامسة بالسجدة فسد ظهره عندنا وتحولت صلاته نفلا عند ابي حنيفة وابي يوسف رحمهما الله ويضم اليها ركعة سادسة ولو لم يضم لاشيء عليه. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. مراقي الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۶۸-۴۶۹، باب سجود السهو، ط: قديمي، ردالمحتار: ۲/ ۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۳، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) وضم سادسة ان شاء......ولو في العصر لان التنفل قبله قصدا لايكره فبالظن اولى وضمّ رابعة في الفجر وسكت عن المغرب لانها تصير اربعا فلاضم فيها ولا كراهة في الضم فيهما......على الصحيح لعدم القصد حال الشروع......ولا يسجد للسهو لترك القعود في هذا الضم في الاصح، مراقي الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۶۹-۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمي. ردالمحتار: ۲/ ۸۶، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، باب سجود السهو ط: سعيد كراچي.

کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

اگر امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس زائد رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو سب کی نماز باطل ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اخیرہ کے بعد امام بھولے سے کھڑا ہو گیا

اگر امام فجر میں دو رکعات اور مغرب میں تین رکعات اور باقی نمازوں میں چار رکعات مکمل کرنے پر قعدۂ اخیرہ کے بعد بھولے سے ایک اور رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو مقتدی زائد رکعت میں امام کی پیروی نہ کریں بلکہ بیٹھے رہیں، اگر اس کے بعد امام زائد رکعت ادا کر کے سجدہ بھی کر لے تو اس صورت میں مقتدی حضرات از خود سلام پھیر کے نماز سے فارغ ہو جائیں، مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر امام نے زائد رکعت کا سجدہ نہیں کیا بلکہ واپس آ کر قعدۂ اخیرہ کے لئے بیٹھ

---

(۱) قوله وان قعدفي الرابعة ثم قام عادوسلم......ثم اذ اعاد لايعيدالتشهد......وسجدللسهو. البحرالرائق: ۲/ ۱۰۴۔۱۰۵ باب سجودالسهو، ط:سعيد كراجي، ردالمحتار: ۲/ ۸۷، باب سجود السهو، ط سعيد كراجي. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشرفي سجودالسهو، ط: رشيدية كوئثه.

(۲) ان قيدالخامسة بالسجدة (ولم يقعدعلى راس الرابعة بطلت فرضيته) اى فرضية صلاته لتركه الفرض على وجه لايمكن تداركه لزيادة ركعة تامة بالسجود للخامسة. حلبي كبير، ص: ۲۹۵، القعدة الاخيرة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشرفي سجودالسهو،ط: رشيدية كوئثه. ردالمحتار: ۲/ ۸۵، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراجي.

گیا اور پھر سلام پھیرا تو مقتدی کو اس کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں بیٹھ کر کھڑا ہو گیا

☆......اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر یا التحیات کی مقدار بیٹھ کر بھول سے کھڑا ہو گیا، تو اگر اب تک سجدہ نہیں کیا تو فوراً بیٹھ جائے اور دائیں طرف ایک سلام پھیر کر سہو سجدہ کرے پھر دوبارہ التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔(اور سلام پھیرنے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا)(۲)

☆......اور اگر سجدہ کرلیا ہے پھر اس کے بعد اس کو یاد آیا تو ایک رکعت اور ملالے، تاکہ یہ رکعت ضائع نہ ہو، اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اس صورت میں اس کی وہ رکعتیں اگر فرض کی نیت سے پڑھی ہیں تو فرض ہی رہیں گی، نفل نہیں ہوں گی، کیونکہ قعدۂ اخیرہ میں التحیات یا التحیات کی مقدار بیٹھنے کی وجہ سے فرض ادا ہو گیا ہے اور نماز صحیح ہوگئی، اور سلام

---

(۱) واذامضى على نافلته الزائدة فالصحيح ان القوم لايتبعونه لانه لااتباع فى البدعة وينتظرونه قعودافان عادقبل تقييده الزائدة بسجدة اتبعوه فى السلام (فان سجد) سلموا للحال ولم يبطل فرضه لوجودالجلوس الاخير، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۷۰، باب سجودالسهو، ط:قديمى. ردالمحتار: ۲/ ۸۷، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراچى. البحرالرائق: ۲/ ۱۰۴، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) وان قعدفى الرابعة ، مثلاقدرالتشهد(ثم قام)ولم يسجد(عادوسلم)...... وسجدللسهو......لنقصان فرضه بتاخيرالسلام، فتاوى شامى : ۲/ ۸۷، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط: سعيد.البحرالرائق : ۲/ ۱۰۴، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط سعيد. هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة باب سجودالسهو، ط: ماجدية كوئٹه.حلبى كبير. ص: ۴۶۳، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. خلاصة الفتاوى : ۱/ ۱۷۸، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط المكتبة الرشيدية. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۲۶، كتاب الصلاة باب سجودالسهو، ط: ادارة القرآن كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : ۲/ ۷۱، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو. ط: المكتبة الغوثية.

میں تاخیر کی وجہ سے جو کمی ہوئی ہے سہو سجدہ سے اس کی تلافی ہوگئی۔(۱)

اس صورت میں عصر اور فجر کی فرض نماز میں بھی دوسری رکعت ملا سکتا ہے کیونکہ عصر اور فجر میں فرض نماز کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر بلا قصد سہواً پڑھ لے تو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

اس صورت میں فرض کے بعد جو دو رکعتیں ادا کی گئی ہیں وہ ظہر، مغرب اور عشاء کی فرضوں کے بعد والی دو رکعت سنت کے قائم مقام نہیں ہوں گی، کیونکہ ان سنتوں کو نئی تحریمہ سے ادا کرنا ضروری ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی منقول ہے۔(۳)

---

(۱) وان تذكر بعدما قيد الخامسة بالسجدة لايعود إلى القعدة ولايسلم بل يضيف اليها ركعة اخرى حتى يصير شفعا ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو استحسانا. هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجديه كوئته. حلبي كبير، ص: ۴۶۳، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۷۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(۲) واطلق في الضم فشمل ماإذا كان في وقت مكروه كما بعد الفجر والعصر لان التطوع انما يكره فيهما إذا كان عن اختيار اما اذا لم يكن عن اختيار فلا وعليه الاعتماد كذا في الخانية وهو الصحيح. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد، فتاوى قاضيخان: ۱/ ۱۲۴، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: ماجديه. حلبي كبير، ص: ۴۶۴، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۲۸، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچی.

(۳) هل تنوب هاتان الركعتان عن سنة الظهر والعشاء قيل نعم والصحيح ان لاتنوبان لان السنة بالمواظبة والمواظبة عليهما منه عليه الصلاة والسلام بتحريمة مبتدأة والكلام في القيام الى الرابعة في المغرب...... كالكلام في القيام الى الخامسة في الرباعيات، حلبي كبير، ص: ۴۶۳ كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، فتاوى هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجديه. فتح القدير: ۱/ ۴۴۷، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۲۷، ط: ادارة القرآن كراچی.

☆......اگر آخری رکعت میں تشہد کے بعد کھڑا ہو گیا، اور کھڑے ہوتے ہی یاد آ گیا یا کچھ پڑھنے کے بعد یاد آیا، یا قرأت ختم ہونے کے بعد یاد آیا، یا رکوع کے بعد سجدے سے پہلے یاد آیا، تو ان تمام صورتوں میں فوراً بیٹھ جائے، اور بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سہو سجدہ کرے پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہو گیا

اگر کوئی نمازی قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد بے ہوش ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، ہوش میں آنے کے بعد وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله وأن قعدفي الرابعة ثم قام عاد وسلم)......ثم اذ اعادلايعيدالتشهد......(وسجدللسهو). البحرالبحرائق: ۲/۱۰۴ــ۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعيد. ردالمحتار: ۲/۸۷، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۹، الباب الثاني عشرفي سجودالسهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) قوله ومنهاالخروج بصنعه، اى بصنع المصلي اى فعله الاختيارباى وجه كان من قول اوفعل ينافي الصلاة بعدتمامها......واحترز بصنعه عمالوكان سماويا كأن سبقه الحدث. ردالمحتار: ۱/۳۴۸ـ۳۴۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ط: سعيد. البحرالرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. بقي من المفسدات ارتدادبقلبه وموت وجنون واغماء (قوله وجنون واغماء فاذ اافاق في الوقت وجب ادائهاوبعده يجب القضاء مالم يزدالجنون على يوم وليلة الدرالمختارالرد: ۱/۶۲۹، باب مايفسدالصلاةومايكره فيها، ط: سعيد. البحرالرائق: ۲/۱۴، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها. ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/۲۲۲، كتاب الصلاة، فصل في شرائط جواز البناء، ط: رشيدية كوئٹه.

قعدۂ اخیرہ میں تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا

قعدۂ اخیرہ میں تشہد دو مرتبہ پڑھنے سے سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا

اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد جنون لاحق ہوا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، صحیح ہونے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اخیرہ میں حدث اکبر ہو گیا

''حدث اکبر ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اخیرہ میں خاموش بیٹھا رہا

''سلام پھیرنے میں دیر کر دی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اخیرہ میں خاموش رہا

قعدۂ اخیرہ میں تشہد اور درود شریف کے بعد کچھ دیر خاموش رہا، اور سلام نہیں پھیرا تو سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو كرر التشهد في القعدة الاخيرة فلا سهو عليه. البحر الرائق: ۲/ ۹۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سهيل. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۱۷، كتاب الصلاة، باب سجود السهو. ط: ادارة القران. حاشية الطحاوي على مراقي الفلاح: ۲/ ۱۰ كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الغوثية.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) ثم لا فرق بين ما اذا شك في خلال صلاته فتفكر حتى استيقن وبين ما اذا شك في اخر صلاته بعدما قعد قدر التشهد الاخير ثم استيقن في حق وجوب السجدة لانه اخر الواجب وهو السلام. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۵، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۹۸، باب سجود السهو، ط: سعيد.

قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا

اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد قہقہہ لگا کر ہنسا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں وضو توڑ دیا

اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد قصداً وضو توڑ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اُولیٰ

اگر نماز تین یا چار رکعت والی ہے تو دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد التحیات پڑھنے کے بقدر بیٹھنا واجب ہے،(۳) اگر کوئی شخص دو رکعات کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے نہیں بیٹھا، یا بیٹھا تو ہے مگر التحیات نہیں پڑھی(۴) یا ایک مرتبہ سے زائد پڑھی،

---

(۱) واعلم انه (ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد) ولو بعد سبق حدثه (تمت) لتمام فرائضها نعم تعادلترك واجب السلام ولو وجد المنافي (بلا صنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا ولو بعده بطلت في المسائل الاثني عشرية عنده وقالا صحت. الدر مع الرد: ۱/۶۰۶، باب الاستخلاف المسائل الاثناء عشرية، ط: سعيد. (قوله عنده) اى عند ابي حنيفهؒ ...... والحدث العمد والقهقهة ونحوها مبطلة لا مغيرة وايده في البحر بما في المجتبي بان عليه المحققين من اصحابنا. شامي: ۱/۶۰۶، ايضا.

(۲) ايضاً.

(۳) (والقعود الاول، ولو في نفل في الاصح وكذا ترك الزيادة فيه على قدر التشهد واراد بالاول غير الاخير ......(والتشهدان، ويسجد للسهو بترك بعضه ككله. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۶۵۔۴۶۶، باب صفة الصلوة، مطلب واجبات الصلوة. ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۰۰۔۳۰۱، باب صفة الصلوة، ط: سعيد.

(۴) السادس القعود الاول وكذا كل قعدة ليست اخيرة ...... فانه يلزمه سجود السهو بتركها ساهيا السابع التشهد فانه يجب سجود السهو بتركه ولو قليلا في ظاهر الرواية لانه ذكر واحد منظوم فترك بعضه كترك كله ولا فرق بين القعدة الاولى او الثانية. البحر الرائق: ۲/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد. رد المحتار: ۲/۸۴، باب سجود السهو. ط: سعيد كراچي.

یا التحیات پڑھنے کے بعد "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھ لی تو واجب ترک ہو جائے گا اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

قعدۂ اولیٰ بھول گیا

پہلا قعدہ واجب ہے، اور نماز کا واجب بھول جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے، اس لئے اگر کوئی شخص تین یا چار رکعت والی فرض، واجب یا سنت موکدہ والی نماز میں دو رکعت پر بیٹھا نہیں، بھول سے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اب نہ بیٹھے بلکہ بقیہ نماز پڑھ کر اخیر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، اور اگر یہ شخص تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے کے بعد واپس بیٹھ گیا، پھر تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو بھی نماز ہو جائے گی، البتہ آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

قعدۂ اُولیٰ چھوڑ کر امام اٹھ گیا

"امام قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر اٹھ گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ سہواً چھوڑ دیا

چار رکعت یا تین رکعت والی فرض یا چار رکعت والی سنت موکدہ اور وتر کی دو رکعت

---

(۱) ومنها الو کرر التشهد فی القعدة الاولی فعلیه السهو لتاخیر القیام و کذا لو صلی علی النبی ﷺ فیها لتاخیره واختلفوا فی قدره والاصح وجوبه باللهم صلی علی محمد...... البحر الرائق: ۹۷/۱، باب سجود السهو، ط: سعید. رد المحتار: ۵۱۰/۱، باب صفة الصلوة، فصل فی بیان تالیف الصلوة الی انتهائها، ط: سعید.

(۲) (سها عن القعود الاول من الفرض...... ثم تذکره عاد الیه وتشهد ولا سهو علیه فی الاصح (مالم یستقم قائما، فی ظاهر المذهب وهو الاصح فتح (والا) ای وان استقام قائما (لا) یعود لاشتغاله بفرض القیام (وسجد للسهو) لترک الواجب (فلو عاد الی القعود) بعد ذالک (تفسد صلوته......) (وقیل لا تفسد، لکنه یکون مسیا ویسجد لتاخیر الواجب (وهو الاشبه. الدر المختار مع الرد: ۸۳/۲ - ۸۴، ط: سعید کراچی.

پر بیٹھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص ان نمازوں میں دو رکعت کے بعد بیٹھا نہیں، سیدھا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد یاد آیا تو بیٹھنا نہیں چاہیئے بلکہ نماز کو جاری رکھے اور آخر میں سہو سجدہ کرے،(۱) اور اگر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے بعد یاد آنے پر بیٹھ گیا تو اس میں فقہاء کرام کے دو قول ہیں:

۱......ایک قول یہ کہ نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ وہ فرض سے کے واجب کی طرف لوٹا ہے۔

۲......دوسرا قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہاں فرض کو ترک نہیں کیا بلکہ مؤخر کیا یا مکرر کیا، اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، علامہ شامیؒ نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے اور فتوی بھی اسی پر ہے، یعنی ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

قعدۂ اُولیٰ کا حکم

☆......چار رکعت والی فرض اور سنت مؤکدہ، اور تین رکعت والی فرض اور واجب

(۱)ویجب اذاقعدفیمایقام اوقام فیمایجلس فیه وهوامام اومنفرداراد بالقیام اذااستتم قائماا وكان الى القیام اقرب فانه لایعودالی القعدة وسجدللسهوالفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۲۷، کتاب الصلوة، الباب الثانی عشرفی سجودالسهو،ط:ماجدیه کوئٹه. شامی: ۲/ ۸۳،کتاب الصلوة، باب سجودالسهو،ط:سعید. حلبی کبیر ص:۴۵۸، کتاب الصلوٰة باب سجودالسهو،ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲)(فلوعادالی القعود، بعدذالک (تفسدصلوته)لرفض الفرض لمالیس بفرض (وقیل لاتفسد) لكنه یكون مسیاویسجدلتاخیرالواجب (وهوالاشبه) كماحققه الكمال وهوالحق الدر،وفی الرد..... ان القول بالفساد غلط لانه لیس بترک بل هوتاخیر. الدرالمختارمع الرد: ۲/ ۸۴، کتاب الصلوة، باب سجودالسهو، ط: سعید. البحرالرائق ۲/ ۱۰۰ کتاب الصلوة باب سجودالسهو، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۲/ ۶۲، کتاب الصلوة باب سجودالسهو،ط: المكتبة الغوثیة.

نماز کا قعدۂ اولیٰ واجب ہے، اور اس میں تشہد پڑھنا بھی واجب ہے، اگر قعدہ یا تشہد میں سے کوئی ایک چیز رہ جائے تو سہو سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔(۱)

☆......اور سنت زائدہ اور نفل نماز میں دو رکعت پر قعدہ کرنا امام محمدؒ کے نزدیک فرض ہے، اگر سنت زائدہ اور نفل کی نماز میں پہلا قعدہ رہ جائے گا تو نماز درست نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ومنها القعدة الاولى حتى لو تركها يجب عليه السهو كذافي التبيين (ومنها) التشهد فاذا تركه في القعدة الاولى او الأخيرة وجب عليه سجود السهو. هندية: ۱۲۷/۱، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ماجدية، الفتاوى التاتارخانية: ۷۲۲/۱، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچی. فتح القدير: ۴۴۰/۱، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية.

(۲) قوله وكل النفل والوتر اى القراءة فرض في جميع ركعات النفل والوتر اما النفل فلان كل شفع منه صلوة على حدة والقيام الى الثالثة كتحريمة مبتدأة ولهذ الايجب بالتحريمة الاولى الاركعتان في المشهور عن اصحابنا ولهذا قالوا يستفتح في الثالثة...... انما لم تكن القعدة على رأس كل شفع فرضا كما هو قول محمدؒ وهو القياس لانها فرض للخروج من الصلوة فاذا قام الى الثالثة تبين ان ما قبلها لم يكن اوان الخروج من الصلوة فلم تبق القعدة فريضة بخلاف القراءة. البحر الرائق: ۵۶/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد. ردالمحتار: ۴۶۵/۱، باب صفة الصلوة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد. هندية: ۱۱۲/۱ ــ ۱۱۳، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئٹه. سها عن القعود الاول من الفرض ولو عمليا اما النفل فيعود مالم يقيد بالسجدة ثم تذكره عاد اليه وتشهد ولا سهو عليه في الاصح الدر (وقوله اما النفل فيعود الخ) جزم به في المعراج والسراج وعلله ابن وهبان بان كل شفع منه صلاة على حدة ولاسيما على قول محمدؒ بان القعدة الاولى منه فرض فكانت كالاخيرة وفيها يقعد وان قام. شامي: ۸۳/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد. (قوله او ترك قعود اول) لان كون كل شفع صلاة على حدة يقتضي افتراض القعدة عقيبه فيفسد بتركها كما هو قول محمد وهو القياس، لكن عندهما لما قام الى الثالثة قبل القعدة فقد جعل الكل صلاة واحدة شبيهة بالفرض وصارت القعدة الاخيرة هي الفرض وهو الاستحسان، شامي: ۳۲/۲، باب الوتر والنوافل، قبيل مبحث المسائل الستة العشرية، ط: سعيد كراچی.

☆......اگر سنت زائدہ اور نفل میں دورکعت پر بیٹھا نہیں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے جب بھی یاد آجائے فوراً بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کرکے نماز پوری کرے، اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو چوتھی رکعت بھی اس کے ساتھ ملائے اور آخر میں سجدہ سہو کرکے نماز پوری کرے، لیکن اس صورت میں امام محمد کے نزدیک آخری دو رکعت معتبر ہوں گی، اور پہلی دونوں رکعت قعدہ نہ کرنے کی وجہ سے فاسد ہوں گی لیکن اسی تحریمہ پر آخری دونوں رکعت کی بناء صحیح ہوگی، مگر آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ باقی چاروں ائمہ کے نزدیک چاروں رکعات صحیح ہو جائیں گی۔ (۱)

---

(۱) سها عن القعود الاول من الفرض) ولو عمليا، أما النفل فيعود ما لم يقيد بالسجدة (ثم تذكره عاد اليه) وتشهد، ولا سهو عليه في الاصح(ما لم يستقم قائما) في ظاهر المذهب، وهو الأصح، فتح، (والا) اى وان استقام قائما (لايعود لاشتغاله لفرض القيام (وسجد للسهو)لترك الواجب (فلو عاد الى القعود) بعد ذلك(تفسد صلاته) لرفض الفرض لما ليس بفرض، وصححه الزيلعي (وقيل لا) تفسد لكنه يكون مسيئا ويسجد لتاخير الواجب(وهو الاشبه) كما حققه الكمال وهو الحق، بحر، الدر مع الرد: ۸۳/۲ ـ ۸۴، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچي. وفي الشامية: (قوله اما النفل فيعود الخ) جزم به في المعراج والسراج، وعلله ابن وهبان بان كل شفع منه صلاة على حدة، ولا سيما على قول محمد بان القعدة الاولىٰ منه فرض فكانت كالاخيرة، وفيها يقعد وان قام الخ، شامي: ۸۳/۲باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(ولو ترك القعود الاول في النفل سهوا سجدو لم تفسد استحسانا) لانه كما شرع ركعتين شرع اربعة ايضا، وقدمنا انه يعود ما لم يقيد الثالثة بسجدة وقيل لا، الدر مع الرد: ۸۸/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. و: ۱۶/۲ باب الوتر والنوافل مطلب قولهم كل شفع من النفل صلاة ليس مفردا، ط: سعيد كراچي.

(قوله(وقعودها فرض) اى قعود الصلاة التي على حدة فرض فيكون رفض الفرض لمكان فرض، فيجوز ما لم يسجد للثالثة كذا في الشرح ، وفيه انه انما يكون فرضا اذا قعده ، اما اذا تركه وبنى عليه شفعا كان واجبا حتىٰ لا تكون الصلاة فاسدة ، والحاصل ان القعود غير الاخير محتمل لكونه فرضا ان فعله ، وواجبا ان تركه فلكل من القولين وجه، فتأمل، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۶۶، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچي.شامي: ۴۵۹/۱، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ، ط: سعيد كراچي.

قعدۂ اولیٰ میں تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا

"التحیات دو مرتبہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لیا

اگر تین یا چار رکعت والی فرض نماز، یا واجب، یا چار رکعت والی سنت مؤکدہ کی دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا یا درود شریف میں سے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھ لیا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا، آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، (۱) اگر آخر میں سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو اس وقت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

اور اگر چار رکعت والی نماز سنت زائدہ ہے تو اس صورت میں دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات کے بعد درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔ (۳)

– (قوله او ترك قعود اول) لان كل شفع صلاة على حدة يقتضي افتراض القعدة عقيبه فيفسد بتركها كما هو قول محمد وهو القياس، لكن عندهما لما قام الى الثالثة قبل القعدة فقد جعل الكل صلاة واحدة شبيهة بالفرض وصارت القعدة الاخيرة هي الفرض، وهو الاستحسان، شامي: ۳۲/۲، باب الوتر والنوافل، قبيل مبحث المسائل الستة عشريه، ط: سعيد كراچي.

(۱) ولو زاد في القعدة الاولى على التشهد وقال اللهم صلي على محمد يلزمه السهو. الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱۲۱/۱، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ماجديه. حلبي كبير ص: ۴۶۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط سهيل: خلاصة الفتاوى: ۱۷۲/۱، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية. البحر الرائق: ۹۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) الحاصل ان من ترك واجبا من واجباتها وارتكب مكروها تحريما لزمه وجوبا ان يعيد في الوقت. البحر الرائق: ۸۰/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱۲۵/۱، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ولا يصلي على النبي ﷺ في القعدة الاولى في الاربع قبل الظهر والجمعة وبعدها...... وفي البواقي من ذوات الاربع يصلي على النبي ﷺ. الدر مع الرد: ۱۶/۲، باب الوتر والنوافل مطلب في لفظة " ثمان" ط: سعيد (قوله في السنن الرواتب لا يصلي ولا يستفتح وهي ثلاثه رباعية الظهر ورباعية الجمعة القبلية والبعدية وهذا هو الاصح لانها تشبه الفرائض. رد المحتار: ۷۳۲/۶، كتاب الخنثى، مسائل شتى، ط: البحر: ۳۲۷/۱ باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي. هندية:

قعدۂ اولیٰ میں سلام پھیر دیا

☆......اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، اس کے فوراً بعد یاد آیا، پس اگر کوئی بات چیت نہیں کی، اور اپنے سینے کو قبلہ کے رخ سے نہیں پھیرا تو تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، کیونکہ بھول کر سلام پھیرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، باقی رکعت پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر قعدۂ اُولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی یا قبلہ کے رخ سے ہٹ گیا، تو اس صورت میں اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ پڑھے۔(۲)

= ۱/۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل. ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلوة. مطلب کل شفع من النفل صلاة. ط: سعید کراچی.

(۱)قوله أتمهابفعل ماترکه......اذاسلم ساهیاعلی الرکعتین مثلاوهوفی مکانه ولم یصرف وجهه عن القبلة ولم یات بمناف عادالی الصلوة من غیرتحریمة وبنی علی مامضی واتم ماعلیه وسجدللسهو،حاشیة الطحاوی علی مراقی الفلاح: ۲/۷۵، کتاب الصلوة، باب سجودالسهو، ط: المکتبة الغوثیة، وص: ۴۷۳، ط: قدیمی. البحرالرائق: ۲/۱۱۱، کتاب الصلوة باب سجود السهو،ط: سعید. حلبی کبیر،ص: ۴۶۲،کتاب الصلوة، باب سجودالسهو،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ردالمحتار: ۲/۹۱، باب سجودالسهو،ط: سعید کراچی.

(۲)ویسجدللسهوولومع سلامه ناویاللقطع لان نیة تغییرالمشروع لغومالم یتحول عن القبلةاو یتکلم لبطلان التحریمة(قوله لبطلان التحریمة)ای بالتحول او التکلم. الدرالمختارمع الرد: ۲/۹۱، باب سجودالسهو. ط: سعیدکراچی. البحر ۲/۱۱۱، باب سجودالسهو.ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۶۲، فصل فی سجودالسهو،ط: سهیل اکیڈمی. التاتارخانیة: ۱/۷۳۲، الفصل السابع فی سجودالسهو،نوع آخرفی بیان مایمنع الاتیان بسجودالسهو،ط: ادارة القرآن.

☆......اور اگر قعدۂ اولیٰ میں نماز ختم ہوگئی سمجھ کر قصداً سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

قعدۂ اولیٰ میں مقتدی کھڑا ہوگیا

''مقتدی کھڑا ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ نہیں کیا

''پہلا قعدہ نہیں کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدہ کا فرق

''جلسہ کا فرق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ

قعدۂ اولیٰ اور دوسرے قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد حضرات دوسرے سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں، اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھیں، اور دایاں پیر انگلیوں کے بل اس طرح کھڑا کریں کہ اس کی انگلیوں کا رخ مڑ کر قبلے کی طرف ہو، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر ہو اور انگلیوں کے

---

(۱) ثم السهو عن التسليم لا يخلو عن احد الوجهين اما ان وقع في اصل الصلوة او في وصفها......بيان الاول اذا سلم على رأس الركعتين على ظن انه في صلوة الفجر او في الجمعة او في السفر فانه تفسد صلوته. التاتارخانية: ۱/ ۷۳۳، الفصل السابع في سجود السهو، نوع آخر في سلام السهو، ط: ادارة القرآن كراچي. ردالمحتار: ۲/ ۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۱، باب سجود السهو، ط: سعيد.

آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں، گھٹنوں کی طرف لٹکے ہوئے نہ ہوں (۱) اور نظر اپنی گود کی طرف ہو۔ (۲)

بعض لوگ دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں، یہ عادت ترک کر کے سنت کے مطابق بیٹھنا ضروری ہے۔ (۳)

اور عورتیں بائیں سرین پر بیٹھیں، اور دائیں ران کو بائیں ران پر رکھ لیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں۔ (۴)

---

(۱) فاذارفع المصلي رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افترش رجله اليسرى وجلس عليهاونصب رجله اليمنى نصباويوجه اصابعه اى اصابع رجله اليمنى نحوالقبلة هذه كيفية القعودالمسنون في القعدتين. حلبي كبير، ص: ۳۲۷، كتاب الصلوة بيان صفة الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۵ كتاب الصلوة الفصل الثالث في سنن الصلوة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه. حاشيه الطحطاوى على مراقى الفلاح، ۱/۲۷۶، كتاب الصلوة فصل في كيفية ترتيب افعال الصلوة، ط: المكتبة الغوثية و ص: ۲۸۴، ط: قديمي.

(۲) ويرمي ببصره...... في حالة القعدة الى حجره لان هذا كله تعظيم وخشوع، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۵، فصل فيمايستحب في الصلوة ومايكره فيها. ط: سعيد. هندية: ۱/۷۳، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الثاني في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي ۱/۴۷۸، باب صفة الصلوة مطلب آداب الصلوة، ط: سعيد كراچي.

(۳) وقال العلامة قاسم في فتاواه وامانصب القدمين والجلوس على العقبين فمكروه في جميع الجلسات بلاخلاف نعرفه الاماذكره النووى عن الشافعي في قول له انه يستحب بين السجدتين ردالمحتار: ۱/۶۴۳ ـــ ۶۴۴، باب مايفسدالصلوة ومايكره فيها. ط: سعيد. تاتارخانية: ۱/۵۲۲، كتاب الصلوة، الفصل الرابع في بيان مايكره للمصلي ان يفعل في صلاته ومالايكره، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۴) ويسن تورك المرأة بان تجلس على اليتهاوتضع الفخذ على الفخذ وتخرج رجلهامن تحت وركهااليمنى لانه استرلهاحاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۶۹، كتاب الصلوة، فصل في بيان سننها. ط: قديمي، و(۱/۲۶۶) المكتبة الغوثية. فتح القدير: ۱/۲۷۲. كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: المكتبة الرشيديه. هندية: ۱/۷۵، كتاب الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة وآدابها. ط: ماجديه.

”قل ھو اللّٰہ“ کو تین دفعہ پڑھنا

تراویح کی نماز میں ایک رکعت میں ”قل ھو اللّٰہ“ کو تین مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے آج کل جو تین تین مرتبہ پڑھنے کا رواج ہے وہ درست نہیں۔(۱)

قمیص

نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے قمیص درست کرنے سے بچنا چاہئے، تاہم اگر کسی نے ایسا کرلیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

قمیص باریک ہے

اگر عورت نے ایسی باریک قمیص پہن کر نماز ادا کی جس سے بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوگی۔(۳)

قنوت نازلہ

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَافِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنَافِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنَافِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ

---

(۱) ویکرہ تکرار السورۃ فی رکعۃ واحدۃ فی الفرائض ولاباس بذالک فی التطوع کذافی فتاوی قاضیخان واذاکرر آیۃ واحدۃ مرارفان کان فی التطوع الذی یصلی وحدہ فذالک غیرمکروہ وان کان فی الصلوۃ المفروضۃ فھومکروہ فی حالۃ الاختیار امافی حالۃ العذر والنسیان فلاباس ھکذافی المحیط. ھندیۃ: ۱/۱۰۷، الفصل الثانی فیمایکرہ فی الصلوۃ ومالایکرہ. الباب السابع فیمایفسدالصلوۃ ومایکرہ فیھا. ط: رشیدیۃ کوئٹہ. قاضیخان علی ھامش الھندیۃ: ۱/۱۱۹، باب الحدث فی الصلوۃ ومایکرہ فیھاومالایکرہ ط: رشیدیۃ.

(۲) ویفسدھا کل عمل کثیرلیس من اعمالھاولا لاصلاحھاالدرالمختارمع الرد: ۱/۶۲۴، باب مایفسدالصلوۃ ومایکرہ فیھا. مطلب فی التشبۃ باھل الکتاب، ط: سعید.

(۳) والثوب الرقیق الذی یصف ماتحتہ لاتجوز الصلوۃ فیہ کذافی التبیین. ھندیۃ: ۱/۵۸، کتاب الصلوۃ الفصل الاول، فی الطھارۃ وسترالعورۃ: ط:رشیدیۃ، البحر: ۱/۲۶۸ باب شروط الصلاۃ، ط: سعید. ردالمحتار: ۱/۴۱۰ کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظرالی وجہ الامرد،ط: سعید کراچی.

وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ. (۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مُسْلِمِیْ (اَفْغَانِسْتَانَ وَفِلَسْطِیْنَ وَعِرَاق) اَللّٰهُمَّ الْعَنْ کَفَرَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ (مِنَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْاَمْرِیْکَةِ وَالْبِرِیْطَانِیَةِ وَالْفَرَنْسَةِ وَمَنْ وَالَاهُمْ اَعْدَائِنَا وَاَعْدَائِکَ اَعْدَاءَ الدِّیْنَ) اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائِکَ ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ.

اَللّٰهُمَّ زَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ ،اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِیَارَهُمْ، اَللّٰهُمَّ اَهْلِکْ اَمْوَالَهُمْ، اَللّٰهُمَّ فُلَّ حَدَّهُمْ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْ جُنْدَهُمْ، اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

---

(۱) رواه الاربعة وحسنه الترمذی کما تقدم ورواه ابن حبان والبیهقی وزادفیه بعد "والیت" ولا یعز من عادیت وزادالنسائی بعدوتعالیت وصلی الله علی النبی قال النووی اسناده صحیح اوحسن ورواه الحاکم وقال فیه اذارفعت راسی ولم یبق الاالسجود کماقدمناه وماعداهذین فلاتوقیت فیه فمنه ماتقدم من الروایة الاربعة انه علیه الصلوة والسلام کان یقول اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک الخ ومنه ماروی عن عمر انه کان یقول بعدان عذابک الجدبالکفارملحق اللهم اغفرللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبهم واصلح ذات بینهم وانصرهم علی عدوک وعدوهم اللهم العن الکفرة اهل الکتاب الذین یکذ بون رسولک ویقاتلون اولیائک اللهم خالف بین کلمتهم وزلز ل اقدامهم وانز ل علیهم باسک الذی لایردعن القوم المجرمین وغیرذالک من الادعیة التی لاتشبه کلام الناس. حلبی کبیر،ص: ۴۱۷ ـ ۴۱۸، صلاة الوتر،ط : سهیل اکیڈمی لاهور،حاشیة الطحطاوی علی المراقی .ص: ۳۸۲ـ ۳۸۴، باب الوتر واحکامه .ط: قدیمی.

وَصَحْبِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.(۱)

قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے

جب قومی، ملی یا اجتماعی طور پر کوئی مصیبت درپیش ہو تو قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کرام پر جب کوئی حادثہ پیش آتا تھا تو رکوع کے بعد یا رکوع سے پہلے مسلمانوں کے لئے دعا اور کفار کے حق میں بددعا کیا کرتے تھے اور اس کو کبھی نہیں چھوڑا یعنی جب کوئی سخت مصیبت پیش آئی تو قنوت نازلہ ضرور پڑھی۔

مسیلمہ کذاب سے جب جنگ ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نماز میں قنوت نازلہ پڑھی، حضرت عمرؓ نے اہل کتاب سے مقابلہ کے وقت قنوت نازلہ پڑھی، حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی جنگ کے وقت دونوں نے قنوت نازلہ پڑھی۔ (۲)

---

(۱) نماز مسنون، ص:۶۵۲، قنوت نازلہ کے الفاظ۔ط: مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ۔

(۲) وكان النبي ﷺ وخلفاؤه اذا نابهم امر دعوا للمسلمين وعلى الكافرين بعدالركوع اوقبله ولم يتركوه بمعنى عدم القول عندالنائبة. حجة الله البالغه : ۲/ ۱۱، اذكار الصلاة وهيآتها المندوب اليها. ط: رشيديه كتب خانه دهلي. واماالمروى عن الصحابة فنوعان احدهما قنوت عندالنوازل كقنوت الصديقؓ في محاربة الصحابة لمسيلمة وعندمحاربة اهل الكتاب وكذالك قنوت عمرؓ وقنوت عليؓ عندمحاربته لمعاويةؓ واهل الشام. زادالمعاد: ۱/ ۲۸۵، قبيل فصل في هديه ﷺ في سجودالسهو، ط: مؤسسة الرسالة بيروت. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۳۷۷، باب الوتر واحكامه، ط: قديمي كراچي. وقدروى عن الصديقؓ انه قنت عندمحاربة الصحابةؓ مسيلمة وعندمحاربة اهل الكتاب وكذالك قنت عمرؓ وكذا عليؓ في محاربة معاويةؓ ومعاويةؓ في محاربته. فتح القدير: ۱/ ۳۷۹، كتاب الصلوة باب صلاة الوتر، ط: المكتبة الرشيديه. منحة الخالق على البحر الرائق : ۲/ ۴۴، باب الوتر والنوافل ط سعيد. قوله ولايقنت لغيره الالنازلة... انمالايقنت عندنافي صلوة الفجرمن غيربلية فان وقعت فتنة اوبلية فلاباس به فعله رسول الله ﷺ ردالمحتار: ۲/ ۱۱، باب الوتر والنوافل مطلب في القنوت النازلة . ط: سعيد كراچي. ان جميع ماوردمن قنوته ﷺ وقنوت الخلفاء الراشدين وغيرهم اختلف فيه، انماهوقنوت النوازل. منحة الخالق على البحر الرائق : ۲/ ۴۴، باب الوتر والنوافل. ط :سعيد كراچي.

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب فجر کی نماز کی دوسری رکعت کے اخیر میں رکوع سے اٹھیں تو قومہ میں قنوت نازلہ پڑھی جائے، اس دوران ہاتھ باندھنا زیادہ بہتر ہے چھوڑنے کی بھی گنجائش ہے، آواز میں خشوع ہو، قرات کی آواز سے کم ہو، مقتدی موقع بموقع آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں اور دعا کے الفاظ یاد ہوں تو آہستہ آہستہ پڑھتے رہیں۔(۱)

قنوت نازلہ کب پڑھے

☆......جب قومی ملی یا اجتماعی طور پر کوئی مصیبت درپیش ہو، مثلاً دشمن نے حملہ کردیا یا طاعون یا ہیضہ یا کوئی وبائی مرض پھیل جائے، جس سے لوگ پریشان ہوجائیں تو قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہے، اور اس وقت تک پڑھنا صحیح ہے جب تک کہ مصیبت دور نہ ہوجائے۔(۲)

☆......موجودہ دور میں اسلام اور مسلمانوں کے دشمن یہود ونصاریٰ بلکہ تمام عالم کفر متحد ہوکر مسلمان ممالک پر حملہ کررہے ہیں اور دین واسلام کو مٹانے کی انتھک اور جان

---

(۱)(قوله فيقنت الامام في الجهرية... والذى يظهرلي ان المقتدى يتابع امامه الااذاجهرفيؤمن وانه يقنت بعدالركوع لاقبله بدليل ان مااستدل به الشافعيؒ على قنوت الفجروفيه التصريح بالقنوت بعدالركوع حمله علمائناعلى القنوت للنازلة ثم رأيت الشرنبلالي في مراقي الفلاح صرح بانه بعده واستظهرالحموى انه قبله والاظهرماقلناه والله اعلم . شامي: ۱۱/۲، باب الوتروالنوافل، مطلب في القنوت للنازلة ،ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۳۷۷، باب الوترواحكامه،ط: قديمي.

(۲) ولايقنت لغيره الالنازلة (قوله الالنازلة)قال في الصحاح النازلة الشديدة من شدائدالدهرولاشک ان الطاعون من اشدالنوازل . شامي : ۱۱/۲ ، باب الوتروالنوافل.مطلب في القنوت للنازلة . ط: سعيد كراچي.

توڑ کوشش کر رہے ہیں ایسے نازک حالات میں اس وقت تک قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہوگا جب تک کہ یہ حالات درست نہ ہو جائیں۔(۱)

قنوت نازلہ کس کس نماز میں پڑھے

بعض علماء کے نزدیک قنوت نازلہ جہری نماز یعنی فجر، مغرب، عشاء اور جمعہ کی نماز میں پڑھنے کی گنجائش ہے البتہ فجر کی نماز میں پڑھنا سب سے بہتر ہے، اس لئے فجر کی نماز میں پڑھنے کی کوشش کرے۔(۲)

قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا

قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا قوی اور راجح ہے، اس لئے کہ ہر اس قیام میں جس میں مسنون ذکر ہے، امام ابوحنیفہ اور امام یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک ہاتھ باندھنا سنت ہے، اس لئے نماز کی نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھتے وقت، وتر کی نماز میں دعائے قنوت

---

(۱) فتاوی رحیمیہ : ۳۴/۲، قنوت نازلہ کے متعلق تفصیل. ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲) ولایقنت لغیره الاالنازلة فیقنت الامام فی الجهریة وقیل فی الکل. الدرالمختارقوله فیقنت الامام فی الجهریة یوافقه مافی البحروالشرنبلالیة عن شرح النقایة عن الغایة وان نزل بالمسلمین نازلة قنت الامام فی صلاة الجهر وهوقول الثوری واحمدوکذامافی شرح الشیخ اسماعیل عن البنایة اذاوقعت نازلة قنت الامام فی الصلاة الجهریة لکن فی الاشباه عن الغایة قنت فی صلاة الفجرویؤیده مافی شرح المنیة حیث قال بعدکلام فتکون شرعیته ای شرعیة القنوت فی النوازل مستمرة وهومحمل قنوت من قنت من الصحابة بعدوفاته علیه الصلاة والسلام وهومذهبناوعلیه الجمهوروقال الحافظ ابوجعفرالطحاوی انمالایقنت عندنافی صلاة الفجرمن غیربلیة فان وقعت فتنة اوبلیة فلاباس به فعله رسول الله ﷺ وامالقنوت فی الصلوات کلهاللنوازل فلم یقل به الاالشافعی وکانهم حملوامااروی عنه علیه الصلوة والسلام انه قنت فی الظهروالعشاء کمافی مسلم وانه قنت فی المغرب ایضاکمافی البخاری علی النسخ لعدم ورودالمواظبة والتکرارالواردین فی الفجرعنه علیه الصلاة والسلام وهوصریح فی ان قنوت النازلة عندنامختص بصلاة الفجردون غیرهامن الصلوات الجهریة اوالسریة ..... شامی : ۱۱/۲، باب الوتروالنوافل مطلب فی القنوت للنازلة . ط :سعید کراچی.

پڑھتے وقت اور جنازہ کی نماز میں اسی طرح قنوت نازلہ پڑھتے وقت بھی ہاتھ باندھنا چاہیے، اگر کوئی ہاتھ چھوڑ دے تو اس سے جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

قوما

اگر کوئی شخص بیماری یا ایکسیڈنٹ وغیرہ کی وجہ سے قومے میں چلا گیا، اور پورے ۲۴ گھنٹے قومے میں رہا اور اس دوران پانچ وقت تک نمازیں فوت ہوگئی ہیں تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، اور اگر قومے میں ۲۴ گھنٹے سے زیادہ وقت گذر گیا اور اس دوران پانچ وقت سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئی ہیں، تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۲)

قومہ

رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑے ہو جانے کو "قومہ" کہتے ہیں اور قومے میں امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا اور اور مقتدی کو صرف "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ"

---

(۱) ثم وضع يمينه على يساره تحت سرته عقيب التحريمة بلامهلة .... وعندهما يعتمد في كل قيام فيه ذكر مسنون كحالة الثناء والقنوت وصلوة الجنازة ويرسل بين تكبيرات العيدين اذ ليس فيه ذكر مسنون، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۸۰، فصل في كيفية ترتيب ط: قديمي. واختلفوا انه يرسل يديه في القنوت ام يعتمد والمختار انه يعتمد كذا في فتاوى قاضيخان. هندية: ۱/ ۱۱۱، كتاب الصلوة، باب في صلوة الوتر، ط: مكتبه حقانيه. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۵، كتاب الصلوة الفصل الثاني في فرائض الصلوة وواجباتها وسننها، ط: مكتبه رشيدية. البحر الرائق: ۱/ ۵۳۸، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: مكتبه رشيدية، و: ۱/ ۳۰۸، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۳۲۰، باب صفة الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) (قوله ومن جن او اغمي عليه خمس صلوات قضي ولو اكثر لا)... اطلق في الاغماء والجنون فشمل ماإذا كان بسبب فزع من سبع اوخوف من عدو فلايجب القضاء اذاامتداجماعالان الخوف بسبب ضعف قلبه وهومرض. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۷، باب صلاة المريض. ط: سعيد. ومن جن اواغمي عليه ولو بفزع من سبع او آدمي يوما وليلة قضى الخمس وان زادوقت صلاة سادسة لا، للحرج (قوله ومن جن أو اغمي عليه) الجنون آفة تسلب العقل والاغماء آفة تستره... واعتبر الزيادة بالاوقات على قول الثالث وهو الاصح. ردالمحتار: ۲/ ۱۰۲، باب صلاة المريض،

کہنا اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" اور "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" دونوں کہنا سنت ہے۔(۱)

قومہ بھول گیا

اگر کسی نے "قومہ" نہیں کیا یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا نہیں ہوا، اور سجدے میں چلا گیا تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

=مطلب في الصلاة في السفينة ط: سعيد كراچي. هندية: ١/١٣٧، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية، كوئته. الحنفية قالوا تسقط الصلاة رأساعن المغمي عليه والمجنون بشرطين الاول: ان يستمر الاغماء والجنون واكثرمن خمس صلوات امالن استمر ذالك خمس صلوات فاقل ثم افاق وجب عليه قضاء مافاته، الثاني: ان لايفيق مدة الجنون أو الاغماء افاقة منتظمة بان لايفيق اصلااويفيق الافاقة متقطعة فاذاافاق افاقة منتظمة في وقت معلوم كوقت الصبح مثلافان الافاقه هذه تقطع المدة ويطالب بالقضاء. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ١/٤٨٨، الاعذار التي تسقط بهاالصلاة رأسه. ط: دارالفكر بيروت.

(١) فإذااطمأن راكعارفع رأسه ..... فان كان امام يقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان كان مقتديا ياتي بالتحميد ولاياتي بالتسميع بلاخلاف وان كان منفردا الاصح انه ياتي بهما كذافي المحيط وعليه الاعتماد، كذافي التاتارخانية وهوالاصح هكذا في الهداية. هندية: ١/٧٤، كتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: مكتبة حقانيه بشاور، البحر الرائق: ١/٥٥٢، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: رشيدية كوئته و: ١/٣١٦، ط: سعيد. فتح القدير: ١/٢٥٩، باب صفة الصلوة، ط: رشيديه. ردالمحتار: ١/٤٩٦-٤٩٧، باب صفة الصلوة. ط: سعيد.

(٢) ولوترك القومة ساهيابان انحط من الركوع ساجدا ففي فتاوى قاضيخان ان عليه السجود عندابي حنيفةؒ ومحمدؒ. فتح القدير: ١/٤٣٨، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، فتاوى هندية: ١/١٢٦، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: حقانيه، البحر: ١/٣٠٠، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي.

قومہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے کیا کہے

''قومہ'' سے سجدے میں جاتے ہوئے ''اللّٰہ اکبر'' کہے اور یہ حکم امام مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔(۱)

قومہ کا مسنون طریقہ

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے کیونکہ سیدھا کھڑا ہونا سنت ہے اور اس کو واجب اور فرض بھی کہا گیا ہے(۲)، اطمینان سے کھڑے ہونے کے بعد پھر زمین کی طرف جھکتے ہوئے ''اللّٰہ اکبر'' کہے اور دونوں گھٹنے زمین پر رکھے۔(۳)

اور جو لوگ رکوع کے بعد قومہ میں سیدھے کھڑے نہیں ہوتے اور سجدے میں چلے جاتے ہیں ان کی یہ عادت صحیح نہیں ہے، ایسے لوگوں کی نماز مکروہ ہوتی ہے دوبارہ پڑھنی

---

(۱) قولہ ثم یکبر مع الخرور بان یکون ابتداء التکبیر عندابتداء الخرور وانتھاؤہ عندانتھائہ. ردالمحتار: ۱/ ۴۹۷، باب صفة الصلوٰة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۲۰صفة الصلاة، ط:سھیل ،ھندیة: ۱/ ۷۵، کتاب الصلوة، الباب الرابع فی صفة الصلوٰة الفصل الثالث، فی سنن الصلوة، ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۲)(قولہ و تعدیل الارکان) ای تسکین الجوارح قدرتسبیحة فی الرکوع والسجود کذا فی الرفع منھماعلی مااختارہ الکمال لکن المشھوران مکمل الفرض واجب ومکمل الواجب سنة وعند الثانی الاربعة فرض قولہ علی مااختارہ الکمال قال فی البحرومقتضی الدلیل وجوب الطمانینةفی الاربعة ای فی الرکوع والسجودوفی القومة والجلسة. ردالمحتار: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلوة،مطلب قد یشار إلی المثنی باسم الاشارةالخ ط: سعید کراچی،البحر: ۱/ ۳۰۰ باب صفة الصلاة،ط:سعید. التاتارخارنیة: ۱/ ۵۰۸، کتاب الصلوة، فصل فی القومة التی بین الرکوع السجودوالجلسة بین السجدتین ،ط:ادارة القرآن.

(۳) فاذااطمأن راکعارفع رأسہ ثم اذااستوی قائماکبروسجد.. قالواذاارادالسجودیضع اولا ماکان اقرب الی الارض فیضع رکبتیہ اولاثم یدیہ الخ فتاوی ھندیة : ۱/ ۷۵، کتاب الصلوة باب واجبات الصلوة ط: حقانیہ، فتح القدیر: ۱/ ۲۵۹، ۲۶۱ ، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة ط: رشیدیة کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۳۲۰ـ ۳۲۱، باب صفة الصلوة. ط: سھیل اکیڈمی،البحرالرائق : ۱/ ۳۱۷، باب صفة الصلوة، ط: سعید کراچی.

چاہیئے۔(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوتے پھر سجدے میں جاتے۔(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق اپنی نماز ہونی چاہیئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہو اسی طرح تم نماز پڑھو''۔(۳)

اگر ہم اپنی نماز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق ادا نہیں کریں گے تو ہماری نماز سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے قبول نہیں ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو، اور اپنی پیٹھ کو سیدھی نہ کرے اور اس کا ہر ہر عضو اپنی

---

(۱) وعن السرخسي من ترک الاعتدال تلزمه الاعادة ومن المشايخ من قال تلزمه ويكون الفرض هوالثاني ولااشكال في وجوب الاعادة اذ هوالحكم في كل صلاة اديت مع كراهة التحريم ويكون جابراللاول لان الفرض لايتكرر،البحرالرائق : ۱/ ۳۰۰، باب صفة الصلوة ، ط: سعيد کراچي. ردالمحتار: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلو ة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتهارواية ، ط:سعيد کراچي. التاتارخانية: ۱/ ۵۰۹،فصل في القومة التي بين الركوع والسجود والجلسة بين السجدتين ، ط:ادارة القران کراچي.

(۲) عن البراء قال: كان ركوع النبي ﷺ وسجوده وبين السجدتين واذا رفع من الركوع ماخلاالقيام والقعودقريبامن السواء متفق عليه. مشكوة المصابيح : ۱/ ۸۲، كتاب الصلاة، باب الركوع، ط: قديمي کتب خانه کراچي. وعن عائشةؓ قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاةبالتكبيروالقراء ة بالحمد لله رب العلمين وكان اذاركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذالک وكان اذ ارفع رأسه من الركوع لم يسجدحتى يستوى قائما. مشكوة،ص:۷۵، باب صفة الصلوة، ط:قديمي کراچي.

(۳) حدثنامحمدابن المثنى وصلواكمارأيتموني اصلي الخ. بخاری : ۱/ ۸۸، باب الاذان للمسافر، ط: قديمي.

اپنی جگہ پر قرار نہ پکڑے، اسی طرح جو شخص دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت اپنی پیٹھ کو درست نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی ہے۔(۱)

قومہ کرنا

رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جانا واجب ہے، اور فقہاء کرام اس کو "قومہ" کہتے ہیں۔ بہت سارے لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں اور بہت ہی جلدی سجدہ کے لئے چلے جاتے ہیں، یقیناً ایسے لوگ خسارے میں ہیں، ان کو اپنی نماز کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

اور قومہ میں ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار ٹھرنا واجب ہے۔(۲)

قومہ میں دعا

مقتدی رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا کھڑا ہو کر قومہ میں "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کے بعد اگر وقت مل جائے اور امام سے پیچھے نہ رہے تو "حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا

---

(۱) عن ابی مسعود الانصاریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لاتجزئ صلوۃ لایقیم الرجل فیھا یعنی صلبه فی الرکوع وفی السجود. جامع الترمذی: ۱/۳۶، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء فی من لایقیم صلبه فی الرکوع والسجود، ط: فاروقی کتب خانہ ملتان

عن ابی مسعود الانصاری قال: قال رسول اللہ ﷺ: لاتجزئ صلوۃ الرجل حتی یقیم ظهره فی الرکوع والسجود رواه ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجه والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح، مشکوۃ، ص: ۸۲، باب الرکوع، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی.

وعن البراءؓ قال کان رکوع النبی ﷺ وسجوده وبین السجدتین واذارفع من الرکوع ماخلاالقیام والقعود قریبامن السواء متفق علیه آه. مشکوۃ، ص: ۸۲، ط: قدیمی

(۲) وتعدیل الارکان ای تسکین الجوارح قدرتسبیحة فی الرکوع والسجود وکذا فی الرفع منهما علی مااختاره الکمال، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۶۴، کتاب الصلوۃ، مطلب واجبات الصلوۃ، ط: سعید.

وفی البحر قوله وتعدیل الارکان وادناه مقدارتسبیحة وهوواجب علی تخریج الکرخی وهو الصحیح، البحر: ۱/۵۲۲، ۵۲۳، باب صفة الصلوۃ، ط: رشیدیه و ۱/۲۹۹، ط: سعید، هندیة: ۱/۷۱، فصل فی واجبات الصلوۃ، ط: حقانیه.

نیز عنوان قومہ کے مسنون طریقے کے تحت دیکھیں۔

مُبَارَكًا فِيْهِ“ کہہ سکتا ہے، اور اگر اس دعا کے پڑھنے کی وجہ سے امام سے پیچھے رہ جائے گا تو یہ دعا نہ پڑھے۔(۱)

قومہ نماز میں مقرر ہونے کی وجہ

جب آدمی سجدہ کرنا چاہتا ہے، تو سجدہ تک پہنچنے کے لئے اس کو جھکنا ضروری ہے اور وہ جھکنا رکوع نہ ہو بلکہ سجدہ میں پہنچنے کا ذریعہ ہو، اس لئے رکوع اور سجدہ کے درمیان ایک تیسرے فعل کی ضرورت ہوئی تا کہ رکوع کو سجدہ سے اور سجدہ کو رکوع سے الگ کر کے دونوں کو ایک ایک مستقل عبادت بنادے اور ہر ایک کے لئے نفس کا ارادہ جدا جدا ہوتا کہ نفس کو ہر ایک کے اثر معلوم کرنے میں تنبیہ وآگاہی بھی جداگانہ ہو، اور وہ درمیان والا تیسرا فعل ”قومہ“ ہے۔(احکام اسلام ص ۶۳)(۲)

---

(۱) قوله وليس بينهما ذكر مسنون قال ابويوسفؒ سالت الامام أيقول الرجل اذ ارفع رأسه من الركوع والسجود ”اللهم اغفرلي“ قال: يقول: ربنالك الحمدوسكت ولقداحسن في الجواب اذ لم ينه عن الاستغفارنهروغيره اقول بل فيه اشارة الى انه غيرمكروه اذ لوكان مكروهالنهى عنه كماينهى عن القراءة في الركوع والسجودوعدم كونه مسنونالاينافي الجواز كالتسمية بين الفاتحة والسورة بل ينبغي ان يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدتين خروجامن خلاف الامام احمدؒ لا بطاله الصلوة بتركه عامداولم ارمن صرح بذالك عندنالكن صرحوااباستحباب مراعاة الخلاف، شامي: ۱/ ۵۰۵، فصل في بيان تاليف الصلوة الي انتهائها، مطلب في اطالة الركوع للجاني، ط: سعيد.

قوله محمول على النفل اى تهجداوغيره خزائن وكتب في هامشه فيه ردعلى الزيلعي حيث خصه بالتهجد، اه ثم الحمل المذكورصرح به المشايخ في الواردفي الركوع والسجودوصرح به في الحليةُ في الواردفي القومة والجلسة وقال على انه ان ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراداوالجماعة والمامومون محصورون لايتثقلون بذالك كمانص عليه الشافعية ولاضررفي التزامه وان لم يصرح به مشايخنافان القواعدالشرعية لاتنبوعنه كيف والصلوة والتسبيح والتكبيروالقراءة كماثبت في السنة. شامي: ۱/ ۵۰۶، ايضا.

(۲) اقول القومة شرعت فارقة بين الركوع والسجودفالرفع معهارفع للسجودفلامعنى للتكرار. حجة الله البالغة: ۲/ ۱۰، اذكار الصلوة المندوب اليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

قہقہہ

بالغ مرد یا عورت کا نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، ایسی صورت میں دوبارہ وضو کر کے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

اور قہقہہ سے مراد اتنی آواز سے ہنسنا ہے کہ ساتھ والا آدمی سن لے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(۲)

واضح رہے اللہ کے دربار میں نماز کے لئے کھڑا ہو کر قہقہہ لگانا بہت بڑا گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کے دربار کی شان کے خلاف ہے، اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔

قہقہہ لگا کر ہنسا آخری قعدہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام

☆......''قیام'' جو مرد یا عورت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہے، اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں اس قدر قرأت کی

---

(۱) وکذا القهقهة فی کل صلاة ذات رکوع وسجود ...فالقهقهة فی الصلاة ذات الرکوع والسجود تنقض الوضوء والصلاة جمیعاً سواء کان القهقهة عامدا...أو ناسیاً. حلبی کبیر: ۱۴۱، باب نواقض الوضوء، ط: سهیل، یجب بأن یعلم ان القهقهة فی کل صلاة فیها رکوع وسجود ینقض الصلاة والوضوء عندنا وفی الکافی قیدالانتقاض بقهقهة مصلٍّ بالغ، التاتارخانیة: ۱/۱۳۸، کتاب الصلوة، الفصل الثانی فی بیان مایوجب الوضوء نوع منه فی القهقهة، ط: ادارة القرآن.
وقهقهة هی مایسمع جیرانه بالغ ولوامراة، الدرالمختارمع الرد: ۱/۱۴۴ ــ ۱۴۵، کتاب الصلوة، مطلب نواقض الوضوء، ط: سعید کراچی. البحرالرائق: ۱/۴۱، ۴۲، کتاب الطهارة، ط: سعید کراچی.

(۲) وحد القهقهة ان یکون مسموعا له ولجیرانه.........القهقهة فی کل صلاة فیها رکوع وسجود تنقض الصلوة والوضوء عندنا کذا فی المحیط. فتاویٰ هندیة: ۱/۱۲، فصل فی نواقض الوضوء حلبی کبیر: ۱۴۱، باب نواقض الوضوء، ط: سهیل، شامی: ۱/۱۴۴، باب نواقض الوضوء، ط: سعید، هندیة: ۱/۱۲، کتاب الطهارة، فصل فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیة.

جا سکے جو فرض ہے۔(۱)

☆......کھڑے ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں، قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے، ان کے سوا اور نمازوں میں فرض نہیں ہے۔(۲)

☆......جو شخص قیام پر قادر نہیں اس پر قیام فرض نہیں ہے۔(۳)

قیام اور سائنس

قیام نماز کی سب سے پہلی کیفیت اور ابتداء ہے اور اس میں جسم بالکل بے حرکت اور ساکن ہوتا ہے ایسی کیفیت سے مندرجہ ذیل اثرات جسم انسانی پر پڑتے ہیں:

۱......جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث میں ہے کہ اتنی اونچی قرأت ہو کہ اپنے کان سن سکیں۔ اب ان قرآنی الفاظ کے انوارات پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں جو امراض کے دفعیے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

۲......قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔

۳......چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے اس لئے اس کا جسم ایک نور کے حلقے میں مسلسل لپٹا رہتا ہے اور جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے تو اس وقت وہ نور جسے سائنسی زبان میں (In The Language Of Seience) غیر مرئی شعائیں کہتے ہیں، اس کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہیں۔

۴......قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ 45 منٹ ایسی حالت میں کھڑے رہیں تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔قوت

(۱، ۲، ۳) ومنها القيام بحيث لومديديه لاينال ركبتيه ومفروضه وواجبه ومسنونه ومندوبه بقدر القراءة فيه ...... (في فرض، وملحق به كنذر، وسنة فجر في الاصح لقادر عليه وعلى السجود (قوله القادر عليه) فلو عجز عنه حقيقة وهو ظاهر او حكما... فانه يسقط، شامي : ۱/ ۴۴۴، ۴۴۵، باب صفة الصلوة، بحث القيام. ط: سعيد كراچي. البحر الرائق : ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچي.

فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔

سجدہ ان تین علوم کا مرقع ہے: ا۔اصول یوگا ۲۔اصول ٹیلی پیتھی

۳۔اصول ہائجین

۵.....قیام سے موخر دماغ (Pons) (جس کا کام چال، ڈھال اور جسم انسانی کی رفتار کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے) قوی ہو جاتا ہے اور ایک ایسے خطرناک مرض سے بچا رہتا ہے جس سے آدمی اپنا توازن درست نہیں رکھ سکتا (فزیالوجی ریسرچ)

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۶۴۔۶۵ ج)

قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں

اگر کوئی شخص صرف کھڑے ہونے پر قادر ہے، لیکن رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو ایسے آدمی پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنا لازم نہیں ہوگا، بلکہ وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔(۱)

قیامت کی تین سزائیں

''نماز میں سستی کے پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱)(ومنها القیام... فی فرض... لقادر علیه) وعلی السجود فلو قدر علیه دون السجود ندب ایماؤه قاعدا الدر المختار. قوله فلو قدر علیه ای علی القیام وحده او مع الرکوع کما فی المنیة (قوله ندب ایماؤه قاعدا) ای لقربه من السجود وجاز ایماؤه قائما کما فی البحر واوجب الثانی زفرؒ والائمة الثلاثة لان القیام رکن فلا یترک مع القدرة علیه ولنا ان القیام وسیلة الی السجود للخرور والسجود اصل لانه شرع عبادة بلا قیام کسجدة التلاوة والقیام لم یشرع عبادة وحده حتی لو سجد لغیر الله تعالی یکفر بخلاف القیام واذا عجز عن الاصل سقطت الوسیلة کالوضوء مع الصلوة والسعی مع الجمعة. شامی: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلوة بحث القیام، ط: سعید کراچی.
ان المریض لو قدر علی القیام دون الرکوع والسجود فانه یخیر بین القیام والقعود وان کان القعود افضل فقد سقط عنه القیام مع قدرته علیه، البحر: ۱/۲۹۲، باب صفة الصلوة (قوله والقیام) ط: سعید و: ۱/۵۰۹، ط: رشیدیة کوئٹه، فتح القدیر: ۱/۴۵۸، باب صلوة المریض، ط: رشیدیة.

قیام کرنے والے کی اقتداء

قیام کرنے والے کی اقتداء قیام سے عاجز امام کے پیچھے درست ہے۔(۱)

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ ہونا چاہیئے۔(۲)

قیام کی مقدار

تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر کھڑا رہنا واجب ہے، جس میں سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھی جاسکے۔(۳)

---

(۱) ویصح اقتداء القائم بالقاعدالذی یرکع ویسجد. هندية: ۱/ ۸۵، کتاب الصلوة الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث ط: رشيدية. شامی: ۱/۵۸۸، کتاب الصلوة باب الامامة، ط: سعيد کراچی. فتح القدير: ۱/ ۳۴۰، کتاب الصلوة، باب الامامة ط: رشيدية. البحر الرائق: ۱/ ۳۶۴، کتاب الصلوة، باب الامامة، ط: سعيد.

(۲) وينبغی ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليدلانه اقرب الی الخشوع، ردالمحتار: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة بحث القيام ط. سعيد. هندية: ۱/ ۷۳، الباب الرابع فی صفة الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: رشيدية. وبسن(تفريج القدمين فی القيام قدر اربع اصابع) لأنه اقرب إلی الخشوع والتراوح افضل من نصب القدمين حاشية الطحطاوی علی المراقی ۲۶۲ فصل فی بيان سننها ط: قديمی کراچی.

(۳) (قوله بقدر القراءة فيه)...... وحينئذ فهو بقدر آية فرض وبقدر الفاتحة والسورة واجب. شامی: ۱/ ۴۴۴ باب صفة الصلوة. بحث القيام ط: سعيد. هندية: ۱/ ۷۱، کتاب الصلوة الباب الرابع فی صفة الصلوة الفصل الثانی فی واجبات الصلوة، ط: حقانيه بشاور. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۱، کتاب الصلوة، ط: رشيدية.

قیام کے بارے میں تفصیل

''معذور'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام میں التحیات پڑھ لی

''تشہد قیام میں پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام میں پیروں کے درمیان فاصلہ

نماز کی حالت میں قیام کے دوران دونوں پیروں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ رکھنا مستحب اور بہتر ہے، اور اگر اس میں کچھ کمی بیشی ہوجائے گی تب بھی نماز بلا کراہت درست ہوجائے گی (۱)

قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا

نماز کے دوران قیام کی (کھڑے ہونے کی) حالت میں سنت کے مطابق دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا مکروہ ہے۔ (۲)

قیدی جیل میں قصر کرے گا یا نہیں

اگر قیدی کو اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ دور لے جایا گیا تو اس پر قصر لازم ہے

---

(۱) وینبغی ان یکون بینھما مقدار اربع اصابع الیدلانہ اقرب الی الخشوع ھکذ اروی عن ابی نصر الدبوسی، ردالمحتار: ۱/۴۴۴، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوٰۃ بحث القیام. ط: سعید. التاتارخانیۃ: ۱/۴۴۲، کتاب الصلوۃ، فصل فی تکبیرۃ الافتتاح، ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ ھندیۃ: ۱/۷۳، کتاب الصلوۃ الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ الفصل الثالث فی سنن الصلوۃ. ط: رشیدیۃ.

(۲) وسننھا رفع الیدین للتحریمۃ ونشر الاصابع...... ووضع یمینہ علی یسارہ تحت السرۃ للرجال. الدرمع الرد: ۱/۴۷۶، کتاب الصلوۃ، فروع یکرہ اشتمال الصماء..... وترک کل سنۃ ومستحب. فتاوی شامی: ۱/۶۵۳، کتاب الصلوۃ باب مکروھات الصلاۃ، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/۳۲، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیھا. ط: سعید کراچی.

ورنہ پوری نماز پڑھے، (۱) قصر لازم ہونے کے باوجود غلطی سے نماز پوری پڑھ لی، اور دو رکعت پر قعدہ کیا ہے تو فرض ادا ہو گیا مگر سجدہ سہو لازم ہے، اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر قعدہ کرنا بھول گیا تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوگی۔ (۲)

اگر جیلر نے قید کی مدت پندرہ دن یا پندرہ دن سے زیادہ متعین کردی ہے تو نماز پوری

---

(۱) وعن ابی حنیفہؒ انه اعتبر ثلاث مراحل وفی الحجة کل مرحلة ستة فراسخ...... وفی الغیاثیة وعامتهم قدروا بالفراسخ واختاروا ثمانیة عشر فی التقدیر لا خمسة عشر وعلیه الفتوی لانه اضبط واحوط. التاتارخانیة: ۲/ ۲، کتاب الصلوة الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان ادنی مدة السفر الذی یتعلق به قصر الصلوة، ط: ادارة القرآن (قوله ولا اعتبار بالفراسخ الفرسخ ثلاثة امیال، والمیل اربعة الاف ذراع ردالمحتار: ۲/ ۱۲۳، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

(قوله ولایشترط الخ)...... وعن ابی حنیفہؒ التقدیر بالمراحل وهو قریب من الأول، آه قال فی النهایة ای التقدیر بثلاث مراحل قریب من التقدیر بثلا ثة ایام لان المعتاد من السیر فی کل یوم مرحلة واحدة خصوصا فی اقصر ایام السنة کذا فی المبسوط شامی ۲/ ۱۲۲، ۱۲۳، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی.

(۲) وفرض المسافر عندنا فی کل صلاة رباعیة علی المقیم (رکعتان لایجوز له الزیادة علیهما عمدا لتاخیر السلام وترک واجب القصر ویجب سجود السهو ان کان سهوا......فان صلی المسافر اربعا وقعد فی الثانیة مقدار التشهد اجزاء ته رکعتان عن فرضه وکانت الرکعتان الاخریان له نافلة ویکون مسیاء کمامر (وان لم یقعد) فی الثانیة (مقدار التشهد بطلت صلاته) اللباب فی شرح الکتاب للمیدانی: ۱/ ۱۱۰-۱۱۱، باب صلاة المسافر ط: قدیمی. شامی: ۲/ ۱۲۸، باب صلاة المسافر. ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۵۳۸، فصل فی صلاة المسافر. ط: سهیل اکیڈمی.

پڑھے ورنہ قصر کرے، اپنے گمان کا کچھ اعتبار نہیں، جیلر کی بات کا اعتبار ہے۔(۱)

قیدی نے صف بنائی

اگر جیل خانہ کے قیدیوں نے جائے نماز بنائی ہے، اور کسی نے جیل خانہ سے ایسی جائے نماز خرید لی ہے تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) والاسیر من المسلمین فی ایدی اهل الحرب هم له قاهرون، ان اقاموا به فی موضع یریدون ان یقیموا به خمسة عشر یوما فعلیه ان یکمل الصلاة وان کان الاسیر لا یرید ان یقیم معهم ،وان کان الاسیر یرید ان یقیم فی موضع خمسة عشر یوما فاخرجوه من ذلک الموضع یریدون مسیرة ثلاثة ایام قصر الصلاة، وکذلک الرجل یبعث الیه الخلیفة او الوالی لیؤتی به من بلد الی بلد کانت نیة الاقامة والسفر الی الشخص لا الیه ، لانه مقهور فی ید الشخص وکان کالاسیر فی ایدی الکفار، التاتارخانیة: ۲/ ۱۲ ،کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقیما بنیة اقامته ویصیر مقیما بنیة اقامة غیره، ط: ادارة القرآن، ردالمحتار: ۲/ ۱۳۴ ، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر،ص: ۵۴۱، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۱۳۹ ، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی. قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۱۶۶ ، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیة کوئٹه.

ویشترط لصحة نیة السفر ثلاثة اشیاء : الاستقلال بالحکم ، مراقی الفلاح قوله (الاستقلال بالحکم) ای الانفراد بحکم نفسه بحیث لا یکون تابعا لغیره فی حکمه ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۲۴، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی کراچی.

والتابع...... (والجندی مع امیره)اذا کان یرتزق منه، والاجیر مع المستاجر والتلمیذ مع استاده، والاسیر والمکره مع من اکرهه علی السفر، الخ، مراقی الفلاح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۲۴،ط: قدیمی کراچی.

(۲) ولو شک فی نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم یعتبر ، وتمامه فی الاشباه الدر المختار(قوله ولو شک الخ) وفی التاتارخانیة: من شک فی انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة ام لا فهو طاهر مالم یستیقن وکذا الآبار والحیاض والحباب الموضوعة فی الطرقات ویستقی منها الصغار والکبار والمسلمون والکفار، وکذا ما یتخذه اهل الشرک او الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة والثیاب، الخ، شامی: ۱/ ۱۵۱ ، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید کراچی.

ک

کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنا

شہر یا فنائے شہر میں کسی بھی جگہ مثلاً مکان، ہال یا کھلے میدان میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے(۱) البتہ مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنا سنت ہے، اس لئے کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، البتہ مسجد میں جمعہ پڑھنے کا جو اجر اور ثواب ہے وہ نہیں ملے گا۔(۲)

کاروبار بند کرنا

''جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کافر کی بنائی ہوئی صف

اگر غیر مسلموں نے صف بنائی ہے، اور صف کا ناپاک ہونا یقینی طور پر معلوم ہے تو اس پر نماز پڑھنے سے پہلے دھونا ضروری ہے، دھونے سے پہلے ناپاک صف پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اعادہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ناپاک چیز پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔

اور اگر صف ناپاک ہونے کے بارے میں یقین نہیں صرف شبہ ہے تو احتیاط کے

---

(۱) ويشترط لصحتها اى صلاة الجمعة ستة اشياء الاول المصر اوفناءه سواء مصلى العيد وغيره لانه بمنزلة المصر في حق حوائج اهله وتصح اقامة الجمعة في مواضع كثيرة بالمصر وفنائه، طحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۳۰۴، باب الجمعة، ط: مصطفى البابى مصر، وص: ۵۰۶، ط: قديمى. هندية: ۱۴۵/۱، باب في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. فتاوى شامى: ۱۳۸/۲، باب الجمعة. ط: سعيد.

(قوله واذا كان القاضى اوالامير)..... وفي الشرح ولايشترط الصلاة في البلد بالمسجد فتصح بفضاء فيها. حاشية الطحطاوى على المراقى. ص: ۵۱۳، باب الجمعة، ط: قديمى كراچى.

(۲) عن انس ابن مالكؓ قال قال رسول الله ﷺ صلاة الرجل في بيته بصلاة وصلاته في مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة وصلاته في المسجد الذى يجمع فيه بخمس مائة صلاة. مشكوة، ص: ۷۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، ط: قديمى كراچى.

طور پر دھولینا بہتر ہے۔

اور اگر صف پاک ہونے کے بارے میں یقین ہے تو دھونے کی ضرورت نہیں دھوئے بغیر بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

کافر کے گھر میں نماز پڑھنا

اگر نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہے، تو وہاں نماز پڑھنا جائز ہے اگر اتفاق سے کافر کے گھر میں نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے تو کافر کے گھر کے خالی فرش پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر کپڑا اچھالیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔(۲)

کافر مسلمان ہوا

اگر کوئی کافر تراویح کے وقت مسلمان ہوا ہے، تو اس نومسلم کے لئے بھی عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگرچہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۳)

---

(۱) فرع مایخرج من دارالحرب کسنجاب ان علم دبغه بطاهر فطاهر اوبنجس فنجس وان شک فغسله افضل الدرالمختار (قوله فنجس) ای فلاتجوز الصلاة فيه مالم يغسل (قوله فغسله افضل) لان الاخذ بماهو الوثيقة فی موضع الشک افضل اذالم يؤدالي الحرج ومن هناقالوالاباس بلبس ثياب اهل الذمة والصلاة فيهاالاالاز ارو السراويل فانه تكره الصلاة فيهالقربهامن موضع الحدث وتجوز لان الاصل الطهارة وللتوارث بين المسلمين في الصلاة بثياب الغنائم قبل الغسل وتمامه في الحلية. شامي : ۱/۲۰۵-۲۰۶ كتاب الطهارة، مطلب في احكام الدباغة. ط: سعيد كراجي. حاشية الطحطاوی علی المراقي، ص: ۱۲۸، فصل يطهر جلدالميتة ط: قديمي كراجي. و ص: ۹۸، ط: مصطفى البابي مصر.

(قوله ولوشک الخ) في التاتارخانية من شک في اناته اوثوبه أوبدنه الخ. شامی : ۱/۱۵۱، قبيل مطلب في ابحاث الغسل ط: سعيد. مزید "قیدی نے صف بنائی" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) طهارة بدنه......ومكانه. الدرالمختارمع الرد: ۱/۴۰۲-۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

(۳) وهي سنة الوقت لاسنة الصوم في الاصح فمن صار اهلاللصلاة في اخراليوم يسن له التراويح كالحائض اذاطهرت المسافر والمريض المفطر مراقی الفلاح قوله والمسافر والمريض......وعبارته في الشرح اولى حيث قال والاصح انهاسنة الوقت لقوله ﷺ وسننت لكم قيام ليله حتى ان المريض

کافروں کے مستعمل کپڑے

کافر مثلاً عیسائی یہودی اور ہندو وغیرہ کے مستعمل کپڑے دھونے کے بعد پاک ہوجاتے ہیں اور پاک کپڑوں میں نماز ہوجاتی ہے، لہٰذا ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہوجائے گی۔ اور اگر کافروں کے مستعمل کپڑوں کو دھویا نہیں گیا تو پاجامہ، شلوار، ازار اور پینٹ کا تو ناپاک ہونا غالب گمان ہے کیونکہ یہ لوگ پیشاب وغیرہ کرنے کے بعد پاک اور صاف نہیں کرتے، نجاست اور پیشاب کپڑے میں لگ جاتا ہے اس لئے ایسے کپڑوں کو دھوئے بغیر اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

= المفطر والمسافر والحائض والنفساء اذ اطهرتا او الكافر اذ اسلم في اخر اليوم تسن لهم التراويح الى اخره. حاشية الطحطاوى على المراقي. ص: ۴۱۲، قبيل باب الصلاة في الكعبة، ط: قديمي كراچي.

(۱) قال في الدر المختار: ولو شك في نجاسة ماء اوثوب او طلاق اوعتق لم يعتبر قال في ردالمحتار (ولو شك) في التاتارخانية ومن شك في انائه اوثوبه أوبدنه اصابته نجاسة او لافهو طاهر مالم يستيقن وكذا الآبار والحياض ......) وكذ امايتخذه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة والثياب، فرع لوشك في السائل من ذكره أماء اوبول ان قرب عهده بالماء اوتكرر مضى والااعاده بخلاف مالوغلب على ظنه انه احدهما الفتاوى الشامية: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد. ثياب الفسقة وأهل الذمة طاهرة. الدرالمختار، (قوله ثياب الفسقة الخ) قال في الفتح: وقال بعض المشايخ: تكره الصلاة في ثياب الفسقة؛ لأنهم لايتقون الخمور، قال المصنف: يعني صاحب الهداية، الأصح انه لايكره، لأنه لم يكره من ثياب اهل الذمة الاالسراويل مع استحلالهم الخمر، فهذا اولى، شامي ۱/۳۵۰. قبيل مطلب في الامر بالمعروف، وقبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد. (فرع) ما يخرج من دارالحرب كسنجاب ان علم دبغه بطاهر فطاهر أوبنجس فنجس وان شك فغسله افضل، الدرالمختار.

(قوله فنجس) اى فلاتجوز الصلاة فيه مالم يغسل (قوله فغسله افضل) لأن الأخذ بماهو الوثيقة في موضع الشك افضل اذا لم يود إلى الحرج، ومن هنا قالوا: لا بأس بلبس ثياب اهل الذمة والصلاة فيها الاالازار والسراويل فإنه تكره الصلاة فيها لقربها من موضع الحدث وتجوز لأن الأصل الطهارة وللتوارث بين المسلمين في الصلاة بثياب الغنائم قبل الغسل وتمامه في الحلية. شامي ۱/۲۰۶ باب المياه، مطلب في احكام الدباغة، ط: سعيد.

کامل انسان

کامل انسان وہی ہے جو شرک اور مخلوق پرستی سے بیزار ہو کر اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقہ سے کرتا رہے، اور اپنے آرام و راحت سے دست بردار ہو کر اپنے خالق کا شکر ادا کرنے میں تیار اور مستعد رہے، اور اس کے اوامر و نواہی پر کار بند ہو کر ہمیشہ کی زندگی اور ابدی آرام و راحت کی تلاش میں کوشش کرتا رہے۔(۱)

کامل نماز

کامل نماز وہ ہے جس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خٰشعون

ترجمہ: یقیناً فلاح و کامیابی پا گئے جو یعنی نماز میں (اللہ سے ڈرتے ہوئے) جھکنے والے ہیں۔(۲)

کپڑا

ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، جس کو پہن کر عام طور پر لوگوں کے پاس نہیں جا سکتا ہے، ہاں اگر اس کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا اس کے پاس نہیں ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکوۃ وذلک دین القیمۃ، البیّنہ: ۵.

(۲) انما الصلاۃ الکاملۃ ھی التی قال اللہ فی شانھا قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون. کتاب الفقۃ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/۱۷۳، کتاب الصلاۃ حکمۃ مشروعیتھا. ط. دار الفکر.

(۳) وکرہ (کفہ)...... (وصلاتہ) فی ثیاب بذلۃ یلبسھا فی بیتہ (ومھنتہ) ای خدمۃ ان لہ غیرھا والا لا. الدر المختار مع الرد ۱/۶۴۰ کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیھا. مطلب فی الکراھۃ التحریمیۃ والتنزیھیۃ، ط: ایم ایچ سعید. وتکرہ الصلاۃ فی ثیاب بذلۃ کذافی معراج الدرایۃ، ھندیۃ: ۱/۱۰۷.

کپڑا پاک نہ ہو

اگر مجبوری کی حالت میں مریض کپڑے کو پاک نہ کر سکا، اور خود بھی پاک نہیں رہ سکتا اور پاک کپڑا بدل کر پہن بھی نہ سکا تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور اگر پاک کپڑا بدلنے کا انتظام تھا اس کے باوجود نہیں بدلا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، اور بعد میں اس نماز کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

کپڑا تصویر والا

''تصویر والا کپڑا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کپڑا چپکا ہوا ہو

اگر نماز کے دوران مردوں کا کپڑا جسم سے اس طرح چپک گیا کہ ستر کی حدود کا امتیاز ہو سکے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

– كتاب الصلاة باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لايكره، ط: مكتبه رشيدي. التاتارخانية: ۱/ ۵۶۳ ، كتاب الصلوة الفصل الرابع في بيان مايكره للمصلي ان يفعل في صلاته ومالايكره ،ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراجي.

(۱)ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لايجدفي جميع وقتهازمنايتوضأويصلي فيه خالياعن الحدث (ولوحكما) لان الانقطاع اليسيرملحق بالعدم ………(وحكمه الوضوء، لاغسل ثوبه ونحوه……… وان سال على ثوبه فوق الدرهم، جاز له ان لايغسله ان كان لوغسله تنجس قبل الفراغ منها، اى الصلاة (والا يتنجس قبل فراغه(فلا، يجوز ترك غسله، هوالمختارللفتوى، الدرالمختارمع ردالمحتار: ۱/ ۳۰۵-۳۰۶، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور ط: سعيدكراجي. هندية: ۱/ ۴۱، قبيل الباب السابع في النجاسة واحكامها، ط: رشيديه كوئته.

(۲)ولايضرالتصاقه بالعورة بحيث يحددجرمها، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة : ۱/ ۱۹۰، مبحث سترالعورةفي الصلاة، ط: دارالفكر، بيروت لبنان.

کپڑا دستور کے خلاف پہننا

نماز کی حالت میں عام عادت اور دستور کے خلاف کپڑے پہننے سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے، جیسا کہ کوئی شخص چادر اوڑھے اور اس کا کنارہ شانے پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے۔(۱)

کپڑا سمیٹنا

سجدہ میں جاتے وقت اپنے آگے یا پیچھے سے پاجامہ یا تہبند وغیرہ کپڑوں کو سمیٹنا مکروہ ہے، اس لئے نماز کے دوران اس سے بچنا چاہیئے، ورنہ نماز تو ہو جائے گی، ثواب پورا پورا نہیں ملے گا۔(۲)

---

(۱) (وکره ...... سدل) تحريماللنهي (ثوبه اى ارساله بلالبس معتاد وكذاالقباء بكم الى وراء ذكره الحلبي، كشدومنديل يرسله من كتفيه، (قوله وكذاالقباء بكمّ الى وراء) اى كالاقبية الرومية التي يجعل لأكمامهاخروق عنداعلىٰ العضداذاأخرج المصلي يده من الخرق وارسل الكم الى ورائه مثلافانه يكره ايضالصدق السدل عليه، لانه ارخاء من غيرلبس ،لان لبس الكم يكون بادخال اليدفيه(قوله كشد)هو شيء يعتاد على الكتفين كما في البحر ،وذالك نحو الشال.الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۶۳۹ ، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلوٰة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي.. هندية: ۱/ ۱۰۶ ، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيمايكره في الصلوٰة، ومالايكره فيها، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. البحرالرائق: ۲/ ۲۳، باب مايفسدالصلوٰة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) منهارفع ثوبه بين يديه اومن خلفه في الصلاة، لقوله صلى الله عليه وسلم " امرت ان اسجدعلى سبعة اعظم وان لاا كف شعراولاثوبا" رواه الشيخان ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۶، رفع المصلي ثوبه من خلفه اوقدامه وهويصلي، ط: دارالفكر،وكره (كفه)أى رفعه ولو لتراب كمشمركم أو ذيل .الدر المختار (قوله أى رفعه)اى سواء كان من بين يديه أو من خلفه عند الانحطاط للسجود،بحر، وحررالخيرالرملي مايفيدان الكراهة فيه تحريمية ، شامي: ۱/ ۶۴۰، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ،ط: سعيد كراچي. البحرالرائق: ۲/ ۱۱ ، باب مايفسدالصلاةومايكره فيها، ط: سعيد كراچي.

کپڑا کم ہے

اگر کسی آدمی کے پاس کپڑا اس قدر کم ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں اس کا ستر نہیں چھپتا، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں پورا ستر چھپ جاتا ہے، (اور ایسی حالت عام طور پر طوفان، سیلاب زلزلہ اور جنگ وغیرہ کے وقت پیش آتی ہیں) تو اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیئے۔(۱)

کپڑا لپیٹنا

نماز کے دوران کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکالے جاسکیں مکروہ ہے۔(۲)

کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے

''ناپاک کپڑے نیچے ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وعادم ساتر لیصلی قاعدا، تنویر الابصار، شامی: ۱/ ۴۱۰، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعید کراچی۔ لوان امرأة لو صلت قائمة ینکشف من عورتها ما یمنع جواز الصلاة، ولو صلت قاعدة لا ینکشف منها شئي فانها تصلي قاعدة لما ان ترک القیام اهون، البحر الرائق: ۱/ ۲۷۴، .... (قوله ولو عدم ثوبا صلى قاعدا مومیا بر کوع وسجود وهو افضل من القیام بر کوع وسجود لما عن انس ان اصحاب رسول الله صلى الله علیه وسلم، رکبوا في السفینة فانکسرت بهم فخرجوا من البحر عراة فصلوا قعودا بایماء ارادبالثوب ما یستر عامة عورته الخ، البحر: ۱/ ۲۷۴، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی۔

(۲)[فرع] یکره اشتمال الصماء والاعتجار الخ، الدرالمختار (قوله یکره اشتمال الصماء) لنهیه علیه الصلاة والسلام عنها، وهي ان یاخذ بثوبه فیخلل به جسده کله من راسه الى قدمه، ولا یرفع جانبا، یخرج یده منه سمي به لعدم منفذ یخرج منه یده کالصخرة الصماء، شامي: ۱/ ۶۵۲، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، مطلب الکلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی۔

کپڑا ناپاک ہے

ناپاک کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اگر کسی نے ناپاک کپڑا پہن کر نماز پڑھ لی تو دوبارہ پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ہاں اگر کوئی مریض ایسا ہے کہ جو بھی کپڑا پہنایا جاتا ہے فوراً ناپاک ہو جاتا ہے تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانا

نماز کے دوران رکوع یا سجدے میں جاتے وقت اپنے کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانے کے لئے یا کسی اور غرض سے اٹھالینا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله هي طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه ومكانه) .... اماطهارة ثوبه فلقوله تعالى "وثيابك فطهر" فان الاظهران المرادثيابك الملبوسة وان معناه طهرهامن النجاسة وقدقيل في الاية غيرهذا لكن الارجح ماذكرناوهوقول الفقهاء وهوالصحيح كماذكره النووي في شرح المهذب. البحر: ۱/ ۲۶۶، ۲۶۷، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچي.

(۲) ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لايجدفي جميع وقتهازمنايتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث (ولوحكما) لان الانقطاع اليسيرملحق بالعدم ...... (وحكمه الوضوء) لاغسل ثوبه ونحوه .... وان سال على ثوبه فوق الدرهم جاز له ان لايغسله ان كان لوغسله تنجس قبل الفراغ منهااي الصلاة (والايتنجس قبل فراغه فلا) يجوز ترك غسله هوالمختارللفتوى. وكذاالمريض لا يبسط ثوبا الا تنجس فوراً له تركه الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۳۰۵ ـ ۳۰۷، كتاب الصلاة، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۴۰، ۴۱، الفصل الرابع في احكام الحيض الخ. ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكره كفه اي رفعه ولولتراب كمشمر كم اوذيل الدرالمختار. (قوله اي رفعه، اي سواء كان من بين يديه اومن خلفه عندالانحطاط للسجود، بحروحررالخيرالرملي مايفيدان الكراهة فيه تحريمية، شامي: ۱/ ۶۴۰، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچي، البحرالرائق: ۲/ ۱۱، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي، تاتارخانية: ۱/ ۵۶، ط: ادارة القرآن.

کپڑے اوپر کرنا

۱......نماز میں بلاضرورت رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے پاجامہ،شلوار اور قمیص کے دامن وغیرہ کو اوپر کرنا ادب کے خلاف ہے،اچھا نہیں ہے،لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۲......اور اگر سجدہ وغیرہ میں جاتے ہوئے پاجامہ وغیرہ کو اوپر کرنے کی ضرورت ہے تو اوپر کرنا ادب کے خلاف نہیں ہوگا۔(۱)

کتاب نماز کے بعد سنانا

''نماز کے بعد کتاب سنانا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کراہنا

☆......نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے کراہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ،اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

☆......اگر کوئی مریض یا زخمی نماز کے دوران کراہنے کو ضبط کرنے پر قادر ہے، لیکن اس کے باوجود صاف صاف لفظوں میں'' آہ،آہ،ہائے،ہائے،اوئی'' کرتا ہے تو اس

---

(۱) وكره (كفه) اى رفعه ولولتراب كمشمر كم اوذيل (وعبثه به) اى بثوبه (وبجسده، للنهي الالحاجة ولابأس به خارج صلاة، الدرمع الرد(قوله وعبثه، هوفعل لغرض غيرصحيح قال في النهاية: وحاصله ان كل عمل هومفيدللمصلي فلابأس به اصله ماروى " ان النبي صلى الله عليه وسلم عرق في صلاته فسلت العرق عن جبينه اى مسحه لانه كان يوذيه فكان مفيدا، وفي زمن الصيف كان اذاقام من السجودنفض ثوبه يمنة اويسرة لانه كان مفيداكي لاتبقي صورة فامامااليس بمفيد فهوالعبث ، الخ،شامي: ۱/ ۶۴۰ ، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير،ص:۳۴۵، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحرالرائق:۲/ ۲۲، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها،ط: سعيد كراچي.

کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر زخم اور بیماری اتنی زیادہ شدید ہے کہ "آہ، آہ، ہائے، ہائے" وغیرہ کو ضبط کرنے پر قدرت نہیں تو وہ معذور ہے، اس حالت میں اس کی نماز ہو جائے گی۔(۱)

کرتہ

نماز کی حالت میں کرتہ نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے، اور دونوں ہاتھ سے نکالنے اور پہننے میں عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱)(والانین) هو قوله " أه " بالقصر (والتاؤه) هو قوله آه بالمد (والتافیف) اف اوتف (والبكاء بصوت) يحصل به حروف (لوجع اومصيبة) قيد للاربعة الالمريض لايملك نفسه عن انين وتاوه لانه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وان حصل حروف للضرورة ، الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۶۱۹، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچی. الفتاوىٰ التاتارخانية، : ۱/ ۵۷۹، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في بيان مايفسد الصلاة ومالايفسد، ط: ادارة القرآن كراچی. البحر الرائق: ۲/ ۳، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچی.

(۲) ويفسدها كل عمل كثير ليس من اعمالها ولا لاصلاحها.............. مالايشك بسببه الناظر من بعيد في فاعله أنه ليس فيها وان شك انه فيها ام لا فقليل . الدرالمختار، مع ردالمحتار: ۱/ ۶۲۴، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۱۰۱، كتاب الصلاة الباب السابع فيما يفسد الصلاة ومايكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، ويكره ايضا في الصلوٰة (نزع القميص) ونحوه (والقلنسوة) بفتح القاف واللام وضم السين وهي ماتلبس في الرأس وكذا يكره (لبسهما، اذا كان النزع او اللبس بعمل يسير لانه عمل اجنبي من الصلوٰة لايحصل به تتميم شئ من اعمالها ولهذا كان مفسدا اذا حصل بعمل كثير بان احتاج الى اليدين او كان ممالو رآه الناظر ظنه ليس في الصلوٰة، حلبی كبير ص/ ۳۵۲. كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

☆......جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے کھڑے ہونے پر قادر نہیں، یا کھڑے ہو نے پر قادر ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، یا قیام وسجود کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں بیماری میں اضافہ یا شفا ہونے میں تاخیر یا نا قابل برداشت شدید قسم کا درد ہونے کا غالب گمان ہو، تو ان صورتوں میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، البتہ کسی قابل برداشت معمولی درد یا کسی موہوم تکلیف کی وجہ سے فرض نماز میں قیام کو ترک کر دینا اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۱)

اسی طرح جو شخص فرض نماز میں مکمل قیام پر تو قادر نہیں، لیکن کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہے، ایسے شخص کے لئے اتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے، اگر چہ کسی چیز کا سہارا لینا پڑے، اس

---

(۱) (من تعذرعليه القيام) أى كله (لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرربه يفتي (قبلهااوفيها)اى الفريضة (او) حكمي بان (خاف زيادته اوبطء برئه بقيامه أودوران رأسه أووجدلقيامه الماشديدا) .... (صلى قاعدا)... (كيف شاء)... بركوع وسجودوان قدرعلى بعض القيام، ولومتكئاعلي عصااوحائط (قام)لزومابقدرمايقدرولو قدرآية اوتكبيرة على المذهب لان البعض معتبربالكل (وان تعذرا) ليس تعذرهماشرطاً بل تعذرالسجودكاف لاالقيام أومأ.... قاعداالدرمع الرد: ۲/۹۵ ـ ۹۸. باب صلاة المريض، ط :سعيد.عن عمران بن حصين انه سأل النبى صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعداً ،فقال :صلاته قائماً افضل من صلاته قاعداً،وصلاته قاعداً،على النصف من صلاته قائماً.وصلاته نائماً على النصف من صلاته قاعداً.سنن ابى داود : ۱/۱۳۷ ،كتاب الصلاة ،باب فى صلاة القاعد ،ط:مير محمد . وكذالك اذا خاف زيادة المرض أو ابطاء البرء بالقيام أو دوران الرأس كذا فى التبيين ،او يجد وجعاً لذالك فان لحقه نوع مشقة لم يجز ترك ذالك القيام ،كذا فى الكافى .هندية: ۱/۱۳٦، كتاب الصلاة ،الباب الرابع عشر فى صلاة المريض ،ط:رشيدية ،البحر (۲/۱۱۲) باب صلاةالمريض ،ط؛سعيد.و(۲/۱۹۸)ط:رشيدية.

کے بعد وہ بقیہ نماز زمین یا کرسی پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔(۱)

☆......جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، تو ایسے شخص پر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے میز رکھ کر اس پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا ضروری نہیں، صرف اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرے، اور سجدہ کے اشارہ میں رکوع کے اشارہ سے زیادہ جھکے۔(۲)

☆......جو شخص زیادہ دیر کھڑے ہونے پر قادر نہیں، البتہ رکوع اور سجدہ کرسکتا ہے، تو ایسا شخص نماز کھڑے ہو کر شروع کرے، اور جتنی دیر تک کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اتنی دیر تک کھڑا ہو کر نماز پڑھے، پھر اس کے بعد کرسی پر بیٹھ کر بقیہ نماز مکمل کرسکتا ہے، البتہ یہ شخص چونکہ زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لہٰذا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے کوئی میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرے، صرف اشارہ سے سجدہ کرنا کافی

(۱) ولو كان قادراً على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتىٰ اذا كان قادراً على ان يكبر قائما ولا يقدر على القيام للقراء ة او كان قادراً على القيام لبعض القراء ة دون تمامها يؤمر بان يكبر قائما ويقرأ قدر ما يقدر عليه قائما ثم يقعد اذا عجز قال شمس الائمة الحلواني رحمه الله تعالىٰ هو المذهب الصحيح ولو ترك هذا خفت ان لا تجوز صلاته كذا في الخلاصة، هنديه: ۱/ ۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط:سعيد ،و: ۲/ ۱۹۸ ،ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني: ۳/ ۲۷ ،الفصل الحادي والثلاثون في صلاة المريض ،ط :ادارة القرآن كراچي.

(۲) وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلي قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع . هنديه: ۱/ ۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض ،البحر (۲/ ۲۰۰)باب صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۹۸، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

ولايرفع الى وجهه شيئايسجدعليه فانه يكره تحريما. الدرالمختار (قوله فانه يكره تحريما)...... اقول هذامحمول على مااذاكان يحمل الى وجهه شيئايسجدعليه، بخلاف مااذاكان موضوعاعلى الارض، يدل عليه مافي الذخيرة حيث نقل عن الاصل الكراهة في الاول ، ثم قال فان كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجدعليهاجازت صلاته، فقدصح ان ام سلمة كانت تسجدعلى مرفقة موضوعة بين يديهالعلة كانت بهاولم يمنعهارسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك ،اه فان مفاده هذه المقابلة والاستدلال عدم الكراهة في الموضوع على الارض المرتفع ، ثم رأيت القهستاني صرح ذلك،شامي: ۲/ ۹۸، باب صلاة المريض،ط:سعيد كراچي.

نہیں ہوگا، اور سامنے کی میز اونچائی میں کرسی کے برابر ہو، اگر کرسی سے اونچی ہو تو ایک یا دو اینٹ سے زیادہ اونچی نہ ہو، اس سے زیادہ اونچی میز پر سجدہ کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

☆......جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہے لیکن کمر یا گھٹنے وغیرہ کی تکلیف کی وجہ سے رکوع اور زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو ایسا شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

(۱)(قوله الاان يجدقو ة الارض)............... اقول : الحق التفصيل وهوانه ان كان ركوعه بمجر دايماء الرأس من غير انحناء وميل الظهر، فهٰذاايماء لاركوع فلايعتبرالسجودبعدالايماء مطلقاوان كان مع الانحناء كان ركوعامعتبراحتىٰ انه يصح من المتطوع القادرعلى القيام فحينئذ ينظران كان الموضوع ممايصح السجودعليه كحجرمثلاولم يزدارتفاعه على قدرلبنة اولبنتين فهوسجودحقيقي فيكون راكعاساجدالاموماحتىٰ انه يصح اقتداء القائم به واذاقدرفي صلاته على القيام يتمهاقائما، وان لم يكن الموضوع كذلك يكون مومئافلايصح اقتداء القائم به، واذاقدرفيهاعلى القيام استأنفهابل يظهرلي انه لوكان قادراعلى وضع شئى على الارض ممايصح السجودعليه انه يلزمه ذلك لانه قادرعلى الركوع والسجودحقيقة، ولايصح الايماء بهمامع القدرة عليهمابل شرطه تعذرهماكماهوموضوع المسألة، شامي:۲/ ۹۸ ـ ۹۹، باب صلاة المريض، ط؛ سعيد.

(واراد باللبنة) في قوله مقدارلبنتين(لبنة بخارى وهي ربع ذراع)عرض ست اصابع فمقدارارتفاع اللبنتين المنصوبتين نصف ذراع طول اثنتى عشراصبعاوذكرفي الخلاصة قال مشايخناان سجد على لبنة جاز وعلى لبنتين لايجوز ان كانت احديهمافوق الاخرى وان كانتا آجرتين يجوز لان الارتفاع قليل، وهولاينافي ماهنالان لبنة بخارى على مقدارالآجرة على ماقررناه، حلبي كبير،ص:۲۸۶، الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ويكره للمومي ان يرفع اليه عوداًاووسادة يسجد عليه فان فعل ذالك ينتظران كان يخفض رأسه للركوع ثم للسجوداخفض من الركوع جازت صلاته كذافي الخلاصة ،ويكون مسيأ هكذافي المضمرات وان كان لايخفض رأسه لكن يوضع العودعلى جبهته لم يجز هوالاصح فان كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجدعليهاجازت صلاته هندية: ۱/ ۱۳۶ كتاب الصلاة،الباب الرابع عشرفي صلاة المريض، ط:رشيدية ، ردالمحتار، كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض،ص: ۲/ ۹۸ ط: سعيد. البحرالرائق، كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض ،۲/ ۲۰۰ ط: رشيديه .المحيط البرهاني:۳/ ۳۳، كتاب الصلاة الفصل الحادى والثلاثون في صلاة المريض ط: ادارة القران.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

☆......جو شخص رکوع اور زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لیکن زیادہ دیر تک پاؤں موڑ کر بیٹھنے پر قادر نہیں، تو ایسے شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، بلکہ کھڑے ہو کر نماز شروع کر کے رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز پوری کرنا ضروری ہے ،(۱) البتہ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ اور تشہد پڑھنے کے دوران پاؤں موڑ کر بیٹھنے کی بجائے چارزانو یا جس طرح سہولت ہو بیٹھ کر نماز پوری کرسکتا ہے۔(۲)

☆......جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر نہیں وہ شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز ادا کرسکتا ہے۔(۳)

☆......اگر کوئی شخص گھر یا مسجد میں انفرادی طور پر کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں کرسی کے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتا، تو ایسا شخص گھر میں کھڑے ہو کر انفرادی طور پر نماز ادا کرے، مسجد کی جماعت میں شامل نہ ہو، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ سے زیادہ واجب ہے اور فرض نماز قدرت ہونے

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) قوله ولايتربع الامن عذروفي المبسوط ومن علل فيه فقال التربع جلوس الجبابرة فلهذاكره في الصلاة .... والصحيح ان الجلوس على الركبتين أقرب الى التواضع من التربع فهواولى في حالة الصلاة الاعندالعذر، الكفاية مع فتح القدير: ۱/۴۲۲ وفي نسخه ۱/۳۵۸، كتاب الصلاة باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، فصل ويكره للمصلي، ط: رشيديه، تبيين الحقائق: ۱/۴۰۹، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاةومايكره فيها، ط سعيد، البحر الرائق: ۲/۴۱، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها ط: رشيديه.

(۳) وان عجز عن القيام والركوع والسجودوقدرعلى القعوديصلي قاعدابايماء ويجعل السجوداخفض من الركوع، هندية ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة الباب الرابع عشرفي صلاة المريض، ط: رشيدية، الدرالمختارمع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ۲/۹۷-۹۸ ط: سعيد، البحر الرائق ۲/۱۹۹، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ط. رشيدية. وانظر الحاشية السابقة رقم ۱ ايضا في الصفحة السابقة.

کی صورت میں کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے، اور واجب ادا کرنے کے لئے فرض چھوڑنا جائز نہیں۔(۱)

☆......بعض لوگ قیام بھی کرتے ہیں، اور رکوع بھی کرتے ہیں، لیکن زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے پھر سجدہ اور جلسہ کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے کرتے ہیں، ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ایسے لوگ شروع سے کرسی یا زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پوری کریں، کچھ نماز کھڑے ہوکر اور کچھ نماز کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے پڑھنا بہتر نہیں، اگر چہ اس طرح بھی نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔(۲)

واضح رہے کہ جو شخص سجدہ پر قادر نہیں اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

☆......عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت

---

(۱) المريض اذاصلى في بيته يستطيع القيام واذاخرج لايستطيع اختلف المشايخ رحمهم الله تعالى فيه المختارانه يصلى في بيته قائماوبه يفتي هندية ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط رشيدية. البحر الرائق ۲/۱۹۹، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ط: رشيدية، فلوان المريض اذاصلى في بيته يستطيع القيام، واذاخرج الى الجماعة لايستطيع القيام، يصلى في بيته قائماقال شمس الائمة الاوزجنديؒ: يخرج الى الجماعة لكن كبرقائماثم يقعدثم يقوم عندالركوع والاول أصح وبه يفتي. خلاصة الفتاوى ۱/۱۹۷ الفصل الحادى والعشرون في صلاة المريض، جنس آخرصلى المريض الى غيرالقبلة، ط: امجداكيڈمى لاهور.

(۲) قوله بل تعذرالسجود كاف نقله في البحرعن البدائع وغيرهاوفي الذخيرة رجل بحلقه خراج ان سجدسال وهوقادرعلى الركوع والقيام والقراءة يصلى قاعدايومئ ولوصلى قائمابركوع وقعد، وأومابالسجوداجزأه والاول افضل لان القيام والركوع لم يشرعاقربة بنفسهابل ليكون وسيلتين الى السجود، ردالمحتار: ۲/۹۷، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيدكراچي. البحرالرائق: ۲/۲۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: رشيدية، تبيين الحقائق: ۱/۴۸۸، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيدكراچي. المحيط البرهاني: ۲/۲۷، كتاب الصلاة، الفصل الحادى والثلاثون في صلاة المريض، ط: ادارة القرآن كراچي.

میں کرسی کا پچھلا پایا صف کی لکیر پر رکھے تا کہ صف سیدھی رہے، اور دائیں بائیں بیٹھے ہوئے لوگوں سے آگے پیچھے نہ ہو جائے۔(۱)

☆......اگر کرسی میں چوڑائی کے اعتبار سے زیادہ حجم ہے لیکن کرسی کے دائیں بائیں کے لوگ کرسی سے متصل ہیں تو اس کو صف میں ''خلا'' نہیں کہا جائے گا، البتہ اگر کرسی کو صف کے کسی ایک کنارہ پر رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔(۲)

کرفیو کی حالت میں مسجد جانا

اگر فوج کرفیو کے اوقات میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جانے سے نہیں روکتی، تو مسجد میں جانا ضروری ہے، ورنہ گھر میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے، قانون کی خلاف ورزی کرنا اور عزت و جان کو خطرے میں ڈالنا جائز نہیں۔(۳)

کسوف کی حالت

☆......''کسوف'' سورج گرہن کو کہتے ہیں، یعنی سورج پر چاند کا سایہ ہو جانے

(۱، ۲) ویصف ای یصفهم الامام بان یامرهم بذلک قال الشمنی : وینبغی ان یأمرهم بأن یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووامناکبهم ویقف وسطا،الدر المختارمع الرد: ۱/۵۶۸، کتاب الصلاة، باب الامامة ، ط: سعید کراچی. البحر ۱/۳۵۳،باب الامامة،ط:سعید،هندیة: ۱/۸۹، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام و المأموم ، ط:رشیدیة کوئٹه،" عن النعمان بن بشیر رضي الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بها القداح ، حتیٰ رأی اناقدعقلنا عنه ثم خرج یومافقام حتیٰ کادان یکبر فرأی رجلاباديا صدره من الصف ، فقال عبادالله لتسون صفوفکم اولیخالفن الله بین وجوهکم رواه مسلم ، مشکوة: ۱/۹۷، باب تسویة الصفوف،ط: قدیمی کراچی.

(۳) قوله اوظالم یخاف علی نفسه اوماله ،ردالمحتار: ۱/۵۵۶، کتاب الصلاة،باب الامامة ، مطلب فی تکرار الجماعة في المسجد،ط: سعید کراچی و ۱/۶۰۳،ط:رشیدیة.هندیة: ۱/۸۳، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: رشیدیه کوئٹه.

سے اس کا کالا نظر آنا۔(۱)

☆......کسوف کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔(۲)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ "سورج گرہن اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے، اس سے مقصود بندوں کو خوف دلانا ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو"۔(۳)

---

(۱) قوله للشمس والقمر، لف ونشرمرتب قال في الحلية: والاشهرفي السنة الفقهاء تخصيص الكسوف بالشمس والخسوف بالقمروادعي الجوهري انه الافصح وقيل همافيهاسواء وفي القهستاني وقال ابن الاثيران الاول هوالكثيرالمعروف في اللغة، ردالمحتار: ۲/۱۸۱، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيدكراچي، البحرالرائق: ۲/۱۲۶، باب صلاة الكسوف، ط: سعيدكراچي، الكسوف: هوزوال ضوء الشمس كلاوبعضا، التعريفات الفقهية مجموعة قواعدالفقه، ص: ۴۴۳، ط: ميرمحمدكتب خانه كراچي.

(۲) قلت ورجحه في البدائع للأمربهافي الحديث لكن في العناية ان العامة على القول بالسنية لانهاليست من شعائرالاسلام فانهاتوجديعارض لكن صلاهاالنبي صلى الله عليه وسلم فكانت سنة والامرللندب، ردالمحتار: ۲/۱۸۳، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيد كراچي، البحرالرائق: ۲/۱۶۷، باب صلاة الكسوف، ط: سعيدو: ۲/۲۹۱، ط: رشيديه كوئٹه، هندية: ۱/۱۵۲ ـــ ۱۵۳، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشرفي صلاة الكسوف، ط: رشيديه كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/۵۴۷، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيدكراچي.

(۳) عن ابي بكرة قال كناعندالنبي صلى الله عليه وسلم فانكسفت الشمس فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يجررداءه حتىٰ دخل المسجدفدخلنافصلى بنار كعتين حتىٰ انجلت الشمس فقال ان الشمس والقمرلاينكسفان لموت احدواذارأيتموهافصلواوادعواحتىٰ يكشف مابكم، بخاري ۱/۱۴۰، ابواب الكسوف، باب الصلوة في كسوف الشمس، ط: قديمي كراچي. مسلم: ۱/۲۹۵، كتاب الكسوف، ط: قديمي كراچي. البحرالرائق: ۲/۱۶۷، باب صلاة الكسوف، ط: سعيدكراچي.

☆......کسوف کی نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو دوسرے نوافل کا ہے۔(۱)

☆......اگر حاضرین میں جامع مسجد کا امام موجود ہے، تو کسوف کی نماز جماعت سے ادا کرنی چاہیئے۔(۲)

☆......کسوف کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے، اگر لوگوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے جمع کرنا مقصود ہو تو اعلان کر دیا جائے۔(۳)

☆......کسوف کی نماز میں وہ تمام شرائط معتبر ہیں جو جمعہ کے لئے معتبر ہیں البتہ کسوف کی نماز میں خطبہ نہیں ہے۔(۴)

☆......کسوف کی نماز میں سورۂ بقرہ وغیرہ جیسی بڑی بڑی سورت پڑھنا اور رکوع

---

(۱) قوله يصلي ركعتين كالنفل امام الجمعة، بيان لمقدارها ولصفة ادائها اما مقدارها فذكر أنها ركعتان وهو بيان لأقلها...... واما صفة ادائها فهي صفة اداء النفل من ان كل ركعة بركوع واحد وسجدتين ومن انه لااذان له ولااقامة ولاخطبة الخ البحر ۲/ ۱۶۷. باب صلاة الكسوف ط: سعيد، الدرمع الرد ۲/ ۱۸۲. باب الكسوف ط: سعيد.

(۲) قوله بيان للمستحب أى قوله يصلي بالناس بيان للمستحب وهو فعلها بالجماعة أى اذا وجد امام الجمعة والا فلاتستحب الجماعة بل تصلي فرادى اذلايقيمها غيره كما علمته، ردالمحتار: ۲/ ۱۸۱. باب الكسوف، ط: سعيد. البحر الرائق: ۱/ ۱۶۷. كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف ط: سعيد و: ۲/ ۲۹۱. ط: رشيديه. تبيين الحقائق: ۱/ ۵۴۷. كتاب الصلاة باب الكسوف. ط: سعيد.

(۳) بلاأذان ولااقامة ولاجهر ولاخطبة وينادى الصلاة جامعة ليجتمعوا. الدرمع الرد: ۲/ ۱۸۲. كتاب الصلاة باب الكسوف ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۱۶۷. باب صلاة الكسوف. ط: سعيد. ورشيدية: ۲/ ۲۹۱. ط: رشيدية، فتح القدير: ۲/ ۵۲. باب صلاة الكسوف، ط: رشيدية.

(۴) ومافي السراج لابد من شرائط الجمعة الاالخطبة رده في البحر عند الكسوف، الدرالمختار مع ردالمحتار: ۲/ ۱۸۱ ـ ۱۸۲. باب الكسوف. ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۶۷. باب صلاة الكسوف، ط: سعيد و: ۲/ ۲۹۲. ط: رشيدية. فتح القدير: ۲/ ۵۲. باب صلاة الكسوف. ط: رشيدية.

اور سجدوں میں دیر کرنا یعنی لمبا لمبا رکوع اور سجدہ کرنا مسنون ہے۔(۱)

☆......اور قرأت آہستہ پڑھے۔(۲)

☆......نماز کے بعد امام دعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں، جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو جائے، ہاں اگر ایسی حالت میں سورج غروب ہو جائے، یا کسی نماز کا وقت آجائے، تو دعا کو ختم کر کے نماز میں مشغول ہو جائے۔(۳)

کسوف کی نماز عصر کے بعد

کسوف کی نماز عصر کے بعد پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ مکروہ وقت ہے، اگر مکروہ اوقات میں کسوف ہو تو نماز کی بجائے صرف دعا میں مشغول رہنا چاہیئے۔(۴)

کسوف کی نماز میں قرأت آہستہ پڑھے۔

---

(۱) (قوله ويطيل فيها الركوع والسجود والقراءة، نقل ذلك في الشرنبلالية عن البرهان أي لورود الاحاديث المذكورة في الفتح وغيره بذلك قال القهستاني فيقرأ أي في الركعتين مثل البقرة وآل عمران. ردالمحتار: ۱۸۲/۲. كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۷/۲. باب صلاة الكسوف ط: سعيد. و: ۲۹۱/۲، ط: رشيدية.

(۲) قوله ولا جهر وقال أبو يوسف يجهر وعن محمد روايتان جوهرة، ردالمحتار: ۱۸۲/۲. باب الكسوف. ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۷/۲. باب صلاة الكسوف. ط: سعيد: ۲۹۲/۲. ط: رشيدية. تبيين الحقائق: ۵۵۰/۱. كتاب الصلاة باب الكسوف. ط: سعيد.

(۳) ثم يدعو بعدها جالسا مستقبل القبلة أو قائما مستقبل الناس والقوم يؤمنون حتى تنجلي الشمس كلها. الدر المختار مع الرد: ۱۸۲/۲ ـ ۱۸۳. باب الكسوف ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۸/۲. باب صلاة الكسوف، ط: سعيد. ۲۹۲/۲. ط: رشيدية. تبيين الحقائق: ۵۵۱/۱. باب الكسوف ط: سعيد.

(۴) قوله في غير وقت مكروه لان النوافل لا تصلى في الاوقات المنهي عن الصلاة فيها وهذه نافلة جوهرة ..... وفي الحموي عن البرجندي عن الملتقط اذا انكسفت بعد العصر أو نصف النهار دعوا ولم يصلوا. ردالمحتار: ۱۸۲/۲. باب الكسوف. ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۷/۲. باب صلاة الكسوف ط: سعيد، و: ۲۹۱/۳. ط: رشيدية كوئٹه. فتح التقدير: ۵۲/۲. باب صلاة الكسوف. ط: رشيدية كوئٹه.

کسوف یعنی سورج گرہن کے وقت جو دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، اس میں قرأت آہستہ پڑھی جائے۔(۱)

کعبہ

کعبہ کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے، اور جس رخ پر بھی نماز پڑھنا چاہے پڑھ سکتے ہیں البتہ کعبہ کے اوپر چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی ہے۔(۲)

کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا

اگر کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے گی تو کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی، کیونکہ جس مقام پر کعبۃ اللہ ہے وہ زمین اور اس کے برابر اوپر آسمان تک قبلہ ہے "قبلہ" کعبہ کی دیوار اور چھت پر محدود نہیں بلکہ ان چاروں دیواروں کے برابر آسمان تک قبلہ ہے، اس لئے اگر کوئی شخص ہوائی جہاز میں کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے گا تو نماز ہو جائے گی۔

لیکن کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں کعبۃ اللہ کی بے احترامی ہوتی ہے، چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے مکروہ

---

(۱) قوله ولا جهر وقال أبو يوسف يجهر وعن محمد روايتان جوهرة . ردالمحتار: ۲/۱۸۲. باب الكسوف. ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۲/۱۶۷. باب صلاة الكسوف. ط: سعيد كراچي. و: ۲/۲۹۲. ط: رشيديه كوئته، تبيين الحقائق: ۱/۵۵۰. باب الكسوف، ط: سعيد

(۲) ويصح فرض ونفل فيها وفوقها ولو بلا سترة لان القبلة عندنا هي العرصة والهواء الى عنان السماء وان كره الثاني للنهي وترك التعظيم .الدر المختار مع الرد ۲/۲۵۴. باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد (قوله يصح فرض ونفل فيها) اى في جوفها. شامي: ۲/۲۵۴. ط:سعيد، حلبي كبير. ص:۶۱۲. فصل في مسائل شتى. ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/۳۵۰، ۳۵۱، باب الصلاة في الكعبة. ط:رشيدية كوئته.تبيين الحقائق: ۱/۲۹۵ كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة . ط:سعيد.

تحریمی ہے۔(۱)

کعبۃ اللہ کی تصویر

کعبۃ اللہ کی تصویر گھر میں رکھنا یا دیوار پر لٹکانا جائز ہے، اور اگر اس میں طواف کرنے والے یا نمازی وغیرہ کی تصویر ہے تو اس کو گھر میں لٹکانا صحیح نہیں ہوگا، جاندار کی تصویر کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوں گے اور ایسی تصویر کی موجودگی میں وہاں نماز بھی مکروہ ہوگی، یعنی جو نماز پڑھی گئی ہے، ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن جتنا ثواب ملنا چاہیے اتنا نہیں ملے گا۔(۲)

(۱) قوله هي العرصة والهواء اى لاالبناء بدليل أنه لونقل الى عرصة أخرى وصلى اليه لم يجز ولانه لوصلى على ابى قبيس جازت بالاجماع مع أنه لم يصل الى البناء .... قوله وان كره الثانى اى الصلاة فوقهاقوله للنهى لانهامن السبع التى نهى عنهارسول ﷺ. الدرمع الرد: ۲/ ۲۵۴. ط:سعيد. حلبي كبير. ص: ٦١٢ فصل في مسائل شتى، ط:سهيل . تبيين الحقائق : ١/ ٥٩٧. باب الصلاة في الكعبة ، ط:سعيد كراچى .هندية: ١/ ٦٣ . كتاب الصلاة الباب الثالث في شروط الصلاة الفصل الثالث استقبال القبلة ط: رشيديه كوئٹه. البحر ۲/ ۲۰۰ باب الصلاة في الكعبة ، ط:سعيدو ۲/ ۳۵۰، ۳۵۱،ط:رشيدية.

(۲)عن ابى طلحة صاحب رسول ﷺ انه قال ان رسول ﷺ قال ان الملائكة لاتدخل بيتافيه صورة قال بسر ثم اشتكى زيدفعدناه فاذاعلى بابه ستر فيه صورة قال فقلت لعبدالله الخولانى ربيب ميمونة زوج النبى ﷺ الم يخبرنازيدعن الصوريوم الأول فقال عبدالله الم تسمعه حين قال الا رقماً فى ثوب مسلم: ۲/ ۲۰۰ . باب تحريم صورة الحيوان وتحريم اتخاذمافيه صورة الخ،ط:قديمى .... قوله وان يكون فوق رأسه أوبين يديه أوبحذائه صورة لحديث الصحيحين عنه صلى ﷺ لاتدخل الملائكة بيتافيه كلب ولاصورة وفى المغرب الصورة عام فى كل ما يصور مشبهابخلق الله تعالى من ذوات الروح وغيرهاوقولهم ويكره التصاوير المرادبهاالتماثيل فالحاصل أن الصورة عام والتماثيل خاص والمرادهناالخاص فان غيرذى الروح لايكره كالشجر. البحر الرائق : ۲/ ۲۷. باب مايفسدالصلاة ومايكره فيهاط:سعيد و ۲/ ۴۸،ط: رشيديه . الدرالمختارمع ردالمحتار: ۲/ ۲۴۸. باب مايفسدصلاة ومايكره فيهاط: سعيد. تبيين الحقائق: ۱/ ۴۱۴. باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها. ط: سعيد.

کعبۃ اللہ کی سمت پر نماز پڑھنے کی حکمت

۱......قدیم زمانہ سے لوگوں میں یہ عادت جاری ہے کہ جب کسی امیر اور بادشاہ کی تعریف اور خوبی بیان کرتے ہیں تو پہلے اس کے سامنے کھڑے ہو تے ہیں، پھر تعریف اور ثناء خوانی میں مشغول ہوتے ہیں اور نماز میں بھی یہی چیزیں ہیں کہ خیال وتصور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف اور ثناء خوانی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اور عبادت کی روح خشوع وخضوع ہے، اور یہ سکون اور اطمینان کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا، جب تک عبادت کرنے والا تمام چیزوں سے توجہ کو ہٹا کر صرف ایک متعین اور مقرر سمت کی طرف رخ نہیں کرے گا تب تک سکون اور اطمینان حاصل نہیں ہوگا، اس لئے نماز میں کعبۃ اللہ کی ایک خاص سمت مقرر ہوئی۔

۲......ظاہر کو باطن کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہے کہ ظاہری طور پر ایک ہی سمت کو اختیار کرنے سے باطنی توجہ بھی ایک طرف ہو جاتی ہے، اس لئے نماز میں قبلہ کی سمت پر رخ کر کے کھڑا ہونا لازم ہے۔

۳......دنیا کے تمام ایمانداروں کے ظاہری طور پر اتحاد اور اتفاق کے لئے ایک ہی قبلہ متعین اور مقرر ہونا ضروری ہے، جب عبادات کے باطنی انوار اور برکات حاصل کرنے کے لئے ایک ہی قبلہ کی طرف سب متفق ہو جائیں گے تو اس دل میں ایمانی نور پیدا ہونے میں عظیم الشان اثر پیدا ہوتا ہے جیسا کہ بہت ساری لائٹیں کسی مکان میں ایک ہی جگہ پر روشن کی جائیں تو اس سے بہت زیادہ روشنی حاصل ہوتی ہے اس لئے جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا، جیسا کہ پانچ وقت نمازوں کی جماعتوں میں ایک محلّہ کے لوگوں کا اتفاق اور اجتماع ہوتا ہے، اور جمعہ کی نماز میں ایک شہر کے لوگوں کا اتفاق ہوتا ہے، اور حج میں پوری دنیا کے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے، اور اتفاق واجتماع

سے عبادات کے انورات میں اضافہ ہوتا ہے، چونکہ پوری دنیا کے لوگوں کو ایک ہی مکان میں ہر وقت جمع ہونا مشکل ہے تو اس مکان کی سمت اور جہت کو اس مکان کے قائم مقام کر کے نماز میں اس کے استقبال کا حکم ہوا۔

۴...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے پوری دنیا میں عبادت کے جو طریقے رائج تھے ان میں شرک اور مخلوق کی عبادت کا بڑا جز شامل تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کے طریقوں کو شرک اور بت پرستی سے پاک صاف کر کے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک واضح اور ممتاز مسلک اور راستہ مقرر کیا، اس وجہ سے پوری امت کے ظاہری رخ کو بھی ایک ہی سمت کی طرف کر دیا، اس سے روحانی طاقت میں مزید جان پڑتی ہے۔

اور تمام مسلمانوں کو یقین ہے کہ مکہ میں بیت اللہ کو توحید کے ایک بڑے واعظ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا، اور آخری زمانہ میں اسی نبی کی اولاد میں سے ایک زبردست کامل نبی مکمل شریعت لے کر ظاہر ہوا، اور اس نے اس پہلے نبی کی تلقین وتعلیم کو پھر زندہ اور کامل کیا، جب نماز میں بیت اللہ کی طرف رخ کرتے ہیں تو یہ تمام تصورات آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں، اور اس مصلح عالم کی تمام خدمات اور جانفشانیاں جو اس نے اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے انجام دیں یاد آجاتی ہیں۔

۵...... اگر کوئی شخص کسی مکان کی طرف جاتا ہے تو مکان میں رہنے والا مکین مقصود ہوتا ہے، اور اس کے ادب واحترام کرنے کو مکان میں رہنے والوں کا ادب اور احترام سمجھا جاتا ہے، جیسے اگر کسی تخت نشین کے تخت کی طرف جھک کر سلام کریں تو وہ تخت کو سلام کرنا مقصد نہیں ہوتا بلکہ تخت والے کو سلام کرنا مقصد ہوتا ہے، چنانچہ ''بیت اللہ'' کے لفظ میں اس جانب اشارہ ہے کہ گھر مقصد نہیں بلکہ گھر والا مقصد ہے۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں مع تغییر ص ۵۳-۵۴)

کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا

☆......جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اس کے محاذات پر نماز پڑھنا درست ہے، ویسا ہی کعبہ شریف کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے، کعبۃ اللہ کے اندر جس طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھے گا نماز ہو جائے گی، کیونکہ اندر چاروں طرف قبلہ ہے، جس طرف بھی منہ کیا جائے گا کعبہ ہی کعبہ ہے۔(۱)

☆......ہاں جب ایک طرف منہ کر کے نماز شروع کی جائے گی، تو پھر نماز کی حالت میں دوسری طرف پھر جانا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

☆......اور کعبۃ اللہ کے اندر نفل سنت اور فرض تمام نمازیں پڑھنا جائز ہے۔(۳)

☆......کعبہ کے اندر تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے، اور کعبۃ اللہ کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف

---

(۱) (قوله صح فرض ونفل فيها وفوقها، لانه ﷺ صلى في جوف الكعبة يوم الفتح ولانها صلاة استجمعت شرائطها لوجود استقبال القبلة لان استيعابها ليس بشرط .البحر الرائق: ۲/ ۲۰۰ .باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد و: ۲/ ۳۵۰، ط: رشيديه .تبيين الحقائق: ۱/ ۵۹۷ باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد، ردالمحتار: ۲/ ۲۵۴، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۴، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الاركان، ط: داراحياء التراث العربي.

(۲) وانما يتعين الجزء قبلة له بالشروع في الصلاة والتوجه اليه ومتى صار قبلة فاستدبار غيره لايكون مفسدا، وعلى هذا ينبغي أنه لو صلى ركعة الى جهة اخرى لم يصح لانه صار مستدبرا الجهة التي صارت قبلة في حقه بيقين بلاضرورة .ردالمحتار: ۲/ ۲۵۴، باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد، بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۴، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الاركان، ط: داراحياء التراث العربي.

(۳) يصح فرض ونفل فيها وفوقها، الدرالمختار مع الرد: ۲/ ۲۵۴، باب الصلاة في الكعبة. ط: سعيد، البحر الرائق: ۲/ ۲۰۰ باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد و: ۲/ ۳۵۰، ط: رشيديه كوئٹه. ، تبيين الحقائق: ۱/ ۵۹۷، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد، بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۴، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الاركان، ط: داراحياء التراث العربي.

ہونا شرط نہیں، کیونکہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے، البتہ مقتدیوں کے لئے امام سے آگے بڑھ کر کھڑا ہونا صحیح نہیں، اس صورت میں امام سے آگے بڑھ کر کھڑے ہونے والے مقتدیوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر کعبۃ اللہ کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی۔ کیونکہ آگے بڑھنا اس صورت میں کہا جاتا ہے کہ جب امام اور مقتدی دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اور مقتدی امام سے آگے ہو، البتہ اس صورت میں امام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، کیونکہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر درمیان میں کوئی چیز حائل ہوگی تو مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

کلام کرنا

نماز کی حالت میں کلام یعنی بات چیت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور ''کلام'' کی وجہ سے نماز فاسد ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ کلام میں کم سے کم دو حرف

---

(۱) منفرداأوبجماعة وان ....اختلف وجوههم في التوجه الى الكعبة الااذاجعل قفاه الى وجه امامه فلايصح اقتداء ه لتقدمه عليه ،الدرمع الرد: ۲/ ۲۵۴ ،باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد،حلبي كبير ص: ۶۱۶ ، فصل في مسائل شتى، ط: سهيل اكيڈمي .البحرالرائق : ۲/ ۲۰۰ باب الصلاة في الكعبة ، ط:سعيد و: ۲/ ۳۵۱، ط: رشيدية.

(۲) قوله ويكره جعل وجهه لوجهه بلاحائل ،قال في شرح الملتقى لانه لايشبه عبادة الصورة،وفي القهستاني عن الحلابي وينبغي أن يجعل بينه وبين الامام سترة بأن يعلق نطعاأوثوبا"ط" أى ليمنع عن المواجهة،ردالمحتار: ۲/ ۲۵۴، باب الصلاة في الكعبة. ط: سعيد.حلبي كبير ص: ۶۱۶، فصل في مسائل شتى ط: سهيل اكيڈمي. البحرالرائق: ۲/ ۲۰۰، باب الصلاة في الكعبة ، ط: سعيد، و: ۲/ ۳۵۱، ط: رشيدية.

ہوں، یا ایک ایسا حرف ہو جس کا معنیٰ سمجھ میں آتا ہو۔(۱)

کلام کی پانچ قسمیں

کلام یعنی بات چیت کی پانچ قسمیں ہیں:

۱...... کسی آدمی کو مخاطب کر کے بات کرنا، یہ ہر حال میں نماز کو فاسد کر دیتی ہے خواہ قصداً ہو یا بھول سے، عربی زبان میں ہو یا عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں، وہ لفظ قرآن مجید میں ہو یا قرآن مجید میں نہ ہو، ہر صورت میں نماز کو فاسد کر دیتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

مثلاً: کوئی شخص یہ سمجھ کر کہ میں نماز میں نہیں ہوں یا اور کسی دھوکہ میں آکر کسی آدمی سے بات کرے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) یفسدها التکلم هو النطق بحرفین أو حرف مفهم کع وق امراً. الدر المختار مع رد المحتار: ۶۱۳/۱، باب مایفسد الصلاۃ ومایکره فیها. ط: سعید. هندیة ۹۸/۱، الباب السابع فیمایفسد الصلاۃ ومایکره فیها، الفصل الاول فیمایفسدها ط: رشیدیه. البحر الرائق: ۲/۲، باب مایفسد الصلاۃ ومایکره فیها، ط: سعید و ۳/۲، ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۴۴۳، فصل فیمایفسد الصلاۃ. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) اذ اتکلم فی صلاته ناسیا او عامدا خاطئا او قاصدا قلیلا او کثیرا تکلم لاصلاح صلاته بأن قام الامام فی موضع القعود فقال له المقتدی اقعد او قعد الامام فی موضع القیام فقال له المقتدی: قم، اولا لاصلاح صلاته ویکون الکلام من کلام الناس استقبل الصلاۃ عندنا لحدیث عائشة رضی الله عنها ان رسول الله ﷺ قال من قاء او رعف فی صلاته فلینصرف ولیتوضأ ولیبن علی صلاته مالم یتکلم وهذا قد تکلم فلایبنی لظاهر هذا الحدیث. المحیط البرهانی: ۱۴۶/۲، الفصل الخامس فی بیان مایفسد الصلاۃ ومالایفسد، ط: ادارۃ القران کراچی. هندیة: ۹۸/۱، کتاب الصلاۃ الباب السابع فیمایفسد الصلاۃ ومایکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر الرائق: ۲/۲، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکره فیها، ط: سعید: و ۲: ۳/، ط: رشیدیه. شامی: ۶۱۳/۱، باب مایفسد الصلاۃ ومایکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۳) اذ اتکلم فی صلاته ناسیا او عامدا، خاطئا أو قاصداً. المحیط البرهانی: ۱۴۶/۲، کتاب الصلاۃ، الفصل الخامس فی بیان مایفسد الصلاۃ ومالایفسد. ط: ادارۃ القران کراچی. هندیة: ۹۸/۱، الباب السابع فیمایفسد الصلاۃ ومایکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه، البحر الرائق: ۳/۲، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکره فیها ط: رشیدیه و ۲/۲، ط: سعید. شامی: ۶۱۴/۱، باب مایفسد الصلاۃ ومایکره فیها. ط: سعید کراچی.

۲......نماز کی حالت میں کسی آدمی سے کہے کہ "اُقْتُلِ الْحَیَّةَ" (سانپ کو مار ڈال) یا بجلی کا بٹن بند کردے، یا پنکھا چالو کردے، یا چولھا بند کردے، یا دروازہ بند کردے یا مائیک (Mike) بند کردے وغیرہ تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

۳......نماز کی حالت میں کسی سے کہے کہ پڑھو، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۴......ایک آدمی کا نام "یحیٰ" ہے نماز کی حالت میں اس سے کہے کہ "یا یحیٰ خذ الکتاب" (اے یحیٰ کتاب لے لو) یا کسی آدمی کا نام موسیٰ ہے اس سے کہے کہ "یا موسیٰ" (اے موسیٰ) یا کسی سے کہے "اقرأ" (پڑھو) یہ تمام الفاظ قرآن مجید کے ہیں، اس کے باوجود کسی کو مخاطب کر کے کہنے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی نے نماز کی حالت میں کسی کو سلام کیا، یا کسی کے سلام کا جواب دیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر دوسرے آدمی کی چھینک کے جواب میں "یرحمک اللّٰہ" (یعنی اللہ تم پر رحم کرے) کہے یا اچھی خبر سن کر "الحمد للّٰہ" کہے یا اسی طرح اور کوئی لفظ زبان سے نکل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کا نام سن کر "جَلَّ جَلَالُہٗ" کہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھے تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، بشرطیکہ ان الفاظ سے جواب دینا مقصد ہو۔

خلاصہ یہ کہ جب نماز کے دوران کسی آدمی کو مخاطب بنا کر بات کی جائے گی تو نماز

---

(۱) وقوله اوالخطاب، هذ امفسد بالاتفاق. شامی: ۱/۶۲۱، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها.

ط: سعید کراچی.

فاسد ہو جائے گی خواہ کسی قسم کی بھی بات ہو، اور کسی بھی حالت میں ہو۔(۱)

(۲) دوسری قسم، کسی جانور کو مخاطب کر کے بات کرنا، اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

(۳) تیسری قسم، خود بخود بات کرنا اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے، بشرطیکہ عربی لفظ نہ ہو، اور ایسا نہ ہو جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہو، اور اگر عربی لفظ ہے اور قرآن مجید میں وہ لفظ موجود ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ مثلاً اپنی چھینک کے جواب میں "الحمد للّٰہ" کہے یا اس قسم کا کوئی اور لفظ زبان سے نکل جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کوئی لفظ کسی شخص کا تکیۂ کلام ہے، تو اس کے کہنے سے بھی نماز فاسد ہو جائے گی، اگر چہ وہ

---

(۱) (اوالخطاب، قوله لمن اسمه يحيى اوموسى (يايحيى خذ الكتاب بقوة اوماتلك بيمينك ياموسى مخاطبالمن اسمه ذلك اولمن بالباب ومن دخله كان امنا فرع إسمع اسم الله تعالى فقال جل جلاله اوالنبى ﷺ فصلى عليه اوقراءة الامام فقال صدق الله ورسوله تفسد ان قصدجوابه. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۶۲۱، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيهاط: سعيد، حلبى كبير ص ۴۳۶، فصل فيمايفسدالصلاة ط: سهيل. قال رحمه الله جواب عاطس بيرحمك الله لانه يجرى فى مخاطبات الناس فصار كمالوقال اطال الله بقائك فكان من كلامهم، تبيين الحقائق: ۱/ ۳۹۲، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۵، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد و: ۲/ ۸، ط: رشيابة.

(۲) واذ اساق الدابة بقول هلاوز جرالكلب فقال "هر" يقطع عندهمايضالانه حروف مهجاة وان ساقهابماليس له حروف مهجلة لايقطع عندهماعلى ماذكره شمس الائمة. المحيط البرهانى: ۲/ ۱۵۲، الفصل الخامس فى بيان مايفسدالصلاة ومالايفسد. ط: ادارة القران كراچى. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۶۱۴، ۶۲۱، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۳۶، فصل فيمايفسدالصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية ۱/ ۱۰۱، الباب السابع فيمايفسدالصلاة ومايكره فيها، الفصل الاول فيمايفسدالصلاة، ط: رشيدية.

قرآن مجید میں موجود ہو مثلاً "نعم" کسی آدمی کا تکیۂ کلام ہے، تو نماز کے دوران "نعم" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اگر چہ یہ لفظ قرآن مجید میں موجود ہے۔(۱)

(۴) چوتھی قسم، ذکر اور دعا۔

اگر ذکر اور دعا عربی الفاظ میں نہیں، یا عربی الفظ میں ہیں مگر وہ الفاظ قرآن مجید اور احادیث میں موجود نہیں، اور اس کا اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرنا حرام نہیں، تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ "اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي الْمِلْحَ" (اے اللہ مجھے نمک عنایت فرما) یا "اَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِيْ فُلَانَةً" (اے اللہ میرا نکاح فلاں عورت سے کر دے) یہ دعائیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں نہیں ہیں، اور ان کا طلب کرنا اللہ کے علاوہ کسی اور سے منع نہیں ہے، تو نماز کے دوران ایسے الفاظ سے دعا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں اگر قرآن مجید یا احادیث میں کوئی دعا موجود ہے اور اس کا طلب کرنا اللہ کے علاوہ کسی اور سے منع ہے، تو ایسی دعا سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اگر چہ بے موقع پڑھی جائے مثلا رکوع یا سجدوں میں پڑھی جائے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو جری علی لسانه نعم او آری ان كان يعتادها في كلامه تفسد لانه من كلامه، وإلالا، لانه قرآن. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۴۵۲، فصل فيمايفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/ ۱۰۰، كتاب الصلاة، الباب السابع فيمايفسد الصلاة ومايكره فيها. الفصل الاول فيمايفسدها، ط: رشيديه كوئته.

قوله لانه من كلامه، بدليل الاعتياد (قوله لانه قرآن) هذ اظاهر في نعم وكذ افي آری علی رواية ان القرآن اسم للمعنی اماعلی رواية انه اسم للنظم والمعنی فلا. شامی: ۱/ ۶۲۳، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها. ط: سعيد

(۲) بالادعية المذكورة في القرآن والسنة لابما يشبه كلام الناس، اضطرب فيه كلامهم

۵...... پانچویں قسم، لقمہ دینا، یعنی کسی کو قرآن مجید غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا، یہ مقتدی کے لئے اپنے امام کو دینا درست ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر لقمہ دینے والا مقتدی اور لقمہ دینے والا اس کا امام نہ ہو تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا

فرض نماز کے بعد ہلکی آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے، البتہ فرض نماز کے بعد خاص کیفیت کے ساتھ بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا منع ہے تا کہ دیگر نمازی اور ذکر کرنے

— ولاسیما المصنف والمختار کماقاله الحلبی ان ماهو فی القرآن او فی الحدیث لایفسد و مالیس فی احدهما ان استحال طلبه من الخلق لایفسد والا یفسد لو قبل قدر التشهد. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۲۳، ۵۲۴ (قوله والایفسد) مثل اللهم ارز قنی بقلا و قثاء و عدسا و بصلا او ارز قنی فلانة. شامی: ۱/ ۵۲۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، مطلب فی خلف الوعید و حکم الدعاء بالمغفرة للکافر و لجمیع المؤمنین، ط: سعید، کراچی، و: ۱/ ۶۱۹، باب مایفسد الصلاة و مایکره فیها مطلب المواضع التی لایجب فیها رد السلام، ط: سعید حلبی کبیر، ص: ۴۴۷، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر: ۲/ ۳، باب مایفسد الصلاة و مایکره فیها، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۳، فصل فی بیان سننها ط: قدیمی. وتکره قراءة القران فی الرکوع والسجود والتشهد باجماع الائمة الاربعة لقوله علیه الصلاة والسلام نهیت ان أقرأ القران راکعا او ساجدا رواه مسلم، شامی: ۱/ ۵۲۳، ط: سعید.

(۱) وفتحه علی غیر امامه الا اذا اراد التلاوة و کذا الاخذ الا اذا تذکر فتلا قبل تمام الفتح بخلاف فتحه علی امامه فانه لا یفسد مطلقاً لفاتح و آخذ بکل حال، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۴۰، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۶، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

والوں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند آواز سے جو کلمہ طیبہ پڑھنا ثابت ہے وہ امت کو تعلیم دینے کی غرض سے تھا اور ورد اور وظیفہ کے طور پر نہ تھا۔

کم عمر

کم عمر بچوں کے لئے کوئی ستر نہیں ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کا حکم برابر ہے، اور کم عمر بچوں سے مراد چار سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہے، ایسے بچوں کے جسم کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے، اس عمر سے آگے جب تک دیکھنے سے بُرا خیال پیدا نہیں ہوتا ہے، تب تک بچے کا ستر صرف اس کی آگے اور پیچھے کی شرم گاہ ہے، لیکن اگر وہ اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کو دیکھنے سے بُرا خیال پیدا ہوتا ہے تو اس کا ستر نماز اور نماز سے باہر بالغ مرد اور

---

(۱) باب الذکر بعد الصلاة فيه حديث ابن عباس رضی الله عنهما قال كنا نعرف انقضاء صلوة رسول الله ﷺ بالتكبير وفی رواية ان رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة على عهد النبي ﷺ وانه قال ابن عباس رضی الله عنهما كنت اعلم اذ اانصر فوا بذلك اذ اسمعته هذا دليل لماقاله بعض السلف انه يستحب رفع الصوت بالتكبير والذكر عقب المكتوبة وممن استحبه من المتاخرين ابن حزم الظاهری ونقل ابن بطال واخرون ان اصحاب المذاهب المتبوعة وغيرهم متفقون على عدم استحباب رفع الصوت بالذكر والتكبير وحمل الشافعی رحمه الله تعالى هذا الحديث على انه جهر وقتايسيرا حتى يعلمهم صفة الذكر لاانهم جهروا دائماقال فاختار للامام والماموم يذكر الله تعالى بعد الفراغ من الصلاة ويخفيان ذلك الاان يكون امامايريدان يتعلم منه فيجهر حتى يعلم انه قدتعلم منه ثم يسر اوحمل الحديث على هذا. الصحيح لمسلم مع شرحه الكامل للنواوی : ۱/۲۱۷، كتاب المساجد، باب الذكر بعد الصلاة ط: قديمی.

(قوله ورفع صوت بذكر الخ)...وفی حاشية الحموی عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الجماعة في المساجدوغيرها الاان يشوش جهرهم على نائم اومصل اوقاری، شامی : ۱/۶۶۰، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها. مطلب فی رفع الصوت بالذكر، ط: سعيد، و : ۶/۳۹۸، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع، ط: سعيد. مجموعة رسائل اللكنوی رحمة الله عليه سباحة الفكر فی الجهر بالذكر: ۳/۳۴، الباب الاول فی حكم الجهر بالذكر، ط: ادارة القران كراچی.

عورت کے ستر کی مانند ہے۔(۱)

کن انکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنا

نماز کے دوران کن انکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ،لیکن نماز کے دوران ایسا کرنا مناسب نہیں،اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے ،(۲)اور قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں دونوں قدموں پر اور سجدے میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود پر نظر ہونی چاہیئے ،یہی سنت ہے۔(۳)

کندھوں سے بال بڑھا کر رکھنے والوں کی نماز

جن مردوں نے بال کندھوں سے بڑھا کر رکھے ہوئے ہیں،ان کی نماز ہو جاتی

(۱)وفی السراج : لاعورة للصغیر جدا،ثم مادام لم یشته فقبل و دبر،ثم تغلظ الی عشر سنین، ثم کبالغ ،الدر المختار مع الرد.(قوله لاعورة للصغیر جدا، و کذا الصغیرة کما فی السراج ، فیباح النظر والمس کما فی المعراج، قال ح: وفسره شیخنا بابن اربع فما دونها، ولم ادر لم عزاه آه اقول : قد یؤخذ مما فی جنائز الشرنبلالی ونصه: واذا لم یبلغ الصغیر والصغیرة حد الشهوة یغسلهما الرجال والنساء ، وقدره فی الاصل بان یکون قبل ان یتکلم (قوله ثم تغلظ) قیل المراد انه یعتبر الدبر وما حوله من الالیتین ،والقبل وما حوله یعنی انه یعتبر فی عورته ما غلظ من الکبیر ویحتمل انهما قبل ذلک من المخفف فالنظر الیهما عند عدم الاشتهاء اخف الیهما من النظر بعد، ولیحرر ، (قوله ثم کبالغ) ای عورته تکون بعد العشرة کعورة البالغین، وفی النهر : کان ینبغی اعتبار السبع لامرهما بالصلاة اذا بلغا هذا السن، الخ، شامی: ۱/۴۰۷-۴۰۸ ، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الامرد، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۷۰، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره .... الالتفات بوجهه کله اوبعضه للنهی وببصره یکره تنزیها. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۴۳، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۲۱، باب مایفسد الصلاة، ومایکره فیها، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۰۶، الباب السابع فیما یفسد الصلاة ومایکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالایکره ،ط: رشیدیة.

(۳)نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه والی ارنبة انفه حال سجوده و الی حجره حال قعوده والی منکبیه الایمن والایسر عند التسلیم الاولیٰ والثانیة لتحصیل الخشوع ، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷۷، ۴۷۸ باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. التاتارخانیة: ۱/۵۲۹ ،فصل فی بیان آداب الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی. هندیة: ۱/۷۲-۷۳، الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاة،وآدابها وکیفیتها،ط: رشیدیة کوئٹه.

ہے مگر ایسے بال رکھنا جس سے غیر مسلم یا فساق و فجار سے مشابہت پیدا ہو، جائز نہیں۔(۱)

کنکری

نماز کی حالت میں سجدے کے مقام سے کنکری ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کنکری ہٹائے بغیر سجدہ کرنا بالکل ممکن ہی نہ ہو تو پھر ہٹانا مکروہ نہیں ہوگا، اور اگر ہٹائے بغیر مسنون طریقے سے سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ایک مرتبہ ہٹا دے اس سے زیادہ نہیں، تاہم نہ ہٹانا بہتر ہے۔(۲)

کوٹ

اگر کوٹ پاک ہے تو اس میں نماز ہو جاتی ہے لیکن ایسے لباس سے پرہیز کر لینا

---

(۱) وحاصله ان الطويل منه يصل الى المنكبين وغيره الى شحمة الاذنين ، ويمكن ان يكون المعنى متهيافي بعض الاوقات الى منكبيه. جمع الوسائل في شرح الشمائل : ۸۲/۱، باب ماجاء في شعررسول الله صلى اللهعليه وسلم ، ط: ادارة تاليفات اشرفيه ملتان.

عنه (ابن عمررضي الله عنهما) قال قال رسول الله صلى اللهعليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم ، مشكوة ص۳۷۵،كتاب اللباس ،الفصل الثاني ،ط:قديمي قال علي القاری أی من شبه نفسه بالكفارمثلافي اللباس وغيره اوبالفساق اوالفجاراوباهل التصوف الصلحاء الابرارفهومنهم ای فی الاثم اوالخيرعندالله تعالىٰ ،مرقاة المفاتيح:۱۵۵/۸ ،كتاب اللباس، الفصل الثانی ،ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ولايقلب الحصالانه نوع عبث الاان لايمكنه من السجودفيسويه مرة لقوله عليه السلامرة ياابا ذرو الافذرولان فيه اصلاح صلاته ،هداية: ۱۳۳/۱ ، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ، فصل فی مكروهات الصلاة، ط: سعيدكراچي. البحرالرائق: ۳۵/۲، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، ط: دارالكتب العلمية بيروت لبنان و: ۲۰/۲، ط: سعيدكراچي. وقلب الحصاللنهي الالسجوده التام فيرخص مرة وتركها اولى. الدر مع الرد ۶۴۲/۱ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،ط:سعيد.

چاہئے۔(۱)

کولھے پر ہاتھ رکھنا

نماز کی حالت میں کولھے پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۲)

کوما

''قوما'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کون سی دعا قبول ہوتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ ﷺ

---

(۱) شروط الصلوٰة: هي ستة طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه و كذامايتحرك بحركته، الدرالمختار، (قوله وثوبه، ارادمالابس البدن فدخل القلنسوة والخف والنعل (قوله وكذاما) اى شئى متصل به يتحرك بحركته كمنديل طرفه على عنقه وفي الاخربنجاسة مانعة ان تحرك موضع النجاسة بحركات الصلاة منع والا، بخلاف مالم يتصل كبساط طرفه نجس وموضع الوقوف والجبهة طاهر فلايمنع مطلقا، الدرالمختارمع ردالمحتار: ۱/ ۴۰۱ـ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحرالرائق: ۱/۲۶۶ ــ ۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۱۴، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويكره ان يضع يده على خاصرته، هندية: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثاني فيمايكره في الصلوٰة ومالا يكره، ط: بلوچستان بک ڈپو، شامي: ۱/ ۶۴۲ـ ۶۴۳، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي. (وكره عبثه بثوبه وبدنه وقلب الحصاالاللسجودمرة وفرقعة الاصابع والتخصر ..... (التخصر): وهووضع اليدعلى الخاصرة وهي مافوق الطفطفة والشراسيف، البحرالرائق: ۲/ ۳۳ـ ۳۶، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيهاط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/ ۱۹، ط: سعيد كراچي.

نے ارشاد فرمایا کہ رات کے آخری حصہ کی، فرض نماز کے بعد کی دعا قبول ہوتی ہے۔(۱)

کھادوالی گھاس

گوبر وغیرہ کی کھادوالی گھاس پر نماز پڑھنا صحیح نہیں کیونکہ وہ جگہ ناپاک ہے،(۲) ہاں اگر کھاد بالکل مٹی بن گئی،(۳) اس کا الگ وجود قطعاً نظر نہ آئے یا گھاس اتنی گھنی اور بڑی ہو کہ اس میں سے کھاد تک نمازی کا کوئی عضو نہ پہنچے تو اس پر نماز ہو جائے گی، کھاد سے نجس

---

(۱) عن ابی امامة قال قيل يارسول الله ای الدعاء اسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات، جامع الترمذی: ۲/ ۱۸۷، ابواب الدعوات، صحيح البخاری: ۲/ ۹۳۶، كتاب الدعوات باب الدعاء نصف الليل ،ط: قديمی كتب خانه كراچی.

(۲) اماههنابخلافه ان كانت النجاسة فی موضع القدمين فان قام عليهاو افتتح الصلوة لم تجز لان القيام ركن فلايصح بدون الطهارة كمالو افتتح مع الثوب النجس او البدن النجس. بدائع الصنائع : ۱/ ۲۳۷، فصل فی بيان مقدارمايصير به المحل نجسا:الخ،ط: داراحياء التراث العربی بيروت لبنان ،الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۴۰۳ - ۴۰۴، باب شروط الصلوة . ط : سعيدكراچی

(۳)(قوله والا) ای وان لا نقل لا يكون نجسا ، وظاهره ان العلة الضرورة وصريح الدر وغيرها ان العلة هی انقلاب العين كما يأتی ، لكن قدمنا عن المجتبی ان العلة هذه ، وان الفتویٰ علی هذا القول للبلویٰ فمفاده ان عموم البلوی علة اختيار القول بالطهارة المعللة بانقلاب العين فتدبر .... (قوله لانقلاب العين) علة للكل وهذا قول محمد،وذكر معه فی الذخيرة ، والمحيط أن ابا حنيفةحلية، قال فی الفتح وكثير من المشايخ اختاروه ، وهو المختار لان الشرع رتب وصف النجاسة علی تلك الحقيقة وتنتفی الحقيقة بانتفاء بعض اجزاء مفهومها فكيف بالكل ، فان الملح غير العظم واللحم، فاذا صار ملحا ترتب حكم الملح ونظيره فی الشرع النطفة نجسةوتصير علقة وهی نجسة وتصير مضغة فتطهر ، والعصير طاهر فيصير خمرا فينجس ويصير خلا فيطهر فعرفنا ان استحالة العين تستتبع زوال الوصف ،المرتب عليها، آه، شامی: ۱/ ۳۲۶ ـ ۳۲۷، باب الانجاس، مطلب فی العفو عن طين الشارع، ط: سعيد كراچی، البحر: ۱/ ۲۲۷، باب الانجاس، ط:سعيد كراچی.

پانی جو گھاس کو لگا ہو وہ پانی جب گھاس پر سے خشک ہو جائے گا گھاس پاک ہو جائے گی۔(۱)

کھانا

☆.....نماز کے دوران کھانے پینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے، خواہ کھانے پینے کی مقدار کتنی ہی کم ہو، (۲) ہاں اگر دانتوں کے درمیان کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو، اور اس کی مقدار چنے کی مقدار سے کم ہو تو اس کو نگلنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، (۳) اور اگر چنے کی مقدار سے زیادہ ہوگی تو نماز فاسد

---

(۱) الارض تطهر باليبس وذهاب الاثر للصلوة. هندية: ۱/ ۴۴، الباب السابع في النجاسة واحكامها، ط: بلوچستان بک ڈپو، الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۳۱۱، باب الانجاس. ط: سعيد
والارض... بالیبس وذهاب الاثر للصلاة (قوله الارض) وما كان ثابتا فيها كالحيطان والاشجار والكلاء والقصب وغيره مادام قائماهو المختار كمافي الخلاصة. النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/ ۱۴۴- ۱۴۵ باب الانجاس، طبع دار الكتب العلمية بيروت.
(۲) قوله والاكل والشرب) اى يفسد انها لان كل واحد منهما عمل كثير وليس من اعمال الصلاة ولا ضرورة اليه، البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.
(يفسدها التكلم عمده وسهوه قبل قعوده قدر التشهد سيان .... واكله وشربه مطلقا) ولو سمسمة ناسيا. الدر المختار (قوله مطلقا) سواء كان كثيراً او قليلاً عامدا او ناسيا)، الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۱۰۲، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها النوع الثاني في الافعال المفسدة للصلاة، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ.
(۳) قوله والاكل والشرب... لو ابتلع شيئابين اسنانه وكان قدر الحمصة لاتفسد صلاته البحر: ۲/ ۱۱ باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد. فتاوى التاتارخانية ۱/ ۵۸۹، باب مايفسد الصلاة ومالايفسد النوع الثاني في بيان الافعال المفسدة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه كراچي. الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد.
اما اذا كان اكثر من ذلك تفسد. فتاوى تاتارخانية: ۱/ ۵۸۹، باب مايفسد الصلاة ومالا يفسد، النوع الثاني في بيان الافعال المفسدة، ط: ادارة القران والعلوم الاسلاميه كراچي. الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد.

ہو جائے گی۔(۱)

☆......اور ایسی چیز نگلنے سے یا معدہ میں پہنچنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے جو منہ میں گھل جاتی ہے جیسے چینی مٹھائی وغیرہ۔(۲)

کھانسنا

نماز کی حالت میں بلا عذر کھانسنا صحیح نہیں۔(۳)

اگر کوئی عذر ہے، مثلاً کسی کو کھانسی کا مرض ہے، یا نزلہ کی وجہ سے کھانسی ہو رہی ہے، یا بے اختیار کھانسی آجاتی ہے، یا کوئی صحیح مقصد کی وجہ سے کھانستا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور صحیح مقصد کی مثال:

۱......آواز صاف کرنے کے لئے کھانسنا۔

۲......امام کی غلطی پر آگاہ کرنے کے لئے کھانسنا۔

---

(۱) اما اذا كان اكثر من ذلك تفسد ، فتاوىٰ تاتارخانية: ۱/ ۵۸۹، باب ما يفسد الصلاة وما لايفسد، النوع الثاني في بيان الافعال المفسدة، ط: ادارة القرآن كراچي. الدر مع الرد ۱/ ۶۲۳ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد، البحر ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

(۲)(قوله كسكر) ولو ادخل الفانيد او السكر في فيه ولم يمضغه لكن يصلي والحلاوة تصل الى جوفه تفسد صلاته، ردالمحتار: ۱/ ۶۲۳، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط ايچ ايم سعيد. فتاوى التاتارخانية: ۱/ ۵۹۰، باب ما يفسد الصلاة وما لايفسد، النوع الثاني ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد.

(۳)... (والبكاء بصوت) يحصل به حروف (لوجع او مصيبة) قيد للاربعة الا المريض لايملك نفسه عن انين وتأوه لانه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب وان حصل حروف للضرورة الدر المختار (قوله وان حصل حروف)... وافادانه لو لم يحصل له حروف لاتفسد مطلقا كما لو سعل وظهر منه صوت من نفس يخرج من الانف بلاحروف. شامي : ۱/ ۶۱۹، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب المواضع التي لايجب فيها رد السلام، ط: سعيد.

۳......نمازی کا اس مقصد کے لئے کھانسنا تا کہ دوسرے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کھانسنے والا نماز میں ہے۔(۱)

کھانسی

☆......جہاں تک ممکن ہو نماز کے دوران کھانسی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(۲)

☆......اگر نماز کے دوران طبعی طور پر کھانسی آجائے، یا بیماری کی وجہ سے کھانسی آجائے تو نماز باطل نہیں ہوگی، ہاں اگر بلاضرورت کھانسی کرنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔(۳)

☆......آواز میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے کھانسنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی اگر چہ تین بار یا اس سے کم یا زیادہ ہو۔(۴)

---

(۱) والتنحنح بحرفين(بلا عذر) اما به بان نشأ من طبعه فلا(او)غرض صحيح فلولتحسين صوته اوليهتدى امامه اولاعلام انه فى الصلوة فلافسادعلى الصحيح. الدرالمختارمع الرد: ۱/۶۱۸۔ ۶۱۹، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،مطلب المواضع التى لا يجب فيها رد السلام ، ط: ايج ايم سعيد،البحر الرائق: ۲/۳، باب مايفسدالصلاةومالايفسد،ط:ايج ايم سعيد.فتاوى تاتارخانية: ۱/۵۷۸، باب مايفسدالصلاة ومالايفسد.ط:ادارة القران والعلوم الاسلامية كراچى.

(۲) لاتبطل الصلاة بالتاوءب والعطاس والسعال والجشاء ولوكانت مشتملة على بعض الحروف للضرورة عندالمالكية والحنابلة اماالشافعية والحنفية فانظرمذهبم تحت الخط.

(۲)الحنفية قالوا انهالاتبطل بهذ االاشياء بشرط ان لايتكلف اخراج حروف زائدة على ماتقتضيه الطبعية كان يقول فى تثاوء به هاه هاه اويزيدالعاطس حروفالاتضطراليهاطبعية العاطس فان ذلك يبطل الصلاة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۳۰۵، مبطلات الصلاة، التثاوءب والعطاس والسعال فى الصلاة .ط: دارالفكر.

(۳) انظرالحاشية السابقةرقم ۲،۱.

(۴) ان تنحنح لتحسين الصوت لايفسدلان ذلك سعى فى اداء الركن وهوالقراءة على وصف الكمال. بدائع الصنائع : ۱/ ۲۳۴،فصل واما بيان ما يفسد الصلاة ط ايج ايم سعيد.لوتنحنح لاصلاح صوته وتحسينه

کھانے کی چیز منہ سے نکال دینا

اگر نماز کے دوران چنے سے کم مقدار یا کم وبیش کھانے کی چیز منہ میں زبان پر آجائے اس کو کپڑے یا ہاتھ سے باہر نکال دینے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، نماز بدستور قائم رہے گی۔(۱)

کھجانا

نماز شروع کرنے کے بعد ضرورت کے بغیر بدن کھجانا، بدن پر ہاتھ پھیرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا اس سے احتراز کرنا چاہیئے، اور نماز کو نہایت خشوع خضوع اور توجہ سے پڑھنا چاہیئے۔(۲)

– لاتفسدعلى الاصح. النهر الفائق: ١/ ٢٦٨، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: مكتبة دارالكتب العلمية بيروت (والتنحنح ، بحرفين... فلولتحسين صوته... فلافسادعلى الصحيح الدرالمختار(قوله على الصحيح) لانه يفعله لاصلاح القراءة فيكون من القراءة معنى الدرالمختارمع الرد ١/ ٦١٨-٦١٩، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،ط: ايج ايم سعيد،البحر ٢/ ٥ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها .ط:سعيد .وانظر الحاشية السابقة ايضا.

(١)(ولوكان معه حجرفرمى به الطائراونحوه (لاتفسد) صلوته لانه عمل قليل . حلبى كبير، ص: ٤٤٨:باب فيمايفسدالصلاة،ط:سهيل، بدائع الصنائع : ١/ ٢٤٢ .فصل فى بيان حكم الاستخلاف، ط:ايج ايم سعيد،الدرمع الرد: ١/ ٦٢٩ .باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها .ط: سعيد.

(٢)عبثه به اى بثوبه وبجسده للنهى الالحاجة ولاباس به خارج الصلاة قوله الالحاجة كحك بدنه لشئ اكله واضره وسلت عرق يولمه،ويشغل قلبه وهذ الوبدون عمل كثيرقال فى الفيض الحك بيد واحدة فى ركن ثلاث مرات يفسدالصلاة ان رفع يده فى كل مرة، الدرمع الرد: ١/ ٦٤٠، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،مطلب فى الكراهة التحريمية والتنزيهية،ط: سعيد كراچى، هندية: ١/ ١٠٥ ،الفصل الثانى فيمايكره فى الصلاة ومالايكره، ط: مكتبة حقانيه . خلاصة الفتاوى ١/ ٥٧ ، الجنس فيمايكره في الصلاة ،ط:مكتبه رشيدية.

کھجلانا

☆...... بلاضرورت ایک بار بھی کھجلانا مکروہ تحریمی ہے،(۱) اور نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے،(۲) اگر کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ کھجلانے کے بغیر نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی تو ایک دوبار کھجلانا بلاکراہت جائز ہے،(۳) اور تین بار " سبحان ربی الاعلیٰ" کہنے کی مقدار وقت میں تین بار کھجلانا بھی مفسد ہے۔(۴)

☆...... تین دفعہ کھجلانے سے ہر وقت نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ یہ اس وقت نماز فاسد کردیتی ہے کہ ہر دفعہ کھجلی کرکے ہاتھ اٹھائے، اگر ہر دفعہ کھجلی کرکے ہاتھ نہ اُٹھائے بلکہ ایک ہی دفعہ ہاتھ اٹھا کر مسلسل تین دفعہ کھجلی کی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) ولو كان الحك مرة واحدة يكره ،هندية: ۱/۱۰۴، الباب السابع فيمايفسدالصلاة، ومايكره فيها، النوع الثاني من الافعال المفسدة، ط: رشيديه كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۷، الجنس فيمايكره في الصلاة، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. البحرا لرائق: ۲/۱۲ ،باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط:سعيد . وانظر الحاشية السابقة ايضا.

(۲) وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها والمختار انه جابر للاول .الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۷، باب صفة الصلاة،مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم،الخ، ط: سعيد كراچی.

(۳) ولوحك المصلي(جسده مرة اومرتين) متواليتين (لاتفسدصلاته للقلة، حلبي كبير،ص: ۴۴۸، فصل فيمايفسدالصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وانظر الحاشية رقم: ۲في الصفحة السابقة.

(۴) ...... ولوفعل ذلك مرارامتواليات اى في ركن واحدتفسدصلاته لانه كثيرهذااذارفع يده في كل مرة امااذالم يرفع يده في كل مرة فلاتفسدلانه حك واحد، حلبي كبير، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۵) واذاحك ثلاثافي ركن واحدتفسدصلوته ، هذااذارفع يده في كل مرة امااذالم يرفع في كل مرة فلاتفسد،هندية : ۱/۱۰۴ ، الباب السابع فيمايفسدالصلاة ومايكره فيها، النوع الثاني في الافعال المفسدة ط: رشيديه كوئٹه. مراقي الفلاح شرح نورالايضاح ،ص: ۱۸۷ ، باب ما يفسد الصلوة ومايكره فيها،ط:قديمي كتب خانه كراچي،حلبي كبير،ص: ۴۴۸،باب مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☆......زیادہ مجبوری کی صورت میں نماز کو اس طرح مختصر کیا جا سکتا ہے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اکتفا کرے، سنن اور آداب کو ترک کر دے، قیام میں ثناء، تعوذ اور تسمیہ چھوڑ دے، سورۂ فاتحہ کے بعد مختصر قرأت کرے، رکوع اور سجود میں صرف ایک تسبیح کی مقدار ادا کرے، اور آخری قعدہ میں صرف تشہد اور اس کے بعد " **اللّٰهم صل علی محمد** " تک پڑھ کر سلام پھیر دے۔ بہتر ہے کہ سلام سے قبل " **رب اغفرلی** " جیسی مختصر دعا بھی پڑھ لے۔(۱)

کھڑا ہو سکتا ہے تھوڑی دیر کے لئے

اگر کوئی شخص سجدہ کر سکتا ہے، اور تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے، پوری سورت ختم ہونے تک کھڑا نہیں ہو سکتا، تو اس صورت میں جتنی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے، جب طاقت نہ ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھ کر بقیہ نماز پوری کرے۔(۲)

اور اگر صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے کی طاقت ہے تو کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہوگا، پھر اس کے بعد طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت

(۱) احسن الفتاویٰ: ۴۱۷/۳، باب مفسدات الصلاۃ، والمکروهات، ط: سعید کراچی.
ونظیره: (قوله اذاضاق الوقت، .... ولولم یمکنه اداء الوقتیة الامع التخفیف فی قصر القراء ة والافعال یرتب ویقتصر علی ماتجوز به الصلاة، ،بحرعن المجتبیٰ، شامی: ۶۶/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

(۲) قال فی الدرالمختار:. (وان قدرعلی بعض القیام) .... (قام) لزومابقدرمایقدرولوقدرآیة اوتکبیرة علی المذهب قال فی ردالمحتار: لوقدرعلی بعض القیام دون تمامه او کان یقدرعلی القیام لبعض القراء ة دون تمامهایؤمربان یکبرقائماویقرأ ماقدرعلیه ثم یقعدان عجز وهو المذهب الصحیح، ردالمحتار: ۹۷/۲، باب صلوۃ المریض، ط: ایچ ایم سعید کراچی. هندیه ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشرفی صلاة المریض، ط: مکتبه ماجدیه کوئٹه. النهرالفائق: شرح کنز الدقائق: ۳۳۴/۱، باب صلاة المریض، ط: دارالکتب العلمیة بیروت، لبنان.

ہوگی، اور اگر اس صورت میں بیٹھ کر نماز شروع کرے گا تو نماز نہیں ہوگی، اسی طرح اگر لکڑی، تکیہ یا کسی آدمی کے سہارے سے کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے تو بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھنا لازم ہوگا، بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

اور اگر ایسا آدمی سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو قیام ساقط ہو جائے گا اور بیٹھ کر اشارے سے نماز پوری کر سکے گا۔(۲)

کھڑا ہونے پر قادر نہیں

☆......اگر کوئی شخص کھڑے ہوکر نماز پڑھنے پر قادر نہیں یعنی اگر کھڑا ہوتا ہے تو گر پڑتا ہے یا کوئی بیماری پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے، یا پہلے سے جو بیماری ہے اس میں اضافہ ہونے کا ڈر ہے، یا بدن میں کہیں سخت درد ہونے لگتا ہے، یا گھٹنے یا کمر کے جوڑ کام نہیں کرتے، کھڑا ہو جائے تو بیٹھ نہیں سکتا اور بیٹھ جائے تو کھڑا نہیں ہو سکتا، یا کھڑا ہو سکتا ہے لیکن سجدہ نہیں کر سکتا، تو ان تمام صورتوں میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنا فرض نہیں ہوگا بلکہ بیٹھ کر نماز

---

(۱) ولوقدرعلى القيام متكئاالصحيح، انه يصلي قائمامتكئاولايجز يه غيرذلك وكذلك لوقدرعلي ان يعتمدعلى عصااوعلي خادم له فانه يقوم ويتكئ كذافي التبيين، هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشرفي صلوة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه. رد المحتار: ۲/۹۷، باب صلوة المريض، ط:سعيد كراچي. النهر الفائق شرح كنزالدقائق: ۱/۳۳۴، باب صلاة المريض، ط: دارالكتب العلمية بيروت. لبنان.

(۲) (وان تعذرا) ليس تعذرهماشرطابل تعذرالسجود كاف (لاالقيام، اومأ) بالهمزة (قاعدا) وهوالفضل من الايماء قائمالقربه من الارض، الدرمع الرد: ۲/۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. رجل بحلقه جراح لايقدرعلى السجودويقدرعلى غيره من الافعال فانه يصلي قاعدابالايماء، البحرالرائق شرح كنز الدقائق: ۲/۱۱۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. النهرالفائق،شرح كنز الدقائق: ۱/۳۳۶، باب صلاةالمريض، ط: دارالكتب العلمية بيروت، لبنان، شامي: ۲/۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية.

پڑھے، اگر زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو زمین پر سجدہ کرے ورنہ رکوع سجدہ اشارے سے کرے۔(۱)

☆......اگر کوئی کمزور یا بیمار آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں ایسا بے طاقت ہو جاتا ہے یا سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے کہ قرأت نہیں پڑھ سکتا تو وہ بھی بیٹھ کر نماز پڑھے، ایسے آدمی سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) (من تعذر عليه القيام) اى كله (لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرر به يفتى (قبلها او فيها) اى الفريضة (او حكمي بان (خاف زيادته او بطء برئه لقيامه او دوران رأسه او وجد لقيامه الما شديدا) او كان لو صلى قائما سلس بوله او تعذر عليه الصوم كمامر (صلى قاعدا)...... (وان تعذر) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام اوما)........... قاعدا...... ويجعل سجوده اخفض من ركوعه الخ، الدرمع الرد: ۹۵/۲ ـ ۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. و: ۴۴۵/۱، باب صفة الصلوة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي،
من كان مريضا لايستطيع ان يصلي الصلاة المفروضة، فانما صلي قاعدا، فاذا امكنه القيام ولكن يلزم من قيامه حدوث مرض آخر او زيادة مرضه او تاخر شفائه فله ان يصلي قاعدا ايضا، الخ، كتاب الفقه علي المذاهب الاربعة: ۴۹۷/۱، مباحث صلاة المريض كيف يصلي، ط: دار الفكر وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلي قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع في صلوة المريض، ط: مكتبه ماجديه، خلاصة الفتاوى: ۱۹۴/۱، الفصل الحادى والعشرون في صلوة المريض، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه، شامي: ۹۵/۲ـ۹۶، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۱۲/۲، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) اذا عجز المريض عن القيام صلي قاعدا يركع ويسجد، هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع في صلوة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه، البحر الرائق: ۱۱۲/۲، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱۹۴/۱، الفصل الحادى والعشرون، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه اذا قام او يسلس بوله او يبدو ربع عورته او يضعف عن القراءة اصلا او عن صوم رمضان الخ، الدرمع الرد: ۴۴۵/۱ ـ ۴۴۶، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي. (قوله وقد يتحتم القعود الخ) اى يلزمه الايماء قاعداً لخلفية عن القيام الذى عجز عنه حكما اذ لو قام لزم فوت الطهارة او الستر او القراءة او الصوم بلا خلف الخ، شامي: ۴۴۵/۱، ايضا: (قوله بل تعذر السجود كاف) الخ، شامي: ۹۷/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

کھڑے ہونے سے بے ہوشی ہو جائے

اگر کسی تندرست اور صحت مند آدمی کو تجربہ وغیرہ سے یہ معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بے ہوشی ہو جائے گی، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے بے ہوشی نہیں ہوگی تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ مکمل نماز ادا کرے۔(۱)

کھڑے ہونے سے سر میں چکر آجاتا ہے

اگر کسی تندرست اور صحت مند آدمی کو تجربہ وغیرہ سے یہ معلوم ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے سر چکرائے گا اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نہیں چکرائے گا تو وہ شخص بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ پوری نماز ادا کرے۔(۲)

کھڑے کھڑے تھک جائے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں قرأت لمبی ہونے کی وجہ سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے، تو اس کو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے ٹیک لگا لینا مکروہ نہیں۔(۳)

---

(۱) وکذلک الصحیح الذی علم بتجربة اوغیرهاانه اذاصلی نائماصابه اغماء اودوارفی رأسه، فانه یصلی من جلوس، ویجب اتمام الصلاة، برکوع وسجودفی جمیع ماتقدم، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۴۹۷، مباحث صلاة المریض، کیف یصلی، ط: دارالفکر،

(۲) ایضا.

(۳) واذاعجز عن القیام استقلالا، ولکنه یقدرعلیه مستنداعلی حائط اوعصااونحوذلک تعین علیه القیام مستندا، ولایجوز له الجلوس ،باتفاق الحنفیة والحنابلة، الخ، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۴۹۷، مباحث صلاة المریض، کیف یصلی ط: دارالفکر بیروت لبنان

(...... وان قدرعلی بعض القیام) ولومتکیاعلی عصااوحائط (قام) لزومابقدرمایقدرولوقدرآیة اوتکبیرة علی المذهب، لان البعض معتبربالکل، الدرمع الرد: ۲/۹۷، (قوله علی المذهب، فی

تراویح کی نماز میں اکثر ضعیف اور کمزور اور بوڑھے لوگوں کو اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(احتیاط) ایسی حالت میں نیند نہیں آنی چاہیئے ورنہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو فرض نماز نہیں ہوگی، فرض نماز کو کھڑے ہوکر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ جب تک فرض نماز کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت ہو بیٹھ کر ادا کرنا جائز نہیں۔(۱)

البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھنے سے ہو جائیں گی۔

کھنکارنا

اگر نماز میں ضرورت کے بغیر کھنکارنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا ہو

– شرح الحلواني نقلاعن الهندواني : لوقدرعلى بعض القيام دون تمامه، اوكان يقدرعلى القيام لبعض القراءة دون تمامهايومربان يكبر قائماويقرأ ماقدرعليه ثم يقعدان عجز وهوالمذهب الصحيح، لايروى خلافه عن اصحابنا، الخ، شامي: ۹۷/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. و: ۴۴۶/۱ باب صفة الصلاة، قبيل مبحث القراءة ،ط: سعيد كراچي.

(۱) (قول لان البعض معتبربالكل، اى ان حكم البعض كحكم الكل، بمعنى ان من قدرعلى كل القيام يلزمه ، فكذا من قدرعلى بعضه شامي: ۹۷/۲، باب صلاة المريض،ط: سعيد كراچي.(قوله قائما)، اى في الفرض مع القدرة على القيام ، شامي: ۴۸۰/۱، فصل فى بيان تاليف الصلاة،ط: سعيد كراچي. (ومنهاالقيام) ..... (في فرض، وملحق به كنذروسنة فجرفى الاصح (لقادرعليه) الدرمع الرد: ۴۴۴/۱ـــ ۴۴۵، باب صفة الصلوة، بحث القيام ، ط: سعيد كراچي.

جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے مثلاً آواز صحیح ہو جائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کر سکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جا سکے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی، بدستور صحیح رہے گی۔(۱)

کہنی

نماز کے دوران کہنیاں کھلی ہوں، تو سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، اور اگر پوری آستین والے کپڑے نہیں ہیں تو اس صورت میں مجبوری کی بناء پر نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

کہنی سجدے میں

مرد حضرات سجدہ کرتے وقت دونوں کہنیوں کو زمین پر نہ لگائیں بلکہ زمین سے الگ رکھیں، اور خواتین سجدہ کرتے وقت دونوں کہنیوں کو زمین پر لگائیں۔(۳)

---

(۱) (قوله والتنحنح بلاعذر،.............. فان كان التنحنح لعذرفانه لايبطل الصلاة، بلاخلاف وان حصل به حروف لانه جاء من قبل من له الحق فجعل عفواوان كان من غيرعذرولاغرض صحيح فهومفسدعندهماخلافالابی يوسف في الحرفين وان كان بغيرعذرلكن لغرض صحيح كتحسين صوته للقراءة اوللاعلام انه في الصلاة اوليهتدى امامه عندخطائه ، الخ، البحر: ۲/۴-۵ ،باب ما يفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد،شامي: ۱/۶۱۸، : ۶۱۹، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها، مطلب المواضع التي لايجب فيهاردالسلام ،ط: سعيد كراچي. ويفسدهاأيضا (التنحنح بلا عذر)..... لوتنحنح لاصلاح صوته وتحسينه لايفسدعلى الاصح ، النهرالفائق شرح كنز الدقائق: ۱/۲۶۸ ، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها، ط: دارالكتب العلمية بيروت لبنان. بدائع الصنائع: ۱/۲۳۴-۲۳۵ ، فصل في بيان مايفسدالصلوٰة، ط: سعيد كراچي.

(۲) لوصلى رافعاكميه الى المرفقين كره، هندية: ۱/۱۰۶ ، الباب السابع فيمايفسدالصلوٰة، ومايكره فيها، الفصل الثاني فيمايكره في الصلوٰة ومالايكره، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ : ۱/۵۸، الفصل الثاني الجنس فيمايكره في الصلاة، ،ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۶۴۰ - ۶۴۱ ، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها. ط: سعيد كراچي.

(۳)(قوله وابدى ضبعيه) ..... لحديث الصحيحين ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذاسجد فرج بين يديه حتىٰ يبدوبياض ابطيه، ولحديث مسلم اذاسجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك، ثم ان كان في الصف لايبديهماحذرامن ايذاء جاره بخلاف مااذالم يودالي الايذاء كما.

کہنیاں

مردوں کے لئے سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

کھوپڑی کھلی رہے

نماز پڑھتے وقت سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ کھوپڑی کھلی رہے مکروہ ہے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی البتہ ثواب پورا پورا نہیں ملے گا۔(۲)

کھیلنا

نماز نہایت خشوع وخضوع اور توجہ کے ساتھ پڑھنا چاہیئے بلا ضرورت بدن سے

– اذا لم یکن فی الصف زحام .... (قوله والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذیها، لانه استر لها فانها عورة مستورة ، ویدل علیه مارواه ابوداود فی مراسیله انه علیه الصلاة والسلام مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض، فان المرأة لیست فی ذلک کالرجل ، الخ، البحر: ۱/ ۳۲۰، ــ ۳۲۱،فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة کبر،ط: سعید کراچی، شامی: ۱/ ۵۰۴ ــ ۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی، تاتارخانیة: ۱/ ۵۰۷، فصل فی السجود، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۱)(وافتراش) الرجل (ذراعیه ، للنهی (قوله وافتراش الرجل ذراعیه، ای بسطهما فی حالة السجود، وقیدبالرجل اتباعاً للحدیث المار آنفاولان المرأة تفترش وقال فی البحر قیل وانهانهی عن ذلک لانها صفة الکسلان والتهاون بحاله مع مافیه من التشبه بالسباع والکلاب والظاهر انهاتحریمیة للنهی المذکورمن غیرصارف ، شامی: ۱/ ۶۴۴،، باب مایفسد الصلوٰة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی. فتاویٰ تاتارخانیة: ۱/ ۵۲۲، باب مایکره للمصلی ومالایکره ،ط: ادارة القرآن کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید.

(۲) ویکره الاعتجار وهو ان یشد راسه بالمندیل ویترک وسط راسه ،قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۱۱۸، باب الحدث فی الصلوٰة، وما یکره فیها، ومالایکره ،ط: مکتبه ماجدیه کوئٹه. شامی: ۱/ ۶۵۲، مکروهات الصلاة، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۵۷، جنس آخر فیمایکره ، ط: مکتبه رشیدیه کوئٹه.

کھیلنا، بدن کھجانا، بدن پر ہاتھ پھیرتے رہنا، کپڑوں کو درست کرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں ناپسند ہیں (۱) نماز میں کھیلنا (۲) روزے میں گالی گلوچ کرنا (۳) قبرستان میں ہنسنا۔

بحرالرائق میں ہے کہ یہ افعال مکروہ تحریمی ہیں۔(۱)

(۱)" (قوله وكره عبثه بثوبه وبدنه.... المذكور في شرح الهدايةوغيرهاان العبث الفعل لغرض غير صحيح، ...... ما قدمنامن تعريف العبث يدل على ان الحك بيده في بدنه انمايكون عبثااذاكان لغير حاجة امااذااكله شئي في بدنه ضره واشغله فلاباس بحكه ولايكون من العبث .... ثم ان كراهة العبث تحريمية، لمااخرجه القضاعي في مسندالشهاب مرسلاعن يحيٰ ابن ابي كثيرعن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله كره لكم ثلاثا العبث في الصلاة والرفث في الصيام والضحك في المقابر... وارادبه كراهة التحريم ،البحرالرائق: ۲/ ۱۹ ــ ۲۰، باب مايفسدالصلوٰة، ومايكره فيها، ،ط: سعيدكراچي.هندية: ۱/ ۱۰۵، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها، الفصل الثاني فيمايكره في الصلاة ومالايكره ،ط : مكتبه ماجديه كوئٹه.شامي: ۱/ ۶۴۰ ،باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،ط:سعيد.

گ

گاڑی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر ریل گاڑی وغیرہ میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا مشکل ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے نماز ہوجائے گی، بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

بس اور کوچ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے، ہاں اگر سیٹ وغیرہ کے سہارے سے کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہوکر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱)(وان قدرعلی بعض القیام .....) (قام) وان تعذرا... لاالقیام اوما قاعدا، (قوله اوما قاعدا، لان رکنیة القیام للتوصل الی السجودفلایجب دونه وهذا اولیٰ من قول بعضهم صلی قاعدا، شامی: ۲/۹۷ ـ ۹۸، باب صلوٰة المریض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: مکتبه ماجدیه کوئٹه، خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۹۷، الفصل الحادی والعشرون فی صلاة المریض، جنس آخروفی الفتاویٰ المریض الذی یصلی قاعداالخ، ط: مکتبه رشیدیه کوئٹه. فان عجز عن استقبالهاصلی الی جهة قدرته ویسقط عنه السجودایضااذاعجز عنه ، ومحل کل ذلک اذاخاف خروج الوقت قبل ان تصل السفینة اوالقاطرة الی المکان الذی یصلی فیه صلاة کاملة ، ولا تجب علیه الاعادة ومثل السفینة القطرالبخاریة البریة والطائرات الجویة ، ونحوها، الفقه علی المذاهب الاربعة للجزائری : ۱/۲۰۶، کتاب الصلاة ، مبحث صلاة الفرض فی السفینة، وعلی الدابة ونحوها، ط: داراحیاء التراث العربی.

(۲) ولوقدرعلی القیام متکئاالصحیح ان یصلی قائمامتکئاولایجزیه غیرذلک وکذالک لوقدرعلی ان یعتمدعلی عصااوخادم له فانه یقوم ویتکئی کذافی التبیین ، هندیة: ۱/۱۳۶، الباب الرابع العشر فی صلاة المریض، ط: مکتبه ماجدیه کوئٹه.شامی: ۲/۹۷، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی، النهرالفائق: ۱/۳۳۴، باب صلاة المریض، ط: مکتبه دارالکتب العلمیة، بیروت لبنان.

گانا چلانا

گانا سننا، سنانا بہت بڑا گناہ ہے، قیامت کے دن ایسے لوگوں کے کانوں میں سیسہ گرم کر کے ڈال دیا جائے گا، (۱) تکلیف اتنی زیادہ ہوگی کہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا، اور ایسے لوگ جنت کی حوروں کی گانے سننے سے محروم ہوں گے، (۲) یقیناً یہ بہت ہی بڑی محرومی ہے، اس لئے گانے کی کیسٹ وغیرہ چلانا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے، نماز کے وقت گانے کی کیسٹ چلانا اور بھی بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ اس سے دل منتشر ہوگا، خشوع خضوع ختم ہو جائے گا، قرأت اور رکعات بھول جائیں گی۔ (۳) اگر کسی جگہ ایسا ہی

---

(۱) من قعد الی قینة لیستمع منها صب اللہ فی اذنیه آلانک یوم القیامة ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنه کنز العمال: ۱۵/ ۲۲۰، رقم الحدیث: ۴۰۶۶۹، ط: موسسة الرسالة بیروت، فیض القدیر: ۶/ ۲۰، حرف المیم رقم الحدیث: ۸۴۲۸، ط: مطبعة مصطفی محمد مصر بیروت.

(۲) من استمع الی صوت غناء لم یوذن له ان یستمع الروحانیین فی الجنة، قال ومن الروحانیون؟ قال: قراء اهل الجنة، الحکیم عن ابی موسیٰؓ [کنز العمال ۱۵/ ۲۱۹ کتاب اللهو واللعب، والتغنی رقم الحدیث: ۴۰۶۶۰، مطبع موسسة الرسالة بیروت. نوادر الاصول للحکیم الترمذی، الاصل الحادی والعشرون والمائة، : ۱/ ۳۳۳، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت، فیض القدیر: ۶/ ۲۰، رقم الحدیث: ۸۴۲۷، مطبع مصطفیٰ محمد مصر.

(۳) ورفع صوت بذکر، الدر المختار، (قوله ورفع صوت بذکر الخ) اقول: اضطرب کلام صاحب البزازیة فی ذلک، فتارة قال انه حرام وتارة قال: انه جائز .... لانه حیث خیف الریاء او تاذی المصلین او النیام، الخ، شامی: ۱/ ۶۶۰، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید کراچی. جب نماز کے اوقات میں بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے تو گانا بجانا کیسے جائز ہوگا؟

ہوتا ہے، تو اس کو بند کرنا ضروری ہے اگر خود بند کرا سکتا ہے تو بہتر ورنہ حکومت کے تعاون سے بند کرانا ضروری ہے، تاکہ لوگ سکون کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔(۱)

باقی اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

گردن جھکا کر سلام پھیرنا

بعض لوگ گردن جھکا کر تمام بدن گھما کر سلام پھیرتے ہیں، یہ خود ساختہ من گھڑت طریقہ ہے، یہ طریقہ شریعت سے ثابت نہیں اور اس کی کوئی اصل نہیں۔(۲)

گردن موڑنا

نماز کے دوران صرف گردن موڑنا بھی مکروہ ہے، اس لئے اس سے بھی پرہیز کرنا

---

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ ، فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ ، وذلک اضعف الایمان الصحیح للامام المسلم : ۱/ ۵۱، باب کون النھی عن المنکر من الایمان ،ط: قدیمی کتب خانہ کراچی.

(۲) ثم یسلم عن یمینہ یسارہ حتیٰ یری بیاض خدہ (قولہ حتیٰ یری بیاض خدہ) ای حتیٰ یراہ من یصلی خلفہ وفی البدائع یسن ان یبالغ فی تحویل الوجہ فی التسلیمتین، ویسلم عن یمینہ حتیٰ یریٰ بیاض خدہ الایمن وعن یسارہ حتیٰ یری بیاض خدہ الایسر، ردالمحتار: ۱/ ۵۲۶، کتاب الصــــلاۃ، مطلب فی خلف الوعید وحکم الدعاء بالمغفرۃ للکافر ولجمیع المؤمنین. ط: سعید کراچی. ھندیۃ: ۱/ ۷۶، الفصل الثالث فی سنن الصلوٰۃ وآدابھا وکیفیتھا، ط: ماجدیہ کوئٹہ. فتح القدیر: ۱/ ۲۷۸ ــ ۲۷۹، باب صفۃ الصلاۃ، ط: داراحیاء التراث العربی ، اغلاط العوام ، ص: ۲۳.

چاہیے۔(۱)

گرمی دانہ

☆......اگر (گرمی کے موسم کے) گرمی دانہ کے ٹوٹنے کے بعد پانی خود بخود نہیں نکلا بلکہ ہاتھ یا کپڑے کے لگنے سے پھیل گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پانی زخم سے ابھر کر اوپر آ گیا اور دانہ کے سوراخ سے زائد جگہ میں پھیل گیا، مگر اوپر ابھرنے کے بعد نیچے نہیں اترا، تو راجح قول کے مطابق وضو نہیں ٹوٹے گا، لیکن احتیاط کے طور پر دوبارہ وضو کر لے تو بہتر ہے اور اگر پانی زخم سے ابھر کر بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور نماز سے پہلے وضو دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱)(وتحويل صدره عن القبلة، اتفاقاقوله وتحويل صدره اماتحويل وجهه كله اوبعضه فمكروه لامفسدعلى المعتمد. شامي: ۱/ ۶۲۶، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، قبل مطلب في المشي في الصلاة ط سعيد (والالتفات بوجهه) كله اوبعضه للنهي وببصره يكره تنز يها(قوله للنهي) هو ما رواه الترمذي وصححه عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم" اياک والالتفات في الصلاة فان الالتفات في الصلاة هلكة، فان كان لا بد ففي التطوع لا في الفريضة، وروى البخاري انه صلى الله عليه وسلم قال" هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد" وقيده في الغاية بان يكون لغير عذر، وينبغي ان تكون تحريمية كما هو ظاهر الاحاديث، شامي: ۱/ ۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترک السنة اولیٰ ،ط: سعيد كراچي. ومنها رفع بصره الى السماء لقوله صلى الله عليه وسلم " ما بال اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء، اى في الصلاة، لينتهن او لتخطفن ابصارهم،" رواه البخاري، وهذا مكروه مطلقا عند الحنفية، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۷، تغميض العينين، ورفع البصر الى السماء في الصلاة، ط: دار الفكر هندية: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وفيما لا يكره، ط: رشيديه كوئته.بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۵، فصل اما بيان ما يستحب فيها ويكره، ط: رشيديه كوئته.

(۲)ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة، لما قالوا: لو مسح الدم كلما خرج ولو تركه لسال نقض والا لا. الدر مع الرد (قوله عين السيلان) اختلاف في تفسيره ففي المحيط عن ابي يوسف ان يعلو و ينحدر ، وعن محمد اذا انفتخ على

☆......اور اگر گرمی دانہ کے ٹوٹنے سے جو مواد نکلا ہے وہ پانی اور خون نہیں بلکہ ایک سخت چیز ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اس میں بہنے کی بات نہیں ہے۔(۱)

گریبان کھلا رہے

اگر نماز کی حالت میں مردوں کا گریبان کھلا رہے تو اس سے نماز مکروہ نہیں ہو گی۔(۲)

گلا صاف کرنا

اگر نماز میں بلاضرورت گلا صاف کرنے کی وجہ سے کم از کم دوحرف کی آواز پیدا

– راس الجرح وصار اكثر من رأسه نقض والصحيح لا ينقض ، آه قال في الفتح بعد نقله ذلك : وفي الدراية جعل قول محمد اصح ومختار السرخسي الاول وهو الاولىٰ، آه، اقول: وكذا صححه قاضي خان وغيره ، وفي البحر تحريف تبعه عليه ،ط: فاجتنبه، شامي: ۱/۱۳۵، اركان الوضوء اربعة ، مطلب نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچي.

(۱) وينقضه (دم) مائع من جوف او فم ، الدر مع الرد: ۱/۱۳۸، مطلب نواقض الوضوء ،ط: سعيد كراچي. (يخرج منه دم مسفوح) سائل (والا) تكن العلقة والقراد كذالك (لا) ينقض (كبعوض و ذباب) كما في الخانية لعدم الدم المسفوح الدر مع الرد: ۱/۱۳۹، ايضا،

(۲) عن معاوية بن قرة عن ابيه رضي الله تعالىٰ عنه قال: اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من مزينة لنبايعه ، وان قميصه لمطلق او قال: زر قميصه مطلق الخ،شمائل الترمذي،ص:۵،باب ماجاء في لباس رسول الله ﷺ،ط:سعيد. قال عروة: فما رأيت معاوية رضي الله تعالىٰ عنه ولا ابنه قط الا مطلق ازرارهما في شتاء و لاحر ، ولا يزر ران ازرارهما ابدا، ابوداود: ۲/۵۶۴، كتاب اللباس باب في حل الازرار،ط: دار الحديث ملتان، و: ۲/۲۰۹، ط: مكتبه رحمانيه (وقوله فما رأيت معاوية الخ وهذا وان كان اختيارا لما هو خلاف الاولىٰ خصوصاًفي الصلوات،لكنهاأحباأن يكون مارأياالنبي ﷺ وان كان اطلاق ازراره اذ ذاك لمعارض ، ولم يكن هذا من عامة احواله صلى الله عليه وسلم ، وذلك لما فيه من قلة المبالاة بامر الصلاة الا ان الكراهة لعلها لا تبقى في حق معاوية وابنه ، لكون الباعث لهما حب النبي صلى الله عليه وسلم واتباعه فيما رأياه من الكيفية ، الخ، بذل المجهود: ۵/۵۲، كتاب اللباس ، باب في حل الازرار ، ط: معهد الخليل الاسلامي كراچي، شامي: ۱/۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط:سعيد كراچي.

ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے تا کہ آواز صحیح ہو جائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کر سکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جا سکے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی بدستور صحیح رہے گی۔(۱)

گناہ جھڑتے ہیں

۱......نماز کے بعد مسجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔(۲)

۲......اور مسجد میں ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے کے لئے بیٹھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(۳)

---

(۱) (ویفسدها...... التنحنح) بحرفين (بلا عذر) امابه بان شاء من طبعه فلا (او) بلا (غرض صحيح) فلو لتحسين صوته او ليهتدى امامه او للاعلام انه فى الصلاة فلا فساد على الصحيح، (الدر المختار مع الرد: ۱/۶۱۸ - ۶۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۵۷۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ادارة القران كراچى، البحر الرائق: ۲/۵، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: سعيد كراچى. ومن الكلام المبطل التنحنح اذا بان منه حرفان فاكثر، وانما يبطل الصلاة اذا كان لغير حاجة فان كان لحاجة" كتحسين صوته حتىٰ تخرج القراءة من مخارجها تامة او يهتدى امامه الى الصواب" ونحو ذلك فانه لا يبطل، وكذا اذا كان ناشنا بدافع طبيعى، فانه لا يبطل الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۹، التنحنح فى الصلاة، ط: دار الفكر، بيروت.

(۲،۳) وعن عبدالرحمٰن بن عائش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت ربى عز و جل فى احسن صورة قال فيما يختصم الملأ الاعلىٰ قلت : انت اعلم قال فوضع كفه بين كتفى فوجدت بردها بين ثديىّ فعلمت ما فى السموٰت والارض وتلا" وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين" رواه الدارمى مرسلا وللترمذى نحوه عنه، وعن ابن عباس و معاذ بن جبل وزاد فيه قال يامحمد!هل تدرى فيم يختصم الملأ الاعلىٰ قلت:نعم فى الكفارات،والكفارات: المكث فى المساجد بعد الصلوات، والمشى على الأقدام إلى الجماعات وإبلاغ الوضوء فى المكاره، فمن فعل ذلك عاش بخير ومات بخير وكان من خطيئته كيوم ولدته امه الخ، مشكوٰة المصابيح: ۱/۶۹، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثانى، ط: قديمى كراچى.

۳...... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے پاؤں سے چل کر مسجد جانے سے اور بیماری یا جاڑے میں اچھی طرح وضو کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔

اور جس نے یہ کام کئے، بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا، اور بھلائی کے ساتھ مرے گا، اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا، جس طرح ماں کے پیٹ سے بچہ گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے۔(۱)

گناہ معاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے، ان سے بھی اللہ تعالیٰ گناہ اور خطاؤں کو بالکل دور کر دیتا ہے۔(۲)

گناہوں کی آگ بھڑکانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو اور اس میں جلتے رہتے ہو، اور جب تم نے صبح کی نماز ادا کر لی، تو وہ آگ بجھ گئی، پھر صبح سے ظہر تک تم گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو اور اس میں جلتے رہتے ہو لیکن جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو وہ آگ ٹھنڈی ہوگئی، پھر ظہر سے عصر تک اپنے لئے آگ روشن کرتے ہو، اور اس میں جلنے کا

---

(۱) ایضا.

(۲) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهراً بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقىٰ من درنه شئى، قالوا لا يبقى من درنه شئى قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا، متفق عليه، مشكوة المصابيح، ص: ۵۷، كتاب الصلاة، الفصل الاول، ط: قديمي كتب خانه كراچي. الترغيب والترهيب، : ۱/۱۹۸، رقم: ۶.

ساماں کرتے ہو، اور عصر کی نماز اس کو ٹھنڈی کر دیتی ہے، پھر عصر سے مغرب تک گناہوں کی آگ نہایت تیزی کے ساتھ شعلہ زن ہوتی ہے، اور جلا دینا چاہتی ہے مگر مغرب کی نماز پھر سے بجھا دیتی ہے، اسی طرح مغرب سے عشاء تک گناہوں کی آگ خوب بھڑکائی جاتی ہے، جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہو وہ آگ بجھ جاتی ہے، اور تم پاک صاف ہو کر سوتے ہو، پھر سونے کی حالت میں تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا، یہاں تک کہ تم نیند سے بیدار ہو جاؤ۔(۱)

گنھٹیا کا علاج قیام کے ذریعے

گنٹھیا یا جوڑوں کے دردوں کا علاج نماز میں ممکن ہے۔ جب ہم وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے ہمارا جسم ڈھیلا ہوتا ہے لیکن جب نماز کی نیت کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے، اس حالت میں آدمی کے اوپر سے سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں ام الدماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ جسمانی صحت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے اور عمدہ صحت کا دارومدار ریڑھ کی ہڈی کی لچک پر ہے۔

---

(۱) وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تحترقون تحترقون فاذا صليتم الصبح غسلتها، ثم تحترقون تحترقون فاذ اصليتم الظهر غسلتها، ثم تحترقون تحترقون فاذا صليتم العصر غسلتها ثم تحترقون تحترقون، فاذا صليتم المغرب غسلتها، ثم تحترقون تحترقون، فاذا صليتم العشاء غسلتها، ثم تنامون، فلا يكتب عليكم حتىٰ تستيقظوا رواه الطبراني في الصغير والاوسط، واسناده حسن، ورواه في الكبير، موقوفا عليه وهو اشبه، ورواته محتج بهم في الصحيح. الترغيب والترهيب من الحديث الشريف للمنذري: ۱۹۸/۱، رقم :۷، الترغيب في الصلوات الخمس والمحافظة عليها والايمان بوجوبها، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي واولاده بمصر.

نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں، پنجوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے گھٹیا کے درد کو ختم کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جسم سیدھا رہے اور ٹانگوں میں خم واقع نہ ہو۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس ۱/۷۲-۷۳)

گندہ دہن

گندہ دہن یعنی جس کے منہ سے بدبو آتی ہو، اور ساتھ کے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو، تو ایسے مریض کو جماعت میں شریک نہ ہونا چاہیئے بلکہ جماعت کے بغیر اکیلے میں نماز پڑھ لے تا کہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

---

(۱) (قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل و نحوه مما له رائحة كريهة، للحديث الصحيح فى النهى عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، قال الامام العينى فى شرحه على صحيح البخارى، قلت: علة النهى اذى الملائكة واذى المسلمين، ولا يختص بمسجده عليه الصلاة والسلام، بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع، خلافا لمن شذ ويلحق بما نص عليه فى الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولا او غيره، وانما خص الثوم هنا بالذكر وفى غيره ايضا بالبصل والكراث لكثرة اكلهم لها، وكذلك الحق بعضهم بذلك من بفيه بخرأ وبه جرح له رائحة، وكذلكالقصاب والسماك والمجذوم والابرص اولىٰ بالالحاق، وقال سحنون لا ارى الجمعة عليهما، واحتج بالحديث والحق بالحديث كل من اذى الناس بلسانه وبه افتىٰ ابن عمر وهو اصل فى نفى كل من يتأذى به، ولا يبعد ان يعذر المعذور بأكل ماله ريح كريهة، لما فى صحيح ابن حبان عن المغيرة بن شعبة قال: انتهيت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد منى ريح الثوم فقال: من اكل الثوم، فاخذت يده فادخلتها فوجد صدرى معصوبا، فقال: ان لك عذرا وفى رواية الطبرانى فى الاوسط، اشتكيت صدرى فاكلته، وفيه: فلم يعنفعه صلى الله عليه وسلم، وقوله صلى الله عليه وسلم وليقعد فى بيته صريح فى ان اكل هذه الاشياء عذر فى التخلف عن الجماعة، وايضا هنا علتان: أذى المسلمين وأذى الملائكة، فبالنظر الى الاولى، يعذر فى ترك الجماعة وحضور المسجد، وبالنظر الى الثانية يعذر فى ترك حضور المسجد ولو كان وحده، آه ،ملخصا.

اقول: كونه يعذر بذلك ينبغى تقييده بما اذا اكل ذلك بعذر او اكل ناسيا قرب دخول وقت الصلاة لئلا يكون مباشرا لما يقطعه عن الجماعة لصنعه، شامى: ۱/ ۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة

گوبر سے لپائی

مسلم یا غیر مسلم کے گھر میں گوبر سے لپی ہوئی خشک جگہ پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، نماز صحیح ہو جائے گی، لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

گوشۂ چشم

گوشۂ چشم یعنی آنکھوں کے کناروں سے شدید ضرورت کے بغیر ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

گولیاں چلیں

اگر نماز کی حالت میں گولیاں چلنی شروع ہوگئیں، تو نماز توڑ کر اپنا دفاع کرنا جائز

-وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد ، ط: سعيد كراچي. مرقات المفاتيح: ۲/ ۴۱۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيديه كوئٹه.

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا ، فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه الانس ، مشكواة ، ص: ۶۸ ، باب المساجد، ومواضع الصلاة ،ط :قديمي كراچي.

(۱) (قوله مبسوط على نجس الخ) ....وكذا الثوب اذا فرش على النجاسة اليابسة ، فان كان رقيقا يشف ما تحته او توجد منه رائحة النجاسة على تقدير ان لها رائحة لا يجوز الصلاة عليه ، وان كان غليظا بحيث لا يكون كذالك جازت ، آه، شامي: ۱/ ۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

(۲)(والالتفات بوجهه) كله او بعضه للنهي وببصره يكره تنزيها (قوله وببصره يكره تنزيها) اى من غير تحويل الوجه اصلا ، لانه صلى اللهعليه وسلم كان يلاحظ أصحابه في صلاته بموق عينيه، شامي: ۱/ ۶۴۳ ، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولىٰ. ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/ ۲۱۵ ، فصل واما بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: ايچ ايم سعيد كراچي. البحر (۲/ ۲۱) باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

ہے گناہ نہیں ہوگا، البتہ بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

گونگا

اگر مادرزاد گونگا، بہرا قرأت پر قادر نہیں تو قرأت اس پر فرض نہیں ہوگی۔ باقی جن ارکان پر قادر ہے، ان کو سب لوگوں کی طرح ادا کرتا رہے، اگر اس کو اتنی سمجھ ہے کہ نماز فرض ہے، اس کے باوجود وہ نماز کو بقدر طاقت ادا نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویباح قطعها لنحو قتل حية وند دابة وفور قدر، وضياع ما قيمتة درهم له أولغيره، الدر مع الرد، (قوله ويباح قطعها) اى ولو كانت فرضا كما فى الامداد: شامى: ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب فى احكام المسجد، ط: سعيد كراچى.

نقل عن خط صاحب البحر على هامشه ان القطع يكون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا، فالحرام لغير عذر والمباح اذا خاف فوت مال، والمستحب، والقطع للاكمال والواجب لاحياء نفس، شامى: ۲/۵۲، باب ادراك الفريضة، مطلب قطع الصلاة يكون حراماً ط: سعيد كراچى. وكذا الاجنبى اذا خاف ان يسقط من سطح أو تحرقه النار أو يغرق فى الماء، واستغاث المصلى وجب عليه قطع الصلاة، رجل قام الى الصلاة وسرق منه شيء قيمته درهم له ان يقطع الصلاة ويطلب السارق سواء كانت فريضة أو تطوعا؛ لأن الدرهم مال. هندية ۱/۱۰۹، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما يتصل بذلك، ط: رشيدية. البحر ۲/۷۱ باب ادراك الفريضة، ط: سعيد.

(۲)(ولا يلزم العاجز عن النطق) كأخرس وامى (تحريك لسانه) وكذا فى حق القراءة هو الصحيح لتعذر الواجب، فلا يلزم غيره الا بدليل فتكتفى النية لكن ينبغى ان يشترط فيها القيام وعدم تقديمها لقيامها مقام التحريمة ولم اره ثم فى الاشباه فى قاعدة التابع تابع، فالمفتى به لزومه فى تكبيرة وتلبية لا قراءة، الدر المختار (قوله ثم فى الاشباه) اقول: عبارة الاشباه على ما رأيته فى عدة نسخ: ومما خرج اى عن القاعدة الاخرس يلزمه تحريك اللسان فى تكبيرة الافتتاح والتلبية على القول به واما بالقراءة فلا على المختار، شامى: ۱/۴۸۱،۴۸۲ فصل فى بيان تاليف الصلاة، الى انتهائها مطلب فى حديث الاذن، جزم، ط: سعيد كراچى.

(هى فرض عين على كل مكلف ... وتاركها عمدا مجانة) اى تكاسلا فاسق، الدر المختار، (قوله هى) اى الصلاة الكاملة وهى الخمس المكتوبه (قوله على كل مكلف) اى بعينه ولذا سمى فرض عين ... ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثىٰ او عبداً، شامى: ۱/۳۵۱-۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

گونگا امام

گونگے امام کے پیچھے امی (ان پڑھ) کی اقتداء درست نہیں، اسی طرح لکھے پڑھے لوگوں کی اقتداء بھی درست نہیں۔(۱)

گونگا نماز کیسے پڑھے

گونگا تکبیر تحریمہ اور قرأت کے لئے صرف زبان ہلائے، کافی ہے نماز ہو جائے گی اور راجح قول کے مطابق گونگے کے لئے زبان ہلانا فرض نہیں صرف مستحب ہے اس لئے اگر زبان بھی نہ ہلائے تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

گھاس پر نماز پڑھنا

اگر گھاس پاک ہے، اس پر ناپاک کھاد وغیرہ نہیں تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر گھاس پر ناپاک کھاد وغیرہ ہے تو جگہ ناپاک ہونے کی وجہ سے نماز پڑھنے سے نماز نہیں

---

(۱) ولا يصح اقتداء القارى بالامى وبالاخرس وكذا لا يصح اقتداء الامى بالاخرس، هندية: ۱/۸۶، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹة. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۶۳۱، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۱/۳۶۰، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا يلزم العاجز عن النطق كاخرس وامي تحريك لسانه وكذا في حق القراءة هو الصحيح لتعذر الواجب فلا يلزم غيره الا بدليل فتكفي النية لكن ينبغي ان يشترط فيها القيام وعدم تقديمها لقيامها مقام التحريمة، الد المختار مع الرد: ۱/۴۸۱-۴۸۲، باب صفه الصلاة، فصل اذا اراد الشروع، ط: سعيد كراچي

ہوگی۔(۱)

گھٹیا لباس

میل کچیل سے بھرے ہوئے گھٹیا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر گھٹیا لباس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں تو پھر مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

گھر پر مستقل جماعت کرنا

قرب وجوار میں مسجد ہونے کے باوجود دائی طور پر مسجد کو چھوڑ کر اپنے گھر پر با قاعدہ جماعت کا انتظام کرنا جائز نہیں، اور دائی طور پر مسجد کی جماعت چھوڑ نا بہت بڑا گناہ ہے، اور جماعت ترک کرنے پر اصرار کرنا فسق ہے عدالت میں ایسے شخص کی شہادت بھی

---

(۱) لا بأس بالصلوة والسجود على الحشيش، هندية: ۱/۶۳، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثاني ومما يتصل بذلك مسائل، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. (قوله ويفسدها سجوده على نجس) اى بدون حائل اصلا، شامي: ۱/۲۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۵۰۱، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها: (قوله لانه اقرب للتواضع)... وطهارة موضع القدمين في القيام شرط وفاقا، وموضع السجدة مختلف لانها تتأتى بالانف، وهو اقل من الدرهم، شامي: ۱/۵۰۲، فصل في بيان تالف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجالي، ط: سعيد كراچي، وطهارة بدنه..... ومكانه) الخ الدر مع الرد: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وكره)...... ...... وصلاته في ثياب بذلة يلبسها في بيته و مهنة اى خدمة ان له غيرها والا لا، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في كراهة التحريمية ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۹۷، فصل في المكروهات، فروع، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق: ۲/۵۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تحت قوله وعلى بساط فيه تصاوير ان لم يسجدعليها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/۳۳، ط: سعيد كراچي.

قبول نہیں ہوتی ہے۔(۱)

گھر میں جماعت کرنا

☆......اگر کبھی اتفاق سے مسجد میں جماعت نہیں ملی، تو گھر پر عورتوں اور بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لینا چاہیئے جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔(۲)

☆......مردوں کو گھر پر جماعت کرنے کی عادت نہیں بنانی چاہیئے بلکہ مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے، اگر کبھی اتفاق سے جماعت نہ ملی تو گھر پر عورتوں

---

(۱) (والجماعة سنة موكدة للرجال) قال الزاهدى: ارادوا بالتاكيد الوجوب الا فى جمعة وعيد فشرط .... (وقيل واجبة وعليه العامة اى عامة مشايخنا وبه جزم فى التحفة وغيرها، قال فى البحر، وهو الراجح عند اهل المذهب (فتسن او تجب ثمرته تظهر فى الاثم بتركها مرة الخ، الدر مع الرد: ۱/۵۵۲ ــ ۵۵۴، (قوله قال الزاهدى، الخ) .... وقال فى شرح المنية: والاحكام تدل على الوجوب ،من ان تاركها بلا عذر يعذر وترد شهادته، ويأثم الجيران بالسكوت عنه الخ، شامى: ۱/۵۵۲، (قوله قال فى البحر الخ) وقال فى النهر: هو اعدل الاقوال وأقواها، ولذا قال في الاجناس: لا تقبل شهادته اذا تركها استخفافا ومجانة، اما سهواً او بتاويل ككون الامام من اهل الاهواء او لا يراعى مذهب المقتدى، فتقبل، شامى: ۱/۵۵۴، باب الامامة، مطلب فى تكرار الجماعة في المسجد، " قبله وبعده" ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۶، باب الامامة، ط: قديمى. البحر: ۱/۳۴۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. و: ۱/۶۰۳، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) حدثنا عبدان بن احمد .... عن عبد الرحمٰن بن ابى بكرة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبل من نواحي المدينة يريد الصلاة فوجد الناس قد صلوا فمال الى منزله فجمع أهله فصلى بهم، مجمع البحرين فى زوائد المعجمين للهيثمى، باب فيمن جاء الى المسجد فوجد الناس قد صلوا: ۱/۲۷۲، كتاب الصلاة، رقم الحديث ۶۵۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت، . شامى: ۱/۵۵۳ باب الامامة، مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، ط: سعيد كراچى.

اور بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لے۔(۱)

علامہ شامیؒ نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ ''ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے تھے، مسجد میں آئے تو جماعت ہو چکی تھی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکان میں اہل وعیال کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی'' اس سے ثابت ہوا کہ گھر میں جماعت کرنا ایسی حالت میں صحیح ہے کہ مسجد میں جماعت نہ ملے۔(۲)

گھر میں نماز پڑھنا

مردوں کے لئے شرعی عذر کے بغیر مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنا بہت ہی بڑی محرومی ہے، اور اسلام کے بڑے شعائر کو ترک کرنا ہے، حدیث شریف میں اس پر سخت وعید ہے، ایک روایت میں اس کی نماز کو نا قابل اعتبار قرار دیا گیا ہے۔(۳)

---

(۱) قوله ولو فاتته ندب طلبها فلا يجب عليه الطلب في المساجد بلا خلاف بين اصحابنا ...... وذكر القدوري: يجمع باهله ويصلي بهم يعني وينال ثواب الجماعة ، شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۰۰، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۶۰۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۱/۳۴۶، ط: سعيد كراچي.

(۲) انه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد وقد صلى اهل المسجد فرجع الى منزله فجمع اهله وصلى ، شامي: ۱/۵۵۳باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ، ط: سعيد كراچي، ، وانظر الى الحاشية السابقة رقم ۱ .

(۳)عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع المنادى، فلا يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر؟ قال خوف او مرض لم تقبل منه الصلوٰة التي صلى ،مشكوٰة، ص: ۹۶، ۱ باب الجماعة وفضلها الفصل الثاني ، ط: قديمي كراچي. كنز العمال الترهيب الاكمال: ۷/۵۸۳، رقم الحديث، : ۲۰۳۵۹، ط: موسسة الرسالة بيروت.

قوله صلى الله عليه وسلم: "لا صلاة لجار المسجد الا في المسجد" شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة: " قوله ولو فاتته ندب طلبها ط: سعيد كراچي. الحاوي الكبير، ۲/ ۳۷۹، باب فضل الجماعة والعذر بتركها، ط: دارالفكر بيروت.

گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہونا

جو شخص مسجد کی جماعت کی نماز چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہے، اور مسلسل جماعت چھوڑتا ہے تو وہ فاسق اور گنہگار ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دیتا جو مسجد میں آکر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے''۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسجد میں آکر اکیلا نماز پڑھتا ہے، اور جماعت کا خیال نہیں کرتا ہے، یا جماعت ترک کرنے کا عادی ہے اور گھر میں اکیلا نماز پڑھتا ہے تو دونوں فاسق اور گنہگار ہیں۔ دونوں پر ضروری ہے کہ جماعت کی پابندی کریں، نہ گھر میں تنہا نماز پڑھیں اور نہ مسجد میں جماعت کے بغیر پڑھیں، اگر مجبوری سے اتفاقاً جماعت فوت ہوجائے تو الگ بات ہے۔(۲)

گھڑی

آج کل گھنٹے گھڑیاں عام ہیں، اوقات بنانے والی جنتریاں اور نقشے اکثر بلکہ تمام مسجدوں میں موجود ہیں ان کے مطابق نمازوں کے وقت کی پابندی کرنا نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے البتہ گھڑیاں صحیح رکھنی چاہئیں، کیونکہ وقت کی پابندی کی صورت میں جماعت میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں، اور پابندی نہ ہونے کی صورت میں لوگ

---

(۱) عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لو لا ما فی البيوت من النساء والذرية اقمت صلاوة العشاء وامرت فتياتی يحرقون ما فی البيوت بالنار، ،مشكوة المصابيح، ص: ۹۷، باب الجماعة و فضلها، الفصل الثالث ،ط: قديمی كتب خانه كراچی.

(۲) الجماعة واجبة، وسنة لوجوبها بالسنة........ الا ان هذا يقتضی الاتفاق علی ان تركها مرة بلا عذر يوجب اثما مع أنه قول العراقيين والخراسانيون علی انه يأثم اذا اعتاد الترک كما فی القنية ،شامی: ۱/۵۵۲، باب الامامة قبيل مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، ط: سعيد كراچی، النهر الفائق: ۱/۲۳۸، باب الامامة والحدث فی الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، مزید ''گھر پر مستقل جماعت کرنا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

جماعت میں کم شریک ہوتے ہیں۔(۱)

گھڑی آویزاں کرنا

مسجد کی دیوار پر گھڑی آویزاں کرنا جائز ہے، اس سے مقررہ وقت پر جماعت کھڑی کرنے میں مدد ملتی ہے اور وقت معلوم ہونے کی وجہ سے جماعت میں لوگ زیادہ شامل ہو سکتے ہیں۔(۲)

گھڑی دیکھنا

نماز کی حالت میں قصداً ہاتھ پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ بلاضرورت بے فائدہ کام کرنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، ہاں بلا ارادہ گھڑی پر

---

(۱) عمدة الفقه ۲/ ۲٦ کتاب الصلاة جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے، مولفہ حضرت مولانا حاجی حافظ سید زوار حسین شاہ نقشبندی، ط: ادارہ مجددیہ ناظم آباد۔

(۲) قوله (بالقنو والقنوين فيعلقه) فيه دلالة على تعليق المراوح في المساجد لما انها ليست بأقل نفعا من القنو مع ما في القنو من الشغل والتلويث ما ليس في المروحة. الكوكب الدرى على جامع الترمذى: ۴/ ۸۴، ابواب التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة البقرة، ط: ادارة القرآن كراچى. وفى تعليق الشيخ زكريا رحمه الله.

لله در الشيخ ما ادق نظره ويدخل في ما استنبطه تعليق الساعات فان الاحتياج اليها لاقامة الصلاة وتكثير الجماعة اشد من الاحتياج الى المراوح، الكوكب الدرى على جامع الترمذى: ۴/ ۸۴، ابواب التفسير، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة البقرة القنو يعلق في المسجد، ط: ادارة القرآن كراچى.

نظر پڑ گئی اور وقت بھی معلوم ہو گیا تو مکروہ نہیں ہو گا۔(۱)

گھل جانے والی چیز

نماز کے دوران ایسی چیز نگلنے یا معدہ میں پہنچنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جو منہ میں گھل جاتی ہے، جیسے چینی مٹھائی وغیرہ۔(۲)

گہن کے وقت نماز مشروع ہونے کی وجہ

چاند اور سورج کا گرہن آفت، مصیبت اور شر و برائی کے اسباب کا نمونہ اور آخرت یاد دلانے والی اور نصیحت حاصل کرنے کی چیز ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی پُرلطف حکمت تقاضا کرتی ہے کہ کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلائے جو کسوف کے مانند بلاؤں کو دور کریں، بدیوں اور برائیوں کو دور کر دیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک کے ذریعے یہ تمام طریقے سکھلا دیئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور طریقہ ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا اور مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور دعا اور بلا

---

(۱) ولا یفسدها نظره الی مکتوب وفهمه لو مستفهما وان کره (قوله وان کره) ای لاشتغاله بما لیس من اعمال الصلاة، واما لو وقع نظره بلا قصد وفهمه فلا یکره، شامی: ۱/ ۶۳۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا قرأ تعالی جد، بدون الف لا تفسد، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/ ۱۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. و: ۲/ ۲۴، ط: رشیدیه کوئٹہ. وحاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴۱، فصل فیما لا یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) (قوله لا یذوب) احترز به مما یذوب کالسکر یکون فی فیه، اذا ابتلع ذوبه فانها تفسد ولو بدون مضغ ذکره السید حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۱۹۵، وص: ۳۵۵، فصل فی المکروهات، فروع ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۵۱، فصل فیما یفسد الصلاة قبیل، فروع ط: سهیل اکیڈمی لاهور، واذا ابتلع ما ذاب من سکر فی فمه فسدت ولو ابتلعه قبل الصلاة ووجد حلاوته فیها لا تفسد، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴۱، فصل فیما لا یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

دونوں جب کبھی جمع ہو جاتے ہیں تو اللہ کے حکم سے دعا ہی بلا پر غالب آتی ہے، بشرطیکہ دعا ایسی زبانوں سے نکلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والی ہوں۔ (۱)

صحیح مسلم و بخاری سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اور کسی کے مرنے یا جینے سے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے وہ نشان ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان کو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ (۲)

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں تاکہ وہ اپنے گناہ، بدکاری، اور پلیدیوں کے وبال سے ڈریں اور اسی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کے وقت حکم فرمایا ہے کہ بہت نیکیاں کرو اور نیک کاموں کی طرف جلدی کرو اور خالص نیت کے ساتھ نماز اور دعا کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا، ذکر و تضرع، قیام اور رکوع و سجود، توبہ، انابت، استغفار، خشوع و خضوع اور گڑگڑا کر دعا کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں انکساری اور عاجزی اختیار کرنا، صدقہ دینا،

---

(۱) ومنها صلاة الآيات كالكسوف والخسوف والظلمة ، والاصل فيها ان الآيات اذا ظهرت انقادت لها النفوس والتجات الى الله وانفكت عن الدنيا نوع انفكاك فتلك الحالة غنيمة المؤمن، ينبغي ان يبتهل في الدعاء والصلاة، وسائر اعمال البر. حجة الله البالغة: ۲/ ۲۰، النوافل قبل الاقتصاد في العمل، ط: كتب خانه رشيديه دهلی.

(۲) حدثنا اسحق بن ابراهيم............ سمعت عبيد بن عمير يقول حدثني من اصدق حسبته يريد عائشة ان الشمس انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قياما شديدا يقوم قائما ثم يركع .... ثم قال: ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته ولكنهما من آيات الله يخوف الله بهما فاذا رايتم كسوفا فاذكروا الله حتىٰ ينجليا، صحيح مسلم : ۱/ ۲۹۶، كتاب الصلاة، ط: قديمي كتب خانه كراچی. عن ابن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولكنهما آيتان من ايات الله فاذا رايتموها فصلوا، صحيح البخاری: ۱/ ۱۴۴، باب لا تنكسف الشمس لموت احد ولا لحياته، ط: قديمي كراچی.

خیرات کرنا مقرر فرمایا،(۱) تاکہ نیک اعمال آنے والے عذاب سے بچنے کا ایک ذریعہ بن جائیں، گرہن کا وقت ایسا وقت ہے کہ حوادث اور سانحہ رونما ہونے کو یاد دلاتا ہے اور اس پر خبردار اور ہوشیار کرنے والا بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ والوں کے دلوں میں ایسے اوقات میں خود بخود گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے، نیز ایسے اوقات میں زمین پر تجلیات کا نزول ہوتا ہے، اس لئے اللہ والوں کو ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرب حاصل کرنا بہت مناسب ہے، چنانچہ نعمان بن بشیرؓ کی حدیث (۲) میں کسوف کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

فاذا تجلی اللّٰہ لشئی من خلقه خشع له — جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اس کے سامنے جھک جاتی ہے۔(۳)

---

(۱) واما أنه من آيات المخوفة فلان تبديل النور بالظلمة تخويف والله تعالىٰ انما يخوف عبيده ليتركوا المعاصي ويرجعوا الطاعة التي بها فوزهم وافضل الطاعات بعد الايمان الصلاة ...، ويستحب ان يأمر الامام الناس في هذه الخطبة بالصدقة والعتق والتوبة من المعاصي ويحذرهم الغفلة والاغترار وقد جاء كل من الامر بالصدقه والاعتاق في احاديث ، واذا كانت من التخويف فهي داعية الى التوبة والمسارعة الى جميع افعال البر كل على قدر طاقته ، اتحاف السادة المتقين بشرح احياء علوم الدين: ۳/ ۴۰۹ - ۴۱۶، القسم الرابع من النوافل، الاولى: صلاة الكسوف، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

(۲) عن النعمان بن بشير قال: كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: وكان يصلي ركعتين...... وان ذاك ليس كذلك ولكنهما خلقان من خلق الله فاذا تجلى الله عزوجل لشئي من خلقه خشع له، مسند احمد ۱۴/ ۱۴۷ رقم الحديث[۱۸۲۶۷] ط: دار الحديث القاهره.

(۳) وايضا فانه وقت قضاء الله الحوادث في عالم المثال ولذلك يستشعر فيها العارفون الفزع، وفزع رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها لاجل ذلك وهي اوقات سريان الروحانية في الارض فالمناسب للمحسن ان يتقرب الى الله في تلك الاوقات وهو قوله عليه الصلاة والسلام في الكسوف في حديث نعمان بن بشير فاذا تجلى الله لشئي من خلقه خشع له، حجة الله البالغة: ۲/ ۲۰ ،مبحث في النوافل وحكمة تشريعها ومنها صلاة الآيات كالكسوف والخسوف، ط: صديقيه كتب خانه اكوژه ختك. و ۲/ ۵۰، ط: قديمي.

نیز کفار چاند اور سورج کی عبادت کرتے ہیں، اور ان کو سجدہ کیا کرتے ہیں اس لئے ایمان داروں پر لازم ہے کہ جب کوئی ایسی دلیل ظاہر ہو جس سے ان چیزوں کا عبادت کا مستحق نہ ہونا ثابت ہو تو اللہ تعالیٰ کے سامنے نیازمندی سے التجا کریں، اور اللہ تعالیٰ کو سجدہ کریں، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:(۱)

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للّٰہ الذی خلقھن

آفتاب کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو، بلکہ اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ یہ سجدہ کرنا دین کے لئے شعار اور منکرین کے لئے خاموش کرنے والا جواب ہے۔

سوال:۔ اگر کوئی کہے کہ خسوف وکسوف نجوم کی مقررہ منازل پر پہنچنے سے واقع ہوتا ہے، اور اس کو انسانوں کے عذاب وثواب سے کوئی تعلق نہیں ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ جو سائل نے کہا ہے وہ علت ہے اور جو ہم نے کہا ہے وہ حکمت ہے، پس دونوں میں کوئی تعارض نہیں (احکام اسلام ص ۷۹)

---

(۱) وایضا فالکفار یسجدون للشمس والقمر فکان من حق المؤمن اذا رأی آیة عدم استحقاقھا العبادة ان یتضرع الی اللہ ویسجد له وھو قوله تعالی (لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن) لیکون شعارا للدین وجوبا مسکتا لمنکر به، حجة اللہ البالغة: ۲/۲۰، مبحث فی النوافل وحکمة تشریعها، ومنها صلاة الآیات کالکسوف والخسوف، والظلمة، ط: صدیقیة کتب خانه اکوڑہ خٹک.

ل

لا الٰہ الا اللّٰہ

''تعجب کی خبر سن کر......'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لاحق

☆......لاحق وہ نمازی ہے جو امام کے ساتھ ابتداء میں شریک ہوتا ہے، لیکن کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر امام کے ساتھ اقتداء کرنے کے بعد اس کی کچھ رکعات یا تمام رکعات رہ جائیں، مثلاً غفلت کی وجہ سے، یا وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے، یا بلا عذر مثلاً اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرلیا، اس طرح یہ رکعت رہ گئی، یا مقیم آدمی مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، یا خوف کی نماز میں پہلی ایک یا دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھتا ہے، تو یہ لاحق ہے۔(۱)

☆......لاحق کا حکم مقتدی کا حکم ہوتا ہے، یہ باقی ماندہ نماز میں ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور سورت نہیں پڑھے گا اور اگر بھول گیا اور سہو سجدہ لازم ہوا تو سہو سجدہ بھی نہیں کرے گا، اور اس کا فرض اقامت کی نیت سے تبدیل بھی نہیں ہوگا۔(۲)

ایسا شخص مسبوق کے برعکس پہلے اس حصے کو قضاء کرے گا جو امام کے ساتھ

---

(۱) اللاحق وهو الذى ادرک اولها وفاته الباقي لنوم او حدث او بقي قائما للزحام او الطائفة الاولىٰ في صلاة الخوف، هندية: ۱/ ۹۲، الباب الخامس في الامامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وحكمه كمؤتم فلا ياتي بقراء ة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية اقامة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۴۰، باب الحدث في الصلاة وهذا فصل في المسبوق كنا وعدناه، ط: رشيدية كوئته

پڑھنے سے رہ گیا ہے، اور اگر جماعت باقی ہے تو یہ امام کے ساتھ شریک ہوگا۔(۱)

☆......لاحق سے جو رکعات رہ گئی ہیں ان میں وہ مقتدی سمجھا جائے گا، اور امام کے ساتھ جیسے مقتدی قرأت نہیں کرتا، ایسے ہی لاحق بھی قرأت نہیں کرے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے گا، اور اگر اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا تو سہو سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

لاحق بھی مسبوق بھی

اگر کوئی شخص لاحق بھی ہے مسبوق بھی ہے، مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شریک ہوا، اور شرکت کے بعد پھر کچھ رکعتیں اس کی اور چلی گئیں، تو اس کو چاہیئے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو جماعت میں شرکت کے بعد نکل گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے، اس کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے مگر اس میں امام کی متابعت کا خیال رکھیں، اس کے بعد ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں وہ مسبوق ہے۔(۳)

---

(۱) ویبدأ بقضاء ما فاته عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان امکنه ادراکه والا تابعه ثم صلی ما نام فیه بلا قراءة، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما، الخ، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۳۴۰، باب الحدث فی الصلاة وهذا فصل فی المسبوق کنا وعدناه، ط؛ رشیدیه کوئٹه. هندیة: ۱/۹۲، الباب الخامس فی الامامة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

(۲) وله حکم المقتدی فلا یسجد للسهو اذا سها فیما یقضی ولا یقرأ فیه، فتح القدیر: ۱/۳۴۰، باب الحدث فی الصلاة وهذا فصل فی المسبوق کنا وعدناه، ط: رشیدیه کوئٹة، الدر المختار: ۱/۵۹۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۲، الباب الخامس فی الامامة الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: بلوچستان بک ڈپو، وانظر الی الحاشیة رقم۲ فی الصفحة السابقة.

(۳) وهذا بیان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق وحکمه انه یصلی اذا استیقظ مثلا ما نام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی ما فاته، شامی: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام او قبله أو بعده، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۳۴۰، باب الحدث فی الصلاة، وهذا فصل فی المسبوق کنا وعدناه، ط: رشیدیه کوئٹه.

مثال: عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شریک ہوا، اور شریک ہونے کے بعد ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا، اور وضو کرنے گیا، اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی، تو اس کو چاہیئے کہ پہلے ان تین رکعتوں کو ادا کرے جو شریک ہونے کے بعد وضو ٹوٹنے کی وجہ سے نکل گئی ہیں، پھر اس رکعت کو جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھیں، اور ان تین رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے، یعنی قرأت نہ کرے، اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کریں، اس لئے کہ امام کی دوسری رکعت ہے، اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا، پھر دوسری رکعت میں بھی قعدہ کرے، اس لئے یہ اس کی دوسری رکعت ہے، پھر تیسری رکعت میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے، امام نے اس میں قعدہ کیا تھا، پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی، اور اس میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ اس کی چوتھی رکعت ہے، اور اس رکعت میں اس کو قرأت بھی کرنا ہوگی اس لئے کہ وہ اس رکعت میں مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں منفرد تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوتا ہے۔(۱)

---

(۱) (قوله ثم ما سبق به بها) .... بيانه كما في شرح المنية وشرح المجمع انه لو سبق بركعة من ذوات الاربع ونام في ركعتين يصلي اولا ما نام فيه ثم ما ادركه مع الامام ثم ما سبق به فيصلي ركعة مما نام فيه مع الامام ويقعد متابعة له لانها ثانية امامه ثم يصلي الاخرى مما نام فيه ويقعد لانها ثانيته ثم يصلي التي انتبه فيها ويقعد متابعة لامامه لانها رابعة وكل ذلك بغير قراء ة لانه مقتد ثم يصلي الركعة التي سبق بها بقراء ة الفاتحة و سورة والاصل ان اللاحق يصلي على ترتيب صلاة الامام والمسبوق يقضي ما سبق به بعد فراغ الامام ، شامي: ۱/ ۵۹۵ ـ ۵۹۶، باب الامامة ، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما ، مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۴۰، باب الحدث في الصلاة، هذا فصل في المسبوق كنا وعدناه ، ط؛ رشيديه كوئٹة.

لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم

☆……جو شخص امام کے ساتھ نماز میں تکبیر تحریمہ سے شریک ہوتا ہے، لیکن کسی عذر کی وجہ سے یعنی وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے کچھ رکعتیں نکل گئیں ہیں تو اس کو ''لاحق'' کہتے ہیں۔(۱)

☆……اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہو، تو لاحق پر بھی سہو سجدہ واجب ہوتا ہے مگر لاحق اپنی نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرے گا، اگر چہ اس نے امام کے ساتھ سہو سجدہ کرلیا تھا، تو بھی اپنی نماز کے آخر میں دوبارہ سہو سجدہ کرے گا، اس لئے کہ لاحق نے نماز میں شامل ہوتے وقت یہ عزم کیا تھا کہ وہ پوری نماز میں اپنے امام کے پیروی کرے گا، اور جب اس کے امام نے اخیر میں سہو سجدہ کیا ہے تو یہ بھی اپنی نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرے گا۔(۲)

---

(۱) اللاحق وهو الذى ادرك اولها وفاته الباقي لنوم او حدث او بقي قائما للزحام او الطائفة الاولىٰ فى صلاة الخوف، هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس في الامامة، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور. شامى: ۱/۵۹۴، باب الامامة،مطلب فى احكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۴۰، باب الحدث فى الصلاة الخ، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (وكذا اللاحق) لكنه يسجد فى آخر صلاته، ولو سجد مع امامه اعاده، الدر المختار (قوله وكذا اللاحق) اى يجب عليه السجود بسهو امامه لانه مقتد فى جميع صلاته بدليل انه لا قراء ۃعليه ، فلا سجود فيما يقضيه (قوله لكنه يسجد الخ) اى يبدأ بقضاء مافاته ثم يسجد فى آخر صلاته لانه التزم متابعة الامام فيما اقتدى به على نحو ما يصلى الامام ، وانه اقتدى به فى جميع الصلاة فيتابعه فى جميعها على نحو ما ادى الامام والا مام ادى الاول فالاول وسجد لسهوه فى آخر صلاته فكذا اللاحق، الخ...... (قوله ولو سجد مع امامه اعاده) لانه فى غير اوانه ولا تفسد صلاته لانه ما زاد الا سجدتين الخ، شامى: ۲/۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۳۹، باب الحدث فى الصلاة ، وهذا فصل كنا وعدناه، ط: رشيديه كوئٹة.

لاحق فوت شدہ نماز کیسے پڑھے

☆......اگر لاحق ''بناء'' کی شرائط سے واقف نہیں، یا اس نے بناء کی شرائط کی پابندی نہیں کی، تو یہ لاحق نہیں بلکہ مسبوق ہے، اس لئے نئی نیت کر کے امام کے ساتھ شرکت کرے، اور امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعات پڑھے۔

البتہ جو شخص ''بناء'' کی شرائط سے واقف ہے، اور ان شرائط کی پابندی بھی کرے تو وہ لاحق ہے، لاحق واپس آ کر نئی نیت کے بغیر اولاً فوت شدہ رکعت ادا کرے، اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پالے تو اس کے ساتھ شریک ہو جائے ورنہ بقیہ نماز تنہا ادا کرے۔(۱)

☆......لاحق پر پہلے فوت شدہ نماز ادا کر کے امام کے ساتھ شریک ہونا واجب ہے، اس کے خلاف کرنے سے گنہگار ہوگا، مگر نماز ہو جائے گی، مقتدی پر واجب ترک

---

(۱) ویبدأ بقضاء ما فاته عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان امکنه ادراکه والا تابعه ثم صلی ما نام فیه بلا قراءة. الدرالمختار (قوله ان امکنه ادراکه) قید لقوله ویبدأ ثم یتابع، وقوله والا تابعه الخ، تصریح بمفهوم هذا الشرط ولیس لصحیح، والصواب ابدال قوله ان امکنه ادراکه بقوله ان ادرکه مع اسقاط ما بعده، وحق التعبیر ان یقول: ویبدأ بقضاء مافاته بلا قراءة عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان ادرکه ثم ما سبق به، الخ، ففی شرح المنیة وحکمه انه یقضی ما فاته اولا ثم یتابع الامام ان لم یکن قد فرغ، آه، وفی النتف اذا توضا ورجع یبدأ بما سبقه الامام به ثم ان ادرک الامام فی شیء من الصلاة، یصلیه معه، آه، وفی البحر، وحکمه انه یبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم یتابع الامام ان لم یفرغ وهٰذا واجب لا شرط حتیٰ لو عکس یصح، فلو نام فی الثالثة واستیقظ فی الرابعة فانه یأتی بالثالثة بلا قراءة، فاذا فرغ منها صلی مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة، ایضا، فلو تابع الامام ثم قضی الثالثة بعد سلام الامام صح واثم، شامی: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۳۳۰، باب الحدث فی الصلاة، وهٰذا فصل فی المسبوق کنا وعدناه، ط: رشیدیه کوئٹه.

کرنے سے نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔(۱)

لا حول پڑھنا

☆......نماز میں دنیاوی امور سے متعلق کوئی وسوسہ آنے کی وجہ سے "لا حول" پڑھی ہے تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر آخرت کے امور کے متعلق کوئی بات دل میں آنے کی وجہ سے " لا حول" پڑھی تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کسی نیت کے بغیر یہ الفاظ زبان سے نکل گئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ

نماز کے دوران کسی ناگوار بات کے سننے پر "لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولو وسوسه الشیطان فقال "لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم" ان کان ذلک فی امر الآخرة لا تفسد وان کان فی امر الدنیا تفسد کذا فی التمر تاشی، هندیة: ۱/ ۱۰۰، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الاول، ط: حقانیه پشاور، شامی: ۱/ ۶۲۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹة، و: ۲/ ۷، قوله والجواب بلااله الا الله، ط: سعید کراچی.

(۳) او قال جوابا للخبر بما یسوء ه لا حول ولا قوة الا بالله فهو لف و نشر مشوش تفسد صلاته، حلبی کبیر، ص: ۴۳۸، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ثم اختلف المشایخ فیما اذا اخبر بخبر یسوء ه فاسترجع لذالک بان قال انا لله وانا الیه راجعون. مریداً بذلک الجواب، وصحح فی الهدایة والکافی فی الفساد عندهما خلافا لابی یوسف وقال بعض المشایخ انه مفسد اتفاقا .... وحکم لا حول ولا قوة الا بالله کا لاسترجاع، البحر: ۲/ ۷ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قوله والجواب بلااله الاالله، ط: سعید کراچی.

لباس

۱......جس قسم کے لباس پہن کر باہر نکلنا، بازار جانا، شادی وغمی کی مجالس اور محافل میں شرکت کرنا پسند نہ ہو، بُرا سمجھا جاتا ہو، اس قسم کے لباس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

۲...... بدن کے جس حصے کو چھپانا فرض ہے، اگر وہ چھپا رہے تب بھی ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا جس کو پہن کر آدمی معزز مجلس میں نہ جا سکتا ہو مکروہ ہے۔(۲)

۳......عورتیں ایسا لباس پہنیں جس میں بدن نہ کھلتا ہو، اگر نماز کے دوران بدن کھل جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) وتكره الصلاة في ثياب البذلة ...... ثوب لا يصان عن الدنس ممتهن. وقيل ما لا يذهب به الى الكبراء ورأى عمر رضي الله عنه رجلا فعل ذالك فقال ارأيت لو كنت ارسلتك الى بعض الناس اكنت تمر في ثيابك هذه فقال لا فقال عمر رضي الله عنه الله احق ان تتزين له ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۷ ، فصل فى المكروهات ، فروع ط: قديمى كراچى، البحر الرائق: ۳۳/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تحت قوله وعلى بساط فيه تصاوير ان لم يسجد عليها ط: سعيد كراچى. : ۵۷/۲، ط: رشيدية كوئٹه.

(قوله وصلاته في ثياب بذلة ....قال في البحر : وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر والظاهر ان الكراهة تنزيهية ، شامى: ۱/ ۶۴۰ ـ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب في الخشوع ، ط: سعيد كراچى.

(۲) ايضا.

(۳) وان انكشف عورته فى الصلاة ...... ان ادى ركنا مع الانكشاف فسدت اجماعا، هندية: ۵۸/۱، الباب الثالث فى شروط الصلاة ، الفصل الاول فى الطهارة وستر العورة ، ط: حقانيه پشاور ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص؛ ۱۸۲،۱۸۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط؛ قديمى كراچى.

لباس پاک ہو

نماز پڑھنے والے کا لباس بھی نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا ضروری ہے۔(۱)

لباس کیسا ہو

نماز صحیح ہونے کے لئے کسی خاص وضع کا لباس شرط نہیں، بلکہ ہر اس لباس کو پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے جس سے سترعورت پورا ہوجاتا ہو، البتہ جو پاجامہ، لونگی یا دھوتی ٹخنے سے نیچے لٹکا ہوا ہو، یا ایسا لباس ہو جس سے غیر مسلم قوم کی مشابہت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نماز مکروہ ہے، لیکن نماز فاسد نہیں ہوگی اور اعادہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) قال رحمه الله: هي اى شروط الصلاة طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه و مكانه لقوله تعالىٰ وان كنتم جنبا فاطهروا ، المائدة: ٦ ولقوله عليه السلام لفاطمة بنت ابى حبيش ، اغسلى عنك الدم وصلى، تبيين الحقائق: ١/ ٢٥١ــ٢٥٢، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. شامى: ١/ ٤٠٢، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى،حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ١١٢، ط: قديمى كراچى.

(۲) عن ابى هريرة قال بينما رجل يصلى مسبل ازاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب وتوضأ ثم جاء فقال رجل يا رسول الله مالك امرته ان يتوضأ قال انه كان صلى وهو مسبل ازاره وان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل ازاره ،مشكوٰة المصابيح،ص: ٧٣، باب الستر ، الفصل الثانى ، ط: قديمى كراچى.

وقد يطلق السدل على اسبال الازار ايضا وهو ظاهر عبارات الفقهاء رحمهم الله ولهٰذا لم يذكروا اسبال الازار مستقلا فى المكروهات، ...... نعم الاسبال المعروف عندهم مكروه فى الصلاة وخارجها عندنا وعندهم، معارف السنن: ٣/ ٤٦١ـ ٤٦٣،باب ما جاء فى كراهية السدل فى الصلاة،ط: المكتبة البنوريه علامه محمد يوسف بنورى ٹاؤن .و: ٣/ ٤٦٤ـ ٤٦٦، ط: دار التصنيف جامعة العلوم الاسلامية علامه بنورى ٹاؤن كراچى.

ويكره ايضا ان يسدل ثوبه ، حلبى كبير، ص: ٣٤٧، فصل كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وكذا ما هو عادة اهل التكبر ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ١٨٩ ، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

لباس کی ستھرائی کا راز

''صفائی ستھرائی کا راز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لباس مکروہ

''مکروہ لباس'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لپ اسٹک

اگر ''لپ اسٹک'' لگانے کی وجہ سے بدن تک پانی نہیں پہنچتا تو وضو صحیح نہیں ہوگا، جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

لڑائی ناجائز ہے

اگر کوئی شخص ناحق اور ناجائز لڑ رہا ہے تو ان لوگوں کو'' صلوۃ الخوف '' کے طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی، بلکہ عام دستور کے مطابق نماز پڑھنا لازم ہوگا، مثلاً باغی لوگ مسلمان بادشاہ کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس طرح عمل کثیر کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (وشرط صحته) ای الوضوء (ثلاثة) الاول (عموم البشرة بالماء الطهور) حتیٰ لو بقی مقدار مغرز ابرة لم یصبه الماء من المفروض غسله لم یصح الوضوء، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴، فصل فی احکام الوضوء، ط: قدیمی کراچی. وص: ۶۱، ط: قدیمی کراچی. هندیة: ۱/۴، کتاب الطهارة، الباب الاول فی الوضوء الفصل الاول، فی فرائض الوضوء، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

(۲) قوله لا تشرع صلاة الخوف للعاصی لانها انما شرعت لمن یقاتل اعداء الله تعالیٰ ومن فی حکمهم لا لمن یعادیه، شامی: ۲/۱۸۸، باب صلاة الخوف، ط: سعید کراچی.

لفظ زیادہ کرلیا

اگر کسی شخص نے نماز میں قرأت کے دوران کسی لفظ کو زیادہ کر کے پڑھ لیا اور معنی میں بھی تغیر ہو گیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

اور اگر اس لفظ کو زیادہ کر کے پڑھنے کی صورت میں معنی میں تغیر نہیں ہوا لیکن وہ لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہے، تو نماز بالاتفاق درست ہے اور اگر وہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور جگہ موجود نہیں ہے، تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور دوسرے ائمۂ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

لقمہ امام کے علاوہ کسی اور کو دینا

مقتدی کے لئے اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا اور غلطی بتانا جائز نہیں ہے، مثلاً اپنے جیسے کسی دوسرے مقتدی کو یا کسی اور امام کو جو اس کا امام نہیں ہے، یا تنہا نماز

---

(۱) الكلمة الزائدة ان غيرت المعنى ووجدت في القرآن نحو ان يقرأ والذين آمنوا و كفروا بالله ورسله اولئك هم الصديقون او لم يوجد نحو ان يقرأ انما نملي لهم ليزدادوا اثما وجمالا تفسد صلاته بلا خلاف ، هندية: ۱/ ۸۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/ ۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ولو زاد كلمة) اعلم ان الكلمة الزائدة اما ان تكون في القران او لا وعلى كل ان تغير اولا ، فان غيرت افسدت مطلقا نحو وعمل صالحا وكفر فلهم اجرهم ، ونحو واما ثمود فهدينا هم وعصيناهم وان لم تغير فان كان في القرآن نحو وبالوالدين احسانا و برا لم تفسد في قولهم والا نحو، فاكهة ونخل ، وتفاح ورمان ، وكمثال الشارح الآتي لا تفسد، وعند ابي يوسف تفسد لانه ليست في القرآن كذا في الفتح وغيره ، شامي: ۱/ ۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۸۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيديه كوئٹه.

پڑھنے والے کو، یا کسی اور شخص کو جو نماز میں نہیں ہے، لقمہ دینا جائز نہیں، اس سے مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر دوسرے نے بھی لقمہ لیا ہے تو اس کی نماز بھی باطل ہو جائے گی، لیکن اگر مقتدی نے تلاوت کی نیت سے کچھ پڑھا ہے، غلطی بتانے کی غرض سے نہیں، تو مقتدی کی نماز باطل نہیں ہوگی، لیکن مقتدی کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔(۱)

لقمہ بار بار دیا

اگر مقتدی نے بار بار لقمہ دیا، جس میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگئی، تو اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور لقمہ دینے والے کی نماز بھی فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

نوٹ:......ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" پڑھنے کے برابر ہے۔(۳)

---

(۱) (وفتحه على غير امامه) الا اذا اراد التلاوة وكذا الاخذ، الدر المختار، (قوله وفتحه على غير امامه) لانه تعلم و تعليم من غير حاجة بحر، وهو شامل لفتح المقتدى على مثله، وعلى المنفرد وعلى غير المصلي وعلى امام آخر، لفتح الامام والمنفرد على اى شخص كان ان أراد به التعليم لا التلاوة، شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۱۸۳، ط: قديمي كراچي، وص: ۳۳۴، ط: قديمي كراچي. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقانيه پشاور، البحر: ۲/۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) (بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح و آخذ بكل حال، الدر المختار (قوله بكل حال) اى سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الى آية اخرىٰ ام لا تكرر الفتح ام لا، هو الاصح، شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/۲۶۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

(۳) وهو قدر ثلاث تسبيحات، الدر المختار: ۱/۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۱۸۵ فصل ما يفسد الصلاة، ط: قديمي. حلبي كبير، ص: ۲۱۵، الشرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

لقمہ باہر سے لینا

''باہر کا آدمی لقمہ دے تو..........'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لقمہ تنہا ءنماز پڑھنے والے کو دینا

مقتدی کے لئے کسی تنہا نماز پڑھنے والے کو لقمہ دینا جائز نہیں ہے اگر ایسا کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر تنہا پڑھنے والا لقمہ لے گا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ دوسرے امام کو دینا

اگر کسی ایک امام کے مقتدی نے دوسرے امام کو لقمہ دیا ہے، تو لقمہ دینے والے مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر دوسرا امام اس کا لقمہ قبول کرے گا تو اس امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، اور اس کے ساتھ ساتھ امام کے مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) قوله وكذا الاخذ اى أخذا لمصلي غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا كما في البحر عن الخلاصة، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/ ۳۹۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) وان فتح المصلي عن من ليس معه في الصلاة ...... والاحسن ان يقال على غير امامه يشمل فتحه على مقتد معه في صلاته ايضا تفسد صلاته لانه تعليم وتعلم وهو من كلام الناس.......... وان اخذ الامام بقوله تفسدصلاة الكل، حلبی كبير، ص: ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي.

لقمہ دوسرے کے امام کو دینا

اگر لقمہ دینے والا خود امام کے پیچھے جماعت میں شامل نہیں ہے تو وہ نماز سے باہر رہ کر لقمہ نہیں دے سکتا، اگر امام نماز سے باہر رہنے والے آدمی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ دوسرے مقتدی کو دینا

اگر کسی نمازی نے کسی اور امام کے مقتدی کو لقمہ دیا تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر دوسرے امام کے مقتدی نے لقمہ لیا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۲)

لقمہ دینا

☆......اگر مقتدی اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، خواہ امام ضرورت کی مقدار قرأت کر چکا ہو یا نہیں، اور ضرورت کی مقدار سے مراد مسنون قرأت ہے، یعنی جتنی مقدار قرأت پڑھنا مسنون ہے اس کو ضرورت کی مقدار کہا جاتا ہے۔(۳)

(۱) وان فتح غیر المصلی علی المصلی فأخذا بفتحه تفسد، هندیة: ۹۹/۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الاول، ط: حقانیة پشاور، شامی: ۶۲۲/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۴۱، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) (قوله وفتحه علی غیر امامه) لانه تعلم و تعلیم من غیر حاجة بحر وهو شامل لفتح المقتدی علی مثله ......وكذا الاخذ ای اخذ المصلی غیر الامام بفتح من فتح علیه مفسد ایضا، شامی: ۶۲۲/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. هندیة: ۹۹/۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه، البحر: ۶/۲، باب ما یفسد الصلاة، الخ، ط: سعید کراچی.

(۳) بخلاف فتحه علی امامه فانه لا یفسد مطلقا لفاتح وآخذ بكل حال (قوله بكل حال) ای سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الی ایة اُخریٰ ام لا، تكرر الفتح ام لا، هو الاصح شامی: ۶۲۲/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۴۰، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱۰/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه.و: ۶/۲، ط: سعید کراچی.

☆......اگر لقمہ دینے والا مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے گا، تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر کوئی امام اپنے مقتدی کے علاوہ کسی اور امام کے مقتدی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆......اگر امام بقدرِ ضرورت قرأت کر چکا ہے اور اس کے بعد اٹک گیا ہے، یا آگے بھول گیا ہے تو اس صورت میں فوراً رکوع کر لینا چاہیئے، کھڑے رہ کر مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔(۲)

☆......مقتدیوں کو چاہیئے کہ جب تک لقمہ دینے کی شدید ضرورت نہ ہو، امام کو لقمہ نہ دیا کریں، اور شدید ضرورت سے مراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھ کر آگے بڑھنا چاہتا ہے، یا رکوع بھی نہیں کر رہا ہے اور خاموش کھڑا ہے، تو اس صورت میں لقمہ دیدیا کریں۔(۳)

---

(۱) (قوله وفتحه على غير امامه) لانه تعليم و تعلم من غير حاجة وهو شامل لفتح المقتدى على مثله وعلى المنفرد وعلى غير المصلي وعلى امام آخر، لفتح الامام والمنفرد على اى شخص كان ان اراد به التعليم لا التلاوة، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا ينبغي للامام ان يلجئهم الى الفتح لانه يلجئهم الى القراءة خلفه وانه مكروه بل يركع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ينتقل الى آية اخرىٰ كذا في الكافي، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تتمه، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويكره للمقتدى ان يفتح على امامه من ساعته .... وتفسير الالجاء ان يردد الآية او يقف ساكتا كذا في النهاية، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر لقمہ دینے والا، امام کا مقتدی نہیں، اور امام نے اس کا لقمہ لے لیا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، امام کی نماز فاسد ہونے کی وجہ سے امام کے ساتھ مقتدیوں کی نمازیں بھی فاسد ہو جائیں گی، خواہ لقمہ دینے والا تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا ایسے ہی بیٹھا ہوا ہو دونوں صورتوں میں حکم ایک ہے۔(۱)

☆......اور اگر غیر مقتدی نے نماز پڑھانے والے امام کو لقمہ دیا، اس دوران امام کو خود بخود یاد آ گیا، خواہ اس کے لقمہ دینے کے ساتھ ہی یا پہلے، تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ اس صورت میں لقمہ دینے والے کے لقمہ کا کچھ دخل نہیں، امام نے خود ہی اپنی قرأت درست کر لی۔(۲)

☆......اگر تراویح کی نماز میں امام اٹک گیا، اور سامع بھی بھول گیا اور ایک ایسے آدمی نے لقمہ دیا جو نماز میں شامل نہیں، اور سامع نے اس سے سن کر لقمہ دیا اور امام نے وہ لقمہ لیا، تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور امام کی نماز فاسد ہونے

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) (قوله الا اذا تذکر الخ) قال فی القنیة: ارتج علی الامام ففتح علیه من لیس فی صلاته وتذکر، فان اخذ فی التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد، لان تذکره یضاف الی الفتح، آه، بحر، قال فی الحلیة: وفیه نظر لانه ان حصل التذکر والفتح معا لم یکن التذکر ناشئا عن الفتح، ولا وجه لافساد الصلاة بتأخر شروعه فی القراءة عن تمام الفتح، وان حصل التذکر بعد الفتح قبل اتمامه فالظاهر ان التذکر ناشئ عنه ووجبت اضافة التذکر الیه فتفسد بلا توقف للشروع فی القراءة علی اتمامه آه، ملخصا، قلت: والذی ینبغی ان یقال: ان حصل التذکر بسبب الفتح تفسد مطلقا: ای سواء شرع فی التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم وان حصل تذکره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقا، الخ، شامی: ۱/۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط:سعید کراچی البحر: ۲/۶، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. و: ۲/۱۱، ط: رشیدیة کوئٹه. هندیة: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الاول فیما یفسدها، ط: رشیدیة کوئٹه.

کی وجہ سے تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے سامع کا لقمہ نہیں لیا بلکہ امام کو خود بخود یاد آ گیا تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اس کا امام نہیں تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆......اگر مقتدی نے کسی دوسرے شخص کی تلاوت سن کر یا قرآن مجید میں دیکھ کر امام کو لقمہ دیا، تو اس مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر امام ایسے مقتدی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(یہ حکم احناف کے نزدیک ہے دوسروں کے نزدیک نہیں)(۳)

☆......لقمہ دینے والا لقمہ دیتے وقت لقمہ دینے کی نیت کرے، قرآن مجید کی تلاوت کی نیت نہ کرے کیونکہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے قرأت کرنا منع

---

(۱) فی البحر عن القنية: ولو سمعه المؤتم ممن ليس في الصلاة ففتح به على امامه يجب ان تبطل صلاة الكل لان التلقين من خارج ، شامي: ۶۲۲/۱ ،باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۱۱/۲ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۹۹/۱ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد ، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ولو فتح على غير امامه تفسد الا اذا عنى به التلاوة دون التعليم كذا في محيط السرخسي، هندية: ۹۹/۱ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،الفصل الاول، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۶۲۲/۱ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۱۱/۲ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۶/۲ ، ط: سعيد كراجي.

(۳) ولو سمع المقتدى ممن ليس معه في الصلاة ففتحه على امامه يجب ان تبطل صلاة الكل لانه تلقين عن خارج كذا في البحر ، مراقي الفلاح المطبوع مع حاشية الطحطاوي، ص: ۱۸۳ ، باب ما يفسد الصلاة ، ط: قديمي كراجي.وص: ۳۳۴، ط: قديمي كراجي. شامي: ۶۲۲/۱ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۱۱/۲ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط:رشيدية كوئٹه، و: ۶/۲ ، ط: سعيد كراجي.

ہے۔(۱)

لقمہ دینا (غلطی بتانا)

☆......اگر امام نماز کے دوران قرأت پڑھتے ہوئے کوئی آیت بھول جائے، مثلاً پڑھتے پڑھتے اٹک گیا، یا پس و پیش میں پڑ گیا، تو مقتدی کے ...... جو اس امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے، لقمہ دینا جائز ہے، لیکن صرف غلطی بتانا مقصود ہو، اپنی قرأت مقصود نہ ہو کیونکہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

☆......مقتدی کے لئے امام کو لقمہ دینے میں (غلطی بتانے میں) جلدی کرنا مکروہ ہے، اسی طرح امام کے لئے مقتدی کی رہنمائی اور لقمہ کا انتظار کرنا بھی مکروہ ہے، ایسی صورت میں امام کسی اور سورت میں سے ضروری قرأت پڑھ لے، یا کوئی اور سورت پڑھ لے، یا اگر واجب قرأت کی مقدار پڑھ لی تو رکوع میں چلا جائے۔(۳)

---

(۱)(قوله وينوى الفتح لا القراءة) هو الصحيح ، لان قراءة المقتدى منهى عنها ، والفتح على امامه غير منهى عنه ، بحر ، شامى: ۱/۶۲۲ ، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط:سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۱۰ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه،و: ۲/۶،ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۹۹ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول ، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ايضا

(۳) [تتمه] يكره ان يفتح من ساعته كما يكره للامام ان يلجئه اليه ، بل ينتقل الى آية اخرىٰ لا يلزم من وصلها ما يفسد الصلاة او الى سورة اخرىٰ او يركع اذا قرأ قدر الفرض، شامى: ۱/۶۲۳ ، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،تتمه، ط: سعيد كراچى.

هندية: ۱/۹۹ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،الفصل الاول، ط:حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/۱۰ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/۶، ط: سعيد كراچى.

لقمہ دینے والے کی نیت

لقمہ دینے والا لقمہ دیتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت کرے، کیونکہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے۔ (''احناف'' حنفی فقہ کے ماننے والوں کو کہا جاتا ہے۔)(۱)

لقمہ صرف اپنے امام کو دے

ضرورت پر مقتدی صرف اپنے امام کو لقمہ دے، اپنے امام کے علاوہ کسی اور کے امام یا مقتدی یا تنہا پڑھنے والے کو لقمہ نہ دے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

لقمہ فوراً دینا مکروہ ہے

مقتدی کے لئے امام کو فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے، اس لئے تھوڑی دیر انتظار کرے اگر امام کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دیتا ہے، یا رکوع میں چلا جاتا ہے تو لقمہ نہ دے، اور اگر امام رکا ہوا ہے اور اس کو آگے یاد نہیں آرہا ہے تو اس صورت میں لقمہ دے۔

---

(۱) (قوله وينوى الفتح لا القراءة) هو الصحيح لان قراءة المقتدى منهى عنها والفتح على امامه غير منهى عنه، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹة، و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول ط: حقانيه پشاور،

(۲) وان فتح المصلى على من ليس معه في الصلاة سواء كان في الصلاة او خارج الصلاة والاحسن ان يقال على غير امامه ليشمل فتحه على مقتد معه في صلاته ايضا، تفسد صلوته، لانه تعليم وتعلم وهو من كلام الناس، حلبي كبير، ص: ۴۳۹۔ ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۳، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۳۴، ط: قديمي كراچي.

اگر مقتدی نے فوراً لقمہ دے دیا تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ کا انتظار کرنا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ تلاوت کرنے کے بعد کسی بھی سورت کی تین آیات یا تین آیات کی مقدار پڑھ لی پھر اس کے بعد اٹک گیا تو مقتدی کی طرف سے لقمہ دینے کا انتظار نہ کرے، بلکہ فوراً رکوع میں چلا جائے، اور اگر تین آیات سے پہلے بھول گیا، تو کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کردے، اور اگر امام نے کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع نہیں کیا بلکہ رکا ہوا ہے تو اس کو لقمہ دیدے، مہلت کے بغیر فوری طور پر لقمہ نہ دے، بہر حال فوری طور پر لقمہ دے یا مہلت کے بعد دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

لقمہ کے لئے انتظار کرنا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت سے تین آیات کی مقدار پڑھ لیا ہے پھر اس کے بعد آگے بھول گیا تو رکوع کر لینا چاہیئے، لقمہ کے لئے انتظار کرنا مکروہ ہے اور اگر

(۱) ویکرہ للمقتدی ان یفتح علی امامه من ساعته لجواز ان یتذکر من ساعته فیصیر قارئا خلف الامام من غیر حاجة هندیة: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، الفصل الاول، ط: حقانیه پشاور، البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، ط: رشیدیة کوئٹه، و: ۲/۶، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) ولا ینبغی للامام ان یلجئهم الی الفتح .... بل یرکع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ینتقل الی اٰیة اخریٰ کذا فی الکافی، هندیة: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، الفصل الاول، ط: حقانیه پشاور، شامی: ۱/۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، تتمه، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، ط: رشیدیه کوئٹه. و: ۲/۶، ط: سعید کراچی.

تین آیات سے پہلے بھول گیا تو کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دینا چاہیئے۔اگر امام رکا ہوا ہے، دوسری سورت سے پڑھنا شروع نہیں کر رہا ہے، تو مقتدی اس کو لقمہ دے دے۔(۱)

لقمہ نہیں لیا

''امام نے لقمہ نہیں لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لکھی ہوئی چیز پڑھ لے

☆……نماز کی حالت میں لکھی ہوئی چیز قصداور ارادہ کے ساتھ دل سے پڑھنا اور سمجھنا مکروہ ہے البتہ نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۲)

☆……اور اگر لکھی ہوئی چیز پڑھنے میں زبان کو حرکت ہوئی تو یہ تلفظ ہوا، اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) ولا ينبغي للامام ان يلجئهم الى الفتح .... بل يركع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ينتقل الى آية اخرى، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا يفسدها نظره الى مكتوب وفهمه ولو مستفهما وان كره، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،، الفصل الاول، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۲۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/ ۱۴، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،

(۳) واذا تكلم المصلي في الصلاة بكلام الناس ناسيا او عامداً تفسد صلاته وليس المراد من الكلام الكلام النحوي بل اللفظ المركب من حرفين او اكثر حتىٰ لو تلفظ بكلمة واحدة تفسد صلاته حلبي كبير، ص: ۴۳۴، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۱، ط: قديمي كراچي. و ص: ۱۷۵ - ۱۷۶، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي.

☆......اور اگر لکھی ہوئی چیز پر قصد اور ارادہ کے بغیر اتفاقاً نظر پڑ جائے تو معاف ہے مکروہ نہیں ہے، مگر اس پر نظر جما کر نہ رکھے ورنہ کراہت ہوگی، البتہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

لکھی ہوئی چیز پڑھنا

اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز کو زبان سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑی، اور اس کو زبان سے نہیں پڑھا بلکہ دل ہی دل میں مطلب سمجھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

اور زبان سے پڑھنے کا مطلب تلفظ کے ساتھ پڑھنا، اور دل ہی دل میں سمجھنے کا مطلب زبان سے تلفظ کرنے کے بغیر ایسے مطلب سمجھ لینا۔

لنجے کی امامت

اگر لنجے سے بہتر آدمی نہیں ہے تو لنجے کی امامت بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر لنجے

---

(۱) واما لو وقع عليه نظره بلا قصد وفهمه فلا يكره ، شامي: ۱/ ۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد بدون الف لا تفسد ، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص ۳۴۱، فصل فيما لا يفسد الصلاة ط: قديمي كراچي. و ص:۱۸۷، ط: قديمي كراچي. حلبى كبير ص:۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهيل اكيڈمي لاهور،

(۲) لو نظر المصلي الى مكتوب وفهمه سواء كان قرآن او غيره قصد الاستفهام او لا اساء الادب ولم تفسد صلاته لعدم النطق بالكلام ، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۱۸۷، فصل فيما لا يفسد الصلاة ، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۴۱، ط: قديمي كراچي. حلبى كبير، ص: ۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/ ۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانيه پشاور.

سے بہتر آدمی ہے تو لنجے کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

لنگر گاہ کے جہاز میں جمعہ پڑھنا

''جہاز لنگر گاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لنگڑا

لنگڑا جو کہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اس کو جماعت کے دوران صف اول میں ایک کنارہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیئے۔

لنگڑا اور جماعت

جو لنگڑا آدمی چلنے پر قادر نہیں، اس پر جماعت میں شامل ہونا ضروری نہیں اور جو

---

(۱) وكذا تكره خلف امرد وسفيه ومفلوج وابرص شاع برصه، الدر المختار؛(قوله ومفلوج وابرص شاع برصه) وكذلك اعرج يقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغيره اولىٰ تاتارخانية ، وكذا اجزم بيرجندى،ومجبوب وحاقن،ومن له يد واحدة فتاوى الصوفية عن التحفة، والظاهر ان العلة النفرة ، ولذا قيد الابرص بالشيوع ليكون ظاهرا ولعدم امكان اكمال الطهارة ايضا فى المفلوج والا قطع و المجبوب ولكراهة صلاة الحاقن اى ببول ونحوه، شامي: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة مطلب في امامة الأمرد، ط: سعيد كراجي. (وولد الزنا) هذا ان وجد غيرهم والا فلاكراهة بحر بحثا الدر المختار(قوله ان وجد غيرهم) اى من هو احق بالامامة منهم (قوله بحر بحثا) قد علمت انه موافق للمنقول عن الاختيار وغيره .شامي: ۱/ ۵۶۲، ايضا، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۰۳، فصل فى بيان الاحق بالامامة، ط: قديمى كتب خانيه كراجي، الفقه الاسلامى وادلته : ۲/ ۱۲۱۰ ـــ ۱۲۱۱، الباب العاشر انواع الصلاة المبحث الثانى الامامة مكروهات فى المذاهب، ط: رشيديه كوئته. البحر الرائق: ۱/ ۲۰۷، باب الامامة، ط: رشيديه كوئته ، النهر الفائق: ۱/ ۲۳۹، باب الامامة ،ط: امداديه ملتان، تاتارخانية: ۱/ ۶۰۲، باب الاحق بالامامة، ط: ادارة القرآن كراجي.

لنگڑا چلنے پر قادر ہے اس پر جماعت میں شامل نہ ہونا جائز نہیں۔(۱)

لنگڑے کی امامت

لنگڑے کی امامت جائز ہے، مگر ایسے شخص سے عام طور پر طبعی اعتبار سے انقباض ہوتا ہے، اس لئے مکروہ تنزیہی ہے، اگر کسی کے علم وتقویٰ کی وجہ سے اس سے لوگوں کو انقباض نہ ہو تو کراہت تنزیہی بھی نہیں ہوگی۔(۲)

لوپ

اگر لوپ (دوا) پاک ہے، اور علاج کے لئے عورت نے شرم گاہ میں لگا رکھا ہے تو ایسی حالت میں، نماز، تلاوت وغیرہ کچھ بھی منع نہیں ہے، سب درست ہے۔(۳)

---

(۱) فلا تجب على مريض و مقعد، وزمن ومقطوع يد ورجل من خلاف، ومفلوج، و شيخ كبير عاجز او اعمىٰ (الدر المختار) وقيل: الزمن عن ابى حنيفة المقعد والاعمىٰ والمقطوع اليدين أو احداهما والمفلوج والاعرج الذى لا يستطيع المشى والاشل (رد المحتار: ۵۵۵/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۸۳/۱، الفصل الاول فى الجماعة، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه. البحر الرائق: ۳۴۶/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

عن ابن عباس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر؟ قال خوف أو مرض لم يقبل منه الصلاة التى صلى، قال العلامة العثمانى تحت هذا الحديث: قلت كون الشيخ الكبير العاجز ملحقا بالمرض ظاهر لا يخفىٰ، اعلاء السنن: ۲۰۴/۴، ابواب الامامة، باب الاعذار فى ترك الجماعة، ط: ادارة القرآن كراچى.

(۲) ولو كان لقدم الامام عوج وقام على بعضها يجوز و غيره اولى كذا فى التبيين، هندية: ۸۵/۱، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۳۸۹/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۵۶۲/۱، باب الامامة، مطلب فى امامة الامرد، ط: سعيد كراچى. تبيين الحقائق: ۳۶۵/۱، باب الامامة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۳) ثم الشرط ما يتوقف عليه الشئي ولا يدخل فيه، هى ستة، طهارة بدنه من حدث وخبث، الدر المختار مع رد المحتار: ۴۰۲/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. ملتقى الابحر: ۷۹/۱، باب شروط الصلاة، ط: دار احياء التراث العربى، بيروت. لبنان.

لہسن کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

لہسن کھانے کے بعد منہ کی بدبو زائل کئے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ دربار خداوندی کی عظمت کے خلاف ہے اور بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔(۱)

لیٹ کر نماز پڑھنا

☆......اگر کوئی شخص بیماری یا زخم یا عذر کی بناء پر خود بھی بیٹھ کر یا کسی کے سہارے سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے یعنی رکوع اور سجدے اشارے سے کرے۔(۲)

نماز کے لئے لیٹنے کی بہتر حالت یہ ہے کہ چت لیٹے، پیر قبلے کی طرف ہوں اور سر کے نیچے کوئی تکیہ وغیرہ رکھ لے تاکہ منہ قبلے کے سامنے ہو جائے، اگر عذر کی بنا پر پہلو پر لیٹ جائے، خواہ دائیں پہلو پر ہو یا بائیں پہلو پر تب بھی صحیح ہے، بشرطیکہ منہ قبلے کی

---

(۱) واکل نحو ثوم و یمنع منه، و کذا کل موذ ولو بلسانه ،ا لدر المختار (قوله واکل نحو ثوم) ای کبصل ونحوه مما له رائحة کریهة للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان آکل الثوم والبصل المسجد، قال الامام العینی فی شرحه علی صحیح البخاری قلت: علة النهی اذی الملائکة واذی المسلمین، ولا یختص بمسجد علیه الصلاة والسلام بل الکل سواء لروایة مساجدنا بالجمع، الخ، شامی: ۱/۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی. مرقات المفاتیح: ۲/۴۰۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الاول ط: رشیدیه کوئٹة، مزید "گندہ دہن" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) عن عمران بن حصین رضی الله عنه قال کان بی الناصور فسألت النبی صلی الله علیه وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب . السنن لابی داود : ۱/۱۴۵، کتاب الصلاة باب فی صلاة القاعد، ط: مکتبه رحمانیه ،و: ۱/۱۳۷ ،ط:میر محمد. فاذا عجز عن القیام یصلی قاعداً برکوع وسجود فان عجز عن الرکوع والسجود یصلی قاعدا بالایماء... فان عجز القعود یستلقی ویؤمی ایماء لان السقوط لمکان العذر فیتقدر بقدر العذر، بدائع الصنائع: ۱/۲۸۴، صلوٰة المریض، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت. هندیة: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیه کوئٹة. شامی: ۲/۹۹، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

طرف ہو۔(۱)

اور رکوع اور سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے، اور سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے نسبۃً زیادہ جھکا ہوا ہو، آنکھ یا ابرو وغیرہ کے اشارے سے سجدہ کرنا کافی نہیں۔(۲)

اگر یہ بھی قدرت نہیں تو آسانی سے جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لے۔

☆......اگر کوئی مریض سر سے اشارہ کر کے نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو وہ نماز نہ پڑھے، تندرست ہونے کے بعد اس کی قضاء پڑھے،(۳) پھر اگر یہی حالت اس کی پانچ نمازوں سے زیادہ تک رہے تو اس پر ان نمازوں کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔(۴)

(۱) ورجلاه نحو القبلة غير ان ينصب ركبتيه لكراهة مد الرجل الى القبلة ويرفع راسه يسيرا ليصير وجهه اليها او على جنبه الايمن او الايسر ووجهه اليها، الدر المختار (وان تعذر القعود) اى قعوده بنفسه او مستندا الى شئي...... آجزأه ان يستلقي ويؤمي لان حرمة الاعضاء كحرمة النفس، (قوله ورجلاه نحو القبلة)...... متوجها نحو القبلة وراسه الى المشرق ورجلاه الى المغرب، (قوله ويرفع راسه يسيرا) اى يجعل وسادة تحت راسه لان حقيقة الاستلقاء، تمنع الاصحاء عن الايماء فكيف بالمرضى. رد المحتار: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۴، صلاة المريض، ط: داراحياء التراث العربي، بيروت ، المحيط البرهاني: ۳/ ۳۴، كتاب الصلاة، صلاة المريض، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) (قوله وسجوده اخفض) اخفض من ركوعه لانه قائم مقامهما فاخذا حكمهما وعن على رضى الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال فى صلاة المريض ان لم يستطع ان يسجد او ما وجعل سجوده اخفض من ركوعه وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من لم يقدر على السجود فليجعل سجوده ركوعا وركوعه ايماء والركوع اخفض من الايماء كذا فى البدائع وظاهره كغيره انه يلزمه جعل السجود اخفض من الركوع حتىٰ لو سواهما لا يصح ، الخ، البحر: ۲/ ۱۱۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۳) واذا عجز المريض عن الايماء بالرأس فى ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الايماء بالعينين والحاجبين ، ثم اذا خف مرضه هل يلزمه القضاء، اختلفوا فيه قال بعضهم ان زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وان كان دون ذلك يلزمه كما فى الاغماء وهو الاصح هكذا فى فتاوىٰ قاضيخان والفتوىٰ عليه كذا فى الظهيرية، هندية: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹة، شامي: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۴) وان تعذر الايماء برأسه، وكثرت الفوائت بان زادت على يوم وليلة سقط القضاء عنه ، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۲/ ۹۶، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۴۵۹، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي واولاده بمصر.

لیکوریا

☆......اکثر عورتوں سے پانی کی تری کی طرح جو سفید رطوبت خارج ہوتی ہے ، وہ تین جگہوں سے نکلتی رہتی ہے، اور ہر جگہ کی رطوبت کا حکم الگ الگ ہے، اور وہ تین جگہیں یہ ہیں:

۱......وہ رطوبت فرج خارج یعنی شرم گاہ کے ظاہری حصے سے کپڑے وغیرہ کو لگتی ہے یہ درحقیقت پسینہ ہے اور پاک ہے، اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا اور کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوتا۔(۱)

۲......وہ رطوبت فرج داخل سے بھی آگے یعنی رحم (بچہ دانی) سے نکلتی ہے اور یہ رطوبت مذی یا مذی کے مانند ہے، اور یہ ناپاک ہے، اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، اور جسم اور کپڑے میں لگنے سے وہ ناپاک بھی ہو جاتا ہے۔(۲)

۳......وہ رطوبت فرج داخل یعنی شرم گاہ کے ظاہری حصے اور رحم کے درمیان

---

(۱) ای برطوبة الفرج فیکون مفرعا علی قولهما بنجاستها اما عنده فهی طاهرة کسائر رطوبات البدن جوهره الدر المختار (قوله برطوبة الفرج ای الداخل بدلیل قوله اولج، واما رطوبة الفرج الخارج فطاهرة اتفاقاً آه،"ح" وفی منهاج الامام النووی رطوبة الفرج لیست بنجسة فی الاصح قال ابن حجر فی شرحه:وهی ماء ابیض متردد بین المذی والعرق یخرج من باطن الفرج الذی لا یجب غسله بخلاف مایخرج مما یجب غسله فانه طاهر قطعا ومن وراء باطن الفرج فانه نجس قطعاً ککل خارج من الباطن کالماء الخارج مع الولد او قبیله...... (قوله اما عنده)ای عند الامام، شامی: ۱/ ۳۱۳، باب الانجاس، ط: سعید کراچی. رطوبة الفرج طاهرة خلافا لهما ، العبرة للطاهر من تراب او ماء اختلطا ، به یفتی الدر المختار (قوله رطوبة الفرج طاهرة) ولذا نقل فی التاتارخانیة ان رطوبة الولد عند الولادة طاهرة ، وکذا السخلة اذ اخرجت من امها، وکذا البیضة فلا یتنجس بها الثوب ولا الماء اذا وقعت فیه ، لکن یکره التوضوء به للاختلاف، وکذا الانفخة هو المختار وعندهما یتنجس وهو الاحتیاط ، آه قلت : وهذا اذا لم یکن معه دم ولم یخالط رطوبة الفرج مذی او منی من الرجل او المرأة ، شامی: ۱/ ۳۴۹، قبیل کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. وان کان الاقوی دلیلا هو الطهارة لان هذا المحل لیس بمعدن للنجاسة ولا الرطوبة هذا من الرحم وانما هی ابخرة محتبسة صارت بالاحتقان فهی کالعرق ومن ثم ابیح الوطی فی هذا المحل والا لم یبح لکونه موضع الاذی کحالة الحیض، امداد الفتاوی: ۱/ ۶۵، کتاب الطهارة ، ط: مکتبه دار العلوم کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

اندرونی حصے سے نکلتی ہے اس میں تردد ہے کہ یہ پسینہ ہے یا مذی ہے اس لئے اس کی نجاست میں اختلاف ہے بعض اس کو پسینہ سمجھ کر پاک کہتے ہیں، اور بعض اس کو مذی سمجھ کر ناپاک کہتے ہیں، اور ناپاک کہنے کی صورت میں احتیاط پر عمل ہوتا ہے، اس لئے ناپاک سمجھ کر باقی معاملہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

چونکہ شرم گاہ سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے، اس کے بارے میں یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس جگہ سے نکل رہی ہے، اس لئے احتیاط پر عمل کرتے ہوئے ناپاک سمجھا جائے اور اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر مسلسل ہر وقت جاری ہے تو وہ معذور ہے اور ہر وقت کے داخل ہونے کے بعد ایک دفعہ وضو کر لے، اور اس وضو سے اس وقت کے اندر جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔(۱)

☆......لیکوریا کے مرض میں نکلنے والا پانی یا رطوبت ناپاک ہوتی ہے، کپڑے کا جو حصہ اس سے آلودہ ہو جائے گا، وہ ناپاک ہوگا، (۲) اگر اس کی مقدار ایک درہم کی مقدار سے کم ہوگی تو نماز ہو جائے گی لیکن اس صورت میں بھی دھو لینا بہتر ہے، اور اگر اس کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہوگی تو اس صورت میں کپڑے کے اس حصے کو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۳)

☆......جن عورتوں کو ماہواری سے پاک ہونے کے بعد مسلسل لیکوریا کی رطوبت

---

(۱)(وصاحب عذر من به سلس بول) لا یمکنه امساکه او استطلاق بطن او انفلات ریح او استحاضة ...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة...... (وحکمه الوضوء) لا غسل ثوبه ونحوه(لکل فرض)...... (ثم یصلی)به (فیه فرضا و نفلا) فاذا خرج الوقت بطل، شامی: ۱/۳۰۵، ۳۰۶، کتاب الطهارة، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص:۱۴۸، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: قدیمی کراچی. الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۴۴۲، المطلب الثامن وضوء المعذور، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ولنا قوله علیه السلام لعمار وقد رآه یغسل ثوبه من نخامة انما یغسل الثوب من خمس من البول والغائط، والدم والمنی والقئی، الجوهرة النیرة،،ص: ۴۷، باب الانجاس، ط: میر محمد کتب خانه کراچی. هدایة: ۱/۵۷، باب الانجاس وتطهیرها، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۸۰، کتاب الطهارة، فصل فی بیان مقدار ما یصیر به المحل نجسا، الخ، ط: سعید کراچی.

(۳)وعفا الشارع(عن قدر درهم وان کره تحریما فیجب غسله وما دونه تنزیها فیسن وفوقه مبطل فیفرض الدرالمختار مع الرد: ۱/۳۱۶، باب الانجاس، ط:سعید کراچی،بدائع الصنائع: ۱/۸۰، فصل فی بیان مقدار ما یصیر به المحل نجسا، ط: سعید کراچی.هندیة: ۱/۴۵، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، ط: مکتبه حقانیه پشاور.

رطوبت یا پانی نکلتا رہتا ہے، پورے وقت کے اندر پاکی کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن نہیں ہوتا، تو وہ معذور ہیں، اور معذور کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد ایک دفعہ وضو کرلے اور نماز پڑھے، ہاں اگر وضو کے بعد لیکوریا کی رطوبت کے علاوہ کوئی اور وضو توڑنے والی چیز نکلے تو دوبارہ وضو کرے ورنہ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اور اگر لیکوریا کی رطوبت مسلسل خارج نہیں ہوتی بلکہ درمیان درمیان میں وقفہ ہوتا ہے، تو اس صورت میں معذور نہیں ہوگی، اس صورت میں اگر وضو کے بعد نماز سے پہلے یا نماز کے اندر لیکوریا کا پانی خارج ہو جائے تو اس کو دوبارہ وضو کرکے نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)(اور درہم کی مقدار یہ ہے)(۳)

---
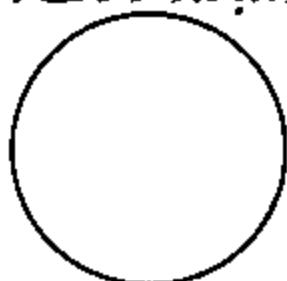
(۱) (وصاحب عذر من به سلسل) بول لا یمکنه امساکه (او استطلاق بطن او انفلات ریح او استحاضة) .... (ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بان لایجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ ویصلی فیه خالیا عن الحدث (ولو حکما) لان الانقطاع الیسیر ملحق بالعدم (وهذا شرط) العذر (فی حق الابتداء) وفی حق البقاء کفی وجوده فی جزء من الوقت) ...... (وحکمه الوضوء) لا غسل ثوبه، ...... فاذا خرج الوقت بطل، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۰۵، باب الانجاس، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۱۵، باب الحیض، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۱۵۹، کتاب الطهارة فصل فی الاستحاضة، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

(۲) شرط ثبوت العذر ابتداء ان یستوعب استمرار وقت الصلاة، کاملا وهو الاظهر کا لانقطاع لا یثبت ما لم یستوعب الوقت کلها حتیٰ لوسال دمها فی بعض وقت صلاة فتوضأت وصلت ثم خرج الوقت ودخل وقت صلاة اخریٰ وانقطع دمها فیه اعادت تلک الصلاة لعدم الاستیعاب...... وشروط بقائه ان لا یمضی علیه وقت فرض الا والحدث الذی ابتلی به یوجد فیه، هندیة: ۱/۴۰-۴۱، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس، والاستحاضة، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۳۰۷-۳۰۸، مطلب فی احکام المعذور ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۱۷، باب الحیض، ط: سعید کراچی.

(۳) والصحیح ان یعتبر بالوزن فی النجاسة المتجسدة، وهو ان یکون وزنه قدر الدرهم الکبیر المثقال وبالمساحة فی غیرها وهو قدر عرض الکف، فتاویٰ هندیة: ۱/۴۵، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، ط: مکتبه حقانیه پشاور، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۳۱۸، باب الانجاس، ط: سعید کراچی، بدائع الصنائع: ۱/۸۰، فصل فی بیان مقدار الخ، ط: سعید کراچی.